

# حَدَّثَنَا

— بَيْنَ (مِنْ كَلَامِ) بَيْنَ —

جَهْرُ كَرَارِ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

## جَسْلَدُوم

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات، احتجاجات سوالات کے جوابات کا مجموعہ جو پنج البلاغہ میں درج نہیں ہے قید متنہ کتبے جمع کیا گیا ہے

تألیف

مولوی سید غلام حسین رضا آفی مجتهد  
جید رآباد دکن

عباس بک ایجنسی

رسم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ۔ ۳ فون: 2647590-2001816 فکس: 2647910

## فہرست مضمون

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۲	خطبہ (بے شباتی دنیا)		
۹۵	خطبہ فی ذمہ دنیا	۳	علم قرآن
۹۶	خطبہ زادہ دنیا کے لئے	۶	غیبت امام عصر علیہ السلام
۹۷	خطبہ	۸	خطبہ
۹۸	خطبہ فی ذمہ دنیا	۹	صلایم الظہور
۱۰۷	خطبہ فی التدہیل والتجھیج	۱۶	الآنقطۃ
۱۰۹	خطبہ (تصدیب)	۱۶	کشف الغطاو
۱۱۲-۱۱۶	بیت خلافت و خطبہات بعد صحیت	۱۲	بیم در بائے دانش
۱۱۷-۱۱۸	خطبہات خول بصرتا و ایسی از جنگ جل	۶۷	مومن کی تدفین
۱۲۰-۱۲۹	کتاب الصینین (خطبہات و مکتوبات)	۶۵	خطبہ (توحید باری ثانی)
۱۲۱	مشیر برائے مردم مصر	۶	خطبہ و منازل نبی نور
۱۲۴	فرمان بنام محمد بن ابو بکر	۷	خطبہ طالوتیہ
۱۲۵	دستور العمل بنام محمد بن ابو بکر	۷۶	خطبہ فی مدح رسول
۱۲۹	فرمان بنام مالک بن اثیر	۷۸	خطبہ و شرح امام محمد باقر علیہ السلام
۱۹۱	خطبہ دنیا کے دھوکے سے بچنے	۸۰	خطبہ اول عید الفطر
۱۹۲	خطبہ (محمد بن ابو بکر کی مدد کے لئے)	۸۰	خطبہ دوم عید الفطر
۱۹۳	خطبہ بر شہادت محمد بن ابو بکر	۸۳	خطبہ
۱۹۷	خطبہ برائے اطاعت احکام	۸۶	خطبہ
۱۹۵	خطبہ برائے پیغمبر مسیح بصرہ	۹۰	خطبہ (محاسن فضل الدنیا)
۱۹۶	خطبہ (حزن بر موت مالک اثیر)	۹۲	خطبہ (بے شباتی دنیا)
۱۹۷	حکیم کے حصہ کے لد	۹۳	خطبہ فی ذمہ دنیا و تقوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۰	فشار قبر	۱۷۱	مکالمہ بالعین	۱۹۸	فرمان نام عبد اللہ بن عباس
۳۸۱	قرب خدا کیلئے دعا	۱۷۲	فیصلہ در مدار اعلیٰ	۱۹۹	بواہ بن امام زیاد بن حضرت
۳۸۲	مناجات	۱۷۳	مشاید حق	۲۰۰	مکتبہ بنام فرطہ بن کوب
۳۸۳	اجابت دعا کیلئے واکاٹات	۱۷۴	خانہ کعبہ کے زیورات	۲۰۱	مکتبہ بنام زیاد بن حضرت
۳۸۴	امراض قلب ✓	۱۷۵	تاریخ بھری کی ابتدا	۲۰۲	فرمان نام مقلد ابن قیس
۳۸۵	زیارتی رزق کیلئے	۱۷۶	راس الیہود کے سوال کا جواب	۲۰۳	نشود
۳۸۶	تحصیل پہشت	۱۷۷	امیر المؤمنین اور علیہ السلام	۲۰۴	کتاب التہران
۳۸۷	بفضلِ اللہ انذبان میں رہنی	۱۷۸	اکیمیا	۲۰۵	خطبہ خوارج سے تعلق
۳۸۸	حقیقت توبہ و استغفار	۱۷۹	صلوات	۲۰۶	ہدیدہ غیث بن قیس میثم
۳۸۹	ایمان و ارادت	۱۸۰	اعترافات زنا و قبضہ بقرآن	۲۰۷	خطبہ بدھ جگہ نہردان
۳۹۰	اسلام کا صفت	۱۸۱	گراہی کا سبب	۲۰۸	خارج کے صورتہ کا جواب
۳۹۱	چہار چیز و رچہار چیز	۱۸۲	فرقة ناجی	۲۰۹	خطبہ بقاح نہردان
۳۹۲	قبول علی	۱۸۳	<b>احتجاجات</b>		
۳۹۳	سرد خواری	۱۸۴	احتجاج بر بیت حضرت ابوالبکر	۲۱۰	خطبہ و تحملص چہار
۳۹۴	بہادریوں کے سوالات	۱۸۵	احتجاج در باب فدک	۲۱۱	مکتبہ بر بیانی ایثار مظلوم و خون
۳۹۵	راز ریاض	۱۸۶	حضرت امیر المؤمنین اور حضرت ابوالبکر مکالمہ	۲۱۲	خطبہ بر تحملص شکر
۳۹۶	جنین علیہم السلام آخری درست	۱۸۷	حضرت امیر المؤمنین کا احتجاج اور ملکہ خودی	۲۱۳	مکتبہ بنام عبد اللہ بن عباس
۳۹۷	ابن بلہ کے فتنہ و صیت	۱۸۸	احتجاج بر چہار چین و انصار	۲۱۴	مکتبہ بنام اہلین
۳۹۸	تمکین و تمدن سے متعلق صیت	۱۸۹	احتجاج بر تاکشین بیت	۲۱۵	بر من ارطاة کے لئے بدعا
۳۹۹	امام حسن کو صیت	۱۹۰	احتجاج بر کثت بیت زبیر و علی	۲۱۶	احراق کتب خانہ اسکندریہ
۴۰۰	عرض حال	۱۹۱	احتجاج بعد خول بصرہ	۲۱۷	جناب سیدہ کلودین پر
۴۰۱		۱۹۲	احتجاج علی من قال بالرأی فی الشیع	۲۱۸	حضرت خضر کا رسالتہ بکپر کوتا
۴۰۲		۱۹۳	موت کی حقیقت	۲۱۹	وقت احصار اور حضرت علی
۴۰۳		۱۹۴	فلسفہ موت و حیات	۲۲۰	التب الرب

## عَلَمُ قُرْآنٍ

سیہم بن قیس ہدایی سے مروی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو فرماتے شناکہ :-

قرآن مجید کی کوئی آیت رسول اللہ پر نازل نہ ہوئی،  
مگر یہ کہ حضرت نے مجھ پر ہٹکر سنایا اور کہمیدیا اور میں نے  
اسکو اپنے ہاتھ سے لکھ لیا۔ اور مجھے اس کی تاویل تفسیر  
ناخ و منسوخ اور تقدم و تنشاب کی تفہیم دی اور اللہ عزوجل  
سے دعا کی کہ اس کے حفظ و تفسیر کی مجھے تیمید دے پس بیٹ  
نے کتاب خدا سے زکسی آیت کو فرا موش کیا اور نہ اس  
علم کو جس کا املا کیا گیا تھا اور میں نے لکھا تھا۔ زین خداوند  
عزوجل نے حلال و حرام، امر و نبی جو کچھ گذر چکا اور جو  
آنہ دفعہ سینہوا الہ ہے اور کسی طاعت و نیست متعلق  
کچھ بھی نہ چھوڑا مگر یہ کہ مجھے اسکی تیمید دی اور حفظ کر دیا  
اور میں نے اسیں سے ایک حرف بھی فرمائشوں کیا۔  
اس کے بعد اپنا ہاتھ میرے سینہ پر کھا اور خدا سے عاکی  
کمیرے قلب کو علم و نہم اور حکمت نور سے بھردے اسیں  
سے نہیں نے کسی بات کو بھولا اور نہ کوئی چیز بغیر لکھے چھوڑا  
پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یا آپ کو خوف ہے کہ میں  
اس کے بعد بھوی جاؤں گما۔ فرمایا کہ تمہارے مجھے جہنم  
نسیان کا کوئی خوف نہیں۔ میرے پروردگار نے مجھے  
خردی ہے کہ اس نے تمہارے اور تمہارے ان شر کا دے بارے  
میں جو تمہارے بعد بھویں گے میری دعا قبولی کر لی ہے۔

ما نزلتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ آيَةً مِّنَ الْقُرْآنِ  
الْأَكْرَبُ إِنَّهَا أَمْلَأُ هَا عَلٰى وَكْبَتْهَا بِخَطْبِي  
وَعَلَمْنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاصِحَّهَا وَمُنْذِخَهَا  
وَمُحَكَّهَا وَمُتَشَابِهَهَا وَدُعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي  
إِنْ يَعْلَمَنِي فَهُمْهَا وَحْفَظَهَا فَمَا نَسِيْتَ آيَةً  
مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا عَلَى أَمْلَأِهِ فَلَكِبَتْهُ وَمَا  
قَوْكَ شَيْئًا عَلَيْهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَلَالٍ  
وَلَا حَرَامٍ وَلَا نَهْيٍ وَمَا هَنَّ أَوْ يَكُونُ  
مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مُعْصِيَةٍ أَكَّا عَلَمِيْنِهِ وَ  
حَفْظَتْهُ وَلَمْ أَنْتَ مِنْهُ حَرَفًا وَاحِدًا ثُمَّ  
وَضَعَ يَدَكَ عَلَى صَنْرِي وَدُعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
إِنْ يَعْلَمُ قَلْبِي عَلَمًا وَفَهْمًا وَحَكْمَةً وَنُورًا  
لَمْ النَّسْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَمْ لِيْفَتَنِي شَيْئًا  
لَمْ أَكْتَبْهُ۔

فَقُلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّخُوفُ عَلٰى النِّسَاءِ  
فِيمَا بَعْدِ۔ فَقَالَ لِيْسَ اتَّخُوفُ عَلَيْكَ  
النِّسَاءُ وَلَا جَهَلًا وَقَدْ أَخْبَرْتِي سَبِّيْ جَلَّ  
جَلَالَهُ أَنَّهُ قَدْ أَسْتَجَابَ لِيْ فِيكَ وَفِيْ شَرِّكَ  
الَّذِينَ يَكْرَنُونَ مِنْ بَعْدِكَ۔

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی شرکا، کون ہیں  
زیب اکر دھنہیں خداوند تعالیٰ نے اپنے اور میرے تریپ کیا جائے  
فرات ہے ”الا عادت کرو اللہ کی“، الاعدت کرو رسول کی اور تم  
میں سے اولی الامر کی۔“

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں  
زیب اکر دھنے کے میرے اوصیا ہیں جو حرف کو تیر میرے پاس والد ہوئے  
وہ سب سب سب ہادی اور ہبہ دی ہوئے اسے نذر رکشی کرنے والے  
انھیں کوئی فرض پہنچا سیکس گے وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور  
قرآن اکٹھے ساتھ ہو گا اور قرآن ان سے جدا ہو گا اور وہ قرآن  
 جدا ہوں گے میری امت اکنی نصرت کر گئی اتنی وجہ ہے تزویں  
بار ان ہو گا، انکی وجہ سے امت کی بلا یہیں دفعہ بڑی ان ہی  
کی وجہ امت کی دعائیں قبول ہوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ یا  
رسول اللہ میرے لئے اسکے نام فرمائی۔ امام حسن کے سے  
پر با تحریک فرمایا کہ یہ میرا فرزند پھرا امام حسین کے نزدیک اتفاق  
کر کر فرمایا پھر میرا یہ فرزند اسکے بعد سکا فرزند جس کا نام  
علی ہو گا جو تمہاری حیثیت ہے پس ایمبو گا۔ اسے ملسا  
پھر پچھا دینا۔ اس کے بعد بار ہوں امام ایک نام نہیں تھا۔  
میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فرد ہوں  
ان میں سے ایک ایک نام شناور کیجئے۔ پس  
رسول اللہ نے ایک ایک نام شناور۔ پھر فرمایا کہ  
اسے بھائی بنی ہلال ان کے درمیان میں۔ میری امت کا  
ہبہ دی وہ محمد ہو گا جو زمین کو عدل والنصاف سے بھر  
دیگا جب کہ وہ نہ ہو جو رے بھری ہو گی۔ خدا کی تسمیہ  
میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو رکن اور مقام کے  
درمیان اس سے بیت کریں گے وہیں پس ان کے  
آبا و دادا اور بھائیں کے ہمیں نام جانتا ہوں۔

فقلت یا رسول اللہ ومن شرکا کی من  
بعدی قال الذين قرئ لهم الله عزوجل بنفسه  
وبي فقال الميعوا الله والهيعوالرسول والوالام  
منكم“ الاية

فقلت یا رسول اللہ ومنهم؟  
قال الاوصياء مني الى ان يردوا على الموضوع  
كلهم هاد مهتم لا يضرهم من خذ لهم هم  
مع القرآن والقرآن معهم لا يغافر لهم ولا  
يغافر قوته وبهم تنصر امتى بهم ديمطرون  
وبهم يدفع عنهم البلاء وبهم يستجاب  
دعائهم قلت یا رسول اللہ سمه لهم  
فقال ابني هذا وضع يده على  
سر الحسن ثم ابصري هذا وضع يده  
على سر الحسين، ثم این له يقال  
له على وسيولد في حيواتك فاقرأه مني  
السلام ثم شکمته اثنى عشر اماماً فقتل  
بابی انت واہی یا رسول اللہ سمه  
لی سر جلا فجل افسمها هم سجل اس جلا  
فقال فيهم والله يا اخا ابني هلال  
محمد امتی محمد الذي يحلاء الارض  
قططاً وعرکاً كما ملئت طلماً وجوساً  
والله اني لا اعرف من يبايعه بين الركين  
ولالمقام واعرف اسماء اباء ائمهم و  
قبائلهم۔

(از کمال الدین و تمام النعمۃ - ج ۱  
از علامہ صدر ق) .

## غیبیت امام عصر علیہ السلام

بہارے قائم کیلئے ایک غیبیت ہے جسکی مدت طولانی ہے میں  
گویا شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انکی غیبیت میں چرپائیوں  
کی طرح جو لالی کر رہے ہیں اور اپنی نعمت کے متلاشی  
میں مگر پاتے نہیں ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص بھی اپنے  
دین پر قائم و ثابت رہا اور اپنے امام غیبیت کے طولانی  
ہونے کی وجہ قلب میں قیادت کو داخل ہونے سے دیا  
وہ روز قیامت میرے درجہ میں ہو گا  
پھر فرمایا قائم ہم میں سے ہے جب وہ تولد ہوں گے  
کبھی کی گردی میں انکی بیعت لازم نہ ہوگی اسی لئے  
انکی ولادت پنهان اور ان کی شخصیت مخفی رکھی  
جائے گی۔ (کمال الدین و اتمام النعمہ)

(۱) حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :-  
للقاءِ من اغیتہ امدھا طویل کافی با  
یحودون جولان النعمہ فی غیبۃ یطلبون  
الرعنی فلاریجدونه الا فمَن شَبَّ من هم  
علی دینه ولم تُقِسْ قلبه لطهول غیبۃ  
اماہه فهو معی فی درجتی یو الیامۃ  
ثُمَّ قال. اَنَّ الْقَابِیْمَ مَنَا اذَا قَامَ لِه  
یکن لاحدف عنقه بیعة فلن لات  
تحقیق ولا دلتہ ولنیب شخصہ.

(۲) ابین بن بشارت سے روایت ہے کہ ایک روز میں امیر المؤمنین کی خدمت میں پہنچا اور دیکھا کہ اب بہت  
نظر آرہے تھے اور زین پر انکی سے پنجشان بشارت تھے میں نے عرض کیا :  
ابین : آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ میں آپ کو متفکر ریکھ رہا ہوں  
اور زین پر شان بشارت ہے ہیں آیا غلافت کی رغبت ہے۔  
امیر المؤمنین : خدا کی فسم داس کیلئے اور دنیا کیلئے  
ایک روز کی بھی رغبت رکھتا ہوں بلکہ اپنے اس مولود کی  
نکر رہا ہوں جو میرے گیا رہوں فرزند سے تولد ہو گا۔  
یہ وہی مہدی ہو گا جو زین کو مدل سے مجرد ہے گا  
جیسا کہ ظلم و جور سے مجرم ہو گی اس کیلئے ایک جنت اور غیبیت

اصبح = یا امیر المؤمنین مالی اسلام تھکر  
تنکت فی الارض اس غیت فیها  
امیر المؤمنین = لا والله ما سر غیت فیها  
ولافی الدنیا یوماً قط ولكن فکرات ف  
مولود یکون فی ظھری الحادی عشر  
من ولدی هو المهدی یملا ها عدلا  
لما ملئت جوس اقطاماً تكون له حیرة و

ہو گی جس میں بعض لوگ تو گمراہ ہو جائیں گے اور  
دوسرے ہمیت پائیں گے  
اصبغ۔ یا امیر المؤمنین آیا ایسا ضرور ہو گا  
امیر المؤمنین، ہاں گویا وہ پیدا ہو چکا ہے اور میں اس  
امر میں تم سب سے متسلق علم رکھتا ہوں اسے اصبح تم سے  
پہلے والے سعاد بردار اور اس شریعت کا اس دامت کیلئے بہترن و علیٰ  
اصبغ۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔  
امیر المؤمنین، خدا جو چاہتا ہے کرے گا تحقیق کر  
ارادہ و غایت و انعام سب وہی جانتا ہے۔

غیبتہ تصلی فیها اقوام و تهدی فیها  
آخر و ن۔  
اصبغ۔ یا امیر المؤمنین و ان ہذا کائنات  
امیر المؤمنین، لغم کما انہ مخلوق و انی  
لحمد بالعلم بہذ الامر۔ یا اصبح اولیات  
خیار ہذہ الامة مع ابراہیم و ہذہ العترة  
اصبغ، و ما یکون بعد ذلك؟  
امیر المؤمنین، ثم لی فعل اللہ ما یشاء فان  
له امن ادامت و غایمات و خهایات۔  
(کمال الدین ص ۵۶)

(۳۲) کیبل ابن زیاد سے مردی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے میرا با تھر تھاما در جنگل کے ایک  
گوشہ میں لے گئے جب صحابیں پہنچے میجھے گئے اور فرمایا:  
امیر المؤمنین، یا کیبل بن منیاد احظى عنی  
کرتھر طرف ہوتے ہیں اور انیں کے بہترن وہ ظروف ہیں جو ہماری  
حدیث کو اسی طرح یاد رکھتے ہیں سو اسے اسکے کو اسکے ضمن میں پچھے  
اور کہیں خدا زندگی بھت کے بغیر زین کو خالی نہ رکھتا کہ  
چیزیں خدا بنا طلب نہ ہو جائیں اور جس کا ظاہر اڑکر نہیں سزا  
اور اختیاط کی کہیں گناہ نہ ہو جائیں آخر میں فرمایا کہ اگر  
چاہتا ہے تو اٹھا اور چلا جا۔

(کمال الدین ص ۵۷)

(۳۳) امیر المؤمنین علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ  
امیر المؤمنین، ان لیلۃ القدر فی کل سنۃ  
تم سال کے تمام نازل ہو ہیں اس امر کے لئے رسول اللہ کے بعد  
اویار ہیں (جن پر صلاحت نازل ہوتے ہیں)۔

(۳۴) امیر المؤمنین علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ  
امیر المؤمنین، ان لیلۃ القدر فی کل سنۃ  
وانہ ینزل فی قلک اللیلۃ امِرُّ النَّبَّا  
الذلک الامر ولا تفی بعده رسول اللہ

ابن عباس : وہ کون ہیں ؟  
امیر المؤمنین : میں اور میرے صلبکے گیارہ ائمہ ہیں جو  
مسجد ہیں ہیں۔

ابن حبیس : من ہم۔  
امیر المؤمنین : أنا واحد عشر من صلبو  
ائمهٗ محمد نوثون  
(کمال الدین ص ۲۳۳)

(ا) حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا :  
امیر المؤمنین : اے حسین وہ قائم بحق، مظہر دین اور  
عدل کا پھیلانے والا ہے۔  
امام حسین : یا امیر المؤمنین آیا یہ امر ضرور واقع ہو گا۔  
امیر المؤمنین : اسکی قسم جس نے گود کو نبوت کے ساتھ بیجوٹ  
کیا اور تمام مخلوق پر برگزیدہ کیا یہ ضرور ہو گا لیکن اس کی  
غیبت و حیرت کے بعد سوائے تحقیق کرنے والے فلسفیین  
کے جنہیں روحِ حقین حاصل ہے کوئی دن پر باقی نہ رہے گا  
یہ وہ لوگ ہوں گے جن سے خدا کے عز و جل نے ہماری  
ولایت کا پیمان لے لیا ہے اور ایمان ان کے قلوب میں  
لکھا چکا ہے اور روح سے ان کی مدد کی جائے گی۔

امیر المؤمنین : یا حیثیت ہو القائم بالحق  
والمظہر الدین والبسط للعدل۔  
اما محسین علیہ السلام : یا امیر المؤمنین  
ان ذلک لکائن  
(امیر المؤمنین : ای والذی بعث محمد بالنبو  
واصطفاه علیٰ جمیع البریه واتکن بعد غيبة  
وحریرہ فلا یتبت فیہما علیٰ دینه الہ  
لخلصوت المباشرون لروح الیقین الذین  
اخذ اللہ عز وجل میثاقهم بولا یتنا و  
کتب فی قلوبہم واید ہم بروح منه  
(کمال الدین ص ۲۳۳)

## خطبہ

ایک روز امیر المؤمنین علیہ السلام نے بالائے منبر ارشاد فرمایا :-  
یخرج مرجل من ولدی فی اخر النَّمَان  
آخری زمانہ میں میرے فرزندوں میں سے ایک مرد ہو  
کر کیا جس کا زیگ سرخی مائل گورا ہو کا شادہ جنم  
قری رائیں اور دونوں مونڈھے بہت قوت دار ہوئے  
اسکی پشت پر دو قل ہوں گے جن میں سے ایک اسکے جلد  
کے زیگ کا ہو گا اور دوسرا مہربنوت کا جیسا۔ اس کے

ابیض اللون مشہب بالمحرّة مبینج البطن  
عریض النخذین عظیمہ مشاش الملکین  
بنظرہ شاشان شامۃ علی لون جلدہ  
رشامۃ علی شبہ شامۃ النبی لہ اسیں

نام بھی دو ہوں گے۔ ایک اسم خفی اور دوسرا نکلا وہ جو خفی ہو گا احمد ہو گا اور وہ جو آشکار ہو گا محمد ہو گا۔ جب وہ اپنے پرچم کو جوش دے کا مشرق تا مغرب عالم ہنور ہو جائے گا۔ وہ بندوں کے سر پر ہاتھ رکھے گا تو کوئی مومن ایسا نہ ہو گا کہ جس کا قلب لو ہے کے پہاڑ سے زیادہ سخت نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کو چالیس مردوں کی قوت عطا کرے گا کوئی مومن قبر میں ایسا نہ ہو گا کہ اس کے خہر سے خوش نہ ہو۔ وہ قبور میں سے اُس کو دیکھیں گے اور قائم کے ظہور سے خوش ہوں گے۔

اسم خفی و اسم عین فاما الذي يخفى فاحمد واما الذي يعلن محمد اذا هن س ايته اضاء لهاما باب المشرق والمغارب ويوضع يده على زر ويل العباد فلا ينبقى مومن الا قد قبله اشد من زبر الحديده واعطاها الله تعالى قوة اربعين س جلا ولا ينبقى ميت من المؤمنين الا دخلت عليه تلك الفرحة في قلبه وهو في ثبرة وهم تيزاوسون في قبورهم ويتباشرون بقيام القائم عليه السلام۔

(کمال الدین ص ۲۴۶)

### علامات ظہور

علامات ظہور کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (۱) حتمیہ (۲) شرطیہ۔  
حتمیہ دو علامات ہیں جو امام عصر علیہ السلام سے پہلے ضرور واقع ہونگی اور شرطیہ دو علامات ہیں جن کا تعلق بندوں کے ایال سے ہے اگر خدا چاہے کا تو واقع ہوں گی ورنہ عابدوں کی عبادت اور زیکر بندوں کی توبہ و استغفار سے دفعہ کردی جائیکیا وہ مقامات ان سے مشتبہ کر دیئے جائیں گے جہاں ایسے صلحاء رہتے ہوں۔ (اذالله على كل شئٍ قدير)  
حضرت امیر المؤمنین نے اپنے مفرکۃ الاراخلیۃ محضون و خطبلۃ فتحاریہ میں کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے جو نیج الامصار جلد اول میں مرقوم ہے و نیز ان کی تفصیل انوار الانوار اور الملجم و المفتون میں دیکھی جاسکتی ہے  
ہم یہاں صرف حتمیہ علامات کا ذکر کریں گے۔

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قائم کے ظہور سے پہلی را مور ضرور ظاہر ہوں گے۔  
(۱) خروج سفیانی یہ پرس جگر خوارہ ابوسفیان کی اولاد سے ہو گا اس کا نام عثمان اور اس کے باپ کا نام عقبہ عقبیہ ہو گا۔ یہ انتہائی کریمہ صورت گنہ دہن، ابدر و اوزیل آنکھوں والا ہو گا جو دیکھنے میں بھینگا ہو گا۔ یہ بنے آب و گیا فلیکین کی خشک وادی سے ماہ رجب میں خروج کرے گا۔ اس کے خروج سے پہلے زین پر ایک جنگ عظیم ہو چکی ہو گی۔ اس کے ساتھ فرقہ اسٹریبار خالم و سفاک ہو دی ہوں گے۔

**خصوصیات شہروں کی تباہی** حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اس آیت "وَإِن مَنْ قَرِيَّةً لَا نَخْرُجُ مِنْهُكُمْ وَمَا قَبْلِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ أَوْ نَبْذُوهَا" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ فرمایا کہ :

حضرت نے ایک طویل خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ درا خبریں ہر قند  
دقائق فی خبر طویل، تخریب سمر قند دجاج  
دجاج، خوارزم، اصفہان اور کوفہ من المترک،  
رویسیوں سے تباہ ہوں گے پہلان اور رے اہل دلم کے  
باخنوں، ببریہ، مدینہ اور فارس محتوا درج ہوک سے، مکہ

فقال فی خبر طویل، تخریب سمر قند دجاج  
و خوارزم، اصفہان والکوفہ من المترک،  
و هدان والرے من الدیلم و طبریہ والمنہ  
و فارس میں بالقطع و الجمیع و مکہ من الحبسنة

(مسند صنفی گذشت) و آوان دیمار رسیکا کہ نخون من، نخون من سپیں نخون من" یہس لئے کہ اسکی ایک امام ولد ہو گی وہ اسکواں خون کے  
لکھیں و اسکا نام نہ بتائی شئے نہ دفن کر دیا ہو گا۔ وہ تمام کے پانچ شہروں دمشق، حمص، فلسطین اور قنیطرہ کے آٹھ ہی  
حکومت کر لیا جس سے ایک روز بڑھی زیادہ نہ ہو گا۔ امام علیہ السلام کا طہور بڑھی اسی سال ہو گا اس سے ناقابل بیان مظالم سرزد ہوں گے۔  
اسکی اخواج مدینہ نبودہ کو تباہ و مہباو کر دیگی تمام سے یکر عراق ہاں اسکی وجہ قتل و غارت کا بازار گرم رسیکا جب اسکی فوجیں مکہ منظم کی تباہی  
کیلئے بڑھیں گی مقام پیدا پر زمین میں دہنس جائیں گی۔ بالآخر وہ امام علیہ السلام کے اخنوں قتل ہو گا۔

**صحیحہ آسمانی** یہ محدثان کی شب (شب جمعہ) فجر سے تربیب ایک سخت میخ کی آواز انسان سے یہی جو جیش میں کی ہو گی اسکو نہ  
کہا ہر شخص اپنی زبان میں سننے کا وہ طہور امام کی خردی یہی اسی روز وقت عصر شیطان بھی اس کی شاب آزادی کے گا۔ (کمال الدین)

(س) سورج و چاند گھنیں و اصول فلکیات کے خلاف امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رمضان کو چاند گھنیں اور دار رمضان کو  
سورج گھنیں ہو گا حضرت آدم سے آج تک کبھی ایسا واقعہ نہ ہوا۔ (کمال الدین)

(۳) خروج و جال و یانی و ان سے متعلق حضرت امیر المؤمنین کے خطبات مخزون، افتخاریہ دیوان جلد اول میں ملاحظہ ہوں۔  
(۴) آگ اور دہوال۔ اکثر احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں دہوال بہت بھی جائے گا اور اسکی کی وجہ اکثر  
متغیرات پر آگ بھی لگ جائے گی۔

(۵) دمدار ستارہ۔ شرق میں ایک بیک محیب دمدار ستارہ طلوع ہو گا جلکی دم کی روشنی بدر کامل کی جیسی ہو گی۔  
نزر کوں کی تعریف "سلامیں ترکیہ از اشیلی یعنی پول کے مطابق یہ بھنا کہ ان ارشادات میں تکوں کا جوڑ کر ہے اس سے موجود  
ترکی مرا دینا باکل غلط ہے ایکی تاریخی حقیقت یہ ہے کہ حضرت نووس کے فرزندیافت کے ایک فرزند کا نام ترک تھا انکی نسل جان جمل چیلی تک  
کھلی اون کے دوسرے فرزند کا نام جیں تھا یعنی معلقین کے ساتھ جس مقام پر جا کر مقیم ہو گئے انہی کے نام سے وہ لام دوسرے ہوا اور جیں کہلا تھے ترک  
و سلطی او جنوبی ایشیا میں آباد ہو گئے اور دوسری کملا نے ہیں اہل اون روایات میں جمال کہیں ترکی کا لفظ ایسا ہے جس سے وہی مرا دینا چاہیے  
وقت طہور۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ صاحب عصر علیہ السلام کا طہور اور سیافی کا خروج ایک ہی سال ہو گا جنپی وایا  
ہیں ہے کہ سیافی، خراسانی اور کافی سب کا خروج ایک ہی سال میں ہو گا۔

جسٹھے کے ہاتھوں، بصرہ اور بنی غرق ہونے سے، سندھ  
ہندوستان کے ہندو تبت سے، بتت چین سے، پختاں  
صانعانی، کرمان اور شام کے بعض علاقوں فوجوں کے پیروں  
شروع سے جائیں گے اور سیاحاب قتل ہونگے اور بین ڈیوں اور  
فرماز اول کے ہاتھوں یہستان اور شام کے بعض علاقوں  
ہواں (مکن ہے بہوں کی گیسوں) سے شوان طاعون کے  
سبب، ہر ڈیوں سے تباہ ہوں گے، ہرات سپنوں سے اور  
نیشاپور ریاستیں کے انقطاع سے قبل، آذربایجان (فوق)  
کھوڑوں کی ٹالپوں سے و بکلپوں سے بخار غرق ہونے سے  
اور لھوک سے اور سلم و بغا وزین میں دفن ہو جائے۔  
(مکن ہے بہاری کی وجہ پر)

والبصرہ و بلخ بالفرق والسندة من  
المحن. والهندر من ثبت، ثبت من الصين  
و بد خسان صاعاف و بحر مان ولعف  
الشام لبيانك الخيل والقتل واليمن من  
المجد والسلطان و سجستان وبض الشام  
بالربع و شومان بالطاعون ومن و  
بالصل ولحلت بالحيات و نيشاپور  
من قبل انقطاع النيل و آذرس بائچان  
لبنابك الخيل والصاعق و بخار بالفرق  
والجوع، وسلم ولغدا ديسير عليه حاسفا لها  
(مناقب شہر آشوب)

**حرام خون اور جنگ عظیم** | امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
کے دریافت کیا کہ عدا وہ عالم زمین کو نظمیں کے وجود سے کب پاک کرے گا۔ آپ نے حواب دیا کہ :

الذین کو ظالمین سے اس وقت نک پاک نہ کر لگا جب  
نہ کر حرام خون کمل طور پر نہ بہہ جائے پھر آپ نے بنی ایمہ  
اور بنی عباس کا ایک طویل بیان میں ذکر فرمایا۔ اس کے بعد  
آپ نے فرمایا کہ جب قائم کے ظہور کا وقت آئے گا اس وقت ایک  
شخص خراسان سے خروج کرے گا جو کرمان اور ملستان پر غلبہ  
حاصل کرے گا پھر بہاں سے جزیرہ بنی کاوان نک ک جائے گا۔  
(حوالی بصرہ) اس وقت ہم سے ایک قائم ظاہر ہو گا جو کی جیلوں  
اور دلیم والے اطاعت کرنے کے اس وقت ترکوں (یعنی ڈیوں)  
کے چند سے متفق مقامات اور مختلف راستوں اور مقدس مقامات  
پر جمع ہونگے اور ان کے درمیان شدید جنگ ہو گی جوہان نک ک  
بصرہ بردار ہو جائیں گا اور امیر الامر اصحاب کر مقیم ہو جائے گا۔  
اس کے بعد امیر المؤمنین نے ایک طویل حکایت فرمائی پھر فرمایا کہ  
جب نیز سے گرکت میں آجائیں اور صفوون جنگ کیلئے تیار ہو جائیں

لایطہل لله الارض من الظالمین حتى  
سيطرك اللهم شهدت حرام بنی امیه و بنی  
العباس فی حدیث طویل ثم قال اذا قاتلتم  
مجاهیدان و غالب على الارض کرمان والمستان  
وحاذ جزیرة ما بین کاوان و قام منها ائمہ  
یحییلات واجابة الامر والديام و ظهرت  
لودجی مرايات الترتیل الاتراك متفرقات  
فی الاقطاء والحرمات و کاسوبین هناء  
و هناء اذا خربت البصرة و قاما میم الامر بمحص  
غمکی امیر المؤمنین حکایۃ طویل ثم قال  
اذا جهزت الالوف و صفت الصفوون و قتل  
البلش الخ و ف هنالک یقوم الاخ بثاره الشاعر  
ویهلاک الکافر ثم یقوم القائم الما مول

اور ذیل شرفا کو قتل کرنے لگیں اور خطراں کی الات جنک استولہ کرنے لگیں آخوند حکومت قائم ہوئی تا قبیلین کے انقام میا جائے کہ کفار بلاک کئے جائیں گے اس کے بعد وہ قائم ظاہر ہوں گے جن کی امید سے سب والبستہ ہیں اور امام سے خواستہ ہیں انہی کیلئے شرف دزدگی ہوگی۔ اسے حین وہ تمہاری اولاد سے ہوں گے ان کے مثل کوئی اور فرزند نہ ہوگا وہ دونوں رکنوں کے درمیان ہبھوکریں گے اور قبیلین پر ظاہر ہوں گے۔ وہ زمین پر کسی مقام کو رہچھوڑیں گے۔ نیک بخت ہے وہ جس نے ان کا زمانہ پایا اور ان کے پروقاہر ہوتے کو ثابت کرے اور ان کے زمانہ کی شہزادت دے۔

**والامام المجهول له الشرف والفضل و هو من ولدك يا حبيبن لابن مثل يظهر بين الركبيين في درسيين يظهر على الثقبين ولا يترك في الأرض أوانه سين طوبى ملن ادرك سمانه والحق اوفه و شهر ايامه۔**

### **موت احمد و موت ابیض | امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کہ :**

ظہور قائم سے پہلے سرخ موت اور سفید موت واقع ہوئی۔ اس کے دوران اور اس کے علاوہ مدی دل اینگی سرخ موت تلوار سے خون ریزی اور سفید موت طاعون ہو گا۔

قبل القایم صوت احمد و موت ابیض و جراد فی حنیه و جراد فی حینه احمد  
حالہ ما ماما الموت الا احمد فبا السیف و الا بیض فالطاعون۔

### **زد جهنم سے**

**| حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :**

جب شام میں نیزوں میں اختلاف پیدا ہو رہی تھی جنگ شروع ہو جائے تو خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی سوئی۔ پوچھا کر اس کے بعد کیا ہو گا۔ فرمایا کہ شام پر نگاہی ہوئی۔ غالباً بام باری جس میں ایک لاکھ آدمی ہلاک ہوں گے خداوند عالم مومنین پر رحمت اور کفار بر عذاب نازل فرائیکا۔ پس جب ایسا ہو گا تم سیاہی مانگ گھوڑوں کے کواروں اور زرد جھنڈوں کی طرف متوجہ ہونا جو مغرب کی جانب سے آئیں گے یہاں تک کہ وہ شام پہنچ جائیں گے

اذا مختلف س محن بالشام فهو آية من آيات الله قيل ثم قال سرفة تحون بالشام يهلك فيها مائة الفت يجعلها الله رحمة على المؤمنين وعداً با على الكافرين فإذا كان ذلك فانظر إلى أصحاب العراذين الشهب والآيات الصفر تقبل من المقرب حتى تحل بالشام فإذا كان ذلك فانتظر حصفاً بقريه من قري الشام ليقال

جب ایسا ہو تو شام کے ایک قریب کے زمین میں دھنس جانے کا انتظار کرنا جس کا نام حرثا یا خرثا پوگار پس جب جب ایسا ہو تو وادی فلسطین سے جگرخوارہ کے فرزند کے خروج کا انتظار کرنا۔

**نoot :** حرشا یا خرثا ادشق کے قرب وجوہ میں واقع ہے۔

لها خشا و خستا فاذا كان ذلك مانظوم  
ابن آكلة الا كباب دجاج يالبس۔ (۱۶)

**دنیا کی دو تھائی آبادی کی تباہی** | حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :  
مہدی کا اس وقت تک ہنور نہ ہو گا جب تک کہ لا یخرج المهدی حتى یقتل ثلاث  
دنیا کی ایک ثلث آبادی قتل نہ ہو جائے اور ایک ثلث مرد جائے اور ایک ثلث باقی رہ جائے۔  
وہیوت ثلاثه ویقی ثلاثه۔ ص ۲۲۵

**ایک بدایت** | حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ :  
ہم اہل بیت کا ایک پرچم ہے جو بھی اس سے آئے جاؤ ان لفاظ اهل البیت سراۃ من تقد مھا  
وین سے خارج ہو گیا، اور جو پچھے رہ گیا نابود ہو گیا اور  
جن نے تابعت کی حق تک پہنچ گیا۔ (کمال الدین ص ۳۶۹)

صل : امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کے سوال کے جواب میں فرمایا :  
لایحون هذ الامر حتى یزهب ثلاثاً فقلت اذا ذهب ثلاثا الناس فيما یبقى ؟

مغقال اما قضون ان تكونوا الثالث الباقی۔

ترجمہ : یہ امر اس وقت تک واقع نہ ہو گا جب تک کہ دنیا کے دو ثلث آدمی ختم نہ ہو جائیں۔ میں نے عرف سیاک جب دو ثلث آبادی ختم ہو جائے گی باقی کون رہے گا۔ فرمایا کہ کیا تم اس بات کو پسند نہ کرتے ہو کر باقی ایک ثلث تم لوگ ہو گے۔ (کمال الدین)

**نفس ذکیہ کا قتل** | امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عبد الرحمن ذکیر جو آں محبوس ہوں گے خاذ کر کے تربیت رکن اور مقام کے درمیان قتل کئے جائیں گے نفس ذکیہ کے قتل اور ہنور مہدی کے درمیان پندرہ روز سے زیادہ وقفہ نہ ہوگا۔ (الملاحم)

**حضرت رسالت مائیہ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دریائے فرات نہ پھیل جائی**  
**بین قنطرہ دینی چینی اور زک** [جث نوٹ بعد سفر نہ شد] حضرت رسالت مائیہ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دریائے فرات نہ پھیل جائی  
 گے پھر خداوند عالم ان پر طاعون مسلط کر دے گا و نیزہ قتل کئے جائیں گے یہاں تک

کر ان میں سے ایک شخص بھی زندہ باقی نہ رہے گا۔  
بُنیٰ قنطروہ علاقہ بابل ہنک پہنچ جائیں گے اور سڑبوں سے اسی سخت جنگ کریں گے کہ شہر کے شہرو دران ہو جائیں گے  
اس کے بعد رازِ الہ آیسگا، زمین پھٹ جائے گی اور بعض علاقے زمین میں دھنس جائیں گے۔ شہر لغذا دیباہ ہو گا، مصتبہ ہو گا۔  
حکومت عرب پیش دی جائیگی۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ مار رسول اللہ اس حکومت کو کون ختم کرے گا۔ فرمایا کہ دینی قنطروہ  
دے قوم ہو چوڑے پھرے والی، پھونیِ انکھوں والی اور چوتھی ناک والی ہو گی۔ ان کے چہرے یہی چیزیں ہوں گے جیسا کہ پہلوں  
لے رہے تھے۔

**اسماں پر چیخ** حضرت رسالت مابنے فرمایا کہ جب ماہ رمضان میں چیخ نامی دے ہو شایر ہو جانا اس کے بعد شوال میں شور شیش شروع ہو جائیں گی۔ زلیقہ میں قبائل میں کشیدگی بڑھے گی۔ اور خون یہنا شدید ہو جائے گا۔ ذی الحجه میں قتل و غارت گردی کا بازار گرم رہے گا اور حجاجوں کے تالے تو چیخ جائیں گے۔ پھر حضرت نے اطہار انسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں انسانوں کا قتل کثیر ہو گا۔ ایک صعبانی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ آسمانی چیخ ایسا ہے اور کب ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ وسط رمضان میں جمعرت کے روز ظہر کے وقت نامی دے گی۔ جب تم ایسے ماہ رمضان کو پا لو تو یاد کھو کر یہ آواز سونوں کو جھکا دے گی۔ ایستادہ لوگوں کو بخادے گی۔ جب تم جمعرت کو نماز ختم کرو تو اپنے مکانوں میں داخل ہو جاؤ، اپنے دروازے بند کر لو، دروازوں اور سوراخوں کو بالکل بند کر دو، کافنوں کو بالکل بند کر لو...۔ جب تم اس چیخ کو سنتو تو فوراً خدا کے سامنے سجدے میں گرپڑو۔ اور یہ ذکر کرتے جاؤ، مسیحان القدوس، مسیحان القدوس۔ علاکے میں گامنات، اسیہ گا اور حجہ نکرے گا لالک سمعہ اسیہ گا۔

دینی کے ختم ہونے اور بر بادی کی ابتداء شام سے ہو گی لیکن ارشادات میں شبِ محمد ۲۷ مردیں رمضان لکھا ہے۔

## مشرق میں آگ

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق میں ایسی آگ دیکھو جسیں میں زردی کے ساتھ سُرخی کی جھلک، بھی ہوا اور وہ تین دن یا سات دن تک دشمن رہے ٹھوکے منتظر ہو۔  
لوٹ = ایتم بھم سے جو آگ لگتی ہے اس میں تیز زردی کے ساتھ سُرخی کی جھلک درستی ہے امام کا یہ ارشاد حدیث منسورة میں ہوا تھا مشرق و سطحی کا پورا علاقوہ مدنیہ کے مشرق میں ہے ممکن ہے اس علاقہ میں کوئی بُری شدید جنگ ہوا اور اسیں ایتم بھم استعمال ہو۔

امام محمد با قریلہ اسلام نے فرمایا کہ نہ ہو اس وقت نہ ہو گا جب تک کہ عورت میں ایک لیک فوت  
کے کھانے کے عومنش فروخت نہ ہو جائیں

(بعدہ عقیدہ نہ شد) **حکومت بی بی پا ستم کا خامکھا**

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے فرزند سے ارشاد فرمایا کہ : اسے بیبا جب ترک خلپہ کر لیں ہمہ ہی کے منتظر ہیں اس لئے کہ وہ دینا کو بعد و انصاف سے بھروسی گے یہ امرت ہو گا جبکہ روئے زمین پر بھی اکشم سے جتنے با دشاد ہوں گے ذلیل ہو جائیں گے کیونکہ وہ خواہشات نفاذی کی پیروی میں مصروف ہوں گے پھر آخر میں ایک بچہ جسیں غور و فکر کی صلاحیت نہ ہو گی بے عقل ہنا تحریک کارا در و سرینگی رائے پر علی کرنے والا ہو گا تخت نشین ہو گا۔ اسکی بیعت اور تابداری کی جائے گی۔ جب ایسا وقت آئے قائم بحق ہٹاہر ہو گا اُنہمارے لئے حق و راستی کو ظاہر کر سے گا اس روز کوئی ظلم نہ ہو گا۔

**ایران میں قتل عالیٰ** ایران میں دو گروہوں کے درمیان ایسی جنگ پڑی گی کہ اتنی ہزار سے زائد آدمی مارے جائیں گے۔

**نخف و بغدا و حجاز و عدن** امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نخف میں بارش ہو اور سیلاب آئے، حجاز و عدن میں اگ منود اہر اور بغدا پر ترک قابض ہو جائیں قائم کے ظہور کا انتظار کرتا۔ مروی ہے کہ حجاز میں ایسی اگ لگے گی کہ اسے بصرہ والے دیکھ سکیں گے۔

**ترتیب علامات** امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابی بصیر سے فرمایا کہ قائم کے ظہور سے پہلے پانچ علامات ضروری ہیں سب سے پہلے ماہ رمضان کی جمع پھر سفیانی اور اس کے بعد خراسانی کا خروج۔ پھر فسذ کیہ کا قتل پھر مقام بیدا اپر زمین کا دھنس جانا اور بنی عباس کی حکومت کا تمام عالم سے ختم ہو جانا۔ ان امور کے ظاہر ہونے سے پہلے سرخ و سفید طاعون کا پھیلنا ہزوری ہے، سفید طاعون کثرت سے مگ منفاجہ اور سرخ طاعون تقل و غارت اور جنگ سے خوب ریزی ہے۔ قائم کا ظہور اس وقت تک نہ ہو گا جب تک کہ نہ ادینے والا ان کے نام کے ساتھ آسمان سے نہ اندازیدے۔ یہ آداز ۲۳ دین شب ماہ رمضان کو آنے گی اور یہ منادی جبریل ہوں گے۔

**شدید بارش** مردی ہے کہ جو سال امام علیہ السلام کا ظہور ہو گا جادی اثناء کی ۶۰ تاریخ سے رجب کی ۱۰ تاریخ تک یعنی ۲۴ رو ہے مسلسل بارش ہو گی۔

**پیاہ جھنڈے کے** حضرت رسالت مأبُنے فرمایا کہ جب پیاہ جھنڈے ظاہر ہوں تو سمجھ دو کہ انکی ابتداء فتنہ ہے اور ان کے درمیان گمراہی اور اس کے آخر میں کفر ہے۔ (الملاحم)

**انتظار** حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :

ہمارے امر کا منتظر اس شخص کی مانند ہے جو جہاد میں راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹا ہو۔  
المنتظر لامنَا كالمتشيط بدمه في سبيل الله  
(حکمال الدین)

**انا النقطة** حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :

انا النقطة انا الحظ انا الحظ انا النقطة  
اور خط ہوں ایک کار و سرے کے ساتھ اندازہ لکھنا  
ہی اصل امر ہے جسم اس کا حجاب ہے اور صورت جسم  
کا حجاب ہے کیونکہ نقطہ ہی اصل ہے اور خط اس کا  
حجاب ہے مقام اور حجاب ناسو قی جسم کے علاوہ ہی  
انا النقطة انا الحظ انا الحظ انا النقطة  
والحظ ادن القدس كا هي الاصد والجسم  
مجابه والصوره مجاب الجسم لان النقطة  
هي الاصد والخط مجابه ومقامه والمجاب  
غير لجسم الناسوئي۔  
(من لا يحضر الفقيه ح ص ۲)

## کشف الغطائی

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا :

من شرہد فی الدنیا علیه اللہ تعالیٰ اسنس کو  
بغیر کسی علم کے تعلیم دیتا ہے، بغیر کسی مادی کے اسکی ہدایت  
کرتا ہے، اس کو بیعت عطا فرماتا ہے اور اس کے قلب  
بنیائی کو مسکن کر دیتا ہے، وہ ذات خدا کا علیم ہو جاتا ہے  
اور اس کے سینے میں اللہ کی حرفت بہت بڑھ جاتی ہے۔  
من شرہد فی الدنیا علیه اللہ تعالیٰ اسنس کو  
تعلیم و هدایہ بلا حدایۃ و جعله بصیراً  
و کشف عنہ العمی، و کان بذرات اللہ علیما  
و عمر فان اللہ فی صدرہ عظیماً۔  
(حییۃ الاولیاء)

## ۳۰۰ درہائے داش

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب کی ایک ملبیں میں چار سو لیے درہائے داش ارشاد فراتے جو ہر شخص کے دین و دنیا وی امور کی اصلاح کرتے ہیں :-  
امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا :

### عبادات

- ۱۔ شب زندہ داری سلامتی تن اور پر درگار عزوجل کی خوشودی و رضامندی ہے اور طلب رحمت اور تسلیت یغیرہ کے اخلاق سے ہے۔
- ۲۔ مسجد میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک شہرنا طلب اُن ناق میں سرعت پیدا کرتا ہے بہشت زین پر کوشش کرتے پھر نکے پریشانیوں کو زائل کرتے ہیں۔
- ۳۔ ہر چھینٹ میں روز سے ہر چھار شنبہ کر جو روپیجنبہ کے درمیان ہو اور شعبان کے روزے قلوب کے وسوسہ اور پریشانیوں کو زائل کرتے ہیں۔
- ۴۔ بیاس کا دہننا حزن و اندوہ کو دفع کرتا اور خاک کے لئے پاک کرتا ہے۔
- ۵۔ کسی سماں کو جب ہو کر سونا نہیں چاہئے
- ۶۔ اس وقت تک نہیں سونا چاہئے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو اگر پانی میسر نہ ہو تو پا چاہئے کہ منی سے تم کر لے اس لئے کہ مومن کی روح نیند کی حالت میں خداوند تبارک و تعالیٰ کی جانب صعود کرتی ہے اور خدا اسکو قبل کرتا اور برکت عطا فرماتا ہے اگر اسکی موت آگئی ہو تو اسکو اپنے خزانہ رحمت میں رکھ لتا ہے اور اگر موت نہیں آئی ہے تو اپنے فرشتگانِ امید کیسا تھا اسکو

- ۱۔ قیام اللیل مصححة للبدن و مرضاته للرب عزوجل و تعرض للرحمۃ و تمسک بالأخلاق البیین۔
- ۲۔ الجلوس فی المسجد بعد طلوع الفجر الی طلوع الشیس اسکو فی طلب المزق من الضرب فی الأرض :
- ۳۔ صوم ثلاثة أيام من كل شهر امر بعابین خميسین و صوم شعبان یذ هب بوسنة الصد و ربلابل القلب
- ۴۔ غسل الثیاب یذ هب الهم و الحزن و هو طهور الصلوة
- ۵۔ لا ينام المسلم وهو جنبا
- ۶۔ لا ينام الا وهو على طهر فان لم يجد الماء فليتم بالصعيد فان روح المومن ترجم الى الله تبارك و تعالى فيقبلها ويبارك عليها فان كان اجلها قد حضر جعلها في كنوز رحمته و ان لم يكن اجلها قد حضر بعث بها ا منه من ملائكته فيرد لها

- والپس کر دیتا ہے تاکہ اس کے بدن میں والپس کر دیں۔
- ۷۔ کسی موسن قبلہ کی جاگہ نہیں تو کتنا آگر وہ بوجہ نیان ایسا کر لے تو خدا سے معا فی چاہ لے۔
- ۸۔ کسی شخص کو نہ چاہئے کہ چہرہ کے بل سوئے آگر کسی کو اس طرح سوتا دیجھو تو اس کو بیدار کر دو اور اس طرح نہ چھوڑو، دو تم میں سے کوئی شخص کامی کے ساتھ یا اوپھتھے ہوئے نماز نہ پڑھئے۔
- ۹۔ نماز میں اپنے لئے فکر نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ تم خدا عز وجل کے حضور ہیں ہو۔
- ۱۰۔ کسی بندہ کے لئے وہی نماز قبول ہوتی ہے جو حضور قلب سے ہو۔
- ۱۱۔ اپنے ایام فضول باتوں میں اور یہ کہنے میں نہ گزارو کہ ہم نے کیا کیا اور کیا نہ کیا اس لئے کہ ہمارے ساتھ مخافظ رہتے ہیں جو ہماری اور تمہاری ہربات کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔
- ۱۲۔ ہر جگہ خدا کو یاد کرتے رہو کہ وہ تمہارے ساتھ ہے سے۔
- ۱۳۔ محمدؐ اور آل محمدؐ صلوات پیغمبر رہو تحقیق کر جاؤ۔ عز وجل محمدؐ اور آل محمدؐ کے ذکر کے ساتھ ان کے طفیل میں تمہاری دعائیں قبول کریں گا۔
- ۱۴۔ تمہارے لئے جو کچھ مقرر کیا گیا ہے اس کو غنیمت بخانو۔
- ۱۵۔ جب تم بازار جاؤ ذکر خدا کثرت سے کرتے رہو اور جب لوگ اپنے امور میں مشغول ہوں تم یادِ خدا میں مشغول رہو کر یہ تمہارے گناہوں کے کفارہ اور حسنات کی زیادت کا باعث ہے تاکہ غافلین کے زمرہ میں تمہارا نام نہ لکھا جائے۔
- ۱۶۔ جب ماہ رمضان آجائے کسی بندہ خدا کو نہ چاہئے کہ سفر کرے کیونکہ خداوند عز وجل فرماتا ہے کہ تم میں سے

- فی جسدہ :
- ۷۔ لا یتغلب المؤمن فی القبلة فان فعل ذلك ناسیا فلیستغفر اللہ عز وجل۔
- ۸۔ لا یتَنَمِ الرَّجُلُ عَلَى وِجْهِهِ وَمَنْ رَأَيْتُهُ  
نَا شَاعِلٌ وِجْهَهُ فَإِنْ هُوَ فَلَا تَدْعُوهُ وَلَا  
يَقُولُ مِنْ أَحَدٍ كَمْ فِي الصَّلَاةِ مُتَكَاسلاً  
وَلَا نَاعِسًا۔
- ۹۔ لا یَنْكُرُنَ فِي نَفْسِهِ فَإِنَّهُ بَيْنَ يَدَيِ  
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
- ۱۰۔ إِنَّمَا الْعَبْدُ مِنْ صَلَاةٍ مَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ  
مِنْهَا بِقُلْبِهِ
- ۱۱۔ لَا تَقْطُعُوا إِنَّهَا رَكْمَ بَذْنَا وَكَذَا فَعَلَهَا  
كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعْكَمَ حِفْظَةٍ يَحْفَظُونَ  
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ
- ۱۲۔ اذْكُرُوا اللَّهَ فِي كُلِّ مَكَانٍ فَإِنَّهُ مَعْكَمٌ
- ۱۳۔ اذْكُرُوا اللَّهَ فِي كُلِّ مَكَانٍ فَإِنَّهُ مَعْكَمٌ
- ۱۴۔ صَلُوةٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبِلُ دُعَائِكُمْ عِنْدَ ذِكْرِ  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَدُعَائِكُمْ لَهُ وَحَفْظَكُمْ إِيَاهَا
- ۱۵۔ تَعْتَسِنُوا  
۱۵۔ اكْفُرُوا وَذَكِّرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا دَخلْتُمْ  
اللَّهَ سَوَاقَ وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ فَإِنَّهُ  
كَفَارَةٌ لِلذِّنْوَبِ وَزِيَادَةٌ لِلْحَسَنَاتِ  
وَلَا تَكْتُبُوا مِنْ (فِي خَيْرِ) الْغَافِلِينَ۔
- ۱۶۔ لَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى سَفَرٍ إِذَا  
حَضَرَ شَهْرُ مَصَانَ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

- جس نے بھی اہ رمضان کو پالیا اسکو چاہئے کہ روزہ رکھے  
 ۱۶۔ صدق کو اپنے اور لازم کر کر یونکریے بفات بخش ہے  
 ۱۷۔ جو کچھ خدا کے پاس ہی اسکی رغبت کرو۔  
 ۱۸۔ طاعت خدا طلب کرتے رہو۔  
 ۱۹۔ طاعت حق پر شکر گزار رہو۔  
 ۲۰۔ مومن کے لئے کس قدر بُرا ہے کہ بہشت میں بے آبرو  
 جائے۔  
 ۲۱۔ تم جو کچھ روز قیامت کے لئے بسیع چکے اس سے متعلق  
 ہماری شفاعة کے خیال میں نہ رہو۔  
 ۲۲۔ یوم قیامت اپنے دشمنوں کے سامنے اپنے کو رسوا  
 نہ کرو اور زینائے پست کی طبع میں خدا کے پاس اپنے  
 بلند مقام کی ان کے سامنے تکذیب نہ کرو۔  
 ۲۳۔ ایسے وقت جب کرم میں سے کسی ایک کے ادراں کے  
 درمیان جرنے غبطة کیا اور جو چاہتا تھا دیکھا تم خدا کے حکم  
 سے متسلک رہو جو اس نے تہیں دیا ہے کیا تم نے تہیں سناؤ  
 رسول خدا نے خبر دی ہے کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ سیر اور با  
 رہ ہے والا ہے۔ خدا کی جانب سے مومن کو جو مشردہ پوچھتا ہے اس سے  
 اسکی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور وہ لقاۓ خدا کو درست  
 رکھتا ہے۔  
 ۲۴۔ شادی کرو اس لئے کہ تزویج سنت خدا ہے رسول خدا  
 فرائے تھے جو شخص میری سنت کی پیر دی کرنا چاہتا ہے جسے جائے  
 کہ تزویج کرے کیونکہ تزویج کی میری سنت سے ہے اور اولاد  
 طلب کروتا کہ میں کل روز قیامت نہاری کثرت سے دوسری  
 امتیوں پر ففر کر سکوں۔  
 ۲۵۔ اگر کسی کو اپنے پرورگار سے کوئی حاجت ہے تو اسکو  
 چاہئے کہ تین اوقات میں طلب کرے۔ ایک ساعت یوم جمعہ

- فمن شهد منکم الشہر فليصمه۔  
 ۱۶۔ الز موالصدق فانه منجاۃ  
 ۱۷۔ اس غبوا فيما عند الله عزوجل۔  
 ۱۸۔ اطلبوا طاعته  
 ۱۹۔ واصبروا علىها  
 ۲۰۔ فما أتبه بالمؤمن ان يدخل الجنة و  
 هو مهتوک السنۃ۔  
 ۲۱۔ لا تعنو ناق طلب الشفاعة لكم يوم  
 القيمة فيما قد متتم  
 ۲۲۔ لا تفضيوا النفسكم عند عددكم يوم  
 القيمة ولا تكن بوانفسكم عند هم في منزلتكم  
 عند الله عزوجل بالحقير من الدنيا۔  
 ۲۳۔ تمسكوا بآية امركم الله به فیما بین  
 احدكم وبين ان یغتبط ویری ما یحب  
 الا تسمعوا بخبره (الآن یحضره بخ) رسول  
 الله رما تاتیه البشارة من عزوجل فتقربه  
 عینه ویحیب لقاء الله  
 ۲۴۔ تزوجوا فان المتردیج سنة رسول  
 الله فانه کثیر ما کان یقول من کان  
 یحب ان یتم سنت فلیتزر ج فان من  
 سنتی المتردیج واطلبوا الولد فانی  
 اکاشت بکم الد مرغدا۔  
 ۲۵۔ من کان له الى ربہ عزوجل حاجة  
 فليطلبها فی ثلث ساعات ساعة یوم الجمعة

ہے دوسرا زوال آفتاب کے وقت جبکہ ہوا چلتی ہے اور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رحمت نازل ہوئی اور پرندے پھیلاتے ہیں تیرسے رات کے آخری حصیں طلوع فجر کے وقت کر دو فرشتے آواز دیتے ہیں کہ ہے کوئی تو بکری والہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی سائل کو عطا کیا جائے ہے کوئی معاف کا خواشگار کم وفات کیا جائے ہے کوئی طالب حاجت کا اس کی حاجت روائی کی جائے ہے پس دعوت خدا بر لیکر ہے۔

۲۷۔ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان رزق طلب کرو کر یہ دنیا گردی سے زیادہ حصول روزی میں سرعت پیدا کرتا ہے یہ دہ ساعت ہے جس میں خدا پسند بندوں کو روزی تغیرم کرتا ہے۔

۲۸۔ کنیش کے منتظر ہو اور رحمت خدا سے مایوس نہ ہو تجھیت کو خدا کے پاس پسند ترین عمل انتظار کشاش ہے جو ہمیشہ بندہ ہونے کے ساتھ رہے۔

۲۹۔ حرم میں تلوار کے ساتھ موت جاؤ۔

۳۰۔ کسی کو نہ چاہیے کہ اپنے سامنے تلوار رکھ کر ٹاپڑے کیونکہ قبل موردنامہ ہے۔

۳۱۔ جب تم حج کے لئے بیت المقدس جاؤ تو رسول اللہ کی زیارت بھی کرو کیونکہ اس کا ترک کرنا ناپسائی وجفا ہے جو سنت ہے۔

۳۲۔ میں تھیں اس امر کا حکم دیا ہوں کہ ان قبور کی بھی زیارت کو جن کا حق تم پر فدائے لازم کیا ہے اور وہاں خدا کی طلب و رزق کرو۔

۳۳۔ سجدہ کو طول دو کہ کوئی کام شیطان پر اس سے زیادہ سخت نہیں ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ اب ادم سجدہ میں ہے کیونکہ اسکو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اور اس نے گناہ کا انتکاب لیا تھا

و ساعۃ تزویل الشمس و حین قلهب  
السیاح و تفتح آبوب السماء و تنزل  
الرحمة و يصوت الطیور و ساعۃ فی  
آخر اللیل عند طلوع الفجر فان ملکین  
ینادیان هل من تائب یتاب عليه هل  
من سائل یعطی هل من مستغفر فیغفر  
له هل من طالب حاجة فتفضی له  
فاجیعوا داعی الله۔

۲۸۔ اطلبوا الرزق فيما بين طلوع الفجر  
المى طلوع الشمس فانه استئناف طلب الرزق  
من الضرب في الامراض وهي الساعة التي  
يقسم الله عندها وجل فيها الرزق بين عبادة

۲۹۔ انتظروا الفرج ولا تيمسو من روح  
الله فان احباب اعمال الى الله عندها وجل  
انتظار الفرج وما دام عليه العبد المؤمن

۳۰۔ لا تخروا بالسيوف الى الحرم  
ولا يصلين احدكم وبين يديه سيف  
فان القبلة امن الموابر رسول الله

۳۱۔ برسول الله حكم اذا اخرجتم الى  
البيت الحرام فان ترکه جقام  
بذلك امرتم والموا بالقبور المحتى  
الزمكم الله حتىها وزيارتها واطلبوا  
الرزق عندها۔

۳۲۔ اطلبوا السجود فما من عمل اشد على  
ابليس من ان يسرى ابن آدم ساجدا  
لانه امر با سجود فعصى وهذا امر

## بـا سـجـود فـاطـام فـنجـا

٢١. إذا أردتم الحج فتقد موافـي شـرـى  
الـحـوـائـج بـعـض ما يـقـوـيـكـم عـلـى السـفـرـان  
الـلـهـ عـزـ وـ جـلـ يـقـولـ دـلـوـ اـرـادـواـ الـحـرـاجـ  
لـاـ عـدـ وـ الـهـ عـدـةـ .
٢٢. الـدـعـاءـ يـسـرـ القـصـاءـ الـمـبـرـهـ فـاتـخـدـ  
عـدـةـ .
٢٣. اـيـاـكـمـ وـالـكـسـ فـانـ هـنـ كـلـ لـمـيـؤـدـ حـقـ  
الـلـهـ عـزـ وـ جـلـ
٢٤. الـوـضـوـءـ بـعـدـ الـطـهـورـ عـشـيـ حـسـتـاتـ  
فـتـطـهـرـ وـاـ .
٢٥. تـنـظـنـوـ بـالـمـاءـ بـعـنـ نـعـقـ الـرـيحـ الـذـىـ  
يـتـاذـىـ بـهـ .
٢٦. تـعـهـدـ وـاـنـفـسـكـمـ فـانـ اـلـلـهـ تـعـالـىـ يـغـضـ  
مـنـ عـبـادـهـ الـقـادـورـةـ الـذـىـ يـتـافـتـ مـنـ  
جـلـسـ الـلـيـهـ .
٢٧. كـلـ كـلـ مـكـمـ ذـكـرـاـلـلـهـ عـزـ وـ جـلـ
٢٨. الـحـجـ جـهـادـ كـلـ ضـعـيفـ
٢٩. جـهـادـ الـمـرـأـةـ حـسـنـ التـبـعلـ
٣٠. اـفـضـلـ اـعـمـالـ الـمـرـأـةـ اـنـتـظـارـ الـفـرـجـ  
مـنـ الـلـهـ عـزـ وـ جـلـ .
٣١. لـاـ صـمـتـ يـوـمـاـ إـلـىـ الـلـيلـ الـبـذـكـرـاـلـلـهـ  
عـزـ وـ جـلـ .
٣٢. تـوـكـلـوـاـ عـلـىـ الـلـهـ عـزـ وـ جـلـ عـنـدـ كـعـتـىـ  
الـفـجـرـ اـذـ اـصـلـيـتـمـوـهـاـ فـيـهـاـ تـعـطـىـ الـسـنـاـ .

اور اس شخص کو سیدہ کا حکم دیا گیا اور اس نے اطاعت کی اور  
نچات پائی۔

٣٣۔ جب تم حج کا ارادہ کر دھوائی سفر قبل از وقت خریدار  
جن کی ضرورت ہو کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ اگر نکلنے کا ارادہ کر دلوں کی  
ضروریات فراہم کرو

٣٤۔ دعا قنائے برم کو دفع کرنے ہے پس اس کو دیں  
دفاع قرار دو

٣٥۔ عبادت خدا میں کامی نہ کر دکش مند خداوند تعالیٰ کا  
حق ادا نہیں کرتا۔

٣٦۔ ٹھہارت کے بعد دفعو سے دس حصہ حاصل ہوتے ہیں پس  
اپنے کو پاک رکھو۔

٣٧۔ جس ہوا کی بو سے اذیت ہوتی ہو اس کو چاہئے کہ (دفعہ  
کرے) پانی سے پاک کر لے۔

٣٨۔ اپنے نفس کو پاک رکھو کیونکہ خداوند تعالیٰ میں کو شکن  
رکھتا ہے اور ہر شخص جو اس کے قریب بیٹھے اس سے نظر  
کرتا ہے۔

٣٩۔ تمہاری تمام گفتار ذکر خدا ہون چاہئے۔

٤٠۔ حج تمام ضیوفوں کیلئے جہاد ہے۔

٤١۔ عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کی اچھی خدمت کرے۔

٤٢۔ کسی مرد کے لئے بہترین عمل یہ ہے کہ خدا کی حواس سے  
کشاہیں کا استفار کرے۔

٤٣۔ کسی روز سی رات ہونے تک کسی شخص کو خاموش نہ  
رہنا چاہئے بلکہ ذکر قدمیں مشغول رہنا چاہئے۔

٤٤۔ جب نماز فجر اکرو خدا نے عز و جل پر توکل کر دیا  
وقت تمہاری مرغوب چیزیں عطا ہوتی ہیں۔

۳۶۔ کسی شخص کو نہ چاہئے کہ نماز کے دران اپنی دائرہ یا اور کسی ایسی چیز سے تھیجے جو نماز کے علاوہ اس کو مشغول کرے ۷۰۔ نماز تمام پر مہرگاروں کے لئے دلیل تعریب ہے۔

۳۶۔ لا يبعث الرجل في صلوته بل مجنته  
ولا بما يشغله عن صلوته  
۲۲۔ الصلوة قبل ان كل تقى

### نماز و روز

۳۸۔ خدا کے پاس کوئی کام نماز سے زیادہ محظوظ نہیں پس نماز کے وقایت میں دنیا کے کسی کام میں اپنے کوششوں کر دیکوں کمک خدا سے عزوجل نے ایک قوم کی سرزنش کی ہے اور فرمایا کہ وہ اپنی نمازوں میں تسالی یعنی غفلت کرتے تھے اور اوقایات نماز کو سبک سمجھتے تھے۔  
۳۹۔ جان لوکہ تمہارے دشمن نیک اعمال میں ایک دوسرے سے ریا کاری کرتے ہیں اس لئے خدا انہیں تو فتن نیک عمل کرتا ہے اور زان کے علکوں کو قبول کرتا ہے جب تک کہ یہ خلوص کے ساتھ نہ ہو۔

۴۰۔ سماں کو نہیں چاہئے کہ نماز میں قیام کے دران اپنے ہاتھ بازدھیں جیکہ کوئی خدا کے سامنے استاد ہے اور اپنے کو اہل کفر یعنی جوس کے مشابہ بنائے۔

۴۱۔ اگر کوئی شخص حالت نماز میں ہو اور کوئی گزندہ آجائے تو اس کو مٹی میں دفن کر دو اور اس پر تھوک دو یا اس کو فارغ ہونے تک کپڑے میں لیٹ دو۔

۴۲۔ قبلہ سے سخوف ہونے سے نمازوں کا جاق ہے اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے چاہئے کہ اذان اور تکبیر کے ساتھ دوبارہ ادا کرے۔

۴۳۔ جس نے طلوع آفتاب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ توحید اور اسی طرح انا نزلنا اور آیۃ الکوہی کی تلاوت کی اس کا مال ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

۴۸۔ يس عل احباب الى الله عزوجل من  
الصلوة فلا يشغلها عن اوقاتها شيئاً  
من امور الدنيا فان الله عزوجل ذم  
اقواماً فقال الذي ينهم عن صلوتهم ساهو  
يعتى انهم غافلون استهانوا باوقاتها  
۴۹۔ اعملوا ان صالح عدوكمiran ببعضاً  
لكن الله عزوجل لا يوفقهم ولا يقبل  
الاما كان له حالاً۔

۵۔ لا يجمع المسلمين فيه في صلوته و  
هو قادر بين بدئ الله عن عزوجل يتسلبه  
باهل الكفر يعني المجرم  
۵۱۔ اذا اصاب احدكم الدابة وهو في صلوته  
فليذ فنه او يتفل عليها او يصير لها فتوبه  
حتى يتصرف۔

۵۲۔ الا لتفات الفاحش يقطع الصلوة  
ويبيغى لمن يفعل ذلك ان يبدل الصلوة  
بالاذان والتكبير۔

۵۳۔ من قرأ قبل هوالله احد قبل ان  
تطلع الشمس (احدى عشر مرات خب)  
و مثلها انا نزلناه و مثلها آیۃ الکوہی

۵۴۔ طلوع آفتاب سے پہلے جس نے قل هو اللہ احمد اور  
انا انزرتنا پڑھا اُس روز اس سے کوئی گناہ صادر نہ ہو گا  
خواہ الیں کتنی بھی کوشش کر لے۔

۵۵۔ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو کہ تمام عمر کے روزوں  
کے برپا ہیں۔ ہم دون پیشنبوں کو روزہ رکھتے ہیں جن کے درمیان  
چھار رشتہ واقع ہو کیونکہ خدا نے خود جل نے جنم کو یوم چھار شنبہ  
عقل فرمایا۔

۵۶۔ تمہیں چاہئے کہ ضم کرو سے سہیں اس لئے کہ مہین کی  
دین کو ضعیف کر دیتے ہیں کسی کو سہیں چاہئے کہ خداوند عز و  
جل کے سامنے جسم نالیٰ شفات کپڑوں کے ساتھ ایسا ہو۔

۵۷۔ خدا عز و جل کی یارگاہ میں توبہ کرو اور اس کے دائرہ خوبی  
میں داخل ہو کیونکہ خدا توہبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں  
کو دوست رکھتا ہے۔ مومن ہمیشہ توبہ کرتا رہتا ہے۔

۵۸۔ جو شخص بھی توہبہ کرنا چاہتا ہے توہبہ کا دروازہ اس کیلئے  
کھلا ہوا ہے پس توہبہ لضوح کرو مکن ہے خدا تھار سے گن ہوں  
کو معاف کر دے۔

۵۹۔ امور دین میں کبی ورنہ بیرون دن خدا سے پناہ مانگو جیں  
نے بھی ان سے مخالفت کی لاک ہوا۔

۶۰۔ جب تم میں سے کسی کو شیطان و سوسیں ڈال دے تو خدا  
سے پناہ مانگو اور کہو کہ میں نے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لیا  
اور اس کے دین سے اخلاص رکھتا ہوں۔

۶۱۔ جب خدا اسی بندہ مومن کو نیا لباس عطا کرے اسکو چاہئے  
کہ وضو کرے اور درکعت نماز ادا کرے جن میں سورہ حمد،  
آیۃ الکرسی، سورہ توحید اور انا انزرتنا پڑھے اور خدا کا حمد

منع والہ مما یخاف۔

۶۲۔ من قرآن قل هو اللہ احمد وانا انزرتنا  
قبل ان تطلع الشمس لم يصبه في ذلك  
اليوم ذنب وان جهد ابليس۔

۶۳۔ صوم موائلة أيام في كل شهر وهي  
تعديل صوم الدهر ونحن نصوم ثمبيان  
بينهما أمر بعام دن أبله عز وجل خلق  
جنهن يوم الدبرعا۔

۶۴۔ عليكما بالصفيق من الثياب فان من  
رق ثوبه رق دينة، لا يقون احدكم  
بين يدي الرب جل جلاله وعليه ثوب  
يشت

۶۵۔ قبوا الى الله عز وجل وادخلوا في محبتة  
فان الله عز وجل يحب المتواضعين ويحب  
المتطهرين والمؤمن تواب۔

۶۶۔ باب التوبۃ مفتوح لمن ارادها فتوبوا  
إلى الله توبۃ نصوح اعسى ربکم ان یکفر  
عنکم سیاکم۔

۶۷۔ استعيذوا بالله من ضلالة الدين و  
غلبة الرجال من تخلف عنهم هلاك۔

۶۸۔ اذا وسوس الشيطان الى احدكم  
فليتعوذ بالله ولويقول آمنت بالله وبرسوله  
مخلص الله الدين۔

۶۹۔ اذا كسى الله مِنْتَوْ ابا جديدا فليتوضا  
ول يصل دعائين يقرأ فيهما ام الكتاب  
وآية الكرسي وقل هو اللہ احمد وانا انزلتنا

کرے کہ اس نے اسکی سترپوشی کی اور لوگوں میں زینت عطا فرما دی۔ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کرتہ سے پڑھ کر اس سے اس امر میں خدا کا کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور ہر طرح سے اس فرشتے کے مانند ہو جائے جو خدا کی تقدیس کرتا ہے اور گناہوں کی معافی انجاتا ہے اور اس پر حمت نازل ہوئی ہے۔ ۶۱۔ روز قیامت ہر آنکھ گریاں ہو گی اور ہر آنکھ بے خواب رہیگی سو اس انسان کے جیکو خدا نے اپنی کرامت سے غصوص کر دیا ہو اور مصائب حبیث اور مصائب آل محمد پر روچکی ہو۔

۶۲۔ ہم اہل بیت کا ذکر بجای یوں کا علاج اور شفا ہے وساوس سینے کے لئے اور ہماری دوستی پر درگار عزوجل کی رضایت ہے۔

۶۳۔ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو اور جب وہ آخر سال کے ہو جائیں تو مو اخذہ کرو۔

۶۴۔ پانچ نمازوں میں شک جائز نہیں (یعنی موجب بطلانی) نمازوں تین، نماز جمعہ اور تمام واجب نمازوں کی پہلی درکعتوں میں اور نماز صبح و مغرب کے لئے احکام شک ہیں۔

۶۵۔ کسی کو قرآن نہیں پڑھنا چاہئے جب تک کہ وہ ظاہر نہ ہو۔

۶۶۔ جب تم نماز ادا کرو تو تم پر واجب ہے کہ رکوع د سجدہ کے ذکر کو اس کے مرتبہ کے حافظ سے ادا کرو۔

۶۷۔ کسی شخص کو نہ چاہئے کہ ایک ہی قمیص پہنے ہوئے نماز پڑھ کر یہ قوم لوط کے افغان سے ہے۔

۶۸۔ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے نماز اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ اس کے دو گوشوں کو گردن میں بازدھ لے و نیز ایک

و لیحہ اللہ الرزی ستر عورتہ وزینہ فی  
الناس و لیکث من قول لا حول ولا قوۃ الا  
بیان اللہ العلی العظیم فانه لہ یعصی اللہ  
فیہ و لہ بکل سلک فیہ مالک یقدس لہ  
د یستغفر لہ د یترجم علیہ۔

۶۹۔ کل عین یوم القيمة باکیة وكل عین  
یوم القيمة ساہرۃ الاعین من اختصہ  
اللہ بکرامته وبکی علی ما انتہیک من العین  
وآل محمد

۷۰۔ ذکرنا اهل البيت شفاء من العلل  
والاسقام ووسواس (ریب-خ) الصدور  
وحینارضی الرب عنہ وجل۔

۷۱۔ علو اوصیانکم المصلوۃ وخذوه هم بھا  
اذ بلغوا نهانی سینین۔

۷۲۔ لا یکون السهو في حسن في الوتر  
والجمعه و المکعین الاولین من کل  
صلوۃ مكتوبۃ المیکون فیها و فی  
العجم والمغرب۔

۷۳۔ لہ یقر اعبد القرآن اذ اکان  
على غير طهور۔

۷۴۔ اعطوا کل سورۃ حقھا من الکروع  
و السجود اذ اکنتم فی الصلوۃ

۷۵۔ لا يصلی الرجل فی قمیص متوضھا  
فانه من افعال قوم لوط

۷۶۔ تجزی الصلوۃ للرجل فی ثوب  
واحد یعقب طرفیہ علی عنقه و فی

ضخیم قیصیں میں بھی پڑھتا ہو کہ جس سے اس کے درد و دکھ دفعہ ہو جاتے۔ ۶۰۔ کسی کو نہ چاہئے کہ کسی تصویر پر یا ایسے فرش چرس پر تصویر اتری ہوئی ہو سجدہ کرے البتہ یہ ناجائز نہیں ہے کہ تصویر پیر کے شیخ ہو یا اس پر کوئی کپڑا اس طرح ڈال دکھیہ پوشیدہ ہو جائے و نیز ایسے درہم جن پر تصویر ہو اپنے لباس میں نہ رکھ جب کہ وہ حالت نماز میں ہو یہ جائز ہیکہ ان درہموں کو ہمیابی میں رکھے اور خوف کی حالت میں دوسرا کپڑے میں پیٹ کر کمیں باندھ لے۔ ۶۱۔ گھریلو یا جو یار ویلی یا کھالی جانے والی اشیاء پر سجدہ نہیں کرنا چاہئے۔

۶۲۔ جب تک نام خدا نے لے وضو نہ کرے۔

۶۳۔ جب تک نام خدا نے لے وضو نہ کرے۔

۶۴۔ قبل اس کے کہ پانی کو سر کرے "بسم اللہ و بالله اللہم اجعلنی التوابین واجعلنی من المتطهرين" اور وضو سے فارغ ہوتے کے بعد اشہدان لا الہ الا اللہ محمد عبده و رسوله" کہیے تاکہ مستحق مغفرت ہو۔

۶۵۔ جس کسی نے بھی معرفت کے ساتھ نماز ادا کی جو اس کا حق ہے خدا اس کی مغفرت کرتا ہے۔

۶۶۔ کسی کو فرض نماز کے وقت نقل نمازوں پڑھنی چاہئے سوادے اس کے کہ جس کوئی غذر ہو نافذ کو فرض نماز کے بعد ادا کرے جب کہ اس کا امکان ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ توک جو اپنی نمازوں پر تمام رہنے والے ہیں وہ اپنی رات کی تفاصیل نمازوں کو دن میں دن کی تفصیل نمازوں کو رات میں ادا کر رہے ہیں۔ (۶۷)

القیص الصفیق یزرہ علیہ

۶۷۔ لا یسجد الرجُل علی صورۃ ولا علی بساط فیہ صورۃ تجوزان یکون الصورۃ تحت قد میہ او یطہر علیہا مایوا ریہا ولا یعقد الرجُل الدراءہم الستی فیہا صورۃ فی توبۃ وهو يصلی ویجعو ن ان تکون الدراءہم فی همیان او فی نوْب اذَا خاف ویجعلها فی ظهرہ۔ ۶۸۔ لا یسجد الرجُل علی کدرہ حفظة ولا شعیر ولا علی لون ممایوكل ولا علی الخبر۔

۶۹۔ لا یوضنا الرجُل حتی یسی

۷۰۔ بقول قبل ان یمس الماء" بسم اللہ و بالله اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرين" فاذ افرغ من طهورہ قال" اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریاک له واشہدان محمد عبده و رسوله فعتد ها یستحق المغفرۃ

۷۱۔ من انت الصلوۃ عارفا بحقها

غفران اللہ له۔

۷۲۔ لا یصلی الرجُل نافذة فی وقت فریضة لا من غذر ولكن یقضی بعد ذلك اذ امکنه القضاء قال اللہ تعالیٰ "الَّذِينَ هُم مُعَلَّمُونَ مُؤْمِنُونَ الَّذِينَ یقضونَ مَا فاتَهُم مِّنَ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ وَمَا فاتَهُم مِّنَ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ"۔ (۶۸)

۶۷۔ فرض نماز کے وقت قضا شدہ نافلہ نہ پڑیں پہلے فرض  
اداکریں اس کے بعد جو نماز جاہیں پڑیں۔

۶۸۔ کمر و مدینہ میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر  
ہے اور حج میں ایک دریم کا خرچ کرنا ہزار روپیہ کے برابر  
کسی بھی شخص کو چاہئے کہ نماز خشوع سے ادا کرے  
کیونکہ جوں کا قلب خدا سے خوف کرتا ہو اس کے اعضا، بھی  
خوف کرتے ہیں۔ نماز کے دوران کسی چیز سے کھلا دت کرو۔

۶۹۔ نماز جمعہ میں قنوت رکوع سے پہلے ہمیں رکعت میں  
سورہ حمد اور سورہ جم'ہ اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور  
سورہ منافقون پڑھنا چاہئے۔

۷۰۔ ہر دور کعنوں میں مسجدہ کے بعد پڑھنا چاہئے تاکہ تمہارے  
اعضا کو سکون حاصل ہو اس کے بعد کھڑے ہو کہم بھی  
اس طرح عمل کرتے ہیں۔

۷۱۔ جب تم میں سے کوئی شنبہ نماز ہے فارغ پر کر  
کرنا ہر نو انسن کو چاہئے کہ اپنے امام سینہ کے حادی  
رکھئے اور جب تو نی خدائے جل جلالہ کے سامنے نہ روا پرو  
تو اپنے سینہ کو سامنے رکھے اور سید بالکرو ہو فیدہ نہ  
ہو اور جب کوئی نماز سے فارغ ہو تو ہمانہوں کو  
آسمان کی طرف بلند کر کر دعا کرے۔

عبداللہ نے رسول کیا کہ یا امیر المؤمنین کیا خدا ہر جگہ نہیں  
ہے۔

امیر المؤمنین : ہاں موجود ہے۔

عبداللہ : پھر بنہ ہاتھ آسمان کی طرف کیوں بلند کرے۔  
امیر المؤمنین : کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی کہ ”تَهْبَرُ زِرْقَ  
أَوْ حِرْجَرُولَ كَامَ سَوْدَهْ كَيْلَيْا هَيْهَ آسَمَانَ مِنْ هِيْنَ“  
خداوند عزوجل نے ایک دستور بنا دیا ہے کہ روزی

۷۴۔ کہ ققضی النافلة في وقت الفريضة  
ابدا بالفريضة ثم صل ما بذ المك  
۷۵۔ الصلوة في حرمین تعذر الفصلوة  
ونفقة دهرهم في الحج تعذر الفد لهم  
۷۶۔ ليست خشوع الرجل في صلوٰة فان من  
خشوم قلبه لله عزوجل خشوع جوارحه  
فلا تعيث بشئ في الصلوة۔

۷۷۔ القنوت في صلوٰة الجمعة قبل  
الركوع ويقرأ في الاولى الحمد والجمعة  
وفي الثانية الحمد والمتافقون۔

۷۸۔ اجلسوا في ركعتين حتى تسكن  
جوارحكم ثم قوموا فان ذلك من  
 فعلنا۔

۷۹۔ اذا قام احدكم من الصلوٰة (فليبرع  
ثواب) فليروح يده حذاء صدر فاذ اكان  
احدكم بين يدي الله جيل جلاله فليحرر  
بصدره وليقدم صلبه ولا يتحنىـ اذا  
فرغ احدكم من الصلوٰة فليرفع يده  
إلى السماء ولينصب في الدعاء  
فقال عبد الله يا امير المؤمنين  
ليس الله في كل مكان

امیر المؤمنین : نعم  
عبدالله : فلم يرفع العبد يده إلى السماء  
امیر المؤمنین : اما تقولـ وفي السماء ربكم  
رزقكم وما توعدونـ وما وعد الله عزوجل  
وجل ان يطلب الرزق الا من موضعه

اس کے مقام سے طلب کرو۔ روزی کا مقام اور جو کچھ خدا نے  
وعلہ کیا ہے وہ آسمان ہیں ہے۔

۸۲۔ کسی بندہ کو نہیں چاہئے کہ جیتکہ وہ خدا سے  
بہشت کا سوال نہ کر لے، دوزخ سے پناہ نہ مانگ لے اور  
حول العین کے عطا کئے جانے کا سوال نہ کر لے نماز منصرف تھوڑا۔  
۸۳۔ جب کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو چاہئے کہ نماز  
نمازو حجع کی طرح دادا مرے۔

۸۴۔ مُسکرانے سے نماز قطع نہیں ہوتی البتہ قہقہہ کے  
ساتھ ہنسنے سے نمازوٹ جاتی ہے۔

۸۵۔ جب نیند قلب پر غالب آجائے وضو کرنا واجب ہے۔  
۸۶۔ جب تم نماز میں ہو اور نیند غالب آجائے نمازوڑو  
کر سوجا و کیوں تم نہیں جانتے کہ نیند میں تم اپنے لئے دعا کر رہے  
ہو یا پر دعا۔

۸۷۔ جب تم آخری تسبیمات سے فارغ ہو جاؤ تو کہو  
”سیحان اللہ الاعلیٰ“

۸۸۔ آیت ”اَنَّ اللَّهَ وَمَلَكُوهُ يَصْدُونَ عَلَى النَّبِيِّ...“  
پڑھنے کے بعد رسول خدا پر صلوات پیغمبو خواہ تم نماز میں ہو  
یا نہ ہو۔

۸۹۔ جسم میں کوئی عفنو ایسا نہیں جو خدا کا شکر انہی سے  
کم بجا لائے پس ارتکاب گناہ کیلئے آنکھیں مت کھولو تو کہ  
تمہیں ذکر خدا سے بازاں رکھیں۔

۹۰۔ جب تم سورہ والیں پڑھو تو آخریں ”وَنَحْنُ  
عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ کہو جب تم قولوا آمنا  
بِاللَّهِ پڑھو تو کہو ”آمَنَا بِاللَّهِ“ یہاں تک کہ اس کے قول  
”مُسْلِمِينَ“ تک پہنچ جاؤ۔

۹۱۔ آخری تشهد میں جب کہ کوئی بندہ بیٹھا ہوا ہو اور کہے

## وموضع الرُّزْقِ وَ مَا وَعَدَ اللَّهُ اهْمَاءً

۸۲۔ لَا يَنْتَلِلُ الْعَبْدُ مِنْ صَلْوَةِ حَتَّىٰ يَسَالَ

اللَّهُ الْجَنَّةَ وَ يَسْتَجِيرُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَ

يَسْأَلُهُ أَنْ يُرْزِقَهُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ۔

۸۳۔ إِذَا قَامَ أَحَدٌ كَمَا إِلَى الصَّلَاةِ

فَلَا يَصِلُ صَلَاةَ مُوْدَعٍ۔

۸۴۔ لَا يَقْطُرُ الصَّلَاةُ التَّبَسْمُ وَ يَقْطُرُهَا

الْقَهْقَهَةُ

۸۵۔ إِذَا أَخْلَطَ النَّوْمَ الْقَلْبَ وَجَبَ الْوَضُوءُ

۸۶۔ إِذَا أَغْلَبْتَ عَيْنَكَ وَ انتَ فِي الصَّلَاةِ

فَاقْطُمْ وَ نَمْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لِعْلَةَ

تَرْعَوْالَكَ أَوْ عَلَى نَفْسِكَ

۸۷۔ إِذَا فَرَغْتَ مِنِ الْمَبَاهِثِ الْآخِرَةِ

فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَعْلَىٰ۔

۸۸۔ إِذَا قَرَأْتَ مَا نَزَّلَ اللَّهُ وَ مَلَكُوهُ يَصْدُونَ

عَلَى النَّبِيِّ فَصُلُوا عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ كَمَا مَوْلَى

فِي غَيْرِهَا۔

۸۹۔ لَيْسَ فِي الْبَدْنِ شَيْءٌ أَقْلَى شَكْرًا

مِنَ الْعَيْنِ فَلَا تَعْطُوهَا سُوكَهَا فَلَا تَشْغُلُهُ

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

۹۰۔ إِذَا قَرَأْتَ مَا نَزَّلَ فَقُولُوا فِي آخِرِهَا

وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ إِذَا قَرَأْتَ مَا

”قُولُوا أَمَنَا بِاللَّهِ“ فَقُولُوا ”أَمَنَا بِاللَّهِ“ حَتَّىٰ

تَبْلِغُوا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمِينَ۔

۹۱۔ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ فِي التَّشْهِيدِ الْآخِرِ وَ هُوَ

”ا شہد ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شرِيكَ لَهُ وَ ا شہد ان مُحَمَّدًا عبدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ ان السَّاعَةَ آتَيْتَ لَرِبِّ فِيهَا وَ انَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبورِ“ اس کے بعد حدیث ابن ماجہ واقع ہو تو اس کی نماز تماں ہو گئی۔

۹۲۔ اگر کوئی شخص ایسی چیز لھاتے جس کی بتکلیف رہ ہے تو اسے چاہئے کہ مسجد کو نہ جائے۔

۹۳۔ نماز و ایجوب کے سجدہ میں کسی شخص کو چاہئے کہ جسم کے پہلے حصہ کو بلند رکھے۔

۹۴۔ اگر کوئی غسل کرنا چاہئے تو کہنیوں سے دہونے کی ابتدا کرے۔

۹۵۔ جب تم نماز پڑھو تو اس طرح کہ قرات، تکبیر اور تسبیح تم خود من کو۔

۹۶۔ نماز سے منفرنہ ہو جاؤ تو سیدھا چاہئے تو کرو۔

۹۷۔ دنیا سے تو شہ حاصل کر لے تیرے لئے بہترین تو شہ تقویٰ ہے۔

۹۸۔ کسی شخص کو ایسے سفر پر زانا چاہئے جس میں اس کے دین اور نماز کے جانے کا خوف ہو۔

۹۹۔ ساعت چار کو عطاکی گئی ہے نبیؐ، جنت، جہنم، اور حوار العین۔ جب کوئی بنہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو نبیؐ اور آنکل نبیؐ پر صلوٰت بھیجا ہے اور خدا سے سوال کرتا ہے کہ اس کو جنت عطا کرے، دوسرے سے پناہ میں رکھے اور حوار العین سے اس کی تزویج کرے۔ پس جس کی نتیجہ صلوٰت بھی وہ سُنتے ہیں اور اس کی دعا کو خدا کی بارگاہ میں پیش کر دیتے ہیں اور جس نے خدا سے جنت کا سوال کیا

جاتا ہے ”ا شہد ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شرِيكَ لَهُ وَ ا شہد ان مُحَمَّدًا عبدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ ان السَّاعَةَ آتَيْتَ لَرِبِّ فِيهَا وَ انَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبورِ“ ثد احادیث حدثاً فقد تمت صلوٰتہ۔

۹۱۔ من احکل شيئاً من الموزيات ديمها فلا يقربن المسجد۔

۹۲۔ لِيَوْمِ الْرَّجُلِ السَّاجِدُ مُؤْخِرٌ فِي الْفَرِيقَةِ أَذَا سَبَدَ

۹۳۔ اذَا اراد اخذ کمد الغسل فليبدل بذراعيه فليغسلنہما۔

۹۴۔ اذَا اصليت فاسمع نفسك القراءة والتكبير والتسبيح۔

۹۵۔ اذَا افتلت من الصلة فانقل عن يمينك

۹۶۔ تزود وامن الدنيا فان خيما قزودت منها التقوى۔

۹۷۔ لا يخرج الرجل في سفر يخاف فيه دينه وصلوٰتہ۔

۹۸۔ اعطى السمع اربعۃ النبیؐ والجنة والثمار والحور العین فاذ افرغ العبد من صلوٰتہ فليصل على النبیؐ وآله وسأله اللہ الجنة ويسْتَحْيِي باللہ من النثار ويسأله ان يزوجه من الحور العین فانه من صلى على محمدَ النبیؐ سعده النبیؐ ورفعت دعوته ومن سال الله جنة

جنت عرض کرتی ہے کہ پروردگار تیرابنده جو مانگ رہا ہے اس کو عطا فرمائیں اور جس نے جنم سے پناہ مانگی جنم عرض کرتی ہے کہ پا لئے والے تیرابنده جس چیز سے پناہ مانگ رہا ہے پناہ عطا فرمائیں اور جس نے بڑی آنکھوں والی حوروں کا سوال کیا وہ عرض کرتی ہے خداوندان تیرابنده نے جو سوال کیا اسکو عطا فرمائیں۔ ۱۰۰۔ اگر کوئی مسکن پی لے تو اس کی نماز چالیس شب و روز قبول نہیں ہوتی۔

۱۰۱۔ جب کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے ابليس پر پوچھ جاتا ہے اور حسد سے اسکی طرف نظر کرتا ہے کیونکہ رحمت خدا کا دروازہ اس پر بند ہو چکا ہے۔

۱۰۲۔ اگر کوئی نمازی جانشین کے جلال خدا سے کیدا اسرار ٹھہر سے تھیں تو وہ سجدہ سے سر ہی نہ اٹھا یعنی۔ ۱۰۳۔ کارہاتے نیک کیلئے حکم دو اور منکرات سے منع کرو اور مصائب پر صبر کرو جو تم پر وارد ہوں۔

۱۰۴۔ (مسجدیں) ایک نماز کے بعد دو مری نماز کا انتظار کرنے والے کاشماء خدا کے زواروں میں ہوتا ہے خدا پر حق ہمیکے اپنے نام کو مکرم کرے اور وہ جو مانگتا ہے اس کو عطا کرے۔

۱۰۵۔ حج و عمرہ کو جانیوالا خدا کا بھان ہے۔ خدا پر حق ہمیکے اپنے بھان کو مکرم کرے اور اس کی بخشش و مغفرت کرے۔

۱۰۶۔ زبان کی وجہ اہل جہنم اوندھے پھینکے جائیں گے۔ ۱۰۷۔ زبان ہی کی وجہ اہل نور کو نور عطا کیا جائیگا۔ اپنی زبان پر ہم خفاظت کرو اور انھیں ذکر خدا میں مشغول رکھو۔

قالت الجنة يارب اعط عبدك ما سأله  
ومن استحيى من النائم قال النائم يا رب  
اجرب عبدك مما استحب منه ومن سأله العور العين قدن الدهم اعط عبدك  
ما سأله۔

۱۰۰۔ من شرب المسكود تقبل صلوته  
ام بعين يوماً وليلة

۱۰۱۔ اذا قام الرجل الى الصلوة اقبل  
ابليس ينظر عليه حسن لاميزي من نعمة  
الله التي تغشاها۔

۱۰۲۔ لو يعلم المصلي ما يغشاها من جل  
اعله ما سترة ان يرفع راسه من سجوده  
۱۰۳۔ امرروا بالمعروف وانهوا عن  
المنكر واصبروا على ما اصابكم۔

۱۰۴۔ المنتظر وقت الصلوة بعد الصلوة  
من زوار الله عن دجل وحق على الله تعالى  
ان يكرمه زائره وان يعطيه (ما خ) ما سائل

۱۰۵۔ الحاج والمعتمر وفد الله وحق  
على الله عن دجل ان يكرمه وفده ويحيوه  
بالمغفرة۔

۱۰۶۔ باللسان كب اهل الناس  
۱۰۷۔ وباللسان اعلى اهل النور المؤر  
فاحفظوا النعمتكم واسغلوا هابذك الله عن دجل

## معرفت ائمۃ الطہار علیہم السلام

۱۰۸۔ تمهیں چاہئے کہ ہمارے متعلق علمیں پہلے یہ کہو کہم

۱۰۸۔ ایا کمد والغلو فینا قولوا اناعبید

خدا کے پروردہ بند ہے اسکے بعد ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو ہو  
۱.۹۔ جو ہم سے محنت رکھتا ہے ہماری طرح عمل بجا لائے  
اور پرہیزگاری سے استعانت پڑھے کیونکہ پرہیزگاری ہی  
آخرت اور دنیا کے امور میں بہترین درکار ہے۔

۱۱۔ ہم اہل بیت کا ذکر بجا ریوں کے لئے شفا اور وساوس  
صدور کیلئے علاج ہے اور ہماری زندگی پروردگار عزو و جل  
کی مرضی کے تابع ہے۔

۱۲۔ ہمارے امر کا اندر کرنے والا کل خطیرہ قدس میں ہمارے  
ساتھ رہیگا اور ہمارے امر کا منتظر اس شخص کے ماندہ ہے جو رہ  
خدا میں اپنے خون میں لٹڑا ہو۔

۱۳۔ جو شخص جنگ میں ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے استغاثہ مدد کو  
ٹھنے اور ہماری مدنہ کرے خدا اسکو از ندھا جہنم میں دلیکا۔

۱۴۔ جب ظلم و ستم ہو اور تم پر اس سے چھکارہ کا راست  
بند ہو تو ہم پاری و فریاد ری کا دروازہ ہیں۔ اور ہم با جہ  
ہیں جو سلامتی کا دروازہ ہے اس میں جو داخل ہو اس بات پر  
اور جس نے اس سے تخلف کیا ہاں اک ہوا۔

۱۵۔ خدا ہماری ہی وجہ آغاز کرتا ہے اور ہماری ہی وجہ  
جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے ہماری ہی وجہ قائم کرتا اور  
ہماری ہی وجہ سخت زمانہ کو دفع کرتا اور ہماری ہی وجہ بارش  
کو نازل فرماتا ہے۔ کہیں کوئی فریب دینے والا اللہ کیساخت  
تھیں دھوکہ میں بمقلا کر دے۔

۱۶۔ جب سے خدا اذ عزو و جل نے (درہائے آسمان) بند  
کر دئے بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ ہوا۔ جب  
ہمارے قائم طہور کریں گے آسمان سے قطرے نازل ہوں گے  
اور زمین اپنے نباتات اگاریں گے۔ بندگان خدا کے قلوب سے  
کینہ نکل جائیں گا درندوں اور پرندوں کے درمیان معاملات

→ مربوبون و قولوا فی فصلنا ما شتم۔

۱۷۔ من اجبنا فلیعمل بعملنا ولیست عن  
بالورع فانه افضل ما یستعن به فی  
امور الدنيا والآخرة

۱۸۔ ذکرنا اهل الْبَيْت شفاء فی من العلل  
والاسقام و وسوس الصدور و حينا  
رضي رب عن وجل۔

۱۹۔ والأخذ بما رأى ناصعاً غداً في خطيرة  
القدس والمنتظر لا يرى إلا مثلكما المتشحط  
بدمه في سبيل الله۔

۲۰۔ من شهدنا في حربنا أو سمع واعتنا  
فلدينا نصراًنا أكباه على من خربه في النار  
۲۱۔ نحن بباب العون به والغوث  
اذ ابغوا واصاقت عليهم املأ اهل ونحن

باب حطة وهو باب (السلام خب)  
المسلم من دخله نجاوين تخلف عنه هوى

۲۲۔ بنا يفتح الله وبنا يمحى الله ما يشاء  
وبنا يثبت وبنا يدقم الله الشمان الكلب  
وبنا ينزع الغيث فلا يغير نكم بالله الغوث

۲۳۔ مَا نزلت السماء من قطرة من ماء  
منذ حبس الله عن وجل ولو قد قام  
قائمنا لا نزيل السماء قطرها وآخر جدت  
الا رحم نباتها وليد هب الشحناع  
من قلوب العباد واصلحت السماء ولهم

ہو جائے گی حتیٰ کہ اگر کوئی عورت عراق سے شام تک پیدا  
چل جائے تو اس کا کوئی قدم سوا سبزہ کے نہیں پڑنے پڑے گا اور  
اگر وہ تمام سامان زینت و زیور سرپر رکھ کر بیجا نے تو راستیں  
نشہی کوئی درستہ اس پر حاصل کر سکتا اور نہ اس کو کوئی خوف بُوگا۔

۱۱۶۔ حق اور اہل حق کی دوستی سے دست بردار نہ ہو  
بتحقیق کہ جس نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی ہاں اک ہوا اور  
اور زندگی اس کے باختہ سے گئی۔

۱۱۔ اگر بخاری کوئی حدیث سنوجس کو تم سمجھو دے سکو تو اس کو بخاری طرف پہنچ دو اور اس سے موافقت کرو اور تم کوہاں تک کتم رحق ظاہر ہو جائے۔

۱۱۸- بات پاٹ پر غصیں آنے والی مت بجز-

۱۱۹۔ غالی کو یماری ہی جانب لوٹا پوچھا  
اور ہمارے حقوق میں کتنا ہی کمزیوالے مقصیرت کو

- ۱۱۔ ہم سے جو متمسک ہوا وہ حق پر ہے اور جس نے ہمارے  
غیر سے متمسک حاصل کیا غرق ہوا۔

۱۱۱۔ سماں ای روش میانہ روی ہے اور ہمارا حکامہ ہدایت پر  
مبینی ہے۔

۱۲۲۔ جو شخص ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے اور اپنی زبان  
سے بھاگ لے مدد کرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے ہمارے ساتھ (جنگ میں ہمارے  
دشمنوں کو) قتل کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہمارے درجہ  
میں پہنچاگا۔

۱۱۔ جو شخص ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے اور زیان سے ہماری اعانت کرتا ہے اور ہمارے ماتحت ہمارے ذمتوں کو قتل نہیں کرتا اُس سے ایک درجہ بیچر ہے گا۔

۱۲۷۔ جو ہم کو دل سے دوست رکھتا ہے گرا پنے ہاتھ و

حتى تمشي المرأة من العراق الى الشام  
لا تضع قدماها الا على النبات وعلى  
راسها اذ ينتها لا يليبيعها سبع ولا  
تحاشه

الدُّنْيَا وَخُرُوصُهِ مِنْهَا  
الْحَقُّ فَإِنْ مَنْ أَسْتَبَدَ لِبِنَاهُ مُلْكُ وَفَاتَهُ  
كَمْ تَزَوَّلُوا عَنِ الْحَقِّ وَوَلَيْهِ أَهْلُ

١١٦- اذا سمعتم من حد يثنا مالا تعرفون  
فردوا علينا وفق ما عندكم وسلمو حقاً يتبعى  
لهم الحق -

١١٨- لا تكونوا مثما بيع عجلٍ .  
 ١١٩- الْيَنْمَى وَجَمِيعُ الْفَالِى وَبِنَا يَلْعَقُ الْمَقْصَى  
 الَّذِى يَقْصُرُ لِحَقْتَانٍ

بـالـيـه مـن تـسـكـنـت بـمـنـاـلـحـقـ وـمـن سـلـكـ غـيـرـ  
 (طـرـيقـتـهـ) طـرـيقـتـاـغـرـقـ.

١٢١- طريقنا المقصد وفي امسنا فالرشد  
١٢٢- من احبنا بقلبه واعانت ابلسانه  
١٢٣- قاتل معنا بيدنا فهو في الجنة  
في درجتنا-

١٣٤. من احبنا يقلبه واعاننا بمسانده  
ولهم يقاتل معننا اعداً منافقهو

٢٧. من احبنا بقلبه ولم يعتاب لسانه  
اسفل من ذلك بدرجات

زبان سے ہماری مدد نہیں کرتا جنت میں دو درجہ شیخ رہیگا  
۱۲۵۔ جو شخص ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ  
وزبان سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تو دوزخ میں رہیگا  
۱۲۶۔ جو ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور زبان سے ہم کو تکلیف  
پہنچاتا ہے وہ دوزخ میں رہیگا۔

۱۲۷۔ جو ہم کو دل سے دشمن رکھتا ہے اور اپنے ہاتھ وزبان سے  
ہم کو اذیت پہنچاتا ہے وہ ہمارے دشمنوں کیا تھا جہنم میں رہیگا۔  
۱۲۸۔ اہل جنت ہماری منزل اور ہمارے شیعوں کی منزلوں  
کو دیکھتے رہیں گے جیسا کہ انسان آسمان پر کا کب کو دیکھتے  
ہیں۔

۱۲۹۔ ہم دین خدا کے خواست دار ہیں اور ہم علم کی کنجیاں میں جب  
ہم سے ایک پیشوں چلا جاتا ہے تو مرا عالم ظاہر ہو جاتا ہے۔  
جس نے ہماری پیروی کی گواہ نہ ہوا اور جس نے ہم سے انکار کیا  
کبھی بُدایت نہ پائی اور جس نے ہم کو نقصان پہنچانے ہمارے  
دشمن کی اعانت کی وہ کبھی نجات نہ پائی گا جس نے ہم چھوڑ دیا  
پھر اس کا کوئی مدگار نہ ہوگا۔ پس دنیا کی طبع میں اور تم سے زمان  
ہو جانے والی تحریر چیزوں کی حصہ ہیں جن سے تم چوٹ جادو گے  
ہم سے مخالفت نہ کرو۔ تحقیق کر جس نے آفرت پر دنیا کو ترجیح دی  
اور اسکو ہم پر مقدم قرار دیا کل یوم قیامت اس کی حضرت بنت  
بڑی ہو گی۔ جن پر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”کوئی نفس یہ کہنا کہ ہے  
اغوڑا اس کی پریمر نے خبز اللہ کے باریں کی اور میں کھانا مٹھا  
والوں میں تھا۔ (النز مرتضیٰ)

۱۳۰۔ ہمارے حق کی معرفت ہوں گیلے چراغ ہے  
اسال۔ بدترین اندازہ ہے جو ہمارے فضائل سے اندازہ ہے  
اور ہم سے دشمنی رکھے باوجود یہ کہ ہم نے اس کا کوئی گناہ نہیں  
کیا سو اس کے کہم اسکو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں اور

و لا بید لا فلہوا سفل بدر جتنی فی الجنة  
۱۲۵۔ من ابغضنا بقلبه ولم يعن علينا

بلسانه ولا بید لا فلہو فی النَّارِ۔

۱۲۶۔ من ابغضنا بقلبه داعان علينا  
بلسعنه فلہو فی النَّارِ۔

۱۲۷۔ من ابغضنا بقلبه داعان علينا  
بلسانه دید لا فلہو مع عدد و نافی النَّارِ

۱۲۸۔ وَإِنْ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَنْظَرُونَ إِلَى  
مَنَازِلِنَا وَمَنَازِلِ شَيْعَتِنَا كَمَا يَنْظَرُونَ إِلَى  
الْكَوَافِرَ فِي السَّمَاءِ۔

۱۲۹۔ نحن الخرزان لدین الله و نحن  
(مصلابیح -) مقاومین العلم اذا مضى علينا  
(مناخ) عالم بداعالم لا يضل من تبعنا  
ولا يهدى من انكروا ولا ينجو من  
اعان علينا عدونا ولا يعاف من اسلمنا  
فلا تستغلوا عنا لطم ديننا و حطام زائل  
عنكم و انتم تزولون عنه فان من اثر  
الدنيا على الاخريات واختارها علينا  
عظمت حسوته غداً و ذلك قول الله  
عزوجل " ان تقول نفس يا حسوتك على  
ما فرطت في جنب الله و ان كنت لمن الساخرين

۱۳۰۔ سراج المؤمن معرفۃ حقنا

۱۳۱۔ اشد المعی من عی عن فضلنا و  
ناصبنا العداوة بلا ذنب سبق المیہ  
منا الله انا دعواناه الا الحق و دعاہ من

دوسرے لوگ اس کو فتنہ اور دنیا کی طرف  
بینے ارگ اختری کر داتے اور ہم سے عداوت نہ کرو۔

۱۳۴۔ پرم حق بارے ہاتھ میں ہے جو شخص بھی اس کے مایمیں  
آجائے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے جس نے اس پر پیش کیتی  
کی وہ کامیاب ہے اور جو جس نے اس کی مخالفت کی ہلاک ہوا۔  
جس نے اس سے جدائی اختیار کی پسی میں گرا اور جو اس سے  
تمسک ہوا بخات پائی۔

۱۳۵۔ میں مومنین کا سردار ہوں اور مال ظالمین کا  
یشوائی ہے۔

۱۳۶۔ مجھے دوست نہیں رکھتا گر مومن اور کوئی مجھے  
دشمن نہیں رکھتا گر منافق۔

## دوسرا و دسمون

۱۳۷۔ ہمارے شیعہ شہید کی مکھی کی طرح ہیں اگر لوگ جان لیں  
کر ان کا عقیدہ کیا ہے اسکے جوف میں کیا ہے تو انہیں کھا جائے  
۱۳۸۔ کبھی سماں کو حاکم جو رکھ کر ساختہ جہاد کیلئے نہیں نکلنے  
چاہیے جو وال غثیت کیلئے خدا نے عز و جل کے احکام  
جاری نہ کرتا ہو اگر کوئی شخص اس حالت میں مر جائے تو وہ ہمارے  
حقوق کے غصب کرنے اور ہمارا خون بہانے والوں میں سے ہو گا  
اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

۱۳۹۔ ہمارے بھروسے کے لئے رحمت خدا کی افواج ہیں اور ہمارے  
دشمنوں کے لئے غصہ خدا کی افواج ہیں۔

۱۴۰۔ بے آبر و پست لوگوں سے بچ کر وہ خدا سے خوف نہیں  
کرتے انھیں میں پیغمبر وہ کے قاتلین ہیں اور انھیں میں ہمارے  
اعداء بھی ہیں۔

سوانا الی الفتنة والدنيا فاثرها ونصب  
البرائة منا والعداوة لنا۔

۱۳۲۔ لئاراية الحق من استضل به الله  
ومن سبق اليها فاز ومن تخلف عنها  
هلاك ومن فارقها هوی تمسك بها نجی

۱۳۳۔ انا يغسوب المؤمنين والمال  
يغسوب الظلمة۔

۱۳۴۔ لا يحبني الامؤمن ولا يبغضني  
الله منافق

۱۳۵۔ شيعتنا منزلة النحل لو يعلم  
الناس بما في أجوفها لا يكلوها۔

۱۳۶۔ لا يخرج المسلم في الجهاد وهو  
مع من لا يؤمن في الحكم ولا ينفذ في  
الفعى امـا اللـه عـز وجلـ فـان مـات دـيـاـ  
كان معيناً المـعـدـونـ فـي حـبـسـ حقوقـناـ وـ  
(الاشـاطـةـ خـبـ) الـاـ مـاـ طـةـ بـرـ مـاـ نـاـ  
وـ مـيـتـهـ مـيـتـهـ الجـاهـلـيـةـ

۱۳۷۔ لمـحبـنـاـ اـفـواـجـ منـ رـحـمـةـ اللهـ عـزـ وـ  
جلـ لمـبغـضـنـاـ اـفـواـجـ منـ غـصـبـ اللهـ

۱۳۸۔ اـحـذـرـ وـ السـفـلـةـ فـانـ السـفـلـهـ مـنـ  
لاـ يـخـافـ اـمـلـهـ عـزـ وـ جـلـ فـيـهـمـ قـتـلـةـ الـأـنـيـاـ  
وـ فـيـهـمـ اـعـدـائـنـاـ

۱۲۹۔ خداوند تعالیٰ نے زمین کی طرف توجہ کی اور ہمیں برگزیدہ کیا اور ہماری وجہ ہمارے شیوں کو برگزیدہ کیا کہ ہماری نعمت کریں، ہماری خوشی میں خوش ہوں اور ہمارے غم میں غمٹاک ہوں اور دل پسے مال اور جانوں کو ہم پر قربان کریں وہ ہم سے ہیں اور ہم سے ملتوں ہوں گے۔

۱۳۰۔ ہمارے شیووں یہی سے جو بھی کسی امر ممنوعہ کا مرتكب ہوا ہو اس وقت تک ہمیں مرتا جیت تک کردہ کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔ بلاس کے مال میں ہو گی یا فرزند میں یا اُسی کی جان پر تاکہ وہ خلاستے اس طرح ملاقات کرے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ الگاس پر کچو گناہ باقی رہ جائیں تو اس کے مرتبے کے وقت اس پر سختی کی جائیگی۔

۱۳۱۔ ہمارے شیعہ دنیا سے صدیق اور شہید جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمارے امر کی (امامت کی) تقدیق کی ہے اور خدا کئے ہماری راہ میں دستی اور دشمنی کی اور خدا اور رسول پر ایمان لایا چنانچہ خداوند عز و جل سورہ حمد میں ایت نمبر ۹۸ میں ارشاد فرماتا ہے کہ "جن لوگوں نے اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لایا وہ اپنے رب کے پیاس صدیق اور شہید ہیں ان کیلئے اس کا اجر اور نور ہے۔

۱۳۲۔ بنی اسرائیل کی بہتر فرقے ہو گئے تھے اس امت کے بہتر فرقے ہو جائیں گے جن میں سے لیکہ بہشت میں جائیگا

۱۳۳۔ جو شخص بھی ہمارے راز کو فاش کریگا خدا اس کو لو ہے کا ذائقہ چکھائے گا۔

۱۳۴۔ مرد مون بیدار اور دینگیوں کا ضفتہ ہوتا ہے جاؤں سے فوت کرتا اور گذاہ ہون سے پریبر کرتا ہے اور اللہ کی رحمت کا بیدوار رہتا ہے۔

۱۳۵۔ ان اللہ تبارک و تعالیٰ اعلم الارض فاختاره فاختارہ لناسیعہ ینصر فتنا دیفرون لفر حنا و یحییٰ فون لمر ننا دیبدلون اموالهم والفسلم فینا اولیک منا والینا۔

۱۳۶۔ ما من شیعة یقارب امراً نهینا  
حنه فلا يموت حتى یبتلى ببلية تمحص  
بها ذنبه اما في مال و اما في ولد و اما  
في نفس حتى یلقى الله و ماله ذنب و  
انه یسبق عليه الشیء من ذنبه لله  
فیشد علیه عند موته۔

۱۳۷۔ المیت شیعتنا صدیق شہید  
صلت باسمنا و احباب فینا ابغض فینا  
سیر پد بذلک اللہ عز و جل سو من  
بآللہ و برسوله قال اللہ عن دجل  
و والذین آمنوا بآللہ و رسوله اولیک  
هم الصدیقون والشهداء عند  
سر قبده لهم اجرهم و نورهم۔

۱۳۸۔ افترقت بنوا سوانیل على اثنين  
وسبعين فرقة و ستفرقی هزار دارمة  
على ثلث و سبعين فرقة واحدۃ في الجنة  
۱۳۹۔ من اخاهم سرتنا اذا اقه اللہ  
الحاديـ

۱۴۰۔ المؤمن یقطنان متقب یتنظر  
احدى الحستنی ویخاف البلاء هزار  
من ذنبجه ویرس جوارحة اللہ عن دجل

۱۲۵۔ مومن بغیر امید و بیم کے نہیں رہتا جو گذر چکا اس سے ترساں رہتا ہے خدا نے جو وعدہ کیا ہے اس کے طلب کرنے میں غفلت نہیں کرتا اور جس چیز سے خدا نے خوف دیا ہے ایک نہیں رہتا۔

۱۲۶۔ ہر شخص جو گناہ میں آلوہ ہو تو کر خدا نے عز وجل سے غافل ہو جاتے گا۔

۱۲۷۔ میں حوض کو شری پر رسول اللہ کے ساتھ ہوں اور میرے ساتھ میری عترت اور دونوں فرزند ہوں۔ ہر شخص جو ہمیں چاہتا ہے اسے چاہئے کہ ہمارے قول پر عمل کے اور ہمارے کردار کی پیروی کرے۔ تحقیق کہتا اہل سنت تجھیں ہیں اور شفاقت ہمارے ساتھ ہے اور ہم اپنے دشمنوں کی شفاقت کرتے ہیں ہماری لاقات کیلئے وہ حوض کو شری ایک دوسرے سبقت یعنی کو کوشش کریں گے۔ ہم اپنے دشمنوں کو دہان سے روک کر دیں گے اور اپنے دشمنوں اور محبوبوں کو اس سے میراب کریں گے جو شخص اس ثہربت کو فوشن کریگا اس کے بعد بھی تشریف نہ ہو گا۔ ہمارے حوض میں جنت سے دوہزار آتی ہیں ایک تینیم سے اور دوسری تینیں تھیں کہ کتنا رہ پر مٹی زعفران کی اور ریت موتی اور یاقوت کے ہیں جو کوئی نہ کوثر ہے۔

۱۲۸۔ تمام امور کا اجراء خدا نے عز وجل کی جانب سے ہے بندوں کی جانب سے نہیں ہے اگر یہ بندوں کے اختیار ہوتا ہرگز ہمارے عوض دشمنوں کو اختیار نہ کرتے لیکن خدا اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے تھوڑی گردا تائے ہے۔ پس خدا کے جو تمہیں بزرگی کی نعمت اور طلاق زادگی سے تھوڑی کیا ہے اس کی حمد کرو۔

۱۲۹۔ اے دعا کرنے والے غیر مشرع بات کرنے والوں

۱۳۵۔ لَا يَعْرِي الْمُؤْمِنُونَ مِنْ خُوفِهِ وَ  
سَرْجَاهُهُ يَخَافُ مِمَّا تَقْدِمُ وَلَا يَسْهُو  
عَنْ طَلْبِ مَا وَعَدَهُ اللَّهُ وَلَا يَا مِنْ مَا  
خُوفِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۶۔ مِنْ صَدِّيْ بِالاَثَّدِ (اغْتَشَى خَ) غَشْتَى  
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۳۷۔ اَنَّا مَعَ النَّبِيِّ وَمَعَ عَتْرَتِي وَ  
سَبْطِي عَلَى الْحَوْضِ فَنَّ اِرَادَنَا غَلِيَاحْذَ  
بِقُولَنَا وَلِيَعْمَلْ عَمَلَنَا فَانْ دَحْلِ اَهْلِيَتِ  
نَجِيْبَ وَلَنَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُنْ مُوْدَتَنَا  
شَفَاعَةٌ قَتَنَا فَسَوْفَ اِلْتَقَائِنَ عَلَى الْحَوْضِ  
فَاتَنَا فَذُوْدَعْنَهُ اَعْدَائِنَا وَنَسْقِيْنَهُ  
اَحْبَائِنَا وَ اُولَيَا اُسْنَادِنَا وَ شَوْبَنَا  
شَوْبَةَ لَهُ يَظْهَمَا بَعْدَهَا اَبْدَاهَا  
حَوْضُنَا مَتْرَعْفِيْهِ (شعبان خَبَ)

شعبان یتصیان من الجنة احمد هما من تستیم والآخر من معین على حافية الرعنان وحصاة الملوؤ والیاقوت وهو الکوثو۔

۱۳۸۔ اَنَّ الْاَمْرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ  
إِلَى الْعِبَادِ وَلَوْ كَانَتِ إِلَى الْعِبَادِ مَا كَانُوا  
لِيَخْتَارُوا عَلَيْنَا اَحَدًا وَلَكِنْ اَوْلَادُهُ يَخْتَصُ  
بِرَحْمَتِهِ مِنْ يَسِيَّاءَ فَاحْمَدْ فَانَّ اللَّهَ عَلَى  
مَا اخْتَصَكَمْ بِهِ مِنْ بَادِي النَّعْمَ غَلِيَ  
طَيْبُ الْوَلَادَةَ۔

۱۳۹۔ يَا صَاحِبَ الدُّعَاءِ لَا تَشْلِ عَمَّا

ذکر اور ناممکن کے لئے خواہش نہ کر۔  
۱۵۰۔ درج کرنے کے بعد سوال کرنا چاہیے پس پہلے خدا کی

درج کرو اس کے بعد اپنی حاجات مانگو

۱۵۱۔ جب کسی مسلمان پر کوئی پریشانی یا سختی ہوتی وہ اپنے پروردگار سے شکایت کرتا ہے کیونکہ کلید امور اور ہماری کی تدبیر اس کے اختیارات ہیں ہے۔

۱۵۲۔ جب تم کسی سے ہدایہ کرو تو اس کو فضائل و کوئی نعمت اور خوشی زائل تھیں ہوتی مگر اس آنہ کی وجہ جس کے تم رنگیں ہوئے ہو۔ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا اگر وہ دعا اور توبہ سے اپنے گزیوں کی معافی مانگے تو کسی بلا میں گرفتار نہ ہوگا۔ اگر کوئی بلا آجائے اور نعمت چلی جائے اور بندہ خدا کے عز و جل کی بارگاہ میں صدق دل سے زاری کرے اور اس امر کو میک نہ شمار کرے اور اسراف نہ کرے تو خدا اس کے مفاسد کا احتیاط کرنا اور تمام نیکیوں کو اس کی طرف اٹھانا ہے۔

۱۵۳۔ کسی بلا کے داروں ہونے سے پہلے امواج بلا کو دعا کے سپر سے دفع کرو۔ اس کی قسم جس نے داد کو شکافتہ کیا اور آدمی کو پیدا کیا بلا مومین کی طرف سیل کے بلند تکڑے سے پستی کی طرف اترنے اور گھوڑوں کے روڑنے سے زیادہ تیری سے آتی ہے۔

۱۵۴۔ خدا سے بلاوں کی سختی سے عافیت حاصل کرنے دعاء کو کوئی نہ کروں کی سختی دین کو رخصت کر دیتی ہے۔

۱۵۵۔ دعائیں مبرم کو رد کر دیتی ہے پس اس کو دسیلہ دفاع قرار دو۔

۱۵۶۔ اگر تم میں کسی کی کوئی حاجت ہو تو پیشتبہ کے روز اس کی طلبی میں بحث کر کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ

لَا يَمْحُلُ وَلَا يَكُونُ

۱۵۰۔ السَّوْالُ بَعْدَ الدِّعَةِ فَامْدُحُوا اللَّهَ

عَنْ وَجْلِهِ أَسْلُو الْحَوَابَيْهِ

۱۵۱۔ اخْاضَاقُ الْمُسْلِمِ غَلِيشَتَكُ الْرِّيَهُ  
الَّذِي بِيَدِهِ مَقَالِيدُ الدُّمُرِ وَقَدْبِرِهَا  
فِي كُلِّ اُمَّهٖ وَاحِدَهٖ۔

۱۵۲۔ اَدْفُوا بِالْعَهْدِ اِذَا عَاهَدْتُمْ فَمَا  
زَالَتْ نَعْمَةٌ وَلَا فَضْلَهُ عَلِيْشِ الْاَبْذَنْوَبِ  
اَجْتَرَحُوهَا اَنَّ اللَّهَ لِيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبْدِ  
وَلَوْا نَحْمَمَا سَتَقْبِلُوا ذَلِكَ بِالْدُعَاءِ اَلْ  
ثَابَةٌ لِمَا نَزَّلَ وَانْهَمَ اِذَا اَنْزَلْتُ بِهِمْ  
النَّعْمَ وَزَالَتْ عَنْهُمُ النِّعْمَ فَرَزَعْتُ اِلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ بِصَدْقِ مِنْ نِيَاتِهِمْ وَلَمْ يَهْنُوا  
(لَمْ يَقْنُواْخَ) وَلَمْ يَسْفُواْ لَا صَلَوَاتُ اللَّهِ لَهُمْ  
كُلُّ فَاسِدٍ وَلَرْدٌ عَلَيْهِمْ كُلُّ صَالِحٍ۔

۱۵۳۔ اَدْفُو اِمْوَاجَ الْبَلَاءِ عَنْكُمْ بِالْدُعَاءِ  
قَبْلَ وَرْدَ الْبَلَاءِ فَوْالَّذِي فَلَقَ الْجَنَّةَ وَ  
بِسْرِي النَّسْمَةَ الْبَلَاءُ سَوْعَ اِلَى الْمُوْمَنِ مِنْ  
اَنْهِدَ اَلْغَيْلَ مِنْ اَعْلَانِ القَلْعَةِ اِلَى  
اَسْقَلَهَا وَمِنْ رَكْضِ الْبَرَازِينَ۔

۱۵۴۔ سَلُوا اِلَهَ الْعَافِيَةَ مِنْ جَهَدِ الْبَلَاءِ  
فَانْ جَهَدَ الْبَلَاءُ خَهَابُ الدِّينِ

۱۵۵۔ الدُّعَاءُ يَرِدُ القَضَاءَ الْمُبِرِّهَ  
فَاتَّغْزُوْهُ عَدَّةً۔

۱۵۶۔ اِذَا اَرَادَ اَحَدٌ كَمْ حَاجَةً فَلِيَكُوفِرْ  
طَلْبَهَا يَوْمَ الْخَيْسِ فَانْ وَسَلَ اللَّهُ قَالَ

” خداوند روز پنجشنبہ کو میری امت کے لئے مبارک گز دلان جب گھر سے باہر جائے سورہ آل عمران کی آخری آیات (ان فی خلق السموات والارض تا وَاللَّهُ عَنْ جِنَّتِ الْمَوَاب ) آیت الکرسی، انا انہلنا اور سورہ حمد پڑھ بے کاس سے دنیا و آخرت کے حوالج حاصل ہوتے ہیں۔

” اللَّهُمَّ يَا رَبَّنَا لَا مَقِيْدَ فِي بَكُورٍ هَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَالْيَقْرَاءِ إِذَا اخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ الْآيَاتِ مِنْ أَخْرَى آلِ عَمَّرَنَ وَآيَةَ الْكَرْسِيِّ وَأَنَا أَمْنَى لِنَا، وَأَمَّا الْكِتَابُ فَإِنِّي مَا قَضَاهُ حَوْلَ الْدِنِيَا وَالْأَخْرَى۔

## احکام فقه

۱۵۷۔ سیواری میں اور موڑہ پر سچ کرنے میں تقدیم جائز نہیں  
۱۵۸۔ احکام دین میں قیاس نہ کرو کیونکہ دین قیاس بردار نہیں ہے بعض لوگ ہیں جو دین میں قیاس کرتے ہیں یا مدعی دین ہیں سب سے پہلو شخص جس نے دین میں قیاس کیا ہیں لعینہ تھا۔

۱۵۹۔ جب تم حجت الدلائل کیلئے جاؤ خانہ کعبہ پر نظر زیادہ سے زیادہ رکھو کیونکہ خداوند تعالیٰ بیت اللہ میں ایک سو بیس حقیقت رکھتا ہے اس میں سے سانچہ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز لگزاروں کے لئے اور بیس ناطرین کے لعب کیلئے ہیں۔ ملتوں (یعنی خانہ کعبہ کے دروازہ اور رکن حجرا صور) کے قریب اپنے گناہوں کا اعتراف کرو جو تمہیں یاد ہوں و نیز جو تمہیں یاد نہ ہوں ان کے متعلق عرض کرو کہ خداوند اور گناہ جو تیرے پا سیاولوں نے لکھ لیا اور یہ بھول گیا ہوں معاف کر دے کیونکہ ہر شخص جو اس مقام پر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا انکا شمار کرتا اور ذکر کر کے اللہ سے معافی مانگتا ہے خدا سے عز و جل یہ حق ہے کہ انہیں معاف کر دے۔

۱۶۰۔ لیس فی شوب المسکرو المسبح علی الحفین تقبیۃ  
۱۶۱۔ لَا تقدیسوا الدین فان من الدين ما لا  
یقاس و سیاقی اقوام یقیسون فهم اعداء  
الدين و اول من قام ابليس لعنه الله

۱۶۲۔ اذَا خرَجْتَ جَاجِجاً إِلَى بَيْتِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَ فَاكْسِرْ وَالنَّظَرُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَإِنَّ  
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ مَا لَهُ وَعَشْوَنْ رَحْمَةُ عَنْ  
بَيْهِ الْحَرَامِ مِنْهَا مَسْوَنُ الْمُطَبَّقِينَ وَ  
أَرْبَعُونَ لِلْمُصْلِيِّنَ وَعَشْرُونَ لِلنَّافِلِينَ أَقْرَأَ  
عَنْ الْمُلْتَزِمِ بِهِ حَفْظَتُمْ مِنْ ذَنْبِكُمْ وَ  
مَا لَمْ تَخْفَلُوا فَقُولُوا وَمَا حَفْظَتُهُ عَلَيْنَا  
حَفْظَتِكُمْ وَنَسِيَّنَا فَاغْفِرْ لِذَنَافَانَهُ مِنْ  
أَقْرَبِ ذِنْبِهِ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَعَدْ وَذَكْرَهُ  
وَاسْتغْفَرْ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ حَقًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَ أَنْ يَغْفِرْ لَهُ۔

## اخلاقیات

۱۶۲۔ اپنے رشتہ داروں کا احترام کرو خواہ سلام کرنے ہی

۱۶۳۔ صلوا اَرْسَامَكُمْ وَلَوْبَا سَلَامٌ يَقُولُ اللَّهُ

کیوں نہ ہو چنانچہ خدا سے عز و جل فرمائیے کہ "اس خدا سے ڈر و کر جو صد رحم اور اس شخص سے میں سوال کر بیٹھ جاتا ہم پر ہمینکے کوئی پیش اس کرے تو اسے جانتے کہ بلندی ۱۶۱۔ جب تم میں سے کوئی پیش اس کرے تو اسے جانتے کہ بلندی کی طرف رخ کر کے نہ کرے و نیز مہا کی جانب بھی رخ کر کے نہ کرے ۱۶۲۔ اپنے بچوں کو الیس باتیں سکھاؤ کر ان سے خدا انکو فائدہ ہو چکے تاکہ فرقہ مر جیہے اپنے عقاید سے ان پر غالب ہے یہ بیان شد۔

۱۶۳۔ اماں جس کسی کبھی ہوا سکوہ اپس کر دخواہ پیغمبر کی اولاد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو

۱۶۴۔ اپنے غریب بھائی کو پست نہ شمار کر دج گھنٹھ کسی میون کو پست سمجھتا ہے خدا اسکو اس میون کے ساتھ بہشت میں جمع نہ کرے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔

۱۶۵۔ جب تو جانا ہے کہ کوئی برادر میون بھتھ سے کوئی چلت رکھتا ہے قبل اس کے کروہ اس کا انہیار کرے اسکی حاجت برداری کر۔

۱۶۶۔ باہم دوستی، ہم بانی اور خوش کرتے رہو۔

۱۶۷۔ منافق کے جیسے مت بنو کر وہ جو کہتا ہے کہ تباہیں۔

۱۶۸۔ شر ابیوں کی مخالفت کرتے رہو۔

۱۶۹۔ جدال سے کنارہ کشی کر دیکھنے کی مشک پیدا کرتا ہے۔

۱۷۰۔ اپنے دشمن سے با تھل لاتے در بخواہ وہ کراہیت ہی کیوں نہ کرے کیونکہ اس سے متعلق خدا نے حکم دیا ہے کہ "تم بدی کا دفعہ اس چیز سے کرو جو بہت ہی اچھی ہو تو یکاک وہ شخص جس کے اور تمہارے مابین حد اوت پوکی ایسا ہو جاتے گا جیسے سرگرم دوست ہوتا ہے اور اس خصلت کے قبول کرنے کی توفیق سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور کسی کو نہیں ملکی اور اس خصلت پر عمل کرنے کی توفیق ملا اک رج جن کا حصہ ست بڑا ہے اور کسی کو نہ لے کی۔

عن وجل" و تقو امّة النّبّى تَسْأَلُونَ" بہ واد رس‌ح‌ام ان اللہ کان علیکم ر‌ح‌ق‌ب‌یا۔

۱۶۱۔ اذابالاحد کم فلادیط‌م‌عن بوله وکہ یستقبل بوله الریح

۱۶۲۔ علمو اصیا نکم ما ینفعهم اللہ بہ لہ یغلب علیهم اطریجیہ برواہها

۱۶۳۔ ادو الاذماته الى من استملکه ولو الم قتلہ او لا دلاینیا علیهم اسد و.

۱۶۴۔ لاتحرر و اضعفوا اخوانکم فانه من احتقر مد منا لم يجمع الله عن وجل بينهم فی الجنة الک ان يتوب .

۱۶۵۔ يكلف المؤمن اخاه الطلب اليه اذا علم حاجته .

۱۶۶۔ تو ازروا و تعالظفو و تبادلوا (تباذلی)

۱۶۷۔ لَا تکونوا بمنزلة المنافقين الذي يصف ملا يفعل .

۱۶۸۔ خالفو اصحاب المسک

۱۶۹۔ ایا کم والجدال فانه یورث الشک

۱۷۰۔ صافع دلوك و ان کرہ فانه معا امر اللہ عن وجل به عبادہ یقول "ادفع بالتعییہ احسن السیّدة فاذالذی بینک د بینه عدا و تکانه ولی حسیمه و مایلقها الا كل ذو حظ عظیمه (حمد السجد)"

- ۱۷۱۔ کسی بات میں سخت تبدل جو تو اپنے دشمن سے لینا چاہیے ہے کاس کے بدلے میں خدا کی الماعت کر اور تیرے لئے کافی میکر تو اپنے دشمن کو دیکھے کہ وہ خدا سے فروج کا گناہ کر رہا ہے۔
- ۱۷۲۔ نیک عمل سے تہیں جو کچھ عطا ہوتا ہے جس قدر ہو کے حاصل کر کر کیلے کل روز قیامت تہیں واپس لے گا۔
- ۱۷۳۔ جس قدر ہو کے نیکی کو کیونکہ یہ گنہوں کی سزا کو کھٹاٹی ہے۔
- ۱۷۴۔ گنہوں سے پوچھ کر بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کی معزی کم ہو جاتی ہے۔
- ۱۷۵۔ موں وہ ہے جو اپنے نفس کو تکلیف دیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس سے آرام پہنچے۔
- ۱۷۶۔ نیک کام میں سبقت یجا و قبل اس کے کسی دوسرے کام میں مشغول ہو۔
- ۱۷۷۔ جس نے اپنے ماں باپ کو رنجید کیا واداں عاقِ نکیں۔
- ۱۷۸۔ تمہیں چاہئے کہ صدق سے کام لیں تاکہ یہ تم سے آگے جل جائے اور تم اس کا اجر پاو۔
- ۱۷۹۔ چار پانیوں کے منڈپ مرد کیونکہ وہ خدا کی سیعی کرتے رہتے ہیں۔
- ۱۸۰۔ جس نے کسی سے کوئی نصیحت حاصل کی اور اس عکس دخوب نہیں۔
- ۱۸۱۔ اپنے کو خلاقِ جنت سے سنوار دیونکہ ایک عبدِ سلام اپنی خوش اخلاقی یادیت زندہ دار اور دلیم روزہ دار کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔
- ۱۸۲۔ اپنے بھائی کیتے کسی دو شیزہ کی تلاش کرو اور اگرذ ملے تو اس کئئے کسی پار ماغورت تلاش کرو۔
- ۱۸۳۔ پہاڑ کھو دن اس سے آسان ہے کہ عمر تمام کسی سلفت کا اختیام اُرست نہ ہے مدد چاہیو اور صبر کر کیونکہ

- ۱۸۴۔ ماتکافی عدو اے بشی اشد علیہ من ان تطیع اللہ فیہ و حسیبک ان تری عدوک یعمل بمعاصی اللہ عز و جل۔
- ۱۸۵۔ تجلیبو الْهَرَق قد موا مَا استطعتم من عمل الخیر تجدده غدا
- ۱۸۶۔ اصطنعوا المعرفة بما قدر تم على اصطناعه فانه يتع من مصارع السوء
- ۱۸۷۔ احذرو والذنوب ظان العبد ليذنب في حس عنه المرء
- ۱۸۸۔ المو من نفسه منه في تعجب والناس منه في لاحقة
- ۱۸۹۔ بادر وابعمل الخير قبل ان تشغلوا عنه بغيره
- ۱۹۰۔ من احزن فالديه فقد عقهما
- ۱۹۱۔ عليكم بالصدق فترتفعوا و توجهوا
- ۱۹۲۔ تصرروا الدواب على وجوهها فانها تسم بحمد ربها
- ۱۹۳۔ المسعيد من وعظ بغيره فاتعظ
- ۱۹۴۔ سرروا النفس لكم على الاخلاق الحسنة فان العبد المسلم يبلغ بحسن خلقه درجة الصائم القائم
- ۱۹۵۔ اطلب لأخيك عذر افان لم تجد له عذر او فالتس له خدراء مزاولة
- ۱۹۶۔ قلع العجال ايسرا من منازله ملوك موجل فاستعينوا بالله واصبر وافات

خدا اپنے بندوں میں سے جس کوجا ہتا ہے زمین عطا کرتا ہے  
اور عاقبت متقین کے لئے ہے۔

۱۸۷۔ اگر کوئی مرد مونا پیسے کسی بھائی کو اُف کہے تو ان  
کے درمیان جدائی واقع ہوگی اگر کہے کتو کافر ہے تو ان دو  
میں سے ایک کافر ہو جائے گا اور جب اس پر تہمت لگائے تو  
اس کے قلب سے ایمان اسی طرح گھل کر نکل جاتا ہے جیسا کہ  
نک پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۔ ہم پر علیب لگانے والوں کے ساتھ مت بیٹھو، ہمارے  
دشمنوں کے سامنے ہماری مدح مت کرو اور ہماری دوستی ان پر  
ظاہر نہ کرو تاکہ بادشاہوں کے سامنے ذلیل نہ ہوں۔

اله رضي الله يورثها من يشاء من عباد  
والعاقة للمنتقين.

۱۸۸۔ إِذْ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِأَخِيهِ إِذْ أَنْقَطَ  
مَا بِيْنَهُمَا فَإِذَا أَقْبَلَ لَهُ أَنْتَ كَافِرٌ كَفَرْتُ مَمَّا  
وَإِذَا اتَّهَمْتَهُمْ أَنْمَاتِ الْإِسْلَامِ فِي قَلْبِهِ  
كَمَا مِنْهُمْ أَنْلَى فِي الْمَاءِ

۱۸۵۔ لَا تَجْعَلُ السُّوَالَ عَنْ أَعْبَابِكَ  
تَمْحُورُوا بِنَاعِنَدِ عَدُوٍّ وَنَاعِنَدِ  
بَاطِلٍ هَارِبِنَا فَقَدْ لَوْا النَّفْسَ كَمْ عَنْدِ سَلَطَةِ

## صدقات

۱۸۶۔ جب کسی سائل کو کوئی چیز دو اس سے خواہش کرو کر وہ  
سمتھارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا ستمتھارے لئے مستحب  
ہوتی ہے اگرچہ کہ اس کی دعا اُسی کے لئے بقول نہیں، وہ کیونکہ  
وہ غلط گوئی کرتے ہیں۔

۱۸۷۔ جس باختہ سے کسی سائل کو کچھ دو اس کا بوسہ لو کیونکہ  
صدقہ قبل اس کے کہ کسی سائل کے باختہ میں جاتے خدا کے باختہ  
میں جاتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ ”آیا تم نہیں جانتے کہ  
جن طرح خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے صدقات بھی  
لیتا ہے۔“

۱۸۸۔ رات کے وقت صدقہ دو کیونکہ رات کا صدقہ خدا  
کے غصب کو مُصْدِّر کر دیتا ہے۔

۱۸۹۔ خدا نے جو کچھ تھیں دیا ہے اس میں سے خیرات کو کیونکہ  
خیرات کریں والا مجاہد را خدا کی امند ہے ہر شخص جو لئے رکھتا

۱۸۶۔ إِذَا نَأَوْلَهُمْ سَأْلًا شَيْئًا فَأَسْأَلُو  
أَنْ يَدْعُونَا كَمْ فَانَهُ يَحْجَبُ فِيمَا وَلَا يَحْجَبُ  
فِي نَفْسِهِ لَا نَهْمٌ يَكْذِبُونَ۔

۱۸۷۔ لَيَرِدُ الذِّي يَنَاوِلُهُ يَدُهُ إِلَى فِيهِ  
فَلِيَقْبِلْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَاخْذُهَا  
قَبْلَ أَنْ يَقْعُمَ فِي يَدِ السَّأْلَى كَمَا قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ ”الَّمَتَعْلَمُوا“ إِنَّ اللَّهَ هُوَ يَقِيلُ  
الْتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاخْذُ الصَّدَقَاتِ  
(آیت ۶۲-۶۳- قوبہ)

۱۸۸۔ تَصْدِقُوا بِاللَّيْلِ فَإِنْ صَدَقَةَ اللَّيْلِ  
رَتْمَقِي خَضْبَ الرَّبَّ جَلَ جَلَالَهُ

۱۸۹۔ اَنْقُوا مَمَارِزَ قَلْمَمَ الَّهِ فَإِنَّ الْمَنْقَعَ  
بِمَنْزَلَةِ الْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَنْ اِتَّقَنَ

ہے کہ خدا معاوضہ دیتا ہے وہ بخشش کرتا ہے اور جو قین نہیں رکھتا انکرتا ہے۔

۱۹۔ اپنے بیاروں کا صدقہ سے علیع کرو اور اپنے مال کی ریکاۃ ادا کرنے سے حفاظت کرو۔

۱۹۱۔ جو معاوضہ پانے کا یقین رکھتا ہے بخشش کرتا ہے۔

۱۹۰۔ صدقہ کے ذریعہ روزی حاصل کرو۔

۱۹۳۔ جہنم سے بچانے صدقہ میون کے لئے ایک بڑا سپر ہے اور کافر کے لئے اس کے مال کی حفاظت کا ایک وسیلہ ہے اس کو بہت بلاد سر کا صلح عطا کر دیتا ہے اور اس کی بلااؤں کو دفع کرتا ہے لیکن آخرت میں کوئی نفع نہیں ہو جاتا۔

### بالمخالف جاد و سخت نفسہ با لنفقہ۔

۱۹۰۔ داروا مرضا کم بالصدقة،  
حصنوا اموالکم بالنزوة

۱۹۱۔ من ایقون بالمخالف جاد بالعطية  
استر لوالمرثق بالصدقة

۱۹۲۔ الصدقة جنة عظيمة من  
الناس للمؤمن و وقاية للكافر من ان  
يتلف ماله يجعل له الخدف ودفع  
عنه البلایا و ماله في الآخرة۔

### صحوت اغذیہ و ادویہ

۱۹۷۔ حجامت بدن کو صحیح اور عقل کو حکم کرنے ہے۔

۱۹۵۔ موچنوں میں خوبصورگانہ اخلاق بی سے ہے اور کرام انکا تین کام پسندیدہ ہے۔

۱۹۶۔ مسوک خوشنودی خدا، روشن سینمیر اور منہ کا پاک کرنے والا ہے۔

۱۹۷۔ روغن چبرہ کوزم، دماغ کو تیز اور بیان کے جسم پر بہنے کو اسان کر دیتا ہے، خشکی کو دفع کرتا اور لگ صاف کرتا ہے۔

۱۹۸۔ سرکار دہن میں کو دل کرتا اور بیگاست و پلیدی کو تابود کرتا ہے۔

۱۹۹۔ بیان کو مزب میں گھانا اور تاک میں چڑھا نہست ہے اور منہ کو پاک کرتا ہے۔

۲۰۰۔ تاک میں دالنکی دوا سرکے لئے صحت بخش ہے بدن کا تنقیہ کرنے ہے اور سرکے ہر درد کو دفع کرتا ہے۔

۱۹۳۔ ان الحجامة تصميم البد وتشد العقل

۱۹۵۔ والطيب في الشارب من أخلاق  
النبي والكرام الكاذبين

۱۹۶۔ والمسوالي مرضاء لله عنده جبل  
وسنة النبي ومطيبة للقدم

۱۹۷۔ والدهن يلين البشرة وينزيل  
في الدماغ ويسهل مسحاري الماء و  
يذهب القشف ويشفى اللون

۱۹۸۔ غسل الرأس يذهب بالدرن  
وينفي القدرة

۱۹۹۔ والمضمضة والاستنشاق سنة  
وطهور للفم۔

۲۰۰۔ واللافف والسعوط مصحة الـ  
وتنقية للبدن وساحر اوجاع الرأس۔

- ۲۰۱۔ نورہ نشاط لاتا اور حیم کو پاک کرتا ہے۔  
 ۲۰۲۔ جتوں کو اچھار کھنے سے بدن کی حفاظت ہوتی ہے  
 اور طہارت اور نماز میں مدد ملتی ہے۔  
 ۲۰۳۔ ناخن تراشنے سے بڑے بڑے درد دفعہ ہو جاتے  
 ہیں اور روزی یہ ہوتی ہے  
 ۲۰۴۔ بغل کے بال موٹنے سے بدبو نابود ہوتی ہے  
 پاک کنندہ اور سنت ہے کہ پاک رہنے کے لئے پیغمبر نے حکم دیا  
 ۲۰۵۔ کھانے سے بیٹھے اور بعد ازاں درجونے سے روزی  
 میں زیادتی ہوتی ہے مگر وون سے کھافت دوڑ رہتی ہے  
 اور بینائی سر جلا جانشی ہوتی ہے  
 ۲۰۶۔ سبب کھانے سے معده کی اسغافی ہوتی ہے۔  
 ۲۰۷۔ کندر جبانے سے دانت مصبوط ہوتے ہیں۔ بلغم بالود  
 ہوتا ہے اور منہ کی بدبو دفعہ ہوتی ہے۔  
 ۲۰۸۔ بھی کھانے سے کمزور قلب کو قوت پہنچتی ہے معدہ  
 پاک ہوتا ہے۔ دل کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بزدل  
 بہادر ہوتا ہے۔ بچے تک ہوتے ہیں۔  
 ۲۰۹۔ روز آنکیں دلخیر سرخ میز منق کے ناشتا میں کھائے  
 سے سوائے موت کے تمام امراض دفعہ ہو جاتے ہیں۔
- ۲۱۰۔ ٹھنڈے پانی سے میزدہ ہونے سے بوا سیرکٹ جاتی ہے۔  
 ۲۱۱۔ سفید بال مت الکھاڑو کیہ سلامان کا نوز ہے۔  
 ۲۱۲۔ جس نے اپنے بال اسلام میں سفید روز قیامت یہ  
 اس کا نوزین جائیں گے۔  
 ۲۱۳۔ مرد کو جاہنے کے عصار کو تکمیلہ بناؤ کرنے سوئے۔  
 ۲۱۴۔ پشت بام سے ہو امیں پیشاب ہیں کرنا چاہئے۔  
 ۲۱۵۔ آب روائیں پیشاب نہیں کرنا چاہئے اگر کوئی اس  
 فعل کا مکتب ہو اور کسی مرض میں بیلا ہو جائے تو یہ اپنے

- ۲۰۱۔ المزورۃ نشرۃ و ظہور للجسد  
 ۲۰۲۔ استیحاءۃ الحمداء و قایۃ للبدن  
 و عون علی الطہور والصلوة  
 ۲۰۳۔ تقلیم الاظفار یمنع الداء الماعظ  
 و یدر الرزق و یولہ۔  
 ۲۰۴۔ نتف الابط یعنی الرأحة المنكحة  
 و هو ظہور و سنته مما امر به الطیب  
 ۲۰۵۔ غسل المیذن قبل انطمام و بعده زيادة  
 فی الرزق و امالة للفرعون القیاب و  
 یجلوا السر۔  
 ۲۰۶۔ اکل التفاح فضیح للمعدة۔  
 ۲۰۷۔ مضغ اللبان یشد الاختواس و ینقی  
 البلغم و یذهب بسیح الغم۔  
 ۲۰۸۔ اکل السفر جل قوۃ للقلب الضعیف  
 و یطیب المعدة و یعنی قوۃ الفولد  
 و یشجع للجبان و یحسن الولد۔  
 ۲۰۹۔ اکل احدی وعشرين زبیبة  
 حمراء فی کل یوم فی الریق یدفع جمیع  
 الامراض الا مرض الموت۔  
 ۲۱۰۔ الاستیحاء من طرد البارد یقطع البواسیں  
 ۲۱۱۔ لا یتفت الشیب فانه نور المسلم  
 ۲۱۲۔ من شاب شیبته فی الاسلام  
 کانت له نور ایوم القيمة  
 ۲۱۳۔ لا ینام الرجل علی المحجنة  
 ۲۱۴۔ لا یبولن فی سطح فی الهواء  
 ۲۱۵۔ لا یبولن فی ماء جارفان فعل ذلك  
 فاصابه شئ قلادیلو من الانفسه فان

- سر زنش نہ کر کے کیونکہ پانی میں بھی اسکی خلوفت رہتی ہے۔  
 ۲۱۶۔ کھاتا کھاتے وقت جو بچہ دسترخوان پر گرد جاتے  
 کھالو کیونکہ جو شخص بھی شفافا چاہتا ہے اس کے مرض نئے  
 بحکم خدا اسیں شفار ہے۔  
 ۲۱۷۔ جب تم میں سے کوئی شخص کھاتا ہو اور انگلیوں کو چوپنے  
 جو کھانے میں آلوہ ہوں تو خدا نے عز و جل فرماتا ہے کہ خدا مجھے  
 برکت دے۔  
 ۲۱۸۔ سوت کیڑا اپنے کریہ رسول خدا کا بس تھا۔ اون اور  
 ریشم کا بس تھیں پہننے تھے لیکن حالت بیماری میں اور فرمایا کہ  
 خدا عز و جل جیل ہے اور زیبائی کی بسند کرتا ہے اور جاہناہیکہ  
 اپنی نعمت کے اثر کو اپنے بندوں میں دیکھے۔  
 ۲۱۹۔ گرم غذا کو رہنے دو یہاں تک کہ وہ ٹھنڈی ہو جائے  
 رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کھاتا سامنے آئے تو اس کو اتنی دیر  
 رہنے دو کہ ٹھنڈا ہو جا گا اور کھاتے کے قابل ہو جائے۔ خدا نے آگ  
 کو ہماری غذائیں قرار دیا اور ٹھنڈے سے کھانے میں برکت  
 عطا فرمائی۔  
 ۲۲۰۔ زنا کا رعورت کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلاو اور  
 نہ دیلوں عورت کا کیوں نہ دودھ سے مال کے امراض بچ  
 میں سرایت کرتے ہیں۔  
 ۲۲۱۔ ایسے پرندہ کا گوشت مت کھاؤ جسکو سنگڑا نہ  
 اور پیاوں کے غارتہ ہوں اور پوٹا نہ ہو۔  
 ۲۲۲۔ کوچل والے درندوں اور چنگل والے پرندوں کے  
 گوشت سے پرہز کرو۔  
 ۲۲۳۔ تل مت کھاؤ کہ اس سے فاسد خون بتا سمجھے۔

- للماء اهلاً وللثواباء اهلاً۔  
 ۲۲۴۔ كُلُّ أَمْمٍ يُسقط مِنَ الْخَوَان  
 لَا فَنَّهُ شَفَاعَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَ مَنْ أَمْرَدَتْشَفِي بِهِ۔  
 ۲۲۵۔ إِذَا أَكَلَ أَهْدَكَمْ طَعَامًا فَلَيَعْصِمَ  
 اصَابَهُ الَّتِي بِهَا أَكَلَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ  
 بِارَكَ اللَّهُ فِيهِ بِالبَسْوَءِ۔  
 ۲۲۶۔ الشَّابُ الْقَطْنُ فَأَخَالَ بِالْبَاسِ رَسُولُ  
 اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ يَلْبِسَ الْمُشْعَرَ وَالصُّوفَ  
 إِلَّا مِنْ عَلَةٍ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ  
 جَمِيلٌ يَحْبُبُ الْجَمَالَ وَيَحْبُبُ إِنْ يَرَى  
 أَشْفَعَتْهُ عَلَى عَبْدِهِ۔  
 ۲۲۷۔ أَقْرَرَ وَالْحَارِ حَتَّى يَبْدُدْ فَان  
 رَسُولُ اللَّهِ إِذَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ طَعَامًا قَالَ  
 أَقْرَرَ وَهُنَّ حَتَّى يَبْدُدْ وَيَكْنَ أَكْلَهُ مَا كَانَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ لِيَطْعَمَنَا النَّاسُ وَالْبَرَكَةُ  
 فِي الْبَارَدِ۔  
 ۲۲۸۔ تَوَقُوا عَلَى أَوْلَادَكُمْ لِبِنَ الْبَغْنِي مِنَ  
 النِّسَاءِ وَالْمُجْنَوْنَةِ فَانَّ الْمَبِينَ  
 يَعْدِي  
 ۲۲۹۔ تَذَنَّثُ هُوَا عَنِ الْأَذْرِي لَيْسَ  
 لَهُ قَافِصَهُ وَلَا صِصِيَّهُ وَلَا حُوَصَّلَهُ  
 ۲۲۱۔ اتَّقُوا كُلَّ ذَى تَابَ مِنَ السَّبَاعِ وَ  
 ذَى مَخْلُبِ مِنَ الطَّيْرِ  
 ۲۲۲۔ لَا تَأْكُلُوا الطَّهَوَالَّتَانَهُ يَثْبَتُ اللَّهُ  
 الْفَاسِدَ۔

۲۲۷۔ سیاہ کیڑے نہ پہنو کریہ فرعون کا لباس تھا۔

۲۲۸۔ خلود جو گوشت میں ہوتے ہیں ان سے بچوں کا ان سے  
جذام کی رُک حکمت میں آجائی ہے۔

۲۲۹۔ سیاہ جوتے مت پہنو کریہ فرعون نے بینا تھا۔ بیٹھنے  
جسے سیاہ جوتا پہن افرعون تھا۔

۲۳۰۔ بچوں کھاؤ کر اس میں امراض کے لئے شفا ہے۔

۲۳۱۔ جب ستمہاری ایک آنکھ میں تکلیف ہو تو آیۃ الکوہ  
پڑھو اور دل میں خیال کرو کہ خدا نے چاہا تو اچھی ہو گئی اور شفا  
پائی۔ گناہوں سے بچوں کیونکہ کوئی بلا وار دنہیں ہوتی اور رذق  
میں کمی نہیں ہوتی گرلز ہوں کی وجہ یہاں تک کہ خواش بد  
خواہ اور ہر صیت جو آتی ہے گناہوں ہی کی وجہ سے خدا عز و جل  
فرماتا ہے کہ ”کوئی صیت ایسی نہیں جو تم پر وار دبو گریکہ  
ستہارے ہی ہاتھوں سے لائی ہوئی ہو۔ خدا بہت سے گناہوں کو  
معاف کر دیتا ہے۔

۲۳۲۔ کہا نا شروع کرتے وقت خدا کا نام او اور نافرمان نہ  
کرو کیونکہ یہ بھی خدا کی نعمتوں میں سے ایک اور اس کے رذق میں  
سے ایک ہے۔ پس واجب ہے کہ اس خدا کی حمد کرو اور اس کا شکر ادا کرو  
۲۳۳۔ نعمت کی قدر کرو جب تک کہی باقی ہے اور تم سے جدا  
نہ ہوئی ہو کیونکہ جب نعمت پل جاتی ہے تو اپنے صاحب کے خلاف  
جو کہ اس کا عمل تھا گواہی دیتی ہے۔

۲۳۴۔ جو شخص ظاہر سے کمر و زن پر راضی رہتا ہے خدا بھی اس کے  
تعوذ سے سے نیک عمل سے راضی رہتا ہے۔ اور کتاب گناہ سے  
بچوں کا س وقت حسرت کرو گے جب کہ حسرت کوئی فائدہ نہ  
پہنچاتے گا۔

۲۳۵۔ بہترین چیزیو کوئی شخص اپنے مکان میں اپنی چیل

۲۲۶۔ کہ تلبسو السواد فانہ لباس  
فرعون۔

۲۲۷۔ اتقوا الغدد من اللحم فانہ حذاء  
عرق الجذا م۔

۲۲۸۔ لا تتفقد الملمس فانہ حذاء  
فرعون وهو أول من ليس حذاء الملمس

۲۲۹۔ كلوا المتس فان فيه شفاء من الأدواء  
۲۳۰۔ اذ اشتكى أحدكم عينيه فليقي أ  
آية الكرسي وليرضى في نفسه أن لها تبرأ  
فانه يعاف النساء الله تعالى اتقوا الذوق  
فما من يلية ولا نقص رزق الابذن  
حق الحدش والكبيرة والصيبة قال الله  
عزوجل وما اصابكم من مصيبة فيما  
كسبت ايديكم ويعفو عنكم

۲۳۰۔ اذ كر الله عزوجل على الطعام ولا  
تطفو غانها نعمة من نعم الله ورزق  
من رزق الله يجب عليهكم فيها شکر وحلاه  
۲۳۱۔ احسنوا صحبه المعم قبل فراقها  
فانهم اترول وتشهد على صاحبها بما  
عمل فيها۔

۲۳۱۔ من رحمي عن الله عزوجل باليسير  
من الرزق رضي الله عنه باليسير من العمل  
ایا کم والتقریط فتقع العسرة حين لا  
تفهم الحسنه۔

۲۳۲۔ ما يتخذ الرجل في منزله لعياله

کیلے لائے وہ بکری ہے اگر کوئی اپنے مکان میں ایک بکری رکھے تو  
ہر روز ایک مرتبہ اس کی تقدیس کرتے ہیں اگر کسی کے پاس دو  
بکریاں ہوں تو فرشتے دو مرتبہ اس کی تقدیس کرتے ہیں اور سیڑھا  
تین بکریوں کے لئے تین مرتبہ کہتے ہیں کہ مبارک ہوں

۳۴۳۔ جب کوئی مسلمان نامخواں ہو جائے تو گوشت اور  
دو رہ استعمال کرے کیونکہ خدا نے ان میں قوت عطا فرمائی ہے  
۳۴۴۔ جب تم میں سے کوئی آدمی دھوپ میں پیشے اسکو چاہئے  
کہ پیشہ آفتاب کی طرف کرے کیونکہ یہ اندر ورنی امراض کو ظاہر  
کر دیتا ہے۔

۳۴۵۔ اس دستِ خوان پر مت ٹھو جس پر مشیات پیئے  
جاتے ہوں کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اسکی روح بعض ہو گئی  
ہے اسی مجلس میں تم میں سے اگر کوئی کھلانے پر بیٹھے تو اسے  
چاہئے کہ ایک بندہ کی طرح بیٹھے اور اپنے پیر دوسروں کی طرف  
دراز نہ کرے اور چار زالوں زیست کیونکہ خدا ایسی نشت کو  
براسختا ہے اور اس طرح بیٹھئے والے کو دشمن کھلانے

۳۴۶۔ پیغمروں کا اعتدالیہ نماز عشار کے بعد ہے۔ رات کا  
کھانا ترک نہ کرو کہ اس کے ترک کرنے میں بدن کی خرابی ہے۔  
۳۴۷۔ کوئی مرض نہیں گیری کہ وہ اندر ون جسم سے نہ ہو سوئے  
زخم اور بخار کے کہ یہ دلوں جسم پر وارد ہوتے ہیں۔

۳۴۸۔ سوزش بخار کو بینٹھے اور بُغثہ سے پانی سے کم کرو  
کیونکہ بخار کی سوزش نفس دوزخ سے ہے۔  
۳۴۹۔ کسی مسلمان کو نون چاہئے کہ جب تک بیماری صحت پر غالب  
نہ آجائے دوانہ کرے۔

۱۰۷۔ فضل من الشاتة فمن كان في منزلة شاشة  
قد سرت عليه الملائكة كل يوم مرتة ومن  
كان عند شاثاتان قد سرت عليه الملائكة  
مرتين في كل يوم وكذا في الثالث تقول بـ  
فيكـ

۳۴۶۔ ۱۲۱۔ أذ أضعف المسلم فياكل اللحم و  
اللين فان الله عن وجل جعل المقواة فيها  
۳۴۷۔ ۱۲۲۔ اذ اجلس احدكم في الشمس  
فليست بـها فـانـهـا تـظـهـرـ الدـارـ  
الـدـفـينـ

۳۴۸۔ لا تجلسوا على ما يدـة يـشـوبـ  
عليـهاـ الخـمـرـ فـانـ العـبـدـ لاـ يـدـرـيـ مـقـيـ يـوـخذـ  
بـسـمـ اـذـ اـجـلـسـ اـحـدـ كـمـ عـلـىـ الطـعـامـ  
فـلـيـجـلـسـ جـلـسـةـ العـبـدـ وـلـاـ يـضـعـنـ  
اـحـدـ كـمـ اـحـدـ رـجـلـيـهـ عـلـىـ الـأـخـرـيـ وـلـاـ  
يـتـوـبـعـ فـاـنـهـاـ جـلـسـةـ يـبغـضـهـاـ اللهـ وـيـمـقـتـ  
صـاحـبـهـ۔

۳۴۹۔ عشاء الانبياء بعد العتمة ولا تقنعوا  
العشاء فان ترك العشاء خواب البدن  
۳۵۰۔ ليس من داء الا و هو من داخل  
الجوف الا البراحة والمحى فـانـهـاـ يـرـدـانـ  
عـلـىـ الـجـسـدـ سـوـدـاـ۔

۳۵۱۔ كـسـيـ وـاحـوـالـحـيـ بـالـنـفـسـ وـالـمـاءـ  
الـبـارـدـ فـانـ جـرـهـاـ مـنـ فـيـهـ جـهـنـمـ  
۳۵۲۔ لا يـتـداـوىـ الـمـسـلـمـ حـتـىـ يـغـلـبـ مـضـهـ  
صـحـتـهـ۔

۲۷۱۔ بخار پیش آہنگِ موت ہے اور رُوگرین پر زندانِ خدا ہے اسکے بندوں میں مستسلو بھی جاہتھا ہے اس میں بخوس کر لیتا ہے۔ بخار گناہوں کو اسی طرح نابود کر دیتا ہے جیسا کہ اونٹ کے کوہاں سے بالگرتے ہیں۔

۲۷۲۔ کوئی شخص یہ جانتے ہوئے شراب پیئے کہ یہ حرام ہے خدا اس کو دوزخیوں کا خون پیپ پلائیکا خواہ معاف شدہ کیوں نہ ہو۔

۲۷۳۔ جب تم میں سے کوئی شخص بندوں کی طرح کھانے پر بیٹھے اور رُوگرین پر کھانا کھاتا ہے چاہئے کہ کھڑا ہو کر پان نہ پئے۔

۲۷۴۔ شہر کے چاٹ لیتے میں ہر مرض کیلئے شفا ہے چنا پختہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اُنچے (شہر کی) مکھیوں کے اپنیٹ سے شہر دکلتا ہے جو مختلف زنگوں کا ہوتا ہے جس میں انسانوں کیلئے شفار ہے۔ شہر قرأت قرآن اور کندر کے چیانے کے ساتھ بلغم کو پچھلا دیتا ہے۔

۲۷۵۔ کھانے کی ابتدائیک سے کرو اگر لوگ جانئے کرنک میں کیا خواص ہیں اسکو تریاق پر ترجیح دیتے اور مجرب قرار دیتے۔ جو شخص آغازِ خواک میں تک کھاتا ہے اس کے شتر امراضِ درج ہو جاتے ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔

۲۷۶۔ موسمِ گرما میں بخار والی کے مر پر ٹھنڈا پانِ ذا لوكہ بخار کی حرارت کو سکون پہنچاتا ہے۔

۲۷۷۔ اگر کوئی کھانے پر بیٹھا ہو تو اسکے کھانے سے فارغ ہونے تک اس پر عجلت نہ کرو تیرز اس شخص پر اس وقت تک تقاضہ نہ کر وجبت کہ کوہ قضاۓ حاجات سے فارغ نہ ہو جائے۔

۲۷۸۔ جاہِ نزم کا پانی بخاریوں کو دفع کرتا ہے اس کو جرا سید

۲۷۱۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَوْنَاتِ وَسَجَنَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ بِحَبْسِ فِيهَا مِنْ يَتَّشَاءُ مِنْ عِبَادَةِ وَهُنَّ مُنْهَنُونَ تَحْتَ الْمَذْلُوبَ كَمَا يَتَّسَعُونَ الْوَجْهُ مِنْ سَنَامِ الْبَعِيرِ۔

۲۷۲۔ مِنْ شَوْبِ الْخَمْرِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَرَامٌ سَقَادَ اللَّهُ مِنْ طِينَةِ خَبَالٍ وَانْكَانٍ مُغْفُولٍ۔

۲۷۳۔ لِيَجْلِسَ الْمَدْكُمَ عَلَى الطَّعَامِ جَلْسَةً الْعَبْدِ وَلِيَأْكُلَ عَلَى الْأَرْضِ وَلِيَشْرُبْ قَائِمًا

۲۷۴۔ لَعْقَ الْعَسْلِ شَفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "يَخْرُجُ مِنْ بَطْوَنِهِ شَوَابٌ مُخْتَلِفُ الْوَانَةِ فِيهِ شَفَاءٌ لِمَنْ تَسَاءَلَ وَهُمْ مُعَرَّأَةُ الْقُرْآنِ وَمُضَغُ الْلَّبَانِ يَذِيبُ الْبَلْغَمَ۔"

۲۷۵۔ أَبْدَا وَأَبْالِمْ فِي طَعَامِكَمْ فَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْمَلْعُومِ لَا خَتَارَوْ وَعَلَى التَّرِيَاقِ الْمُجْرُوبِ مِنْ ابْتِدَاعِ طَعَامِهِ بِالْمَلْعُومِ ذَهَبَ عَنْهُ سَبْعُونَ دَاءً وَمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔"

۲۷۶۔ صَبَوْ أَعْلَى الْمَحْمُومِ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِي السَّيْفِ فَانْهَى يَسْكُنَ حَرَاهَا۔

۲۷۷۔ لَا تَصْبِلُوا الرَّجُلَ عَنْ طَعَامِهِ حَتَّى يَفْرَغَ وَلَا عَنْ دُغَيْطَهِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى حَاجَتِهِ۔

۲۷۸۔ أَكْلَ طَلَاقِهِ فِي بَسَّ ذَمَرَهِ يَذْهَبُ

کی طرف سے اس کا پانی بیو کونک مجر اسود کے پنج جنگل کا چار ہزار  
فرات، نیل، سیون اور جون ہب دلوں ہزار ہیں۔

۲۴۹۔ بنی اسرائیل میں جو منجھ ہو گئے تھے ان میں سے دو گردہ گم ہو گئے  
تھے ایک سندھ میں چلا گیا اور دو مراغلی میں بیبا لذیں پر جس جانور کا گشت  
کھانا ہوا سوت مکن کھاؤ جو تک کسکے ملال ہونے کی تحقیق نہ کرو۔

۲۵۰۔ اگر کسی کو کوئی درد ہو اور وہ اسلوئین رفتہ تک گئی پڑھا  
نہ کرے اور خدا سے عزوجل کی طرف مائل ہو تو اللہ پر حن ہے  
کہ اس کو عافیت نہیں۔

۲۵۱۔ کسی شخص کے لئے خدا سے دور ترین رہنے کا وہ وقت  
ہے جب کہ وہ شکم خواری اور زن بازگی کا ارادہ کرتا ہے۔

۲۵۲۔ دامِ المخ خدا کے نزدیک بت پرست کی طرح  
ہے۔

جبریں عذری نے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین دامِ المخ کے  
کہتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ جس کو جب کبھی شراب ملے پی جائے۔

۲۵۳۔ کدو کھاؤ کہ دماغ کو بُرھاتا ہے۔ رسول اللہ  
کدو کو پسند فرماتے تھے۔

۲۵۴۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ترنے کھاؤ  
کیونکہ آں ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۵۵۔ امر و ذلب کو تحلیل کرتا ہے اور اندر وہی درد دی  
کو سکون پہونچاتا ہے۔

۲۵۶۔ یا ان کو پاک قرار دو۔

۲۵۷۔ کھٹرے ہو کر پانی پینا باعث درد لا علاج ہے۔  
یا مدار سے عزوجل اس کو عافیت نہیں۔

الراء فاشربون ما نهاما ممالي  
المرکن الذي فيه الجراسود فان  
تحت الجرا ربعة انهم من الجنۃ الفرات  
والنيل وسيحان وجيحان وهم انهم  
٢۴۹۔ فقدت من بنی اسرائیل امتان  
واحدة في البحر واحدۃ في البر قد تاکوا  
الا ما عرفتم.

٢۵۰۔ من كتم وجعا اصابۃ ثلاثة آیا م  
من الناس وشكى الى الله عذر وجل كان  
حقا على الله ان يعافيه منه  
٢۵۱۔ ابعد ما يكون العبد من الله اذا  
كان همه فرجه وبطنه.

٢۵۲۔ مدhen الخمرا يلتقي الله حينا  
بلقاء كمعابدو شن  
فقال حجر بن عذر : يا امير المؤمنین  
ما المدهن؟

قال : الذى اذا وجد هاشربها.

٢۵۳۔ كلوا الدباء فاته يزيد في  
الدماغ و كان رسول الله يعجبه الدباء

٢۵۴۔ كلوا الا قرچ قبل الطعام وبعد  
فان آن محمد يعلمك ذلك

٢۵۵۔ امکتوی يجلو القلب ويسکن او  
جامع الجوف.

٢۵۶۔ اتخدوا الماء طيباً.

٢۵۷۔ شوب الماء من قيام على ارجلكم  
فانه يورى الذى لا دوا له و اوعيافى الله عزوجل

- ۲۵۸۔ اپنی اولاد کی ساتویں روز ختنہ کر دو موسم گرما اور سرو سے اندریشہ نکرو۔
- ۲۵۹۔ ختنہ سے جب دیاں رہتائے ہیں۔
- ۲۶۰۔ غیر ختنہ شدہ کے پیشاب کرنے سے زین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متضرع ہوئی ہے۔
- ۲۶۱۔ مستی چار قسم کی ہوتی ہے۔ مستی شراب، مستی مال، مستی خواب اور مستی بادشاہت۔
- ۲۶۲۔ میں مومن کئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ہر بندوں روز میں ایک مرتبہ فوراً استعمال کرے۔
- ۲۶۳۔ پھول کم کھایا کرو اس سے جسم کا گوشت مکمل جاتا ہے۔ بلغم بُرعتا ہے اور سختی نفس پیدا کرتی ہے۔
- ۲۶۴۔ دودھ گھونٹ گھونٹ کر کے پینے میں سوائے ہوتے کہ ہر رض کے لئے شفاء ہے۔
- ۲۶۵۔ انار اس کے گودے کے ساتھ کھاؤ کر یہ معده کو پاک و صاف کرتا ہے۔
- ۲۶۶۔ انار کا ہر دانہ جو معده میں جاگزیں ہوتا ہے جالیں روز تک قلب کیلئے جیات بخش، نفس اور ارض کے لئے اور شیطانی و سویوں سے امان بخش ہے۔ یہ ایک داعیی بہت ہے۔
- ۲۶۷۔ سرکو صفرے کو کم کرنا اور قلب کو حیات بخشد ہے۔
- ۲۶۸۔ کاسنی ہر صبح کھاؤ کر اس پر قطرات جنت سے ایک قطرہ رہتا ہے۔
- ۲۶۹۔ بارش کا پانی بیوک یہ حیم کو پائیزو کرتا ہے اور بیاریوں کو دفعہ کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "آسمان سے پانی نازل کرتا ہے جو تم کو پاک کرتا ہے اور شیطان کا بلیدی کو تم سے دور کرتا ہے تھا راستے قلوب

- ۲۵۸۔ اختنوا اولاد کم دیوم السایع لا یعنكم حرو لا بسد۔
- ۲۵۹۔ فانه طھور للجسد
- ۲۶۰۔ ان الأرض تغیر إلى الله تعالى من بول الاعلف
- ۲۶۱۔ اسکر اربع سکوات سکو الشوب و سکوالمال و سکو النوم و سکوالملائک
- ۲۶۲۔ احباب للمؤمن ان يطلی في كل خمسة عشري يوما من المثورة
- ۲۶۳۔ اقلوا من اكل الحتیان فاخماتذیب البدن وتکثی البلغم وتغلوظ النفس۔
- ۲۶۴۔ حسوالبن شفاء من حکل داء الالموت۔
- ۲۶۵۔ كلوا الاس مان بشحمه فانه دیاغ للمعدة
- ۲۶۶۔ فی کل حبة من الـ مان اذا استقرت في المعدة حیوة للقلب وامان للنفس والمرض و(الشرسخ) وسواس الشيطان اربعین ليلة فنعم الـ ادام
- ۲۶۷۔ انحل پیسو المرة ويحيى القلب
- ۲۶۸۔ كلوا الـ هند بـ لـ دـ فـ ماـ منـ صـ باـ حـ اـ وـ عـ لـ بـ هـ قـ طـ رـ ةـ منـ قـ طـ لـ تـ الـ جـ نـ تـ
- ۲۶۹۔ اـ شـ روـ بـ اوـ مـ اـ السـ مـ اـ فـ انـهـ يـ طـ هـ الـ بـ دـ نـ وـ مـ دـ فـ عـ الـ اـ سـ قـ اـ مـ قـ الـ لـ اللـ هـ تـ عـ الـ لـ "ـ وـ يـ نـ زـ لـ مـ اـ السـ مـ اـ مـ اـ يـ طـ هـ وـ كـ بـ هـ وـ يـ زـ هـ بـ عـ نـ كـ مـ رـ جـ زـ الشـ يـ طـ اـ

میں ربط پیدا کرتا اور قدموں کو استوار کرتا ہے۔

۲۷۱۔ کوئی مرض نہیں گری کہ سیاہ دانہ میں اس کے لئے شفا ہو گریہے زبرناک ہے۔

۲۷۲۔ گاتے کا گوشہ مرفن آور ہے اس کا دودھ دو، اور اس کے روغن میں شفار ہے۔

۲۷۳۔ حادی عورت کے تازہ چھوڑت پتے نہ کوئی دوا ہے اور نہ خدا چنانچہ اللہ تعالیٰ مریم کے لئے فرماتا ہے کہ درفت خرمائی کے تنه کو ہلاو تاکر تازہ چھوڑ گریں پس کھاؤ اور پیو اور اپنے فرزند سے اپنی آنکھوں کو روشن رکھو۔

۲۷۴۔ حقنة چار ابجوان میں ہے ایک ہے۔

۲۷۵۔ حقنة بدن کو تقویٰ بناتی ہے پسی کو موکرتا اور اندر مرن درروں کا دافع ہے۔

۲۷۶۔ رسول نبی نے فرمایا۔ سبترین عالی حقنے سے

۲۷۷۔ بنسٹھ کی بسی بنا کر ناک میں چڑھا دے۔

۲۷۸۔ سبتریں چاہئے کہ ہمیشہ جماعت بنوائی رہیں۔

۲۷۹۔ جو کے روز، یک ساعت ہے جس میں کسی شخص کو جماعت نہیں بخواہا چاہئے ذرہ وہ مر جائیگا۔

## آداب میاثرت

۲۸۰۔ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مقاومت کا ارادہ کرے تو اسکو تعجب نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورت کا آمادہ ہونا ضروری ہے۔

۲۸۱۔ جب کوئی شخص کسی بیگانے عورت کو نیکھے اور

ولیمربط عیاۃ لموبکہ ثبت به الاقدام  
(آنفال ۱۱)

۲۸۲۔ مامن داء ای وقی الحبة السوداء  
منه شفاء الا سلام

۲۸۳۔ لحوم البقر داء والبانها داء  
واسماخذ آشفاء

۲۸۴۔ من تأكل العامل من شئی و بر  
تتداوی به افضل من الطلب قال الله  
تعالیٰ لمريم و هذی اليك بمحذع  
ان خللة تساقط عليك ، عليك جنیا فکلی  
وأشربی و قری عیناء

۲۸۵۔ الحقنة من الاربع

۲۸۶۔ هي تعظم البطن و تنفي داء الجوف  
وتقوی البدن

۲۸۷۔ قال رسول الله ان افضل ما  
تمداو يتمـ بالحقنة -

۲۸۸۔ السعوط ابا البنفسج

۲۸۹۔ عليکم بالحجامة  
۲۹۰۔ فی يو الجمعة ساعة لا يتحجّم  
فیها احد الامات۔

۲۹۱۔ اذا اراد احدكم ان ياتي زوجته  
فلد يجعل لها فان للنساء حوايج

۲۹۲۔ اذا رأى احدكم امرأة تحجبه

اس پر فریقہ ہو جائے تو اس کو جا ہے کہ اپنی بیوی سے مفارکت کرے کیونکہ اس کے پاس بھی اس کے مثل ہی ہے جو اس نے دیکھا۔ ۲۸۱۔ شیطان کو اپنے دل میں راستہ دو تاکہ غیر عورتوں سے نظر میان جاسکے۔

۲۸۲۔ اگر کسی کو زوجیہ نہ ہو (اور اس کو عورت کی خواہی ہو) تو اس کو چاہئے کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا کی پہت حمد بجا لائے اور بھی پر صلوٰات بھیجے اور پھر خدا سے سوال کرے کہ وہ اپنے فعل اور ہربالی سے اسکو مستغفی کر دے۔

۲۸۳۔ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مفارکت کرے تو با کم کرے ۲۸۴۔ ایسی حالت میں گفتگو (بچہ کیتھے) اگرچہ پرانا یعنی ہو ہے۔

۲۸۵۔ عورت کی شرمنگاہ کے اندر نظر نہ ڈالنی چاہئے ممکن ہے ایسی چیز نظر آنے جس سے کراہت ہو اور یہ (بچہ کے اندر ہے ہونے کا یاعث ہو۔

۲۸۶۔ جب کوئی اپنی زوجہ سے جامعت کا ارادہ کرے تو ہے کہ خدا وندامیں نے اسکو تیرے مکم کرتخت ملا کیا اور اس کو تیری امانت کے طور پر قبول کیا اگر تو اس سے کوئی اولاد عطا کرے تو ایک بے عیب فرزند قرار دے جس کیسا تھے شیطان کی شرکت ہو اور نہ اس میں اس کا حصہ ہو۔

۲۸۷۔ جب کوئی شخص اپنی الہی سے مفارکت چاہے تو یہ شب اول ماہ اور نیمة ماہ نہ ہو کہ شیطان ان رواوفات میں فرزد رچاہتا ہے اور دوسرا سے شیاطین بھی اس کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔

۲۸۸۔ ایک مسلمان عورت فڑا ہے شوہر کیلئے اپنے کو معلم لے گئے۔ کسی مسلمان کیلئے منجب یہ کہ ماہ رمضان کی بھل رات اپنی الہی کے پاس جائے جناب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شب ہے۔

قليات اهلہ فان عند اهلہ مثل  
ما رای

۲۸۱۔ فلا يجعل للشیطان على قلبه  
سبيله ليصوف بصوٰة عنها۔

۲۸۲۔ فاذ المیکن زوجة فلیصل  
رکعین ویحـد اللـهـ کثیراً ویصـلـی عـلـی النـبـیـ  
شـمـیـسـلـ اللـهـ مـنـ فـضـلـهـ فـانـهـ مـیـتـجـلـهـ  
مـنـ مـرـافـتـهـ مـاـ یـغـنـیـهـ

۲۸۳۔ اذ اد احد کم زوجته فلیقل  
الکلام عند ذلك فانه یورث المؤمن

۲۸۴۔ لا ينضرن احد كمه الي باطن فرج  
امراته فلعله يرسى ماءيكرا و  
یوراث المعی۔

۲۸۵۔ اذا اراد احد كمه مجامعة زوجته  
فليقل اللهم اني استحللت فرجها باسمك  
وقبلتها بما نتكم فان قفيت لى متها  
ولذا فاجعله ذكر سويا ولا تجعل  
للشیطان فيه نصيبا ولا شريكاء

۲۸۶۔ اذا اراد احد كمه ان ياتي اهلہ  
ظليوق اول الاھلة وانصاف الشھل  
فان الشیطان یطلب الولد في هذین  
الوقتین والشیاطین یطلبون الشوك  
فيهما ویمجیئون ویهبلون (یحبّلُونَ)

۲۸۷۔ لتطيب المرأة المسلمة لزوجها  
۲۸۸۔ يستحب للمسلم ان یاتي اهلہ  
اول ليلة من شهر رمضان لقول الله

تعالیٰ "اَحْلُكُمْ لِيْلَةَ الْحِيَارِ الرَّبْتِ  
إِلَى نَسَاءِ اَذْكَرْمَهُ وَالرَّفْتِ الْمُجَامِعَةَ  
(بِقَرْهِ پِيْ)

### متفرقات

رمضان میں تمہارے نئے بیٹیوں کو سے مقابلہ دے جائیں۔ علاں کی گئی ہے۔

۲۹۰۔ چاندی کے سولتے کوئی اور انگشتی نہ پہنچو کونک  
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے لوپے کی انگوٹھی ہو وہ پاک نہیں ہے  
۲۹۱۔ جس شخص نے انگشتی پر انہ کا نام کہنہ کرایا ہے تو سکو  
چاہئے کہ پیشاب کرنے کے بعد جس باتھ سے دہنوا ہے اس میں  
انگشتی ہوتا نکال دے۔

۲۹۲۔ جب کوئی آئینہ میں اپنی صبرت دیکھے تو کہے کہ اس قدرا  
کی حمد کرتا ہو جس نے مجھ پر یا کیا اور سب سے اچھی مخلوق قرار  
دیا اور سب سے زیادہ اچھی صورت عطا فرمائی اور جو چیزیں  
دوسری مخلوق کیلئے نکو مہیدہ میں زیارت کیسا تھا عطا فرمائیں  
اور مجھ کو اسلام سے گلائی کیں۔

۲۹۳۔ جب کوئی مسلمان بھائی تم میں سے کسی کے پاس آئے  
اس کے لئے اپنے کو آراستہ کرو جیسا کہ تم کسی غیر کے لئے کرتے  
ہو اور چاہئے ہو کہ وہ تم کو بہترین ہمیت میں دیکھے۔

۲۹۴۔ کسی کو نہ چاہئے کہ حالت سجدہ میں پھونک کر۔

۲۹۵۔ کھانے اور مشروبات پر پوچنکا نہیں چاہئے۔

۲۹۶۔ دنیز کسی تعریز پر بھونکنا نہیں چاہئے  
۲۹۷۔ ارشاد رسول خدا کی پیری کرو کہ فرمایا "جس شخص نے  
اپنے نفس پر طلب حاجت کا دروازہ کھولا فدا حبی کا  
دروازہ اس کیلئے کھوا دیتا ہے۔

۲۹۸۔ مخلوق میر سکو چھوٹا سا سمجھو کونک جھوٹا ہی بڑا  
ہو جاتا ہے۔

۲۹۹۔ موت کا ذکر اور تھوار قبور سے باہر نکل کر اس

۲۹۰۔ لَا تَخْتَمْ بِالْغَيْرِ الْفَضْلَةَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ مَا طَهَرْتْ يَدِ فِيهَا خَاتَمُ حَدِيدٍ  
۲۹۱۔ مَنْ نَقَشَ عَلَىٰ خَاتَمَهُ اسْمَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَ فَلِيَحُولَهُ مِنَ الْمَيْدِ الَّتِي  
يَسْتَجِي بِهَا فِي الْمُتَوْضِيِ -

۲۹۲۔ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَرْأَةِ فَلِيقْلَ  
"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَأَحْسَنَ خَلْقَيْ و  
صَوْرَتِي فَأَحْسَنَ صَوْرَتِي وَذَلِكَ مِنْ مَا  
شَانَ غَيْرِي وَأَكْرَمَنِي بِالْأَسْلَامِ -

۲۹۳۔ لَيَتَزَمَّنْ أَحَدُكُمْ لِنَحْيِيَ الْمُسْلِمَ  
إِذَا اتَاهُ كَمَا يَتَزَمَّنْ لِلْغَرِيبِ الَّذِي  
يُحِبُّ أَنْ يَسْأَلَ فِي أَحْسَنِ الْعَهْدِ -

۲۹۴۔ لَا يَنْفَخْ الْجَبَلُ فِي مَوْضِمٍ سَبُودَهُ  
۲۹۵۔ لَا يَنْفَخْ فِي طَعَامَهُ وَلَا فِي شَرَابِهِ  
۲۹۶۔ وَلَا فِي تَعْوِيذِهِ

۲۹۷۔ اَتَبْعِوا قَوْلَ سَوْلِ اَهْلِ اللَّهِ فَانْهَ قَالَ  
مِنْ فَتْحَهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَابُ مَسْلَةً فَتَحَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ بَابُ فَقْرٍ

۲۹۸۔ لَا تَسْتَصْغِرْ وَ اَقْلِيلَ الْهَنَامَ فَان  
الْقَلِيلُ يَحْصِي وَ مِيرَجُمُ الْكَثِيرِ -

۲۹۹۔ اَكْثُرُوا ذِكْرَ الْمَوْتِ وَ دِيْوَرَ خَرْجِكِمْ

عزوجل کے سامنے کھڑے رہنے کے دن کا ذکر کثرت سے  
کرتے رہوتا کرم صاحب تم پر آسان ہو جائیں۔

۳. جب جنگ میں دشمن تباہ سے مقابلہ پر بوبات بہت  
کم کرو اور خدا سے عزوجل کا ذکر کثرت سے کرو اور دشمن  
کو پشت نہ دکھاؤ۔ (یعنی فارغ نہ ہو) تاکہ اپنے پروردگار  
کے قہر میں مبتلا ہو کر اس کے مستوجب غصب ہزا اور حب تم  
چنگ میں اپنے کس بھائی کو زخمی یا امازدہ یا پیچال دشمن  
میں پھنسا ہوا دیکھو تو تن دبی کے ساتھ اس کی نگہداری  
کرو۔

۴. جہاں تک ہو سکے ٹیکی کر دکنیکیاں گناہوں کو صاف  
کر دیتی ہیں۔

۵. شخص چاہتا ہے کہ خدا کے نزدیک اپنی منزلت معلوم  
کرے اسے دیکھنا چاہئے کہ جب وہ کسی آناء کا مرتبہ بتتا  
ہے تو اس کے نزدیک خدا کی کیا منزلت ہے۔ اسی طرح اسکی  
منزلت خدا کے پاس ہو گی۔

۶. قبل اس کے کرم پر کوئی بلا تازل ہو رہا کے ساتھ اسے  
بڑھو۔

۷. آسمان کے دروازے پانچ وقت کھلتے ہیں۔  
نزوں باڑش کے وقت، دشمن کے شکر کا طرف بڑھتے وقت  
اذال کے وقت، قرآن پڑھتے وقت اور زوال آفتاب  
اوڑھوئے فجر کے وقت۔

۸. کسی میت کو غسل دینے اور کفن پہنا نہ کے بعد چائے  
کر خود بھی غسل کر لے۔

۹. اپنی میتوں کے کفن کو نہ بخوار دو اور نہ سوائے  
کافر کے کوئی عطر بکا ذکر کر میت اس شخص کی طرح ہے جو احمد

من قبور کم و قیام کم بین یدی اہل  
عزوجل یکھون علیکم المصالیب۔

۱۰. اذا ملقيتم عدو لكم في الطريق  
فاقولوا لكام و اكثروا اذکر الله عزوجل  
جل فلا تلو لهم الا دبار فتسخطوا الله  
ربكم وتسلو جبو اغفبه واذارا يتم  
من اخوانكم في الطريق العجل المحرج  
او من قد نكل او من طمع عدو لكم  
فيه فتوة بانفسكم۔

۱۱. اصطنعوا المعرف بما قد سررتم  
على اصطناعه فانه يقى من مصارع السوء

۱۲. من اراد منكم ان يعرف كيف  
منزلته عند الله عزوجل فلينظر  
كيف منزلة الله منه عند الذنب  
كذلك تكون منزلته عند الله۔

۱۳. تقدموا بالدعاء قبيل نزول  
الماء۔

۱۴. يفتح ابواب السماء في خمسة  
وأقيت عند نزول الفيث وعند  
الزحف وعند الأذان وعند القراءة  
القرآن ومع زوال الشمس وعند  
طلوع الفجر۔

۱۵. من غسل منكم ميتا فليغسل  
بعد ما يلبسه أكفانه۔

۱۶. لا تبخروا الاكفان ولا تسخحوا  
موتاكم بالطيب لا انكافر فان الميت مغفرة

باندھا ہوئے۔

۷۔۳۔ اپنے اہل سکان کو ہدایت کرو کہ جب کسی کی بیت میں جائیں تو اچھی باتیں کریں چنانچہ جب رسالت مائب نے رحلت فرمائی جتاب فاطمہؓ نے بہن ہاشم کی تمام عمر توں کو جو تعریت کیلئے آئی تھیں فرمایا کہ نالہ دشیون چھوڑ دیں اور دعا کریں۔  
۷۔۸۔ اپنے مردوں میں کی زیارت کرو کیونکہ وہ تمہارے نیارت کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔

۹۔۹۔ کسی شخص کو چاہئے کہ پہنچے ماں باپ کی قبر پر ان کے نئے دعا کرنے کے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔

۱۰۔ مسلمان ایک مسلمان بھائی کے نئے آئینہ ہے۔

۱۱۔ جب کسی برادر ہوں سے کوئی لغزش دیکھو تو اس پر یا کیک ہٹوٹ پڑو بلکہ خود کی طرح اس کو ہدایت و نصیحت کرو اور نہیں سے پیش آؤ۔

۱۲۔ اخلاف سے پرہیز کرو کہ پر اگنڈہ ہو جاؤ گے۔

۱۳۔ جو شخص بھی کسی چوبائی پر سفر کرے اور جب بھی نزل پر پہنچے تو پہلے اس کو چارہ اور پانی دے۔

۱۴۔ حالت سفر میں تمیں سے اگر کوئی گم ہو جائے یا رُجاتے اُسے اس طرح مدد طلب کرن چاہئے "یا صاحب اغثیٰ" کیونکہ جنوں میں سے ایک جن جن کا تم صاحب ہے شہر ہوں میں تمہارے مکاؤں میں گھومنا ہوتا ہے جب وہ تمہاری آواز سناتے ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بھوے ہوتے کہ ہبھی کرتا ہے اور جو پاپوں کو حرام است میں رکھتا ہے۔

۱۵۔ تمیں سے کوئی شفعت پیدا بان میں اپنے نئے یا اپنے بکری کے سے شیر سے خوف کرتے تو وہ سہی چاہئے کہ اطراف آب خضر کھینچ دے (یعنی حصار باندھ دے) اور کبھی کہ خداوند پر پڑھنا دایوال و چاہ (شیران) اور ہبھیر شیر و مندھ کے پر درد بکار بیرد،

المحروم۔

۷۔۶۔ مروا اهالیکم بالقول الحسن عند موقاکہ فان فاطمۃ بنت محمد لما قبض ابوها ساعد تھما جیم بنات بنتی هاشم فقات دعوا التعداد و علیکم بالعذاب  
۷۔۸۔ زوزوا اموتاکم فانهم يقرحون بزياراتكم۔

۷۔۹۔ ولیطلب الرحيل الحاجة عند تبر ابیه و امه بعد ما يدعولهمما۔

۱۰۔ المسلم مرآۃ الاخیه المسلم  
۱۱۔ فاذ ارایتم من اخیکم هفوۃ فلان تكونوا عليه وکریموا کنسه و ارشدة و انھوا و ترقوا به

۱۲۔ ایاکم والخلاف فتفرقوا  
۱۳۔ من یسافر منکم بدأبة فلیبدأ  
حین ینزل بعلفھا و سقیھا۔

۱۴۔ من ضل منکم فسفر او خاف على  
نفسه فلیناد "یا صاحب الاغثی" فان في  
اخواتکم من الجن جذیبا یسمی صالحیا سیم  
فی الملاک لاما کانکم تحسیب نفسہ لکدر فاذ  
سمع الصوت اهیا ب داریشد المصال  
منکم و حبس ذاته۔

۱۵۔ من خاف منکم على نفسه من  
الدسدار على غنمہ فلیخط عليه نقطہ  
و لیقل "اللّه رب دانیال والجب و  
دب کل اسد مقام راحظی واحفظ

غَنِيٍّ -

۳۱۴۔ من خاف منك العقرب فاليقرا  
هذه الآيات "سلام على نوح في العالمين  
انا كذا لك منجزي المحسين الله من ذمومين"  
۳۱۵۔ من خاف منكم الغرق فليقرا  
"بسم الله مجربيها ومرسيها ان رب  
لغفوري رحيم . بسم الله الملك القوي  
وماقدر والله حق قدره والارض جبئيا  
قبضته يوم القيمة والسموات مطويات  
بيمينه سبعانه تعالى عما يشكون  
۳۱۶۔ عقواب عن اولادكم يوم السبع  
تصدقوا بوزن شعرهم فضة على مسلم  
وكذلك فعل رسول الله بالحسن و  
الحسين وساتر ولده .

۳۱۷۔ احتسبوا (احبوا) كلامكم من عالمكم  
۳۱۸۔ يقد كلامكم الماف الخير  
۳۱۹۔ من كان على يقين فشك فليمض  
على يقينه فات المشاء لا ينفع  
اليقين .

۳۲۰۔ لا تشهدوا قول الزور  
۳۲۱۔ الفقر هو الموت الاكبر  
۳۲۲۔ قلة العيال احد اليساريين  
۳۲۳۔ المقدير نصف العيش  
۳۲۴۔ الهم نصف المهر  
۳۲۵۔ ما عال امرا اقصد  
۳۲۶۔ ما عطبا امر استشاس

اور میرے بکروں کی حفاظت فرم۔

۳۱۶۔ اگر کوئی شخص بھوسے ڈرتا ہو تو ان ایات کو پڑھئے  
"سلام على نوح في العالمين . أنا كذا لك منجزي  
المحسين انه من عبادنا المؤمنين" - (العنان)  
۳۱۷۔ کسی کو غرق ہونے کا خوف ہو تو پڑھے "بسم الله  
مجوبيها ومرسيها ان رب لغفوري رحيم  
بسم الله الملك القوي وما قدر والله  
حق قدرها والارض جميعاً قبضته يوم القيمة  
والسموات مطويات بيمينه سبعانه و  
تعالي عما يشكون" -

۳۱۸۔ اپنی اولاد کا عقیقہ سالتوں روزگر و اور بالوں کے  
ہموزن چاندی تصدیق کر کے کسی مسلمان کو دید و رسول  
خدا حسن اور حسین اور تمام دوسرے پھول کیلئے ایسا ہی  
کرتے تھے۔

۳۱۹۔ اپنے کلام کا احتساب اپنے اعمال کے ساتھ کرو۔

۳۲۰۔ نیکی کے ملاوہ بات کم سے کم کرو۔

۳۲۱۔ اگر کوئی شخص یقین رکھتا تھا پھر اپنے یقین پر  
شک کرنے لگا تو اس کا شک اس کے یقین کو کوئی نقصان نہیں  
ہو سکتا۔

۳۲۲۔ جھوپ گواہی نہ دو۔

۳۲۳۔ فقر موت اکبر ہے

۳۲۴۔ اولاد کی بھی دویں سے ایک تو نگری ہے۔

۳۲۵۔ تقدیر نصف عیش ہے۔

۳۲۶۔ غم و امداد نصف بھاپا ہے۔

۳۲۷۔ جس نے میا زر وی اختیار کی بھی تکلیف نہیں تھی۔

۳۲۸۔ جس نے مشورہ سے کام کیا ہاں کہ ہوا۔

۳۲۹۔ احسان اصلاح نہیں کر سکتا مگر صاحب شرافت  
یا دین دار کی۔

۳۳۰۔ ہر یات کا ایک انعام ہوتا ہے احسان کے شکر میں  
تعجیل ہے۔

۳۳۱۔ معصیت میں جرمنے والوں پر ہاتھ مارنا اس کا اجر ضایع ہو گا  
جائز نہیں۔

۳۳۲۔ کارنیک کے طرف بانٹنے والا بے علی اس شخص کی مانند  
ہے جو بغیر کمان کے تیر پلانا چاہتا ہے۔

۳۳۳۔ جو شخص اپنے اموال کی خلافت میں مار جائے شہید ہے  
۳۳۴۔ ضعیف الرائے شخص کی نہ ہی تعریف ہوتی ہے اور نہ  
اسے کوئی اجر ملتا ہے۔

۳۳۵۔ بغیر بیاپ کی اجازت کے فریزاد کی قسم اور بغیر شوہر  
کی اجازت کے زوج کی قسم صحیح نہیں۔

۳۳۶۔ بھرت کے بعد اغرا بننا اور فتح مکہ کے بعد بھرت کرنا  
ساقط ہے۔

۳۳۷۔ دشمن کہنہ ہوتی ہے اور نہ گناہ فراموش ہوتا ہے خدا ان  
لوگوں کیسا تھا ہے جو متقی ہیں اور احسان کرتے ہیں۔

۳۳۸۔ مومن اپنے جان کو فریب نہیں دیتا۔ اس کیسا تھا  
نہ خیانت کرتا ہے نہ اسے چھوڑ دیتا ہے نہ اس پر اہم لگاتا  
رہے اور نہ اس سے کہتا ہے کہیں بخوبی سے بیزار ہوں۔

۳۳۹۔ کسی کام میں قبل از وقت عملت ذکر کر پیش مان ہو گے  
اور مرد کو طویل بیان نہ ہونے دو کہ تمہارے قلوب سخت  
ہو جائیں گے۔

۳۴۰۔ اپنے ناتوانوں کی دشکیری کرو۔ ان کے لئے رحمت  
خواہیں گے۔

۳۴۱۔ لا تصلح الصنائع لا عند ذى  
حسب اودين

۳۴۲۔ لكل شيء شر و ثمرة المعروف  
تعجيله۔

۳۴۳۔ من ضوب يديه على فخذيه عتاد  
المصيبة حبط اجره۔

۳۴۴۔ لا تذر في معصية ولا يمتن في  
قطيعة۔

۳۴۵۔ رحم الداعي بلا عمل كالآمي بلا وتر

۳۴۶۔ المقتول دون ماله شهيد

۳۴۷۔ المحبون غير محمود ولا  
ما أحبر۔

۳۴۸۔ لا يمتن لولد مم ولد ره ولا  
للمرأة مع زوجها۔

۳۴۹۔ لا تعرب بعد الهجرة ولا تحيي  
بعد الغفرة

۳۵۰۔ المبر لا يبلى والذنب لا ينسى والله  
الجليل مع الذين اتقوا والذين هم محسنو

۳۵۱۔ المؤمن لا يبغش اخاه ولا يكون له  
ولا يخذله ولا يتهمه ولا يقول له انا  
منك بسرى۔

۳۵۲۔ لا تتعاجلوا الا مقبل بلوغه  
فتنة مواد لا يطولن عليكم (الامل خب)  
الا مد فتقسو اقوابكم۔

۳۵۳۔ ادفعوا ضعفًا لكم واطلبوا الرحمة

طلب رتے ہوئے اپنے لئے بھی خدا سے رحمت طلب کرو۔  
۳۲۲۔ تھیں چاہئے کہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کریں کیونکہ  
کوئی مسلمان اپنے بھائی کی غیبت نہیں کرتا و نیز خدا سے عزوجل  
نے من کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرا  
کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے  
بھائی کا گوشہ نشانہ کھاتے۔

۳۲۳۔ پنک کر دہونے سے کپڑے پاک ہو جاتے ہیں چنانچہ  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اپنے کپڑوں کو پاک کریں پنک کر دہو۔“  
۳۲۴۔ ہر شخص میں قن خصلتوں میں سے کوئی ایک رہتی ہے  
تکبر، بدفالی اور بیجا آرزو۔ جب تم میں سے کسی شخص کو  
بد ہو تو اس کو جاہنے کا اس پر اعتماد نہ کرے اور خدا سے عزوجل  
کو یاد کرے اگر کوئی تکبر میں گرفتار ہو جائے تو اسکو جاہنے کے  
اپنے غلام اور خدمتگار کے ساتھ ہم طبعاً کرے اور تکبر کا  
دودھ رو ہے اور اگر کسی کو بھی آرزو پیدا ہو تو خدا سے عزوجل سے درخوا  
کرے اور خود کو اپنے نفس کے حوالے نہ کرے کہ وہ سکون میں بلا کر دے  
۳۲۵۔ ان لوگوں سے میل جوں رکھو جو معرفت رکھتے ہیں اور  
ان لوگوں کو چھوڑ دجوں کا کرتے ہیں نہ اپنے نفس پر ان کا بار  
ڈالو اور نہ ہم پر۔ تحقیق کہ ہمارا امر دشوار اور دشوار تر ہے  
اس کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا اگر ملک بیعت یا غیر مسلیل یا زبد بنہ  
جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو۔  
۳۲۶۔ اپس میں بدگمان نہ کر کیونکہ خدا نے اس سے منع کیا  
ہے۔

۳۲۷۔ جب تم میں سے کوئی نہیں سے بیدار ہو تو کہے کہ ”لَا  
الله الا الله الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ الْحَقُّ الْقِيُومُ وَهُوَ عَلٰى  
مُلْكِ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ سبھان رب النبیین واللہ  
الرسولین و رب السموات السبعم و ما فیها

من الله عز وجل بالرحمة لهم  
۳۲۸۔ ايكم وغيبة المسلمين فان المسلم  
لا يغتاب اخاه وقد تحني الله عز وجل  
ولا يغتب بعضكم بعضاً ايعب  
احمدكم ان يأكل لحم أخيه ميتاً“

۳۲۹۔ **تشعير المثاب طهر رلهم قال الله**  
**تعالى ”وثياب فطهر أى فشر“**  
۳۳۰۔ مِنْ ثَلَاثِ الْكَبِيرِ وَالظِّيْرَةِ وَالشَّنِيْ  
فَإِذَا تَطَيِّرَ أَحَدُكُمْ فَلِيَمْضِ عَلَى طَيِّرَتِهِ  
وَلِيَذْكُرِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا خَشِيَ الْكَبِيرُ  
فَلِيَأْكُلْ مَعَ عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ وَالْمُحَلِّبُ  
الشَّاةُ وَإِذَا تَمْتَنَى فَلِيَسْأَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَلِيَبْتَهِلِ إِلَيْهِ وَلَا تَنَازِعْهُ نَفْسَهُ إِلَى  
الْأَقْدَمِ۔

۳۳۱۔ **حال الطوّال الناس بما يعرّفون ودعوه**  
**مما ينكرون ولا يحملونهم على النسائم**  
وعلينا ان امسنا صعب مستصعب كـ  
يتحمله الا ملك مقرب او نبی مرسی  
او عبد قد امتحن انته قلبه للإيمان۔  
۳۳۲۔ **اطرحوا سوء النّظر بينكم فان الله نبهى**  
عن ذلك۔

۳۳۳۔ **اذا انتبه احمدكم من نومة فليقل**  
”لَا إِلَهَ إِلَّا إِلَهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ الْحَقُّ الْقِيُومُ  
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سبھان رب النبیین  
وَاللهُ الْمُوْسَلِينَ وَرَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ

وَرَبِ الْأَرْضِينَ وَمَا فِيهِنَ وَرَبِ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِ الْعَالَمِينَ" اور جب اللہ کر بیٹھنے تو  
کھڑتے ہوئے سے پہلے کہے "حسبي اللہ حسبي الرب من  
العباد حسبي اللہ الذی هو حسبي" "منذ كنت  
حسبي اللہ ونعم الوکيل".

۳۴۸۔ اگر کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہو تو آسمان کے طرف  
نکاہ ڈالے اور ان ایات اخیر سورہ آل عمران کی تلاوت کرے۔  
« ان فی خلق السموات والارض تا افک لاتخلف  
المیعاد »

۳۴۹۔ اگر تم جانتے کہ دشمنوں سے معاویت کے وقت تمہارا کیا  
ستقام ہے اور اسکے انتی پہنچانے کے وقت تمہارے صبر کا کیا  
اجر ملتا ہے تو تمہاری آخری روحیں روشن ہو جاتیں۔

۳۵۰۔ جب تم مجھکو کرم کرو گے میرے بعد طبیرین اور دشمنوں  
سے ایسی جیزیں دیکھو گے کہ موت کی خواہش کرو گے ایسے لوگوں  
سے جو خدا کے حق کو معمول سمجھتے ہوں اپنی جان کیلئے خوف زدہ  
ہو جاؤ گے جب یسا وقت آئے خدا کے قدر کم رشتہ سے چھپاں  
ہو جاؤ متفرق نہ ہو اور صبر و نماز اور تقدیم کو مت چھوڑو

۳۵۱۔ جان لو کہ خداوند تعالیٰ متلوں مزاج بندوں کو دشمن  
رکھتا ہے۔

۳۵۲۔ جب کوئی شخص اپنے مکان میں داخل ہوتا ہے  
چاہئے کہ اپنے اہل پرسلام کرے اور کہے السلام علیکم اور اگر  
مکان میں کوئی نہ ہو تو کہے "السلام علينا من ربنا"۔

۳۵۳۔ اپنی نزل بروار ہوتے وقت سورۃ توحید پر بو  
کیونکہ اس سفر درفع ہوتا ہے۔

ما فِيهَا وَرَبِ الْأَرْضِينَ وَمَا فِيهِنَ وَرَبِ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِ الْعَالَمِينَ فَلَا

جُلُسَ مِنْ نُومَهُ فَلَيَقُلْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ حِبْرُ اللَّهِ  
حِبْرِي الرَّبِّ مِنَ الْعِبَادِ حِبْرِي اللَّهِ الَّذِي هُوَ  
حِبْرِي" منذ كنت حسبي اللہ ونعم الوکيل۔

۳۴۸۔ اذا قام احدكم من الليل فلينظر الى  
آکناف السماء وليفل "ان في خلق  
السموات والارض" الى اذك لاتختلف

المیعاد  
۳۴۹۔ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ فِي مَقَامِكُمْ بَيْنَ  
عَدُوكُمْ وَصِبْرُكُمْ عَلَى مَا تَسْمَعُونَ مِنْ  
الَّذِي لَقِرْتُ أَعْيُنَكُمْ۔

۳۵۰۔ لَوْ قَدْ فَقَدْ تَعْوَقَ لِمَا يَتَمَمَ مِنْ بَعْدِي  
أَمْوَالًا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مَا مِنْيَ  
مِنْ أَهْلِ الْحَجَودِ وَالْعُدُوانِ مِنْ أَهْلِ  
الْإِشْرَاعِ وَالْاسْتَخْفَافِ بِحُقُوقِ اللَّهِ تَعَالَى  
ذَكْرِهِ وَالْخُوفُ عَلَى نَفْسِهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
فَاعْتَصَمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جِيَاعًا لَا تَفْرُوْدَ عَلَيْكُمْ  
بِالصُّبُورِ وَالصَّلَاةِ وَالْتَّقْيَةِ۔

۳۵۱۔ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَبارِكُ وَتَعَالَى  
يَغْضُبُ مِنْ عِبَادَهِ الْمُتَلُوْنَ

۳۵۲۔ اذا دخل احدکم منزله فليس له  
علی اهله يقول السلام علیکم فان لم يكن  
له اهل فليقل "السلام علینا من ربنا"

۳۵۳۔ لَيَقُولَ قَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حِينَ يَخْلُلُ  
مِنْ لَهُ فَإِنَّهُ يَنْفِي النَّفَرَ۔

- ۳۵۲۔ کتوں کی قوت سے پاک رہو جس نے کسی کئے کوس کیا اگر تھے تو اسے چاہتے کر غسل کر لے اور اگر خشک ہے تو پانی پڑوں پر بہلے۔
- ۳۵۳۔ خدا کی کوئی عبارت بیت اللہ پریل جانسے زیادہ سخت نہیں۔
- ۳۵۴۔ امیدوں کی کم کے ذریعہ نیکوں کو طلب کرو خواہ وہ امیدین پوری ہوئے والی ہوں یا نہیں۔
- ۳۵۵۔ خدا نے زمزم کا نام سقایت رکھا کیونکہ رسول خدا نے حکمریا تھا کہ موزیر منقی جو طائف سے آخرت کے لئے آیا جاتا تھا بھگوئیں اور حوض زمزم میں ڈالیں جب اس کا پانی تنخ ہو جاتا تھا جا ہتھ تھ کہ اس کی کلی کم کریں اور جب یہ پرانا ہو جاتا اس کو نہیں پہنچتے۔
- ۳۵۶۔ جب کوئی مرد ہر ہنہ ہوتا ہے شیطان اس کی طرف دیکھتا ہے اور طبع کرتا ہے کیسا گناہ میں بدلنا کرے بس اپنی طریقہ کرو۔
- ۳۵۷۔ مردوں کو نہ چاہئے کہ اپنا بائس رالوں سے ہٹا کر کسی محفل میں بیٹھے۔
- ۳۵۸۔ غذا جنت کیلئے الملیں کی توحیذ زاری ہے۔
- ۳۵۹۔ اگر کوئی شخص سونے کا ارادہ کر لے اُسے چاہئے کہ اپنا سیدھا ہاتھ سیدھے گال کے نیچے رکھ کر کہے کہ "بِسْمِ اللَّهِ وَضُعْتُ جَبْنِ اللَّهِ عَلَى مَلَةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ وَلَيْلَةَ مِنْ أَفْتَوْنِ إِلَهِ اللَّهُ طَاعَةً مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ فَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ" سوتے وقت جس نے بھی یہ ذکر کیا وہ حیر، لیثرے اور انہدام مکان سے حفظ رکھا اور ملکر اس کے واسطے استغفار کرتے رہیں گے۔
- ۳۶۰۔ جس نے سونے کے وقت بستر پر سورہ توحید پڑھا

- ۳۵۲۔ قَنْزُهُو اعن قرب الكلاب فمن اصاب الكلب وهو طب فليغسله وإن كان جافاً فلينفعه ثوبه بالماء
- ۳۵۳۔ مَا عَبْدَ اللَّهَ بِشَيْءٍ امْشَدَ مِنْ اَلْمَشْيِ إِلَى بَيْتِهِ
- ۳۵۴۔ اطْلَبُوا الْخَيْرَ فِي اخْتَافِ الدَّارِ وَ اعْنَاقُهَا صَادِرَةٌ وَ اسْرَادَةٌ
- ۳۵۵۔ اَنْتَ اَسَمِيَ اللَّهُ الَّذِي مَنَّرَ السَّقَايَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ اَمْرِيْزِبِيبُ اَتِيَ بِهِ مِنْ الطَّائِفَ اَنْ يَنْبَذُ وَ يَطْرُحْ فِي حوضِ زَمْزَمَ كَانَ مَا تَهَا مَرْفَارِادَانَ يَكْسُرُ مَرَارَتَهُ فَذَلِكَ تَشْرِبُوهُ اذَا اعْتَقَ.
- ۳۵۶۔ اَذَا تَعْرَى الرَّجُلُ نَظَرَ إِلَيْهِ اَشِيَاطِنَ وَ طَمَعَ فِيهِ فَاسْتَلَقَ وَ
- ۳۵۷۔ الْمَيْسُ لِلرِّجَالِ اَنْ يَكْشُفَ شَيَابَهُ عَلَى فَخْذِيهِ وَ يَحْلِسَ بَيْنَ قَوْمَ
- ۳۵۸۔ الْغَنَاثُورُ اَبْلِيسُ عَلَى الْجَنَّةِ
- ۳۵۹۔ اَذَا ارَادَ اَحَدُهُمُ النَّوْمَ فَلِيَقْعُدْهُ اِلَيْمَنِي مَحْتَ خَدَّهِ الْأَيْمَنِ فَلِيَقْلُ "بِسْمِ اللَّهِ وَضُعْتُ جَبْنِ اللَّهِ عَلَى مَلَةِ ابْرَاهِيمَ وَ دِينِ مُحَمَّدٍ وَلَيْلَةَ مِنْ أَفْتَوْنِ إِلَهِ اللَّهُ طَاعَتْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ" وَ مَنْ قَالَ فَلَكَ عِنْدَ مَنَامَهُ دَفْطَرٌ مِنَ الْمَصْنُونِ الْمَغْيَرِ وَ الْهَدْرَمَ وَ اسْتَفْرَتَ لَهُ الْمَلَائِكَةَ۔
- ۳۶۰۔ مِنْ قَرَاقِلٍ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ حَمِينَ يَاغِدَ

خداوند عزوجل پیاس بزار فرشتوں کو بھیجا ہے تاکہ رات تلم  
اس کی پاسداری کرتے رہیں۔

۳۶۳۔ حب کوئی شخص سونا جائے اپنے پہلو کو بستر پر اس وقت  
تک نہ رکھ جب تک کروہ یہ نہ کہے کہ "اعین نفسی و دینی  
و اہلی و مالی و ولدی و خواتیم عملی و ما  
در زقی ربی و خولنی بحزم اللہ و عظمہ اللہ  
و جبریوت اللہ و سلطان اللہ و درخت اللہ و  
رافہ اللہ و غفران اللہ و قدسۃ اللہ و بجلال  
اللہ و بعثت اللہ فارکان اللہ و رسول اللہ  
و بجهنم اللہ و بقدسۃ اللہ علی ما یشاء میں  
شوال سامہ والہاما و من شوال الجن و  
الانس و من شرما یدب فی الارض و ما  
یخرج منها و من شرکل دابة انت آخذ  
نباصیتها ان سری علی صراط مستقیم و  
هوکل شیئ قدری ولا حoul ولا قوۃ الا  
بابالله العلی العظیم" کیونکہ رسول خدا حسن اور  
حسین کو اسی ذکر کے ساتھ خدا کی پناہ میں دیتے تھے اور یہ کو  
بھی یہی حکم دیا ہے۔

۳۶۴۔ اپنے بیوں کو پاک و صاف رکھو اور غذا کی چکنی  
و غیرہ دھوکر صاف کر دی کیونکہ شیطان اس کو سو نگھتا ہے  
اور نیک کو دہشت میں بتلا کرنا اور بد خوابی کرنا ہے اور دلوں کو  
الکاتبین کو اس سے اذیت پہنچتی ہے۔

۳۶۵۔ کسی عورت پر ہمیں تکریب نہ کے بعد دوبارہ اسکی  
طرف مت دیکھو اور فتنہ سے بچو۔

۳۶۶۔ کوئی شخص کسی مسلمان سے متعلق ایسی بات کہ کہ  
اس سے اس کی آبرو ریزی مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو درخ

مضجعہ دکل غزو جل به خمسین الف  
ملکے بھر سو فہ لیلہ

۳۶۷۔ ذا ذ اراد احمد کم النوم فلا يضر عن  
جنبه على الارض حتى يقول اعین نفسی  
قد میں و اہلی و مالی و ولدی و خواتیم  
عملی و مار زقی ربی و خولنی بحزم اللہ  
و عظمہ اللہ و جبریوت اللہ و سلطان  
اللہ و رحمہ اللہ و رافہ اللہ و غفران  
اللہ و قدسۃ اللہ و بجلال اللہ و بعثت  
وارکان اللہ و رسول اللہ و جمع اللہ  
و بقدسۃ اللہ علی ما یشاء من شوال سامہ  
والہاما و من شوال الجن والانس و من  
شوال یدب فی الارض و ما یخرج منها و من  
شرکل دابة انت آخذ بناصیتها ان ربی  
علی صراط مستقیم و هوکل شیئ قدری و  
لا حoul ولا قوۃ الا ببابالله العلی العظیم  
فان رسول اللہ کان یعود بھما الحسن  
والحسین و بذلک امر ناصر رسول اللہ  
۳۶۸۔ اغسلوا اصحابیا نکم من الغیر  
قان الشیطان یشم الغر فیزع الصیبی  
فی سرقادہ و یتاذی به الکاتبان لکم۔

۳۶۹۔ اول نظر یہ الى المسأة فلا تتبعوها  
بنظرہ اخیری واحذر و ا الفتنة  
۳۷۰۔ من قال للمسلم قوله لا يريد  
انتقام من ربه انت الله تعالى في طينة

میں تقدیر دیتا ہے جبکہ کروہ دہائے نکلنے کی دلیل پیش نہ کرے۔  
۳۶۷۔ کوئی مرد نسیم رزکے ساتھ ایک ہی پڑتے کے بیچے بہمن  
ند سوئں اگر کوئی ایس فعل کرے تو اس کی تادیب و تعزیر کرنی  
چاہئے۔

۳۶۸۔ بیترین امور بدععت اور بہترین امور وہ ہیں جنکو  
خدا بیند کرتا ہے۔

۳۶۹۔ جس شخص نے دنیا کی پرستش کی اور اسکو آخوت پر  
فضیلت دی اس کا ایکام خطرناک ہے

۳۷۰۔ پانی کو پاک و طاہر قرار دو۔

۳۷۱۔ جو شخص اس پر خوش ہے جو خدا نے اسکے لئے عسوس  
کیا ہے اس نے اپنے بدن کو آسودہ کر لیا۔

۳۷۲۔ ہر وہ شخص زیاد کارہے جس نے اپنی زندگی اور  
عمر ان امور میں گذاری جو خدا سے دور کرنے والی ہیں۔

۳۷۳۔ ایسا نہ ہو کہ نیک کام کرنے میں تاثیر ہو جہاں تک  
مکن ہو اور جس قدر ہو سکے اس میں تعجب کرو۔

۳۷۴۔ جو کچھ روزی تمہارے لئے ہے تم کتنے بی ضیف  
کیوں نہ ہوں تھیں پہنچ جائے گی اور ہر بلاجوہ تمہارے لئے  
مقدار ہو جکی ہے مکن تھیں کہ تم کسی طرح اس کو دفع کر سکو۔

۳۷۵۔ جب اپنے بھائیوں سے موصافی کرو اور خوش روئی  
کا اظہار کرو اور شاد رہانی کے ساتھ جدا ہو تو تمہارے  
 تمام نہاد ختم ہو جائیں۔

۳۷۶۔ تم میں سے اگر کوئی چیختے تو کہو "یا حمَدُ لَهُ"  
اور وہ جواب میں کہے "یغفرانَ اللَّهُ لِكُمْ وَيَرْحَمُهُمْ" فدائے  
عذاب فرماتا ہے جب تعقیب دعا خیر کے ساتھ سامنے آیا جائے  
او تم اس سے اچھے طریق پر سلام کا جواب رہو۔  
(نساء آیت ملٹھ)

خجال حقی یا قی مماقاں بمخرج.

۳۶۷۔ لا ينام الرجل مع الرجل في ثوب واحد فمن فعل ذلك وجب عليه الادب  
وهو لتعزيره۔

۳۶۸۔ شوالاً مور محمد شها و خيوالا مو  
ما كان الله عزوجل رضي۔

۳۶۹۔ من عبد الدنيا آثرها على الآخرة  
استوحى العاقبة۔

۳۷۰۔ اتخذوا الماء طيباً

۳۷۱۔ من رضي من الله بما قسم له  
استراح بدمته

۳۷۲۔ خسون ذهبت حياة و عمر فيها  
ي باعد عن الله عنوجل۔

۳۷۳۔ اياكم وتسويف العمل بادروا  
به ما امكتمم ما كان لكم۔

۳۷۴۔ من رزق فسيatisكم على صنعكم  
وما كان عليكم فعل تقدروا ان تدفعوا  
تحيلة۔

۳۷۵۔ اذ القيتما حوا نلم فتصاخوا و  
اظهروا لهم البشاشة والبشوش تخرقا و ما  
عليكم من الا وزار قد ذهب

۳۷۶۔ اذ اعطيس احدكم فشمشوا  
قولوا "يَرْحَمُهُمَا اللَّهُ" وَهُوَ يَقُولُ "يغفرانَ  
لَكُمْ وَيَرْحَمُهُمْ" قال الله عزوجل "اذ  
حيتيم بتحية ف gio ابا حسن منها او  
بردها۔ (نساء آیت ۸۶)

۳۷۷۔ دنیا ایک دلت ہے پس اپنا حصہ اس سے اچھے طریقہ سے طلب کرو یہاں تک کہ تمہاری دولت تم تک پہنچ جائے ۳۷۸۔ تم آباد لکنندگان نہیں ہو اس پر خدا سے عز و جل نے تمکو ایسا خلیفہ بنایا ہے تاکہ دیکھ کر تم کس طرح عمل کرتے ہو پس جو کچھ خدا تمہے دیکھ رہا ہے اسکی تکمیل کروان کرو۔

۳۷۹۔ تمہیں پاہنئے کہ شاہراہ پر جیتنے کا کہہاری وجہ کوئی دوسرا است شکل سے منوط نہ ہے۔

۳۸۰۔ جس کی عقل کامل ہو جاتے اس کا عمل نیک ہو جائے اور اس کی قدر دین کی طرف پلٹ جاتی ہے۔

۳۸۱۔ مغفرت کے لئے اپنے رب کی طرف پیش دستی کرو جنت جس کا عرض آسماؤں اور زمینوں کے برابر ہے متقویوں کے لئے ہے۔ بغیر تقوی کے تم اسکے پیش پہنچ سکتے۔ ۳۸۲۔ جو شخص امرالله (پیشوائے برحق) کی طاعت ترک کرتا ہے خدا اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتا ہے اور وہ اسی کے جیسا ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۔ تمہارے خالقین میں سے اکثر اینی گمراہی میں بیجہ بصیر، کہتہ یورڈی میں سخت تر، اپنے مقصد کی قویجی میں زر کثیر حرف کرنے میں بیٹے کشادہ دست کیوں ہیں۔ یہی صفات تم میں اس لئے ہیں کہ تم اپنا دل دنیا میں لکھا ہوئے ہو اور اس سے تنکی کئے ہوئے ہو اور ظلم و ستم کو اپنی عادت بنائے ہو۔ جیوں جھوٹی باتوں کیلئے بخل کرتے ہو اور جس میں عزت و سعادت اور سخاواری کامرانی ہے کوتا ہی کرتے ہو کہ وہ تم پر ستم نہ کریں اس بارہ میں کہ نہ خلا نے تمہیں حکم دیا ہے اور نہ اپنے لئے مصلحت انداشتی کرتے ہو۔

۳۸۴۔ تم ہر روز ایک تازہ ستم کرتے ہو اور خوا غلطی سے بیدار نہیں ہوتے اور تمہاری سستی ختم ہن ہوتی

۳۸۵۔ الہ دنیا دل دنیا فاصلب حفاظ  
منہا با جمل الطلب حتیٰ یا تیک دولتک  
۳۸۶۔ انتہم عمال الارض الذين استخلفهم  
اللہ عزوجل فیھما لینظر کیف تعملون  
فراقبوا فیما یردی منکم

۳۸۷۔ علیکم بالمحاجۃ العظمی  
فاسلکوها لا یستبدل بکم غیرکم۔  
۳۸۸۔ من کمل عقله حسن عمله و نظر  
الی دینه۔

۳۸۹۔ سابقو الی معرفة من ربکم و  
جنة عرضها السموات والارض اهدا  
للمنتقين فانکم ملن تناولوها الابالاقعی  
۳۹۰۔ من ترك الاخز عن امرالله  
عزوجل بطاعته قبض اللہ له شیطانا  
فهوله قرین

۳۹۱۔ مأبالي من خالفکما أشد بصيرة  
في ضلالتهم وابذ الالما في ايديهم  
متکم ماذاك لا انکم سکنته الی  
الدنیا فرضیتم بالضیم وشحتم على  
الخطام وفرطتم فیما فیه عزکم و  
سعادکم وقوکم على من بغي عليه  
له من درکم تستحیون فيما امرکم  
ولا لا نفسکم تنظر ونیماترون الی  
بلد کم و دینکم۔

۳۹۲۔ وانتہم في كل يوم تقاصدون ولا  
تنتہبون من رقدتکم ولا تنقضی

کیا تمہیں اپنے شہروں اور دین کی نکر نہیں۔

۳۸۵۔ تم دنیا کی غلطت میں سرشار پرواہ پروردہ  
تمہارے دین کی قابوی ہو رہی ہے۔ خدا ہے مرو جل  
فرماتا ہے کہ ”جن گوون نے ظلم کیا ان کی طرف مانن شہروں  
ورنہ تمہیں جہنم کی اگ جھوٹی اور اللہ کے سوانح سے بسرا  
کوئی بھی سر برست نہ ہو گا۔ (مکب۔ پورہ)

۳۸۶۔ (حل کے نوران ہی) اپنی اولاد کا نام رکھو جب یہ  
جانشہ ہو کہ راکا ہو گایا رکی تو ایسا نام رکھو جس کا اطلاق دونوں پر  
ہو سکے۔ اگر استھان حل ہو جائے تو روز قیامت جب وہ مولود تم سے  
ملاقات کریگا جس کا تم نے کوئی نام نہ رکھا تھا تو وہ اپنے باپ سے  
مواضعہ کریگا کہ میرانام کیوں نہیں رکھا گا۔ رسول اللہ نے (فڑید)  
فاطمہ کا نام تولد ہنسنے سے پہلے ہی فُضُّل رکھ دیا تھا۔

۳۸۷۔ جب تم کسی چوبایہ پر سوار ہو ایسا نام لو اور کہو  
”سبحان الذي سخر لنا هذه ما كان له مقربین  
و انا الى ربنا المتقیون۔ کہو کہ پاک ہے وہ ذات  
جس نے اسے ہمارے سخرا کر دیا حالانکہ اس کیلئے طاقت پانے  
والے نہ تھے۔

۳۸۸۔ جب تم میں سے کوئی شخص سفر پر جائے تو کہے ”اللهم  
انت الصاحب في السفر والحاصل على الظہر  
والخلیفة في الاهل والمال والولد“

۳۸۹۔ جب اپنی ضرورت کی اشیاء بازار سے خریدنے  
جاو تو بازار میں داخل ہوتے وقت کہو ”اشهدان  
لا إله إلا الله وحده لا شريك له و اشهدان  
محمد عبد الله و رسوله اللهم اني اعوذ بك  
من صفقه الحاسنة و عيال فاجرة و

اعوذ بك من بوار الاريم۔ (میں گواہی دیا ہوں کہ  
سوئے اللہ کے کوئی بالہ نہیں وہ آئیت ہے اور اس کا کوئی مشرک نہیں  
ہے۔ نیز گواہی دیا ہوں کہ فتحہ مس کے بنے ہے اور رسول، میں

فتور کہ امام تزوں الی بلاد کم دینکہ  
۳۸۵۔ کی یوم بی وانتقم غفلة الدنيا  
یقول اللہ عنزوجل لکم ”ولَا ترکنوا الی  
الذین ظلما فتسلکم الناص و مالکم من  
دین اللہ من اولیاء ثم لا تتصرون“

۳۸۶۔ سموا اولاد کم فان لمقدروا  
اذکر هوا م انشی فسموه مد بلا سماء الی  
 تكون للذکر والامتنی فان اسقاطکم اذا  
لقوکم في العیمة ولم تسموه مد يقول  
السقط لابیه الا سمیتني وقد سمي  
رسول اللہ محسنا قبل ان يولد ایا کم  
۳۸۷۔ اذا رکبتم الدواب فاذکر واسم اللہ  
عنزوجل وقولوا ”سبحان الذي سخر لنا  
هذه ما كان له مقربین و انا الى ربنا  
المتقیون (آیت ملازغف)

۳۸۸۔ ای اخراج احد کم في السفر فیقل  
”اللهم انت الصاحب في السفر والحاصل  
على الظہر والخلیفة في الاهل والمال والولد“  
۳۸۹۔ ای اشتريتم ما تحتاجون من السوق فقولوا  
لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهدان  
اشهدان محمد عبد الله و رسوله اللهم  
انی اعوذ بك من صفقه خاسنة و  
یعنی فاجرة و اعوذ بك من بوار  
الاريم۔

خداوند امیرت رسانی معاشرہ سے اور چینی فلم میں مخفیہ دیکھے اور پیغمبیر سے بنائے ہوئے مذاہب جنہیں سے بجا۔ ۳۹۰۔ اگر کوئی شخص کسی ناسیج پر کوئی خستہ اور جیز بلاد کا اور وہ اپنے عمل کم کردے ہے خدا اس کو جہنم میں محروم کر دیتا ہے اس کو جو کوئی اس نے کھایا ہے مخرج سے تکل آئے۔ ۳۹۱۔ پیداہیں عمل وہ سے جو گمراہی میں متلاکرتا ہے درستیک ترین عمل نہیں کامیں۔

۳۹۲۔ ایسا نہ ہو کہ تم اعمال بد کے تکب ہو جس کا سوال یوم تیامت تم سے کیا جائے۔

۳۹۳۔ جب تم سے حدث واقع ہو تو کہو "جو چیز کروہ ہے خدا نے مجھ سے دوڑ کر دیا۔

۳۹۴۔ جب تم حام سے باہر نکلے اور ترا بھائی تجھ سے کہے کر حام و گرام بارک ہو تو اس سے کہو کہ (خدا تجھ پر نعمت نازل کرے) **آن غدر اللہ باللک**۔

۳۹۵۔ جب تیرا بھائی تجھ سے "حیات اللہ بالسلام" (خدابخش سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے) کہے تو اسکے جواب میں کہ کہ "وانت حیات اللہ بالسلام واحلات داد المقام"۔

۳۹۶۔ راستہ پر نہ پیش اپ کرو اور نہ یا نخانہ کرو۔ ۳۹۷۔ کسی کو رکا تو لد ہونے پر بارک بادریانا چاہو تو کہو "خدا اس شخص کو تجھے بارک کرے اسکو بالغ کرے اس پر احسان کرے اور تجھے روزی عطا کرے"

۳۹۸۔ جب کوئی تھالا بھائی تک سے والیں آئے اسکی دلوں آنکھوں کے درمیان اور منہ کا بوس لے کیونکہ اس نے اس سے جراسود کا بوس لیا ہے جس کا بوس رسول اللہ نے لیا ہے۔ اس کی انکھوں کا بوس لے کر ان سے اس نے بیت اللہ کو دیکھا۔ اس کے چہرے اور پستانی کا بوس لے اور بمارگبار

۳۹۰۔ من سقی صبیاً مسکراً و هو لا يعقل حیسہ اللہ فی طینۃ الْخیال حتیٰ بَنَی مما صنع بِمُخْرِج

۳۹۱۔ اَخْبَثَ الاعْمَالَ مَا وَرَثَ الصَّدَلَ وَحَيْرَ مَا اَكْتَبَ اعْمَالَ الْبَرِّ

۳۹۲۔ ایا کم و عمل الصورہ فتسالوا عنہا یوم القيمة

۳۹۳۔ اذَا حَدَثَ عَنْكَ قَذَّةٌ فَتَنَ

"اما ط اللہ ما یکرہ"

۳۹۴۔ اذْقَالَ لَكَ اخْوَلَ وَقَدْ (خَرْجَتْ) طَلَعَتْ مِنَ الْحَمَامِ طَابَ حَمَامَكَ وَ حَمِيدَكَ فَقُلْ اَنْعَمَ اللَّهُ بِاللَّكَ

۳۹۵۔ اذْقَالَ لَكَ اخْوَلَ "حَيَاكَ اللَّهُ بِالسَّلَامَ" فَقُلْ "وَانْتَ حَيَاكَ اللَّهُ بِالسَّلَامَ وَاحْلَكَ دَارَ الْمَقَامَ"

۳۹۶۔ لَا تَبْلِ على الْمُجَاهَةِ وَلَا تَسْقُطْ عَلَيْها هَذِيمَ الْأَرْجَلِ عَنْ مَوْلَدِ ذَكْرِ فَقُولَوا "بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي هَبَّتِهِ وَ بِلَغَهِ اسْتَدَدَ وَرَزَقَ بِرَبِّهِ"۔

۳۹۸۔ اذَا قَدَمَ اخْوَلَ مِنْ مَكَةَ فَقَبِيلَ بَيْنِ عَيْنَيهِ وَفَاهُ الذَّى قَبِيلَ بِهِ الْجَمَرُ الْأَسْوَدُ الذَّى قَبِيلَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَالْعَيْنُ الَّتِي نَظَرَ بِهَا إِذْ بَيْتَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبِيلَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ وَجْهِهِ

میں کہ کہ خدا ترے ج کو قبول کرے تیری اس سی پر رحم کے  
اور جو کچھ تو نے خرچ کیا ہے تجھے اس کا عوض دے دراں کوئی زیر  
آخری ج نہ ترا دے۔

۳۴۹۔ اگر کوئی سونا چاہئے تو اس کو چاہئے کہ اپنے دامیں تھے  
کہ اپنے رید ہے گال کے بنجے روکھ کر سوئے یعنی کوہ نہیں  
جاننا کہ وہ بیمار بھی ہو گا یا ہنس۔

۳۵۰۔ یوم چارشنبہ نے حمامت بناو اور نور دنگا فو

۱۔ جب کسی مفرز پر فروکش ہو تو کہو "اللهم ان تذلّنَا مُنْزَلًا  
بِمَدْرَكِكَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزَلِينَ"

۲۔ حرص فقر کی علامت ہے۔

۳۔ صبر فقیری کی سپر ہے۔

۴۔ ہر زمانہ کا ایک عذاب ہے اور تو متکمل ہے۔

(کتب الحصال ج ۲ ص ۳۲۳)

۱۷- وَإِذَا هَنْتُمْ تُوْهُونَ قُولُوا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ لَمْ يَنْشَأْ  
وَرَحْمَةُ سَعِيكَ وَأَخْلَقَ عَلَيْكَ نَفْقَتَكَ  
وَلَا جَعَلَكَ أَخْرَى عِلْمَهُ بِبَيْنِ يَدَيْهِ الْمَرْأَمَ۔

۱۸- إِذَا نَاهَمَ أَهْدَكَهُ فَلَيَضْمِنْ يَدَهُ الْيَمْنَ  
تَحْتَ خَدِّ الْإِيمَنِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَبْنَيْهِ مِنْ  
رِقْدَتِهِ إِمْكَانًا

۱۹- تَوْقُوا الْجَمَّةَ وَالنُّورَةَ فِي يَوْمِ الْادِرْعَاءِ

۲۰- وَإِذَا نَزَلْتُمْ مِنْزَلَكُمْ فَاقْتُلُوا "إِنَّهُمْ مُنْذَنُونَ  
مِنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزَلِينَ

۲۱- الْحِرْصُ عَلَامَةُ الْفَقْرِ

۲۲- الصَّبْرُجَتَةُ مِنْ الْفَاقَةِ

۲۳- لِكُلِّ ذِمْنٍ قُوَّتْ وَأَنْتَ قُوَّتْ الْمَوْتِ

## مومن کی تکفین

حق اليقین میں حضرت علی علیہ السلام سے مردی ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے اس کے ساتھ قبر میں پچھے سورتیں داخل ہوئیں جن میں سے ایک جو سیے زیادہ خوبصورت اور خوش ہیست پاکیزہ اور معطر ہوئی ہے سرہانے استادہ ہوئی ہے ایک سیدھی جانب اور ایک بائیں جانب ایک چھرے کے سامنے اور ایک پائیں پا اور ایک عقیقی میں استادہ ہوئی ہے۔ پس سوال یا عذاب جس سمت سیدھی آتا ہے اس جانب کی شکل اس کو روکتی ہے۔ سب سے زیادہ خوش روشن دوسروں سے کہتی ہے کہ خدا تھیں جزانے خیر دے تم کون ہو تو سیدھی جانب کی شکل جواب آئتی ہے کہ میں نماز ہوں، بائیں جانب والی کہتی ہے کہ میں زکوٰۃ ہوں، سامنے والی کہتی ہے کہ میں روزہ ہوں، پیچھے والی کہتی ہے کہ میں حج و عمرہ ہوں، پائیں والی کہتی ہے کہ میں بخشش و احسان مومنین ہوں۔ پھر سب اس سے پوچھتے ہیں کہ تو کون ہے کہ ہم سب سے زیادہ خوبصورت ہے تو وہ جواب دیتی ہے کہ میں ولایت آل محمد طیم السلام ہوں۔

(جز المعرف ص ۱۹)

## خطبہ

### توحید باری تعالیٰ

کوفہ کے دارالامارہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنینؑ شریعت رکھتے تھے کہ توف بن خدائد داخل ہوا اور عرض کیا کہ امیر المؤمنینؑ سپورٹیوں سے جالیں آدمی درِ دولت پر کھڑے ہیں۔

فرمایا کہ انہیں میرے پاس نے آجیب وہ سامنے آئے عرض کیا کہ یا ملی۔ آپ اپنے رب کی صفت بیان کیجئے جو آسماؤں میں ہے کہ وہ کیمیلے ہے کیا تھا اور کب تھا اور وہ کس چیز پر ہے؟

فقال علی علیّ بهم فلاما و قفو ابین  
یدیه قال اللہ : یا علیٰ صفت لثاربک هذَا  
الذی فی السماوٰ کیف ہو ؟ کیف کان ؟ و متنی  
کان ؟ و علی ای شئی ہو ؟

یہ سن کر حضرت علیؓ دوزالزمیح گئے اور فرمایا:-  
اے گروہ یہود! مجھ سے اس کا جواب سنو میرے سو اکسی اور کے پاس جانے اور سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔ تحقیق کیمراب بزرگ دبرتر اور ایسا اول ہے کہ جس کی ابتداء ہی نہیں وہ نہ کسی چیز کا آئینختہ ہے اور نہ اس کا کوئی ہے وہ نہ کسی چیز میں حلول کئے ہوئے ہے اور نہ چھپا ہوا ہے کہ اس کو گھیر جائے کے وہ ایسا نہیں ہے کہ وہ نہیں تھا اور اس کے بعد وجود میں آیا اس اس کے نئے کہا جائے کہ وہ حادث ہے بلکہ وہ اس بات سے برتر ہے کہ چیزوں کی کیفیت بیان کرنے والا یہ بیان کر سکے کہ وہ کیسی تھا وہ نہ زائل ہوا اور نہ زمانہ کے اختلاف سے زائل ہو گا حالات کے بدلتے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثلاً اشیاء سے اس کی توصیف نہیں کیجا سکتی۔ فیض نباز اس سے کیونکہ اس کی نعمت کیجا سکتی ہے۔ وہ کسی شے میں نہیں تھا اکہ کہا جائے کہ وہ اب جدا ہے اور زمان سے جدا ہوا کہ کہا جائے کہ کسی حیر میں موجود تھا بلکہ وہ بغیر کسی کیفیت کے ہے بہترگ سے بھی زیادہ غیر بہے اور اشیاء میں ہر یوں سے دوڑتے۔ ایک بنویں سے نکون نہیں اسے

فسوٰی علیٰ جالساً : و قال  
معشو الیهود اسموا منی ولا تپالوا  
ان لا تسائلو احداً غیری : ان ربی  
عنہ وجہ هو الاول لم يبتدها ، و کہ  
ممازج ، معما ، و لاحمال دھما ، و لیا  
شبیع یتقضی ولا محجوب فیخوی  
و کہ کان بعد ان لم یکن فیقاً حادث .  
بل جیل ان یکیف المکیف لہ شیا کیف کان  
بل لم یزول ولا یزول لاختلاف الاذان  
و لیا لتقلب شان بعد شان ، و کیف یوصف  
بالاشیاء ، و کیف ینعت بالا لسن الفصل  
من لم یکن فی الاشیاء فیقال باقی ، و لہ  
یعنی عنها فیقال کامی ، بل هو بلا کیفیة و هو  
اقریب تا قبل الورید ، والبعد فی الشبه من کل  
بعید لا یخفی علیہ من عباده شخوص لحظة  
و کا کر و لفظة ، و لکا از دلاف رقصة ، و لکا

پوشیدہ ہے اور نہ ایک لمحیٰ کیسے بھی اعاظت کی تکرار اس سے مخفی ہے 'یعنی وہ سب ظاہر و باطن جانتا ہے اپنے تک کوئی ٹیڈا نہیں ایک ایک ذرا بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ کسی کے قدم کے نشان ہوتا انکو بھی وہ جانتا ہے ایک رات کے نہ صریح سے میں نہ وہ نزور پا زندگی محتاج ہے اور سچے جھوٹ و نثار کی مفہوم کا جگہ وہ غرور ہو جاتے ہیں نہ رات کی تاریکی اس پر اڑانداز ہوتی ہے اور نہ دن کا زوال گری کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوتے ہیں جس کا اپنی مخلوق میں وہ ارادہ کرے۔ پس وہ ہر مکان و زمان ہر انہیا وزماں اور ہر لمحہ کا علم رکھتا ہے

اس نے اشیاء کو نہ کی

پہلے کے اصول کی موجودگی کی بنابر پیدائیا اور نہ پہلے سے موجود اشیاء کو دیکھ کر بایک جس چیز کو پیدائیا جیسا وہ چاہا اور اس مخلوق کو قائم کر دیا (کامل کر دیا) اور جو صورت بھی بنائی بہترین بنان جیسا کہ وہ چاہا دے اپنی بلندی میں کیتا ہے کسی چیز کیلئے اس سے کوئی کاوش نہیں مخلوق میں سے کسی کی طاعت سے اس کو کوئی قابلہ نہیں ہو سکی وہ دعا کرنے والوں کی دعا، جلد قبول کرتا ہے۔ زمین و آسمان کے طائفہ اسکے طبق اگر اڑیں وہ گزر سے ہو سے لوگوں کی موت سے اسی طرح واقع ہے جس طرح وہ بعد میں آئے والے زندہ لوگوں کا علم رکھتا ہے اس کا علم آسمانوں کی بلندیوں سے تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ زمین کے اندر کی چیزوں کا ہے۔ اسکو ہر شے کا علم حاصل ہے نہ کوئی آوازا اسکو حیرت میں ڈالتی ہے اور نہ زیانوں کا اختلاف وہ مختلف آوازوں کو بغیر احضار و جوارج کے سُنتا ہے وہ موتلطف دبر و بیسر اور تمام امور کا عالم ہے وہ دامغاً زندہ اور قائم رہنے والا اور پاک ہے اس نے موئی سے بغیر زبان کے اور بغیر ہونٹ و حبڑو کے کلام فرمایا۔ وہ صفات کی لیفت سے پاک ہے جس نے گمان کی کہ ہمارا اللہ محدود ہے وہ خالق و معبود سے طالب ہے اور جس نے خیال کیا کہ مکان اس کا احاطہ کیسے ہو سے ہے تو اسکو حیرت

انبساط خطوة، في غسل ليل داجه ولا داجه  
لا ينقشى عليه القمر المنير، ولا انبساط  
الشمس ذات المؤد بضوء حما في الكروء  
ولا اقبال ليل مقبل، ولا ادب ابارنهادا  
مدبر، الا وهو محيط بما يريده من  
تكتونيه. فهو العالم بكل مكان وكل  
حين و ادن، وكل نهاية وعدة والا  
صلة الى المخلق مصروف، والحمد الى غيره  
منسوب، لم يخلق الاشياء من اصول  
اولية، ولا با امثل كانت قبله يديه،  
بل خلق ما خلق فاقام خلقه، وصور ما صور  
فاحسن صورته، توحد في علوه فليس لغنى  
منه امتناع، ولا له بطاعة شئ من خلقه  
انتقام، اجابته للداعين سرعة والملائكة  
في السموات والارضين له طبيعة، علمه  
بالاموات البائدين، كعلمه بالاحياء  
المتكلبين، وعلمه بما في السموات العلى،  
كعلمه بما في الارض السفل، وعلمه بكل شئ  
لا تحبها الا صوات ولا تشغله اللغات،  
سمع لاصوات مختلفه، بلا جوارح له  
مختلفة مدبر بعيد، عالم بالامور حتى  
قيود، بمحاذنه كل مد موسى تكليمها بلا جوارح  
ولا ادوات، ولا شفة ولا لحوات، بمحاذنه  
دقعاب عن تكيف الصفات، من ذمم ذات  
الهنا محدود، فقد جهل الخالق المعبد  
ومن ذكر ان الماكن به تحبيط، لزمه

اور مختلف گھیرتی ہیں پلکہ وہ ہر مکان کا احاطہ کئے  
اے متکلف اگر تو خدا کی تعریف کرنے میں متزلیٰ ہبہ بہادر ہے،  
تو جرسیں دیکائیں اور اسرا فیل کی صفت بیان کر۔ افسوس کو اپنے  
جیسی مخلوق کی صفت بیان نہیں کر سکتا تو فاقع و معبد کی صفت کیسے بیان  
کر سکا۔ تو زیادہ سے زیادہ ہمیت و اعتماد و جوارہ وائے  
رب کا ادراک کر سکتا ہے۔ پس تو کس طرح ایسی ہمیت کا صفت  
کر سکے گا جس کو نہ نہدا آتی ہے اور نہ غنودگی جو کچھ زمینوں اور  
آسمانوں میں اور ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے  
اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

الْحِيَةُ وَالْمُتَحْلِيلُ، بَلْ هُوَ الْحَيْطُ بِكُلِّ مَا  
فَانَّ كَنْتَ صَادِقًا بِهَا الْمُتَكَلِّفُ لِوَصْفِ الْجَنِّ  
بِخَلَافِ التَّنْزِيلِ وَالْبِرهَانِ، فَصَفَ لِي جِيلٌ  
وَمِيكَاتٌ وَاسْوَافِيلٌ لِهِيجَاهَاتٍ، وَالْعَجَزُ عَنِ  
صَفَةِ مُخْلُوقٍ مُثَالٍ وَلِصَفَةِ الْمُتَانِ الْمَعْبُودِ،  
وَأَنْتَ (إِنَّا) تَدْرِكُ صَفَةَ رَبِّ الْجَهَنَّمِ وَ  
الْأَدَوَاتِ، فَكَيْفَ مَنْ لَمْ تَأْخُذْهُ سَنَةٌ وَلَا  
نَوْمٌ، لَهُ مَا فِي الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ مَا بَيْنَهُمَا  
وَهُوَ بِالْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(حلیۃ الاولیاء بیہ امداد)

## خطبہ در منیر لست عذر یار

یہ علم و معرفت اور رشد و ہدایت کا ایک عظیم اثنان فراز ہے جو سالہاں مال کیتے طاہرین علیہم السلام اور مخصوص اصحاب و عرفائیں  
سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہا اور بالآخر امام رضا علیہ السلام نے ایک سال روز غدیر اپنے خاص اصحاب کے اجتماع میں جشن غدیر میں یہ خطبہ بتایا  
حاضرین میں آپ کے ایک صاحب محبوب فیض بن محمد بھی موجود تھے جنہوں نے ۱۵۷ھ میں سعید بن ہارون المرزوqi سے بیان کیا کہ ایک روز غدیر میں  
امام رضا علیہ السلام کے درآمدس پر صاف ہوا تو دیکھا کہ حضرت کے مخصوص اصحاب جمع تھے اور صب کو طعام غدیر کی دعوت تھی۔ امام نے حکم  
دیا کہ ماضین میں بر صحابی کے گھر اس کے اہل و عمال کے لئے بھی طعام غدیر کی وجہا جائے اور اس کے ماتحت ہی غدیری تھوڑی خلعت انگوٹھیاں اور  
مکلن کپڑوں کے پیسے جائیں۔ تمام انتظامات کے بعد امام علیہ السلام روفق افزوز بزم غدیر ہوتے۔ منبر پر تشریف یافتیا کہ ارشاد فرمانے  
لگ کریں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا اور وہ میرے جد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے پدر عالی مقدار امام محمد باقر علیہ  
السلام سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے میرے جد امام جعفر علیہ السلام سے سننا کیک  
سال ۱۸ ارزیج کو یوم جمعہ آگی، گویا دو عیدوں کا قران السعدین ہو گیا۔ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام طبوع آنفاب سے پانچ  
گھنٹے کے بعد دولت سرا سے برآمد ہوتے اور سجدہ کوہ میں منبر پر روفق افزوز ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور خدا کی بیسی حد کی کراس کے  
مثل کی نے سناتھا اور ایسی شادک حس کے مثل کی نے بیان کیا تھا۔

الحمد لله الذي جعل الحمد من غير حلجة  
تمام حواس الله يکینے ہے جس نے پنهان اپنی کسی حاجت کے  
منه الى حامد فيه طلاق يقامن طرق الاعتراف  
حمد کو اپنے نئے قرار دیا یہ سماں کی رجب بیت الی موت کے راستوں

میں سے ایک راستہ ہے اور اس کی رحمت کے ازیاد کا سبب ہے اور طالبِ کیتھے اس کی عظمت کی دلیل ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ خیرتِ حجۃ اس کے بندے اسے اور رسول ہیں۔ اللہ نے روزِ اذل ہمارے ان کو سابقین میں سے تمام امتوں پر (شاہد رہنے کے لئے) اپنے علم کی بنابر پر فتح کیا اور اور نو ہی کا حکم دیتے والا بنا کر اپنے نبیوں میں برگزیدہ کیا اور اپنے فرانس کے ادا کرنے والی مقام عطا فرمایا جس کو نہ کوئی آنکھ دیکھ سکتی اور نہ فارکی بلندی اس تک پہنچ سکتی ہے اور اس کے اسرار میں خیالات کی گہرائیاں اس کا تصور نہیں کر سکتیں۔ اس جباریاً<sup>۱</sup> کے سو اکونی الرٹ نہیں! اس نے نبوت کا اعتراف اپنی الموہبیت کے اعتراف سے قریب کیا اور آخرت کو اپنے کرم ہے ایسا مختبیں کیا کہ مخلوقات میں سے کوئی شخص بھی اس بزرگی تک نہیں پہنچ سکا پس وہ اپنی خصوصیت کی بناء پر اسی بزرگی کے ہیں ہیں جب تک ہر وہ ذات جو اپنی اصلی حالت میں بدل جانے کا نقش رکھتی ہے ایسی خصوصیت کی حامل نہیں اور ہمیں آپ کے مزید احترام کیتے آپ پر درود بھیجیں کا حکم دیا گیا اور اس کو دعا کر نیوائے کی دعا کی قبولیت کا راستہ بنایا۔ پس آپ پر اللہ کی رحمت نازل ہو اور آپ کو مزید بزرگ شرف اور عظمت عطا ہو کہ جس پر تھیڈہ کیا سکے اور تائید کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ تحقیق کا سر نے اپنے بتی کے بعد اپنی ذات کیتھے اپنی مخلوق میں سے کچھ ہمیشوں کو خصوص کر لیا ہے اور اس نہیں اپنے تمام اعلیٰ تکمیل سے بلند کیا اپنی خصوص رہتی ہے فائز کی اور اپنادائی الی الحق بنایا اور اس تجویز پر رشد و پیادت کیا تھا قرن قرن اور ہر رہبیت کیتھے دلیلیں بنایا۔ اخیں روزِ اذل نور کی صورت میں خلق فرمایا ہوا سکی جو کیسا تھہ گویا ہوا اور اپنی بزرگی کی شکر کی یادیگی ان پر الہام کی۔ اسکی حکومت، ربویت اور سلطنت لوگوں کی

بربویتیہ و سبیا الی المزید من رحمته و حجه للطالب من فضلہ، و اشهدان لا اله الا الله وحدہ لا شريك له و اشهدان محمدًا عبد رسوله استخلفه في القدر، على سائر الامم على علم منه، و انتجبه من النبيين امرا و ناهيا عنه، اقامه في الاداء مقامه اذ كان لا تدركه الابصار، ولا تحويه، خواص الافكار، ولا تمثله غير امعن انطليون في الاسوار، لا الله الا هو الملائكة الجبار، قرن الاعتراف ببنوته بالاعتراف بالوهبيته، و اختصه من تكومته بالله يلحقه فيه احد من بوئته فهو اهل ذلك سفاصته اذ لا يختعن من بشوبه التقى و لا يخال من يلحقه التقنيين و امرنا بالصلوة عليه مزيداً في تكرمه و طريقاً للداعي الى اجماعه فصلى الله عليه و كرم، و شرف و عظم، مزيداً لا يلحقه التقى، ولا ينقطع على التائيد و ان الله اختعن لنفسه من بعد نبئيه من بريته خاصة علامهم بتعلية و سما بهم الى رتبة، و جعل لهم الدعاء بالحق اليه و الاعداء بالاسرار شاد عليه، لقرن قرن و ذمن ذمن، الشاهد في العقدة النوار انطقها بتمجيد و الهمها شکر تمجيد و جعلها حججاً على كل معترض له عملکه الربوبية، و سلطان العبودية، و

کے معتبر فیون کیلئے جنت قرار دیا اور انھیں اپنے مخلوق پر گواہ بنایا اور اپنے امر میں سے جس پر چالا انھیں ول بنایا اور انھیں اپنی شیت کا ترجمان اور ارادہ کی زبان قرار دکی اور ایسا بنہ بنایا جو قول میں اس پر سبقت نہیں کرتا وہ اس کے قول پر عمل کرتے ہیں جو کچھ ان کے سامنے یا پھر ہے وہ سب جانتے ہیں وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے گراس کی جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اس کے احکام کے مطابق احکام دیتے ہیں اس کی سنت کے موافق راہ مل اختیار کرتے ہیں اس کے قوانین پر اعتیار کرتے ہیں اس کے نزاع کا ذرا کرتے ہیں اس نے مخلوق کو حیوانات اور بہرے والدھے بنائے ہیں تھوڑا دیا یا کم انھیں ایسی عقلیں عطا فرمائیں جو ان کے مشاہدات سے ملتی ہوئیں اور ان کے جام میں امتیاز پیدا کیا ایسا ان کے نقوص میں حق کو قرار دیا ان کے جو اس کو اس کے تابع کیا اور کا نوں، انکھوں، افکار اور رخواط کے درمیان مقرر کیا۔ اپنی جنت کو ان پر لازم قرار دیا اور اس کے ذریعہ ان پر جنت قائم کی اور اس کے ذریعہ اپنی دلیل دکھانی اور انھیں ان چیزوں سے گویا کیا جس کی ان کی ذریت نے گوہی دی جو اس کی قدرت سے قائم ہوئی۔ و نیز فرمایا:-

اے گروہ مولین خدا سے بزرگ و برتر نے اس یوم سعید میت تمہارے لئے دو عیدیں قرار دی ہیں جو بہت عظیم ہیں جن میں سے ایک ہمیں قائم ہیں ہوتی گمراہی اپنے اہل کیلئے تاکہ اس کے ذریعہ اپنی بہتریں منتوں کی تمہارے لئے تکمیل کر لے اور تمھیں اپنی راہ ہائیت سے واقف کرے اور اپنی ہدایت کے فور سے تمہارتے ذریعہ استفادہ حاصل کرنیوالوں کے آثار سے واقف کرائے اور اپنے مطلوبہ راست پر پلاٹے اور اپنی بخشش اکتوشگواری تمہارے لئے زیادہ کر دے پس اس نے قرار دیا کہ یوم جمعہ تم سب جمع ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو تو تاکہ جو کچھ سرزد ہو چکا ہے اس سے پاک ہو سکو اور جو کچھ اکتساب بکیا ہے

ا شهد لهم خلقه، و لا هم مasher من امره و جعلهم تراجمه مشيته، والسن ارادته عبد الا يسبقونه بالقول و هم بما رأه يعملون، يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يشقعون الامن ارتضي و بهم من خشية مشفعون، يحكمون باحكاما و يستون بسنة، و يعتمدون حدوده، ويؤدون فرضه، ولم يدع الخلق في بحثها صماء ولا عمياه بكماء، بل جعل لهم عقولاً ما نجت شواهدهم و تفرق في هيأة كلهم و حقائقها في نفوسهم واستبعد لها حواسهم فقرورها بين اسماء و ظواهر و افكار و خواطر النزاهة بهما حجة و اراهيم بها محجة و انتفاثهم بما شهدت به بالسن ذرية بما قام فيها من قدرته -

و منها:-

فَلَمَّا ثُمَّانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَمْ مَعْتَنِيَ الْمُؤْمِنِينَ فِي هَذَا يَوْمِ عِيدِيَنْ عَظِيمَيْنِ كَبِيرَيْنِ لَا يَقُولُ أَحَدٌ هُمَا الْإِبْصَارِيَّةِ لِكُلِّ عَنْدَكُمْ جَمِيلٌ صَنَعٌ، وَيَقْنَعُكُمْ عَلَى طَرِيقِ لِرْشَدٍ وَيَقْنَعُكُمَا أَثَارَ الْمُسْتَفِيَيْنِ بِنُورِ هَذَا يَتِهِ، وَيَسْلَكُكُمْ مِنْهَا جَرْقَصَدَةً وَيُوَفِّ عَلَيْكُمْ هَمَّيْنِ رَغْدَةً، فَجَعَلَ الْجَمِيعَ مُجْمَعًا نَذْبَ الْيَهِ، لِتَطْهِيرِ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَخَسْلَ مَا أَوْقَعَتْهُ مَكَاسِبُ السُّوءِ مِنْ مُثْلِهِ

کریں اس کو دھوکو جو ایکہ وسرے کے مثل ہوں اور مومنین اسکا ذکر  
متقین اسکا خوف بیان کریں اور اس روزان کے اعمال کا دگنہ تو اب  
عطاف زایا بمقابلہ اہل طاعت کے جھیں ان کے قبل کے زمانہ میں عطا ہوا  
تھا اور اس کو اس طرح قرار دیا کہ تجسس کم کر کل تعمیل نہ بروئی تھی عطا  
تو اب بھی نہ ہوتا تھا اور اس کی طاعت میں مہیا ہے نہ یعنی تھے اور اسکی طاعت  
میں صحیح نفعیت اور ترغیب نہ دیتے تھے اس کی توحید اس کے بغیر کہ نہ ہوتی  
کے اعتراف کے بغیر قول نہیں ہوتی اور جرس کی ولایت کا حکم دیا گیا ہے  
اسکی ولایت کے بغیر کسی کا دین قبول ہی نہیں ہوتا۔ اس باب طاعت بغیر کے  
اور اسکے ماجحان حصت کے تسلیک کے درست نہیں ہوتے اور  
خدائی نے یوم درج اپنے نبی پر نازل کیا جکل و مصافت اپنے مخلصین  
اور پسندیدہ لوگوں میں کل اور حکم دیا کہ اسکی تبلیغ کریں اور مذاہفین و  
کچھ رفتار لوگوں کی ساتھ اکٹھا ہوئے کو ترک کریں اور ان کے خطرات سے  
خفاہت کی خصامت دی اور اہل شک و ارتکاذ کے قلوب میں چھپیں ہوں  
خباشت کی ظاہر کر دیا پس مومن و منافق سب نے سمجھ لیا اور مومنین  
حق پر ثابت ہو گئے اور مذاہفین کی جہالت اور گمراہوں کی حیثیت میں  
اضافہ ہو گیا۔ دامنوں سے کاشنے لئے اور اپنے بازو دیکھنے لئے  
بولنے والے نے بولا۔ بکوس کرنے والے نے بکوس کی گمراہ نے  
اپنی غلائی کو جاری رکھا جس میں وہ پہلے سے تھا۔ ایک گروہ نے هرف  
زبان سے فرمابرداری کی جو حقایق ایمان کے سواتھی ایک گروہ  
نے ایمان کی پچائی اور ایمان سے طاعت کی اور خدا نے اپنے دین  
کو کامی کر دیا اور اپنے نبی، مومنین اور تابعین کی آنکھوں کو  
محشر کیا۔ یہ وہ تھا جسے تمہیں سے بعض نے دیکھا تھا اور بعض  
کو پہنچا یا گیا۔ اور اللہ کے اچھے کلامات صابرین پر تمام ہوئے  
اور اللہ نے وہ سب نیت و نابود کر دیا جو فرعون، قارون،  
اور ہامان اور ان کے شکر نے کیا تھا۔ انکھ بلند و بالا منصوبے خاک  
میں گئے اور جو باقی رہ گیا وہ مگر ابی کی تلخیت تھی۔ لوگ پاگل بن

الى مثله وذكرى للمؤمنين وتبليغ خشية المتقين  
وذهب من ثواب الاعمال فيه اضعاف ماده به لا  
هل طاعته في الديام قبله، وجعله لا يتم الباب إلا  
لما أمر به، والاشهاد عمما نهى عنه والبعض  
بطاعة فيما حث عليه، ونذر به عليه، فلا  
يقبل توحيد إلا بالاعتراف لنبيه بنبوته  
وكلا يقبل ديننا إلا بولايته من أمر بولايته،  
ولا منتظم اسباب طاعة إلا بالتسليط  
بعصمه، وعصمه أهل ولایة وآمنزل على  
نبیه في يوم الدوحة ما بين به عن ارادته  
في خلصائه وذوى احتجائه، وامض بالبلوغ  
وترك الحفل باهل الزينة والمناقف وضمن  
له خصيمته منهم وكشف من تجايا العسل  
المربيب، وضمامير اهل الاستداد، مادر من  
فيه فعقله المؤمن والمناقف، وثبت على الحق  
ثابت، وازدادت جهالة المناقق وحمية  
الممارق، ووقع العرض على المتواجد والغائب  
على السواعد، ونطق ناطق، ونفع ناعق  
واستمر على مارقيته مارق وقع الاذعان  
من طاغية بالاسان دون حقائق الایمان  
ومن طاغية بالاسان وصدق الایمان و  
اكمل الله دينه، واقر عين نبیه والمؤمنين  
والتابعین وكان ما شهدوا بعضاهم وبليغ  
بعضاهم وتمت كلامة الله الحسنى على الصابرين  
دد هو الله ما صنع فرعون وقارون وهمان  
وجوده وما كانوا يعرضون وبقيت حشالة

کے علاوہ کچھ بھی نہ پلتے تھے۔ خدا ان کے شہروں میں انھیں قتل کرنے اور ان کے اثار کو اور ان کے شہنماں کو مٹانے والے اور حسرتوں کیسا تھا عقوبتوں میں بدلاؤ کرنے والا ہے اور جو کچھ انھوں نے فرش پھیلایا ہے اسی سے لفڑی ہونے والے ہیں ان کی گرد نیس دراز ہوتے والے ہیں انھیں دین خدا پر قدرت وی گئی جتنی کچھ انھوں نے اسکو بدل دالا اور اس کے کچھ احکام بھی بدل دیئے اور بعض احکام میں تغیر پیدا کر دیا۔ عنقریب اش کی مدارس کے دشمنوں کے خلاف اپنے وقت پر آئیوال ہے بیٹک انتہی الیف و خیر ہے اور جو کچھ تم نے سنا وہ کافی اور پوچھنے والا ہے پس خود راتاں سے کام لو خدا تم پر تم کرے تمہاری فزیاد و رفت خدا کے پاس نبول ہو زیادی ہے اور تمہاری رغبت مقبول ہے ایسکی شریعت کا تقدیر کرو اور اس کے راستے سے نمک رہو اور اسے راستہ پرنا چلو جو تم کو راہ خدا سے ڈو کر دے۔

تحقیق کہ آجکا دن بہت عظیم الشان ہے جس میں کثیر و آسودگی اور مدارج کی بلندی قرار دی گئی ہے اور خدا کی جیتن و انجیگی ہیں۔ یہ (خدا کے اسرار) واضح کرنے کا دن ہے یہ مولوں کے طریقے حقیقت کا دن ہے یہ دین کے کمال ہونیکا دن ہے۔ یہ کیئے ہوئے ہمدرد کے وفا کا دن ہے۔ یہ شاہد و شہود کا دن ہے یہ تفاق و انکار کے گروہوں کے کوئی نہ کا دن ہے۔ یہ بیان کے حقیقتیں یا ان کریکا دن ہے یہ شیطان کو دور کرنے کا دن ہے یہ حق کے ثابت ہونیکا دن ہے یہ اس فیصلہ کا دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ لاگر کا دن ہے جس سے تم توگ روگداں ہویں رشد و بدایت کا دن ہے اور بندوں کی اذایش کا دن ہے یہ سیریز کا راستہ تباہی کا دن ہے۔ یہ سینے کے مخفی رازوں کو فاش کرنے کا دن ہے اور پوشیدہ امور کے ظاہر کریکا دن ہے۔ یہ مخصوص صیعہ کے لئے قرآن کی ایات کی ملات کرنیکا دن ہے۔ یہ شیٹ (وہی آدم) کا دن ہے۔ یہ اوریں کا دن ہے یہ یوشع (وہی موسیٰ) کا دن ہے یہ شمعون (وہی میلہ)

من الفضل لا يأalon الناس خبلا يقصدهم الله  
في ديارهم ويمحوا الله اثارهم ويبعد عنهم  
ديعقبهم عن قرب الحسراة، ويتحققهم من  
بسط اففهم، ومذاعناتهم ومكنهم من  
دين الله حتى بدلوه، ومن حكمه حتى بدلوه  
ومن حكمه حتى غيره، وسيأتي نصوات الله على  
عددة لحيته والله لطيف خبيه، وفي دوت  
ما سمعتم كفائية وبلغه، فتأملوا حكم الله  
ما ندىكم الله اليه، وحكمه عليه، واصدروا  
شوعه واصلكوااتهجه ولا تتبعوا السبيل  
فتفرق بكم عن سبيله۔

أَنْ هَذَا يَوْمُ عَظِيمِ الشَّانِ، فِيهِ وَقْعُ الْفَرْجِ  
رَفْعَتِ الْدَّرْجِ، وَضَحْتِ الْجَنَاحِ، وَهُوَ يَوْمُ الْإِيْفَةِ  
وَالْأَنْضَاحِ عَنِ الْمَقَامِ الصَّوَاحِ وَيَوْمُ الَّذِينَ فَلَوْمَ  
عَهْدَ الْمَهْوُدِ وَيَوْمَ الشَّاهِدِ الشَّهُودِ، وَيَوْمَ  
تَبِيَانِ الْعَوْدِ عَنِ النَّفَاقِ وَالْجُنُودِ وَيَوْمَ الْبَيْانِ  
عَنْ حَقَائِيقِ الْإِيمَانِ وَيَوْمَ دَحْرِ الشَّيْطَانِ  
وَيَوْمِ الْبَرْهَانِ هَذَا يَوْمُ الْعَنْصُلِ الَّذِي كَنْتُمْ  
تَوَعَّدُونَ، هَذَا يَوْمُ الْمُلَأِ الْأَعْلَى اِنْتَهَى  
مَعْرِضُونَ، هَذَا يَوْمُ الْاِرْشَادِ وَيَوْمُ مَحْنَةِ  
الْعِبَادِ وَيَوْمُ الدَّلِيلِ عَلَى الرَّوَادِ هَذِهِ يَوْمٌ  
ابدِي خُفَا يَا الصَّدُورِ، وَمَضْرِراتِ الْاُمُورِ  
هَذَا يَوْمُ الْبَصِيرَةِ عَلَى اهْلِ الْمُحْصَنِ هَذَا  
يَوْمُ شَيْثِ هَذَا يَوْمُ ادْرَسِ هَذَا يَوْمُ يُوشِعَ  
هَذَا يَوْمُ شَمْوَنَ هَذَا يَوْمُ امِنِ الْمَامُونِ هَذَا

کا دن ہے یہ امن والان کا دن ہے یہ مخفوظ و مکون (راز) کے ظاہر ہوئیا  
دن ہے یہ پوشیدہ حقیقوں کے اکٹھات کا دن ہے۔

یوم غدیر کے فضائل میں مولاً اسی طرح یہ ایسا دن ہے یہ  
ایسا دن ہے.... فرماتے گئے چھار شاد فرمایا کہ:-  
پس خدا سے عزوجل کو حافظ و ناطر جاؤ اور اس سے ڈرتے رہو اسکے  
احکام سنو اور اس کی طاعت کرو اس سے کر کرنے سے ڈرو اسکو  
دہو کہ دینے کی کوشش نہ کرو اپنے ضمیر کی تلاش کرتے رہو اور اس سے  
کمی نہ کرو اور اس کی توجیہ کے ذریعہ اور اس طاعت کے ذریعہ جیکا  
تمہیں حکم دیا گیا ہے تقرب الہی حاصل کرو کفار کیسا تم متسک نہ ہو  
کسی گراہ کو تم کو راہ ہر بیان سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہونے دو۔  
مگر لوگوں اور گراہ کرنیوالوں کی اباع میں راہ بیان سے منف شہر  
خداوند تعالیٰ تو ان میں گردہ کفار کے ایک دنی کی بات بطور مذمت  
عقل فرمائیکر (بروز قیامت وہ کہیگا) ہم نے اپنے سرداروں اور  
بزرگوں کی طاعت کی تھی گر انھوں نے ہمیں گراہ کر دیا ہے ہماری پانی  
والے تو انکو دوہرے عذاب کا مرہ چکھا اور ان پر بہت بری لعنت  
کرو نیز فرماتا ہے کہ جب تم جنم میں ایک درست سے چھڑا کرو گے کرو  
لوگ ان لوگوں سے جہنمولتے استکار کیا تھا کہیں گے کہ ہم نے تمہاری  
پیرروی کی تھی کیا تم اب ہمکو عذاب خدا سے بچا لو گے تو وہ جواب نیکے  
کا اگر ہم خود بیان یافتہ ہوتے تو تمہاری بھی خدمت کرتے کیا تم  
جانتے ہو کہ یہاں استکاری کی کیا معنی ہیں۔ یہ ایک ترک طاعت  
ہے جو خدا نے تم پر واجب کی تھی اور اس کی برتری بتائی تھی گر  
انھوں نے ایک متابعت نہ کی۔ قرآن میں اس قسم کے تذکرے کثرت  
سے ہیں تاکہ تمہیر کرنیوالا غور و فکر کرے اور تنبیہ و نصیحت کو سمجھو۔  
اسے صاحبان ایمان خداوند عزوجل فرماتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو  
دوست رکھتا ہے جو صفتِ باز صکرا سکی راہ میں چھا دکرتے ہیں  
گویا کہ وہ سیسے پلانی ہوئی دیوار ہیں "کیا تم جانتے ہو کہ خدا کی بیل

یوم اظہار الموصوف من المکثون هذیوم  
اماً اسوانٰ... .

فلم ینزل علیہ السلام يقول هذا  
یوم هذیوم هذیوم حتى قال :-  
فِرَاقِبُوا إِلَهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَوَّةُ وَالسَّمْعُوُالْهُ وَ  
الطَّيْعَةُ وَاحْذَرُوا الْمَكْوُولَاتِ تَخَادِعَةُ، وَ  
فَتَشُواضِمَائِيكُمْ وَلَا تَوَارِبُوهُ وَلَا تَقْرِبُوا  
إِلَى إِلَهٍ بِتَوْحِيدِهِ وَطَاعَةُ مِنْ أَمْرِكُمْ أَنْ  
تَطْبِعُهُ، وَلَا تَتَسْكُو بِعَصْمِ الْكَوَافِرِ وَلَا  
يُجْنِبُهُ بِكَمِ الْعَقِيْ، وَلَا تَنْصُلُونَ سَبِيلَ الرِّشادِ  
بِاتِّبَاعِ اولُمَّكَ الذِّينَ ضَلَّوْا وَاصْبَلُوا قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى مِنْ قَائِمٍ فِي طَانَقَةٍ ذَكَرُهُمْ بِالْذَّمِنِيْ كَتَبَهُ  
إِذَا أَطْعَنَا سَادَتْنَا وَكَبَوْأَسَانَا فَاضْلَوْنَا السَّبِيلَ  
رَبَّنَا أَتَهُمْ ضَعَفِينَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَيْمِ لَهُنَا  
كَبِيرُوا، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذْ يَتَحَاجِجُونَ فِي  
النَّاسِ فَيَقُولُ الْفَعْلَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا  
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهُمْ لَنَا مَغْنُونَ عَنْنَا مِنْ  
عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَوْهُدَانَا إِلَهٌ  
لِهِمْ دِيْنُنَا كُمْ، افَتَرَاهُونَ الْاسْتَكْبَارُ مَا هُوَ؟  
هُوَ قَرْتَكَ الطَّاعَةُ لِهِنَّا إِنَّ اللَّهَ بِطَاعَتِهِ  
وَالْمُرْتَفَعُ عَلَى مِنْ نَدِبَوَا إِلَى مَتَابِعَهُ وَالْقَرَاءُ  
يَنْطَقُ مِنْ هَذَا عِنْ كَثِيرٍ، إِنْ تَدْبِرَهُ مَتَدْبِرٌ  
زَجْرَهُ وَوَعْظَهُ وَأَعْلَمُوا إِيمَانًا الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُذْنِينَ يَعِنَّلُونَ  
فِي سَبِيلِهِ صَفَّا كَانَهُمْ بَنْيَانَ مَرْصُوصٍ" إِنَّهُنَّ  
مَا سَبِيلُ اللَّهِ وَمَنْ سَبِيلُهُ، وَمَنْ صَرَاطُ اللَّهِ

کیا ہے اور اسکی سیل کون لوگ ہیں۔ حراط خدا گون میں اور اس کا طریقہ کون ہیں؟ میں وہ حراط خدا ہوں جس کے راستے پر گر کوئی خدا کامیاب ہے کرنے پلے تو وہ جنم میں پہنچتا ہے۔ میں وہ سیل خدا ہوں جو اس کے بھی کے بعد طاعت کیلئے خدا نے خصب فرمایا ہے۔ میں جنت و جنم کا تقسیم کر دیا ہوں۔ میں فخار اور ایرار پر جنت خدا ہوں میں اور وہ کانوز ہوں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ موت سے پہلے عمل کرنے میں جلدی کرو اور اپنے پروردگار کی مفہومت کی طرف سبقت کرو قبل اس کے کہ وہ چار دیواری کھینچ جائے جبکا باطن رحمت ہے اور قاہر عذاب ہے۔ تم آزاد دگر کوئی تہماری فریاد نہیں سُستے گا تم چھوٹے گر تھاری پیغام کا اعتماد نہ کیا جائیں گا قبل اس کے کہم فریاد طلب کرو اور تہماری مدد کیجائے وقت کے گز جانے سے پہلے عبادات میں عجلت کرو۔ جب تہمارے پاس لذتوں کا مٹا دینے والا (حضرت عزرا ایل) اجاءے پھر تہماری بجائات کے لئے کوئی راہ میگی ز تھارے لئے جھٹکا راہو گا اور نہ رہائی تاکہ تم واپس پہنچو دنیا میں تہمارے اہل و خیال سے ملنے جلنے کی مردت کے منتفع ہو جلنے اپنے بھائیوں سے شکری کرے اور صفا کی عطا کر دہ نعمتوں پر تکڑا کرنے کی مردت کے منتفع ہو جانے پر انہم پر رحم کرے۔ تم مخدود مجتمع ہو جاؤ خدا تہماری پر گنگو کو رفع کر دیکا۔ نیکی کرو تو اللہ تہمارے درمیان الففت پیدا کریں۔ اللہ کی نعمتوں میں سے عیدوں سے پہلے یا بعد ہر یہے دیا کرو کیونکہ اس میں تہمارے دگنا نہ ابھے۔ آگہ ہو جاؤ کہ اسی طرح اس روز تسلیکی مال اور عمر کو ٹڑھاتی ہے اور اس روز ایک دوسرے پر ہمہ بان ہونا اللہ کی جنت کے بہتر کا منتفع ہوتا ہے اس لذت پیسے بھائیوں اور عیال کے تھ فخر کیسا تو بخشش کر جنم تم میں استطاعت ہو اور اس روز خندہ پیشانی کا انہما کرو اور لا طاقتوں میں انہما مرت کرو۔ تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے تین بھتیں دیں پس تھیں چاہئے کہ ہزو رس مندوں کے ساتھ اور زیادہ نیکی کریں۔ ضمیعون کو اپنے ساتھ کھانے میں

ومن طریقہ ؟ أنا صواتا طاله الظی مت لہ  
یسئلکہ بطاعة الله فیہ هوی به الی النار  
و اناسیلہ الظی نصیب لله تباع بعد نبیه،  
انا قیم الجنة والنار، و انا حجۃ الله  
علی الفحاج و الابواه، انا نور الانوار  
فأنتبهوا و قدۃ الغفلة و بادروا بالعمل  
قبل حلول الدهل، و سابقو الی مغفرة من  
دینکم قبل ان یضرب بسوی باطنہ الرحمة و  
ظاهر العذاب فتادوا فلا یسمع ذلکم  
و تضجوا فلا یحفل بضمیحکمہ و قبل ان  
 تستغیثوا فلا تغاثوا، فسارعوا الی الطاعات  
قبل فوت الاوقات، فكان قد جاءكم هادم  
للذات، فلامنا من نجاة ولا محييٌّ تخلص  
عودوا رحمة الله بعد انقضاء بكم عکمہ  
بالمتوسعة على عيالکم و بالبر باخوانکم،  
و اشکر على ما منحکمہ، و اجمعوا يجمعوا الله  
شمکمہ، و تبارزوا يصل الله الفتکم و تحددوا  
نعمتة الله كما هناكم، بالثواب فیہ علی الضعف  
الاعیاد قبله او بعده، الاف مثله، والبریه  
یشمر المآل و یزید فی العمر، والمعاطف فیہ  
یتفقی رحمة الله و عطفه، و هبوا الاخوات  
وعيالکم عن فضلہ بالجهد من جودکم و  
بماتزاله القدرة من استطاعتکم و اظهروا  
البشو فیما بینکم، والسرور فی ملائکتم  
والحمد لله علی ما منحکمہ، وعدوا بالمزید  
من الخیر علی اهل التامیل لكم، وساوا و

شرکیں اور جتنی تھاری استطاعت ہو انہیں کھلائیں اللہ کی جانب سے اس روز ایک دریم کی خیرات کا عرض ایک لاکھر دریم بلکہ اس سے زیادہ کی خیرت کے ثواب کے برایہ ہے اس روشنکے روزہ کی خدا نے تھریں دلانے ہے اور اس کے لئے ثواب عظیم قرار دیا ہے اسکا تھار سنتے کافی ہے اور جس نے اپنے بھائی کی دروازی کی اسکا اجر اس کے مثل ہے جس نے اس روز روزہ رکھا اور شب باشی کی اور اور جس نے کسی درد میں کو اس رات افطار کرایا تو گویا اس نے کو افطار کرایا۔

جب تم ایک درس سے ملاقات کرو تو سلام کر کے معافی کرو اور اس روز ایک دوسرے کو نہیں دیا کرو۔ حافظ کو چاہیے کہ ثابت کو اور غنی غیر کو اور قوی ضعیف کو چاہیے کہ پیغام پہونچا دے۔ رسول اللہ نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے۔

صفعاءَ كَهْ فِي مَا كَلَمَ وَ مَا تَبَالَهُ الْقَدْرَةُ مِنْ  
اسْتِطَا عَتَكُمْ وَ عَلَى حِسْبِ أَمَانَكُمْ فَالْحَدَّهُمْ  
فِيهِ بِمَا نَهَى الْفَلَقُ وَ الْمُزِيدُ مِنَ اللَّهِ وَ صَوْمَ  
هَذَا الْيَوْمُ مِمَّا دَرَبَ اللَّهُ أَلَيْهِ وَ جَعَلَ الْجَزَاءَ  
الْعَظِيمَ كُفَايَةً عَنْهُ وَ مِنْ أَسْعَفِ الْأَهَارَ  
مُبِيدًا دَبَرَهُ رَاغِبًا فِلَهُ كَاجِرٌ مِنْ صَاهَ  
هَذَا الْيَوْمُ دَقَامَ لِيَلَةٌ وَ مِنْ فَطَرِهِ مُوْمَنَافِ  
لِيَلَةٌ فَكَانَهَا فَطَرَ فَمَا دَفَأَ مَا (إِنْ قَلَ عَلَيْهِ اللَّهُ)  
فَإِذَا تَلَاقَتِمْ فَتَصَابِحُوا بِالسَّلِيمِ عَنْ حَاجَاتِ  
الْمُنْعَمَةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ لِيَلَةِ الْحَاضِرِ الْمُغَابِبِ  
وَ الشَّاهِدِ الْبَاعِنِ الْغَنِيِّ عَلَى الْفَقِيرِ وَ الْقَوِيِّ  
عَلَى الْضَّعِيفِ، امْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(متذکر شیخ ہادی کاشف الغطا، ص ۶)

## خطبۃ طالوتیہ

رسول خدا کی رحلت کے بعد حضرت علی علیہ السلام کے دشمن یہود و نصاریٰ یا جگل عرب نے تھے بلکہ قریش تھے انہوں نے قرفت ایوب کی اس طرح مرد کی کیفیتی و تتفگ کے امیر المؤمنین سے خلاف حملہ کر لی اس کے بعد ایک ایسے شخص یعنی معاویہ کو آپ کی مقابلہ کھڑا کر دیا جس نے حضرت کی نہیں بیعت کی اور نہ ایک دن بھی اور اسکوں سے گندم نے دیا حالانکہ امیر المؤمنین اختری وقت تک پڑا۔ و نصیحت فراتے رہے جیسا کہ آپ کے کمتوں سے ظاہر ہے ان سب امور کو حضرت نے اچھا اس خطبیں اپنے دوستوں اور منافقین سے خطاب کر کے فرمایا چنانچہ بعد حدود شنافراتے ہیں:-

اَيْتُهَا الْأَمَةُ الَّتِي خَدَعَتْ فَانْخَدَعَتْ  
وَعَرَفَتْ خَدِيْعَةَ مِنْ خَدِعِهَا فَاصْبَرْتَ

۱۔ شاپر رسول خدا کے ناموں ہی ایکٹم ہے:- ارشاد رسالت بیکری خام انبیاء نے اپنے اوصیا کا تقریروا اعلان ۱۸ ارزد بھگپی کو کیا تھا امیر المؤمنین نے یہی ارتشار

فرمایا ہے کہ حضرت آدم کے دھی حضرت شیث و بیبرہ کا اسی لفڑا اعلان ہوا تھا۔ لہذا ۱۸ ارزد بھگپر کے دھی کیلئے تھمدوں دن ہے:-

میں ہاتھ پر ارنے لگے حق اسکے لئے ظاہر پڑا مگر انہوں نے اُسے چھوڑ دیا رہ راست ظاہر ہوئی مگر اسکو تک کر دیا قسم ہے اُس کی جس نے دان کو شکافتہ کیا اور درختوں کو اُگایا اگر تم علم کو اسکے معدن سے لیتے اور بغیر کو اس کے اصلی مقام سے حاصل کرتے تو حق کو اس کے استوار راستے سے اختیار کرتے نہ کہ غلط راستے سے تو ہمارے ہاتھ کا راستہ معین ہو جاتا اور اسلام ہمارے لئے روشن ہو جاتا نتیجہ تھا راستہ ایسا خوشگوار ہوتی اور کوئی تم میں فقیر نہ ہوتا اور کوئی ذمی اور مسلم مظلوم نہ ہوتا لیکن تم نے تاریک راستے اختیار کئے اس نے علم کے دروازے تم پر بند کر دیے گئے۔ تم نے اپنے کو اپنی خواہی کے مطابق کر لیا اور دین میں اختلاف پیدا کیا اور بغیر علم کے دین خدا میں فتوے دیئے لگے اور ائمہ کو تم نے چھوڑ دیا اس نے تم بھی دھنکارے جائز کے لائے ہو گئے اس لئے دھنکار دیے گئے تم میں سے جلد وہی کاٹو گے جو تم نے بولیا تھا اور وہی یا تو گے جس بات کی تھی جو اس پر مصروف ہو گئے تھے تم فروں جانتے ہو کر میں ہمارے بیٹی کا وصی ہوں اور ہمارے پرور ہوں کا منجزہ وہ عالم ہوں جو ہماری اصلاح کرنے والا ہے ہمارے ائمہ کے متعلق تم سے عذر بیہ سوال کیا جائے گا اور ہمارا حضرانی کے ساتھ ہو گا اور کل ای طرف خدا کی طرف لو گے۔

خدا کی قسم اگر میرے ساتھ اتنے بھی آدمی ہوتے جیسے اصحاب طالوت تھے یا جتنے اہل بد رستے تو میں اپنی تواریخ سے یقیناً ایسی ضرب الگاتا کر دہ تم کو حق کی طرف پہنچ لات اور تم کو سچائی کی پایا تھی کہ اسی کی پایا تھی۔

وَاتَّبَعَتْ أَهْوَاءَهَا وَخَبَطَتْ فِي عَشَوَاءَ  
غَوَّا يَتَّهَا، قَدْ أَسْتَبَانَ لِهَا الْحَقُّ فَضَدَّ  
عَنْهُ، وَالظَّرِيقُ الْوَاصِفُ فَتَنَكَّبَهُ أَمَا وَالَّذِي  
فَلَقَ أَحْبَبَهُ وَبِرَّ النِّسَمَةِ لَوْاقَتَبَسَتِهِ الْعِلْمُ  
مِنْ مَعْدَنِهِ وَادْخَرَتِهِ الْخَيْرُ مِنْ مَوْضِعِهِ وَ  
اخْرَجَتِهِ الْطَّرِيقُ مِنْ وَضْحِهِ وَسَلَكَتِهِ الْحَقُّ  
مِنْ نَهْجِهِ، لَا بَتَّهِيجَتْ بِكَمِ السَّبِيلِ، وَبَدَتْ  
لَكَمَا الْعِلْمُ وَاضْنَاءَ الْكَمَ الْأَسْلَمُ وَمَاعَالَ  
فِي كَمِ عَالَ، وَكَلَّا ظَلَمَ مِنْكُمْ مُسْلِمٌ وَكَلَّا هُدَى  
وَلَكُمْ سَلَكَتُمْ سَيِّلَ الظَّلَامِ وَسَدَّتُمْ عَنْكُمْ  
ابْوَابَ الْعِلْمِ، وَتَرَكْتُمْ بِاهْوَانَكُمْ وَأَخْلَقْتُمْ  
فِي دِينِكُمْ وَافْتَيْتُمْ فِي دِينِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ  
وَتَرَكْتُمْ الْأَلَمَةَ فَتَرَكْتُكُمْ فَرْوَيْدَا، عَمَّا  
قَلِيلٌ تَحْصِدُونَ مَا زَرْعَتُمْ وَتَجْدُونَ  
وَخَيْرٌ مَا اجْتَرَيْتُمْ فَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اُنْ وَحْيِي  
نَبِيَّكُمْ، وَخَيْرُهُ دِيَنُ الْعَالَمِ بِإِصْلَاحِكُمْ  
سِيسَا الْكَمَ عَنْ أَمْتَكُمْ فَمَعْهُمْ تَحْشُوْنَ  
وَإِلَى اللَّهِ عَنْدَ أَنْصِيروْنَ

أَمَا وَاللَّهُ لِوَكَانَ لِي عَدَّةُ أَصْحَابٍ  
طَالُوتُ أَوْ عَدَّةٌ أَهْلُ بَدْرٍ لِضَرْبِكُمْ  
بِإِسْبَيْفٍ حَتَّى تُولَّوَ إِلَى الْعَقْ وَتَنْبُوَ إِلَى  
الصَّدْقِ

(متدرک کاشف النظائر ص ۱۷)

"اعراق الحق" از  
شهید شاٹ

## خطبہ فی مرح رسول

حضرت امام حسین علیہ السلام سے مردی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بعد حج باری و صلوٰاتِ ربنا فرمایا:-  
جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ مخلوقات کو پیدا کرے امیر تیرکیسی  
نمودنے کے موجودات کو وجود میں لائے زمین کو پھیلانے اور آسماؤں  
کو بنانے کرنے سے پہلے فلاحت کو ایک شکل پر قائم کیا پھر اپنی عرّت و  
جلال کے لئے ایک نور کو پھیلایا پھر اس کی ضیام سے ایک نو  
چک کریں گے جوئی اور اس صورت میں اٹھا ہونے لگی گے اس میں  
رسول اللہ کی صورت تھی۔ پس اللہ نے فرمایا تم کم رگریہہ و تختیب  
ہو اور تم ہمیں دوسرے انوار و دلیعت ہیں۔ تھماری ہی وجہ  
پہاڑوں کو قائم کیا اور آسماؤں کو بنانے کیا اور یاپی کو جاری کیا۔ اور  
ثواب و عقاب اور حیثیت و جہنم قرار دیا، تمہارے اہلیت کو  
ہدایت کا شان بنایا اور ان میں اپنے اسرار و دلیعت فروائے  
اس طرح سے کہ جھوٹ سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیزوں سے غاء  
نہیں اور کتنا پوشیدہ چیزان سے پوشیدہ نہیں۔ اپنے خلیفہ پر  
میں نے الخسیں جنت قرار دیا اور انکے قلوب میں اپنی عرّت کے  
انوار ساکن کئے اور اپنے خزانوں کے جواہر اور معدنوں سے ناگہ  
کیا پھر اللہ نے اپنی ربویت کی شہادت اور وحدتیت کا اقرار  
لیا۔ یعنی کہ امامت اپنی میں ہے اور نورِ علم انکے ساتھ ہے پھر انہی  
نے خلیفہ کو اپنی خوجیں میں پوشیدہ کر دیا اور اس خوجیں کو اپنے  
محنی علم میں پوشیدہ کیا اور عالمیں کو قائم کیا جا پانی کی نوع اور  
چھاک تھے اور دھوکیں کو بلند کیا اور رہش کو پانی پر قائم کی  
پھر مختلف قسم کے بلا کنکر ایسے انوار سے خلق فرمایا جو بالکل خی  
ریجاد تھا اس کے بعد تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور زیست کو قائم  
کیا تاکہ اس کی توحید کو بیان کرے۔ پس آسماؤں، زمین، ملائکہ،

عمرش در کرسی، شمش و قمر اور ستارے جو کچھ زمیں میں ہے ہر بُنے  
بنوت اور اسکی فضیلت کی گواہی دی اس کے بعد آدم کو پیدا کیا  
اور انہی فضیلت ان بڑا ہر کی اور وہ جیز دکھائی جو آدم کے  
ساخوں خصوصی تھی اور آدم کو ان کیلئے محاب و قبلہ ترا رہ دیا۔ پس  
لانگتے ان کو سجدہ کیا اور ان کے حق کو ہمی پا پھر اللہ تعالیٰ  
نے آدم سے اس لوز کی حقیقت اور اس میں چھپے ہوئے راذکو  
بیان کیا جو اس نے اس میں ددیعت فرمایا تھا اور یہ بھی بتلا یا کہ  
یہ راز مخلوقات میں بھی ہے پھر یہ لوز را کل نہیں بوالا بلکہ  
ظاہر صلبیوں سے پاک ارجام میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ  
یہ لوز عبد المطلب تک پہنچا اور وہاں سے عبد اللہ میں منتقل  
ہوا پھر خدا نے یہاں تک کہ وہ تو آمد تک  
پہنچا اور اللہ نے اس لوز کو ہماں کے ذریعہ (یعنی انہی شکل میں)  
ظاہر کیا اور نہیوں سے خواہش کی کہ اس ستر لطیف کے حقوق کو  
قائم کرے اور عقولوں کو تذاہ کر پیدا ہونے سے پہلے عالم ذر  
میں اس کی ددیعت کے مقصد کو قبول کرے پس جو اس سے واقع  
ہوگا وہ اس لوز کے ذرات سے منور ہوگا جو ہم اہل بیت میں منتقل  
ہوا اور ہماری نظرت میں روشن ہوا یہاں تک کہ کتاب نے اس کی  
عقلت کو پہنچا دیا۔ پس ہم ہی ہیں زمین اور آسمان کے اور موجودات  
کو بخات دلانے والے اور ہم ہی سفینہ بخات ہیں ہم ہی میں  
علم کے خزانے ہیں اور تمام امور کی باگشت ہماری ہی طرف ہے  
ہمارے ہی چہلڈی کے ذریعہ تمام جھیں پوری ہوں گی پس وہ  
خاتم الانبیاء ہیں اور امت کو بخات دلاتے والے اور لوز کی انتہا  
اور اسرار کے سرچشمہ ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جس نے ہمارے  
وسلی سے تمک احتفار کی اور ہماری محبت کے ساتھ خوشبو

والارض والملائكة والعرش والكرسي والسماء  
والقمر والبدر وما في الارض له بالبنوة  
والفضيلة ثم خلق ادم وابان للملائكة فضلهم  
وان لهم مخصوص به من سابق العلم فجعله  
حرابا وقبلة لهم فسجدوا له وعمر فواحده  
ثم ان الله تعالى بين له ادمه حقيقة ذلك  
النور ومكان ذاك السنّة ما اودعه شيئاً  
وادصاه واعلمه انه السنّة في المخلوقات  
ثم لم ينزل ينتقل من الاصلاب الطاهرة  
إلى الدرداء النكبة إلى ان وصل الجي  
عبد الطالب فالقاء إلى عبد الله ثم ضانه الله  
عن الخشة حتى وصل إلى امنه فلما ظهر الله  
بواسطة بنينا استدعى الله هم إلى القيام  
بحقوق ذلك السنّة اللطيف ونذر الحقول  
الاجابة لدللت المعنى المودع في النزيل  
النسّل فمن واقفه فقبس من لمحات ذلك  
النور ينتقل بيننا أهل البيت ويتشعّش في  
غرايزيانا إلى أن يبلغ الكتاب أجله فنحن  
النوار الأرض والسماء ومحض خالص  
الموجودات وسفن النجاة و مكانون العلم  
وألينا مصير الأمور وبجهدنا ينقطع الجح  
فيه وختام الأمة ومنفذ الأمة ومنتهى  
النور وغاية معنى السنّة فليهن من استمسك  
بتعرّفتنا وختوا على محنتنا

( بخار الانوار ج ١ ص ٨٢ )

## خطبہ

میں نے اس کی زمین کو بچایا۔ پھر اُوں کو پیدا کیا، چتریں کو باری کیا، نہروں کو شکافت کیا، درخت اگائے، ان کے چبوٹ کو کھلایا، بادل پیدا کئے، گرج سنان، برق کو نور عطا کیا، افتاب کو صیادخشی اور چاند کو طلوع کیا (بارش کے) قطروں کو نازل کیا اور ستاروں کو نصب کیا۔ میں گھر پر جوش سمندر ہوں، میں نے پھر اُوں کو قائم کیا اور اس میں کشتوں کو روانی عطا کی اور افتاب کو روشن کیا۔ میں جنپ الشہ، اس کا کلمہ اور قلب ہوں اور وہ دروازہ ہوں جس سے لوگ آتے ہیں اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ میں سہنواری خطاوں فی معاف کرنے والا اور احسان کرنے والوں کو زیادہ دیتے والا ہوں میرے ذریحہ اور میرے ہاتھوں پر قیامت قائم ہوگی۔ باطل پرست میرے بارہ میں شکر کریں گے میں اول ہوں میں ظاہر ہوں میں ہی بالک ہوں اور ہر شے کا جاننے والا ہوں۔

### امام محمد باقر علیہ السلام سے کلام بالا کی شرح:

میں نے زمین کو بچایا کام مطلب یہ ہے کہ میں اور میری ذریت جو اس زمین پر رہتی ہے۔ اور پھر اُوں کو قائم کر دیا یعنی اسہے ویری ذریت ہیں وہ مستحکم پیار ہیں جن کے بغیر زمین قائم نہیں رہ سکتی اور حشروں کو باری کیا یعنی وہ علم جو ان کے قلب میں ودیعت کیا گیا ہے ان کی زبان سے باری ہوتا ہے۔ اور میں نے اس کی نہروں کو شکافت کیا ہی جو ان سنتکر رہا اس نے نجات پائی۔ ”میں نے درخت اگائے“ یعنی اشجار سے مراد میری پاک و طیب ذریت ہے۔ ”میں نے المیں چل کھلاے“ یعنی میری ائمہ اعلیٰ کو پاک کیا۔ ”میں نے بادل پیدا کئے“ یعنی لوگوں

۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۲۱۰  
۲۲۱۱  
۲۲۱۲  
۲۲۱۳  
۲۲۱۴  
۲۲۱۵  
۲۲۱۶  
۲۲۱۷  
۲۲۱۸  
۲۲۱۹  
۲۲۲۰  
۲۲۲۱  
۲۲۲۲  
۲۲۲۳  
۲۲۲۴  
۲۲۲۵  
۲۲۲۶  
۲۲۲۷  
۲۲۲۸  
۲۲۲۹  
۲۲۲۱۰  
۲۲۲۱۱  
۲۲۲۱۲  
۲۲۲۱۳  
۲۲۲۱۴  
۲۲۲۱۵  
۲۲۲۱۶  
۲۲۲۱۷  
۲۲۲۱۸  
۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲

تے ان درخوش کے سایہ سے فائدہ اٹھایا۔ میں نے بارش کے قطروں کو نازل کی معنی میں نے انہیں زندگی بخشی اور رحم کیا میں نے گرج کو سنایا معنی حکمت کو سنایا۔ میں نے برق کو منزہ کیا متنی ہماری وجہ شہر و دش ہوئے۔ ”میں نے آفتاب کو روشنی بخشی“ یعنی قائم آل محمد ہم میں سے ہیں جو نورِ علیٰ فور میں اور چلتا ہوا نہ ہیں۔ ”میں نے چاند کو طلوع کی“ یعنی جمدی مسعود مری ذریت سے ہیں۔ ”میں نے ستاروں کو نسب کی معنی جس طرح ستاروں کے زیر دست معلوم کیجا تی ہے اسی طرح ہمارے سے لوگ ہدایت پاتے ہیں اور تو رسم کتب نور کرتے ہیں“ ”میں گہر پر جو شمسِ صندھ ہوں“ معنی میں امداد کا امامِ عالمِ العالماً اور حاکمِ الحکما، ہوں اور قیادت کرنے والے دانشمندوں کا فائدہ ہوں۔ لوگ میرے علم سے فیضان حاصل کرتے ہیں جو پھر مری طرف پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ صندھ رائپتے پائی سے زین کو سیراب کرتا ہے جو پہنچ کر پیر غدا کے حکم سے اس میں واپس آ جاتا ہے۔ ”میں نے کثیروں کو روائی عطا کی“ معنی نیکی کا اعلان کرنے والے اور ائمہ ہدایت ہجوسے ہیں۔ ”میں نے پیاروں کو قیام کی“ اور گراہی کو جو سے کاش دیتا ہوں۔ ”میں بُنے جنَّۃ اللہ اور اس کا کامہ ہوں“ ”معنی میں قلب خدا یعنی علمِ خدا کا چراغ ہوں۔ ”میں اللہ تک پھوپھنے کا دروازہ ہوں“ یعنی جس نے ہمارے ذریعہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا مفترضت پائی اور ان کا ارشاد کر مجھ سے اور میرے اقتیار سے قیامت قائم ہوگی معنی رجعت جو قیامت سے پہلے واقع ہوگی خداوند عالم مری ذریت کی وجہ مقام مشہود تک مومنین کی نصرت کریگا۔

من استظل بنیانہما وانا انزلت قطروحایعنی  
حیاہ در حمۃ واما اسمعت من عدها یعنی  
لما یسمع من الحکمة ونورت برقها یعنی  
بنا استنارت البلاد واصحیت شمسها یعنی القاید  
متاوز علی نور ساطع واطلعت قمرها یعنی  
المهدی من ذریتی وانا نصبت فجومها  
یهتدی بناؤیستضا بنورنا واما البحار مقام  
الراخی یعنی انا امام الدامة وعالم العلماء  
وحاکم الحکماء وقادی القادة یغیض علمی ثم  
یعود الى کمان البصر یغیض ماءہ علی ظهر الارض  
ثم یعود الیہ باذن الله وانا انشات جواری  
العذک یفیها یقول اعلام الخیر وامہ المهدی  
متنی و سکنت الطوادها یقول ففات عین العنة  
واقتل اصول اضلاله وانا جنب الله و  
کلمته وانا قلب الله یعنی انا سراج عالم الله  
واما باب الله یعنی من توجه الى الله غفرله  
وتوته بی وعلی بدی تقویت الساعۃ یعنی  
الرجعة قبل القيمة ینصوی الله فی ذریتی  
المومنین ولی المقام المشهود۔

(مناقب شہر اشوبج ۳)

## خطبہ اول عید الفطر

من لا يضر الفقيه میں مرقوم سے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام روز حید الغطہ مساز کے بعد خطبہ پڑھا کر تھے۔

تمام حمد اللہ کے نئے ہے جس نے امآل اور نیں کو خلیلیا اور

نور و ظہیت کو پیدا کیا پھر ان لوگوں کو جھوٹ نہ پانے پر ودگارستے کفر

اور روگردانی کرتے ہیں۔ ہم اللہ کیسا تھکی کو شریک نہیں کرتے اور نہ

کسی اور کو اسکے علاوہ اپنا دل بناتے ہیں۔ تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو

ہر اس چیز کا لالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور تمام تعریف قات

میں اسی کیلئے مخصوص ہے اور وہی صاحب حکمت اور جانشی والا ہے

جو کچھ زمین میں داخل ہوتا یا زمین سے نکلتا ہے اور جو کہ اس سے نازل ہتا

ہے اور جو آسمان کی طرف صعود کرتا ہے وہ سبک علم رکھتا ہے وہ یحیہؑ

غفور ہے اسکے ساتھ کوئی اللہ نہیں سوائے جسکی طرف سب کی بازگشت ہے۔

تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جو نے آہماں کو زمین پر گرنے سے روک کھایا

جیکی کہ اسکی اجازت نہ ہو۔ تحقیق کا اس انسانوں پر فراہم کر گیو لا اور میرا ہے

خداوند تیری رحمت کا اصطہب پر حرم فراہم رکھنے کو تاریخ عام کردے

بیشک تو پڑا اور بیند مرتبہ ہے تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس نے اپنی رحمت

کی کوئی امید نہیں کرتا اور نہ اپنی نعمت سے محروم کرتا اور نہ اپنی امداد سے

مایوس کرتا اور نہ اپنی عادت سے روکتا۔ یہ وہ ہستی ہے جسکے لئے سماں سے ماتلوں

ماں سا کھڑتے ہیں اور زمین گھوار کی طرح اور ہمارا یخوں کی طرح قائم ہیں، ادھ در جنور

میں نر نرتوں کے ادھ کی پوچھا ہے اسیں جاری ہوتی ہیں اور فضا کا سماں

میں ابر حکمت کرتا ہے سمندر پانے سے حدود پر قائم رہتے ہیں۔ دہ ان کا مجھے اللہ

ہے اور قاہر ہے اس کے سامنے بُرے سے بُرے غریب وابے ذلیل و خوار

ہیں اور تکبیر کر گیو اسکے سامنے ذلیل و حقیر ہیں۔ علماء عواؤ کر ہوا اسکی

فراہم برداری کرتے ہیں۔ ہم اسکی حمد کرتے ہیں جیسا کہ اسکے نفس نے اسکی حمد کی اور

جیسا کہ وہ اسکا ہی ہے، ہم اسی مدد بخش اور بہادیت طلب کرتے ہیں اور

ہم گواہی دیتے ہیں کہ سو ایک اللہ کے کوئی اللہ نہیں ہے وہ تنہ ہے کوئی

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل

الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدو

لا نشرك بالله شيئاً ولا تتخذ من دونه ولها

والحمد لله الذي له ما في السموات وما في الأرض

وله الحمد في الآخرة وهو الجكيم الخبيرون علم

ما يليجر في الارض وما يخرج منها وما ينزلها

السماء وما يخرج فيها وهو الرحيم العفو

- كذلك الله لا إله إلا هو إليه المصير والحمد

لله الذي يمسك السماء إن نفع على الأرض

الذى باذته إن الله بالناس لروف رحيم.. اللهم

ارحمنا برحمتك وأعمنا بمحقرتك أنت أنت

العلى الكبیس والحمد لله الذي لا مقطوط من

رحمته ولا مخلوقٌ من نعمته ولا مولیٌ من

روحه ولا مستكف عن عبادته الذي بكلمة

قامت السموات السبع واستقرت الأرض على الماء

وثبتت الجبال السماوى وجرت الرياح والواحة

وسمسر في جو السماء السحاب وقامت على حدود

السماء وهو الله لها وقاھرٌ يذل لـ الظعنون

ويتضائل له المتكبون ويدين له طيعاً وكرها

العلمون تحمدك كما حمدت نفسك وكما ها هي

وستدعينه وستغفره وستشهد عليه ونشهد

ان لا إله إلا الله وحدة لا شريك له ليعلم بالخفى

الغافس وما تحيى المبارى وما توارى منه ظلمة

اس کا شریک نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کپڑاں میں پیشیدہ ہے اور جو کپڑہ سندھ لڑکے اندر ہے۔ کون تاریکی اس سے کسی چیز کو چھپا سکتی ہے اور نہ کسی چیز کو غائب کر سکتی ہے کسی درخت سے نہ کوئی پتہ کتاب ہے اور نہ کوئی خلک ترینی ہے گریک کتاب میں اس کا ذکر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تمام عل کرنیوالے کیا ہیں کر رہے ہیں اور کس راستہ پر جل رہے ہیں اور کس خلب کرنیوالے کیا ہیں پٹر رہے ہیں جہاں سے طلب بدلات کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ممکنہ اسکے بعد اور اسکی فلوٹ کی طرف اسکے بھی اور رسول میں اور اسکی دھی پروپیانے میں اس کے امین ہیں! اور یہ کافیوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچائے اور راہ غلامیں اللہ سے منہب پھرئے والوں کی سماقت چاہ دیا۔ اور اللہ کی عبارت کی پیاریں تک بیعنی حاصل ہو گیا خدار حمت نازل کرے ان پر اور ان کا آں پر میں تھیں وصیت کرتا ہوں کہ اس سے ڈر جسم سے نہ کوئی بُفت جدا ہوں ہے اور نہ فتحم بولی بندے نہ خدا سے ستھن ہوتے ہیں اور نہ اسکے احوال اسکی نعمتوں کا محاوضہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے بندوں کو تھوڑی کی ترغیب دی اور دنیا میں زندہ خلیل کرنے کی خواہش کی اور گناہوں سے ڈر لیا۔ بقار کی عترت سے نوازا اور فلوٹ کو معاور فرائیت سے بے دست پا کر دیا مخفوق کیلئے سو تو سکا انتہا ہے اور عالمیں کے لئے ایک بُجھتے ہے اور باقی رہنے والوں کی بیشان کی گرد ہے بھاگنے والوں کے بھاگنے وہ عاجز نہیں۔ جیسے تو آتی ہے خواہش اور کوئی سیر کر لیتی ہے۔ قلم الذوق کو ختم کر دیتی اور تمام نعمتوں کو زایل کر دیتی اور ہر خوشی کو منقطع کر دیتی ہے دنیا وہ تمام جیسے لئے اللہ نے فنا کو لازم قرار دیا ہے اور اہل دنیا کو حکم دیا ہے کہ اس سے دور رہیں اس کے انزوںگ اپنی بعماضیتی ہیں ایں ان لوگوں نے دنیاکی عمارتوں کو بہت بی خشم بھاگا۔ یہ مشی اور سبز ہے جس طالب کیلئے نقد پیزی ہے اور دیکھنے والے کے قلب کو نفعان پہنچا جاتا ہے صاحب ثروت کو کمزور کر دیا ہے اور درنے والوں نے اسکو جو کریا ہے پس یہاں سے کوچ کر دے۔ اللہ تم پر رحم کرے جو چیز بھار پس موجود ہے

ولا تغیب عنه غائبہ وما سقط من درقة من شجرة ولادحة في ظلة الايفلها لا اله الا هو لارطب ولا يابس الا في كتاب مبين . ويعلم ما يعده من العاملون واى مجرى يجرون والى اى منقلب ينقذون نستهوى اهلا بالهدى وتشهد ان محمد عبد ونبيه ورسوله الى خلقه وامينه على وحيه وأنه قد بلغ رسالات ربه وجاحد في الله الحاذين عنه العادلين به وعبد الله حتى اتاهم العاقفين على الله عليه واله وسلم او صيكم بتقوى الله الذى لا تبرح منه نعمة ولا تنفرد منه حسنة ولا يستفني العباد عنه فما يجزى ان نعمة الامان الذى رب عقب فى التقوى وزهد فى الدنيا وخذلى المعاصى وتعزز بالبقاء وذلل خلقه بالموت والفتاء والموت غاية المخلوقين وسبيل العالمين ومعقود بعواصى الباقين لا يعجزها ابات الهاديين وعند حلوله ياسواهل الهدى يهدى كل لذة ويزيل كل نعمة ويقطم كل بهجة والدنيا دار كتب الله لها الفتاء ولا هله منها الجلا وفالثرا ينوى بقائها ويعظم بناها دهى حلوة خضراء قد بجلت للطاعب والتبت بقلب الناصع وتنضيق ذوالثرة الضعيف ويختويها الغايف الجل فارتخوا منها يرحمكم الله باحسن ما يحضر لكم ولا تطلبوا منها اكثرا من القليل ولا تستدلونها ثوق الكفاف وارضوا منها باليسير ولا تهدى اعينكم منها الى مأتم المترفون به واستهيموا

بہتر نہیں کم سے زیادہ اس سے طلب نہ کرو جو بہتر نے کافی ہے اسے  
زیادہ کا سوال نہ کرو جو کم چیز بہتر پاس موجود ہے اس پر راضی ہی پنی خطر صراحت دار  
کی ان چیزوں پر نہ دل جس سے محفوظ ہوتے ہیں اور ان چیزوں کو حفظ جانوں چیزوں  
کے نئے اپنے دل میں وقعت پیدا نہ ہونے دو۔ یہ بہتر نے تصریح ہے۔  
خرداں سے دنیا کی نعمتوں سے، غیر مغید چیزوں سے، اور دین سے بچے روپ  
تحقیق کرنے میں خفقت اور دیکھا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا نے کام کر رہی ہے  
اور منہ پھر لیا ہے اور اپنی جعل کا اعلان کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی  
نے اپنی آدم کا اعلان کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ایجاد کی وجہ کے روڑ دنیا دار العلی اور  
اس کا نتیجہ کل ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اب ایام جنت یا جہنم پر گا۔ ایسا کوئی نہیں  
ہے جو اپنی مرد سے پہلے تو کر لے اور اپنی ذات کیلئے قبل اس کے لاپر  
تکلیف اور افلوس کا وقت آجائے یہک عمل کر لے۔ خدا نے ہمارا درمکوان  
لگوں سے قرار دیا ہے جو اس سے ڈستے ہیں اور اسکے ثواب کی امید رکھتے  
ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ آج کا وہ دن ہے کجے اپنے بہادر لئے یوم عید  
قرار دیا ہے اور کوئا اہل بنیاء ہے پس اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تاکہ اللہ تعالیٰ کو  
یاد کرے تم اللہ سے دعا مل گئی تو وہ قول کر گیا تم اپنے فطردار اکرو کہ یہ بخوبی کی  
ست ہے اور بہتر ہے اور دیگار یہیں سے ایک واجب فرض ہے جو کوئی  
میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی اور اپنے عیال کی جانب سے ادا کر جائے  
وہ مرد ہو یا عورت ہو یا بزرگ ہو یا بزرگ اور ازاد ہوں یا غلام ہر شخص کی  
جانب سے ایک صاع کھو ریا جو دن جو فدلیٰ تم پر فرض کیا ہے اور ہمیں  
حکم دیا ہے کہ نماز قائم کریں زکواہ ادا کریں حج بیت اللہ کریں، ماہ رمضان  
رکوڑہ کریں، امر بالمعزز کریں، ممنکرات سے بسخ کریں، اپنی عورتوں پر حضرت  
کریں، بخواری فکوم ہیں اور ان امور میں بھی اللہ کی الماعت رہیں اور ان  
چیزوں سے بازی میں جن سے خدا نے منع کیا ہے مثلاً پاک دامن عورتوں پر بدل کر  
کی ہمت لگانا، غش ہٹانا، شرعاً خواری نہ پولیں کی جھوٹی یا ہمکروغرہ  
— اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو محنت و تعقیب کے ساتھ رکھے اور آخوند پہلوں  
سے زیادہ بہتر کرے۔ بیک بہترین کلام اور منقبتوں کے لئے

بمحاولات تعجبوها و اضطراب اپنے نفس کے فيها و ایا کم  
و التنعم والتلبي و العناKeithات فان في ذلك  
اغفلة و اغتراراً أكلاً إن الدنيا قد تنكرت  
و ادب و احولت و اذلت بداع الادان  
الآخرة قد رحلت فأقبلت و اشوفت و اذلت  
باطل اولاً و ان المضمار اليوم والسباق غداً  
أكلاً و إن السبقة الجنة والغاية النار، ألا  
اخذ تائب من خططيته قبل يوم ميته ألا عامل  
لنفسه قبل يوم بوسه و فقره جعلنا الله داياكم من من  
مخافته و يسروا ثوابه أكلاً إن هذا اليوم  
يوم يجعله الله لكم عيداً و جعلكم له هلاً  
فاذكروا الله يذكركم و دعوه يستجيب  
لكم و ادوا فطهرتكم فانها سنته نبيكم  
و فريضة واجبة من ربكم غلينودها  
كل امرئي منكم عن نفسه وعن عياله  
حليهم ذكرهم و اثنائهم و صغيرهم و  
كبيرهم و حرمهم و مملوكهم عن كل  
الناس منهم صاعاً من تبر او صاعاً من  
شعير و اطیعوا الله فيما فرض علیکم و امرکم  
به من اقام الصلوة و ایتاء الزکوة و حجج البيت  
و صوم شہر رمضان و الامر بالمعروف والنهی  
عن المنکر والاحسان الى نمائكم و مامتک  
ایماکم و اطیعوا الله فیما نهیاكم عنه من قذف  
المحسنة و ایتاء العاشقة و شرب الغمر  
و بفسل المکیال و نفعی المیزان و شهادة  
الزکود والفرار من الزکود عصمنا الله و

بلیغ ترین موظفہ کتاب فدا ہے۔ شیطان مردود سے فدا کی بارگاہ میں پناہ ناگزیر ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم قل هوا لله احد الله الصمد لہ میں دل و لم یولد و لم یکن له کفواً احمد۔

(امنات نعمت)

ایاکم بالتحقیق وجعل الآخرة خيراً لنا ولهم من الا فضل ان احسن الحديث وابلغ موعظة المتنين  
کتاب اهلہ العزیز الحکیم اعوذ بالله من الشیطان  
الرجیم بسم الله الرحمن الرحيم قل هوا لله احد  
الله الصمد لہ میں دل و لم یولد و لم یکن له کفواً  
احد۔

## خطبہ دوہر عید الفطر

خطبہ اول ختم ہوتے پر کسی قدیمی کتبہ کی تجھیں ہو کر خطبہ دوم ارشاد فرماتے تھے یہ وہی خطبہ ہے جو حضرت امیر المؤمنین علی السلام روز جمعہ خطبہ اول کے بعد بیٹھ کر پھر استاد ہو کر ارشاد فرماتے تھے

تمام تعریف اللہ کے نام ہے اور یہ اسکی حکمت ہے اور اس سے چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور یہ گواہی دیستھیں کہ کوئی اللہ نہیں ہے تھا اس خلافے واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اسکے بنہ اور رسول ہیں اللہ کی رحمت اور علامہ پروان پر اور انکی آل پر اور اسکی متفقہ اور رفقاء مددی ہو اونچے ساتھ۔ خلا و تواریخ نازل کر پھر پر جو ترسے بندھ رہے تو یہیں یہی رحمت جو بڑھی برہن ہوا و دیکھ دیا وہا پر جس کے ذریعہ ان کا درجہ بلند ہو اور فضیلت غفاری ہو اور رحمت ہو محمد و آل محمد و علیہ السلام و برکت برائیم اور آن ابراہیم پر نازل کی تحقیق کی تو حسید و مجید ہے۔ خلا و زبان کتاب کے کافروں پر عذاب نازل کر جو تیرے راستے سے پھر گئے ہیں تیری آیات سے انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں خدا و ملائک کی بالوں میں اخلاق پیدا کر دے ان کے قلوب میں رعب والدے اور ان کی بیڑا عذاب سختی اور تکلیف نازل فراہم کو فریم ستر و ہیں کر سکتے۔ خدا و ملائک میں پر مشرق و مغارب میں مسلمانوں کی فوجوں کی ضرفت فرانک کی چوکیوں کی خفاہت کر اور ان کو اسیں میں مربوط رکھو۔ تحقیق کرو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ خلا و زبان

الحمد لله نحمد و نستعينه و ندعوه  
بہ و نتوکل علیہ و نشهد أن لا إله إلا الله  
وحدة لا شريك له و أنَّ محمداً عبدُه و  
رسوله صلواتُ الله وسلامُه عليه و الله مقرئه  
ورضوانه اللهم صل على محمد عبدك و سل على  
بنیت صلوٰة نامية ذلکیة ترفع بهادر جة و  
تبیّن بحافصله وصلی علی محمد وآل محمد وبارک  
علی محمد وآل محمد كما صارت و بارکت  
و ترحمت علی ابو ابیہد وآل ابو ابیہد انتا  
سمید مجيد۔ اللهم عذب کفرة اهل  
الكتاب الذين يصدرون عن سبیلک و  
یکھدوون ایاتک و یکذبون رُسالک اللهم  
خالفین کلمتهم و انت الراعب فی قلوبهم  
ما نزل علیهم رجیذک و نعمتک عباسک  
الذی لا تعود عن القوام المجرمین اللهم انصو  
جیوش المسلمين و سویا لهم دموا بطيهم

مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کی حضرت فرماد۔ خداوند تقویٰ کو ان کا زاد رہا قرار دے اور ایکان و حکمت کو ان کے قلوب میں بُعد سے اور تو نے جو نعمتیں ان پر نازل کی ہیں ان کا شکر ادا کرنے کی اور جو عمدے انہوں نے مجسے کئے ہیں ان کے دفنا کرنے کی توفیق عطا فرم۔ تو بحق اللہ اور مخلوق کا خالق ہے۔ خداوند مومین و مومنات سے اور مسلمین و مسلمات سے جو وفات پا گئے ہیں اور جوان کے بعد دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں سب کو مختصر فرم۔ یہ شکر تو غالباً اور صاحب حکمت ہے۔ یعنی کہ اڑی حکم دیتا ہے کہ عمل و احسان کریں قرایت داروں کے حقوق ادا کریں فویں و مکرات و سرکشی سے بچیں۔ یہ بھارت سے نصیح ہیں تاکہ تم یاد رکھو۔ خدا کا ذکر کرو وہ نہیں یاد رکھیں بلکہ اللہ اس کو یاد کرائے جس نے اس کو یاد کیا اور انسان سے اس کی رحمت و فضل کا سوال کرو کوئکوہ کسی دعا کرنے والے کو مالیوس نہیں کرتا۔ اسے ہمارے پالنے والے ہیں دنیا اور آخرت میں نیکی عطا فرم اور جنم کے عذاب سے بچا۔

(مفاسدِ الجہان ملک)

فی مشارق الہرہن و مغاربہما انت علی کل شی  
قدیر المألهما ماغفو للمؤمنین والمؤمنات والمسیمی  
والمسلمات المألهما اجعل التقوی زاد هم للدیمی  
والمحکمة فی قلوبہم و آذن ذعہم ان یشکوا و  
نعمتک المی النعمت علیہم دان یو غوا بعہد  
الذی عاهد تھم علیہه المحق و خالق المخلق  
المألهما غفر لمن توفی من المؤمنین والمؤمنات و  
المسلمین والمسلمات ولمن هول لا حق بجهنم  
من بعد هم منہم اناک امت العزیز والحاکیم۔  
ان املاک یامؤز بالعدل والاحسان و  
و ایتاء ذی القوی و یینہی عن الفحشا و المکرو  
و البغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکرو الله یذکرکم  
فانہ ذاکر لمن ذکر و اسکلوا الله من رحمته  
وفضله فانہ کامیخیب علیہ داع دعاہ ربنا اتنا  
فی الدینیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قناعیل النار

## خطبہ

تمام حواسِ اللہ کیلئے ہے جو آسماؤں اور زمیں کا پیدا کر نیا اس اور اسکو طبعِ بین بنا یا ہے جو اکید و سرس کے اپر ہیں وہ بلندی اور پستی کا اور کمال و نقش کا خالق اور طول و عرض سے منزد ہے۔ اللہ آسماؤں اور زمیوں کا نور ہے۔ صحیح و ثام کا پیدا کرنے والا صیح کا منوار کرنے والا ہماؤں کا پلٹنے والا ارتوح کو سبوث کرنے والا بخشش و درگز کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کیسی ہے جس میں چل رخ بو وہ مریغوں سے انڈے پیدا کرنے والا بادل سے پانی بر سکنے والا ہے جس میں سے بعض شیریں ہے اور بعض نکین وہ مومین کے دلوں میں اپنا چرانہ صورت روشن کرنے والا ہے۔ پس فرمایا کہ

المجد لله خالق المسوات والادراه و  
جا علیہا اطیاقا بعضها فوق بعضی خالق الرقم  
والحقیق والابراہ والنفع المفترض عن المعلوم  
والعرف الله نور السموات والادراه خالق المسا  
والصلیح فالق الاصلاح منشی الربماجر باعث  
الادراه اهل الجود والسماء مثل نوره مشکوہ  
فیها مصباح مخرج البیض من الدجلیجہ و  
منزل الماء من المزن بعضها عذب بعضها  
اجاجہ وصف فی قلوب المؤمنین سراجۃ

وہ چراغ ایک شیشہ کی قنالیں ہے اور وہ زجاجہ رب العالمین  
ہے وہ بھاگ فلات سے واقع ہے اور ان عقول سے بھی جو اس نے  
عونین ہے کئے اس نے ہمارے لئے مثالیں بیان کیں  
جیسا کہ اس نے فرمایا کہ وہ جتنا ہوا شاہ ہے غیم الشان ثواب بغیر حساب  
کے عطا کرتا ہے اور اس نے صحنِ کنز میں توریت اور انجیل کو نازل فرمایا  
اور مبارک اور قائم قرآن مجید کو نازل کیا وہ چراغِ زیتون کے برکت وہ  
درخت کیل سے روشن کیا جاتا ہے جوں جو ہری ہے شفافی اور نہ  
ہماں سے تعلق رکھتا ہے نہ زمین سے نہ خوب سے نہ سوت سے نہ مشرق سے  
نہ مغرب سے جو نہ سے ہے چنانہ وہ نہاد اور عارف ازندگی سے محفوظ رہا تو  
جس نے نافرمان کی دوزخ اس کا لٹکاہ ہوا اور جو اس کے عذاب سے  
بچا گئے کوئی گمراہ فارغ ہی نہ سکا وہ اللہ واحد و قفار ہے وہ اڑتک  
کو نفع سے بدل دیتے والا ہے اس کا روشن خود بخود روشن ہو یعنی الا  
بے آرچ کہ اس کو الگ مس نہ کرے اسکے جالیں خوشیاں ہی خوشیاں ہے  
اس کے کمال میں زینت ہی زینت ہے اسکی جنون ہیں جن میں میں وہ لفڑ بالکل  
لور ہے عزت دکمال اور قدرت دلتنی اسی کیلئے ہے اللہ جسے چاہتا  
ہے اور کوئی طرف بہایت کرتا ہے جس نے اسکی صرفت حاصل کی اس سے اس نے  
ستزادِ فحی کو دور کیا اور وہ مایوسی اور نامیدی سے محفوظ رہا! اللہ  
لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے وہ ہمیشہ رہنے والا بادشاہ ہے  
جو جن وہیم ہے اور وہ ہر شے کا جانے والہ۔

المصباح فی زجاجة النجاجة رب العالمین علیم  
علی و فی ما دع لله عومنیں و فی ضرب لنا مثلاً و قله  
سُفْ - فقال كافنها كوب دری یعطی الجریل من  
المثواب غیر ممنونه و انزل الموسیہ والانجیل  
فی صحف مکونة و انزل القرآن فی اوقات میونہ  
یوقدم شجرۃ مبارکۃ ذیونۃ کا جو هریہ  
و کا عرضیہ فی سماویہ ولا ارضیہ لا فویہ ولا  
تحیۃ لا شوقيۃ ولا غریبہ فی من عرفه لم یلعله  
اشد و کاعار و من جحد صار ای اناس دین هر  
من عذابہ کا تنبیہ دار و کاعار و هو اللہ  
الواحد الفھار النافع الضار یکا ذیتها  
یعنی ولو لم تمسسه نار و من جماله سرور  
فی سرور و من کماله حبوب دفی جناته تمبد  
و فی کتابہ نفڈ علی نور لہ العزة والبهاء  
والقدراۃ والستاد یهدی اللہ لنورہ من یشاء  
فی من عرفه دفم عنہ العقوبة والباس فی القحط  
و الیاس و یضرب اللہ الا مثال للناس و هو اللہ  
العديم لی رحمن الرحيم و هو بكل مشی علیہ  
(مناقب شهر اشوب، ج-۲، ص-۱)

## خطبہ

مسعد لابن صدقہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنینؑ نے یہ خطبہ

ارشاد فرمایا:-

میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنائے کہ ہمارے ایسا حال ہو گا جبکہ تم فتنہ میں ہو رہا ہے  
جس میں پہنچا ہو جائیگا اور بڑا آدمی بڑھا ہو جائیگا اور لوگ اس کو  
(فتنہ کو) جاری رکھیں گے حق کا اس کو سنت قرار دے لیں گے پس جب  
لوگ اس کے علاوہ امور سے انکار کرنے لگیں گے اور سنت بدال دی جائے گی  
اور بلاشبہ ہو جائیگی اور ذریت پریشان ہو جائیگی اور فتنے اس طرح ہیں  
ذریت کے جیسا کہ اگر سو کمی لکھنی کو کھا جائی ہے اور جیکی دالون کو بیس زیستی  
ہے تو لوگ پہنچ کر دین کے مقابل اس تعالیٰ کو گے اور بغیر عمل کو علم  
حاصل کریں گے اور اختر کے عنصروں دنیا اختیار کریں گے۔

اس کے بعد امیر المؤمنینؑ پرچے جب کہ اپنے کے ہمراہ الہبیت  
میں سے کچھ لوگ تھے اور چند ہزار ہیں جس میں چند خاص لوگ تھے جو حضرت  
نبی پر تشریف لیا کر اللہ کی حمد و شاد اور بنی پر م بواسطہ یحییٰ ارشاد  
فرمایا: مجھ سے پہلے کے ٹکرائیں بڑے بڑے کام کئے تھے جس میں رسول  
اللہ کی فتنے بھی تھی یہ سب حداً کیا گی تھا۔ اگر میں لوگوں کو ترک  
کرنے جرکتا اور ان امور کو ان کے اصل مقام پر رکھتا جیسا کہ کوئی اللہ  
کے عہد میں مخالف ہو جس سے میراث کر سوائے چند ہزاروں کے جدا ہو جلتا۔  
یہ لوگ ہیں جو میری فضیلت اور امانت کو کتابِ حق اور اپنی بنی کل  
سنت کی روشنی میں جانتے ہیں کیا تم دیکھا چاہئے ہو کوئی اگر میں حکم  
دوں کے مقام پر اپنے کو اس مقام پر نہ کوئا دیں جس مقام پر رسول اللہ  
نے اس کو قائم کیا تھا۔ اور فدک فاطمہ سلام اللہ علیہما کے درثاء و  
کوئونا دون اور رسول اللہ کے مقرر کردہ پیمانے صاف (یعنی  
سو ایکسیز) اور مدد (یعنی تین پاد) کو ویسا ہی بنادو  
جیسے کہ وہ درحقیقت تھے اور زمینات کے خزانے کے

سمعت رسول اللہؐ یقول: کیف انتہ ادا  
لبسته الفتنة، ینشوفها الولید، ویمہر میفها  
الکبیو، ویجری الناس علیها حتى یتخدونها  
سنة، فاذاغنونها شیئی قیل اتی الناس بمنکو  
عیوت السنة، ثم تستد البیة و تنشوفها  
الذریبة و تدق قفهم الفتنة كما تدق النادر الخطب  
و كما تدق الوجهات لها یتفعنه الناس بغير  
الدین، ویتعلمون لغنو العمل، ویطلبون الدنيا  
بعمل الآخرة ”

ثُمَّ قَبْلِ امیر المؤمنینؑ و مَعْهُ نَاسٌ مِنْ  
أَهْلِبِيَّةِ وَخَاصٌ مِنْ شَیْعَتِهِ، فَصَعَدَ الْمَبْنَى  
عَمَدَ اللَّهَ وَأَشْنَى عَلَيْهِ وَصَلَى عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ قَالَ  
لَقَدْ عَمِلَ الْوَلَادَةَ قَبْلِ عَظِيمَةِ خَالِقِنَا فِيهَا رَسُولُ  
اللَّهِ مَتَعَمِّدِينَ لِذَلِكَ وَلَوْ حَمِلَتِ النَّاسُ عَلَى  
مَوْكِهَا وَحَوْلَهَا إِلَى مَوَاضِعِهَا أَنْتَ كَانْتَ عَلَيْهَا  
عَلَى مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ لَتَرْفَعَ عَنِّي جَنْدِي حَتَّى  
أَبْيَقَ وَحَدَّ الْمَاءَ قَلِيلًا مِنْ شَیْعَتِي، الَّذِينَ عَرَفُوا  
فَضْلِي وَأَمَامَتِي مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسِنَةِ نَبِيِّهِ،  
إِنَّ ایَّتَمْ لَوْ اصْرَهَتْ بِمَقَامِ أَبْوَايِّهِمْ فَرَدَّهُتْ  
إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ وَرَدَّتْ  
مَدْكَ إِلَى وَرَثَةِ ذَاتِهِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا  
وَرَدَّدَتْ صَاعَ رَسُولِ اللَّهِ وَمَدَهُ إِلَى نَاعَانَ

جیسا کہ رسول اللہ کے احکام اسی طرح مبارکہ کر دوں  
زمانہ میں سالہاں سال سے تھے اور جعفر ابن طالب کا  
مکان ان کے ورثدار کو واپس کر دوں اور اس کو خدمت کر کے جگہ محدود  
سے خارج کر دوں اور خمس اس کے حصہ اروں کو دی دوں اور عالم کے تمام  
فیصلوں کو انصاف سے بدل دوں، اور بنی تغلب کی ذریت کو آزاد  
کر دوں جو قید کر دتے گئے ہیں اور خیر کی زمین جو تعمیر کر لی گئی ہے واپس  
کر دو۔ عظیموں کے دفتر کو خوکر کے اس طرح عطا کر دوں جیسا کہ رسول اللہ  
تعمیر کر تھے اور اس کو والدار و والد کر دیاں گوئیں والا درکھوں۔  
ذکر کی قسم میں نے لوگوں کو اس بیات کا حکم دیا ہے کہ وہ اہل مصائب  
میں اداۓ فریضت کے طادہ اکھٹا شہوں پر سرسری نکل کر بیعنی پیاسا ہوں  
نہ جو مقام کر رہے تھے جنکی تلواریں اسکے ساتھ تھیں اور ازدی کہ اہل اسلام  
اور اسلام کو سنت عمر کے غلاف بدل دیا گیا ہے اور ..... یعنی  
میں جماعت سے نماز ادا کرنے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا  
کہ کہیں میرے ہی لئکر یعنی ایسی بات نہ پیدا ہو جس سے میں ہی طلاق ہو جائے  
کہیں امرُّ ضلال سے نہ جایا اور ناکری طرف مددو ہو جائے۔  
اس سے بھی بڑا فتنہ اور باکے حصہ کے متعلق ہے خداوند تعالیٰ  
نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ: "اور جان لو کہ جب کسی طرح کی خفت  
تمہارے ہاتھ آتے تو اس کا پاچواں حدِ اللہ کا اور رسول کا اور اس کے  
قریب داروں کا اور شیعوں مسکینوں اور مسافزوں کا ہے اور وہ ہمک  
لئے مخصوص ہے کہ اگر تم اشہر پر ایمان لائے ہو اور اپر جو ہم نے پہنچنے پر  
نازال کیا ہے اور قیامت کے روز پر آؤ ہم کی قسم ہم یہی ذی القربی سے  
مراد ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے الشَّرْتَنَیْنَ پہنچنے لئے اور اپنے نبی کے نئے  
حصہ مقرر کر دیا ہے اور صدقہ میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خداوند ہم کو احمد  
اپنے نبی کو کرم فرمایا کہ وہ ہم کوئی کے ہاتھ کا میل نہ کھلاتے۔  
ایک شعر نے کہا ہے "سلام" الود اور مقداد سے اور آپ سے قرآن  
کی تفسیر اور احادیث نبویؐ سی فہیں اور اب آپ سے ان کے

وامضیت الی قطایم کا دسویں دلیل اللہ اقطعہا  
للناس سیئی، وردحت دار جعفر بن ابی طالب  
الی دشتہ، وحدتہا واجوبتها من المجد،  
وعددت الحسنی الی اهله، وعددت قضاۃ محل  
من قضی بمحور عددت سبی ندراری بنی تغلب  
ورددت ما قسم من ارض خیبر و محوت دیوبخت  
الخطاء، واعطیت کما کان یعطی دسویں دلیل اللہ ولهم  
اجعلها ادعاۃ میں الدغایم:  
واملہ لتد امرت الناس: ان کا یجمیعوا  
فی شهر، رمضان الکا فی فریضۃ فنا دی بعض  
اہل عسکری ممن یقاتل دسلیفہ معنی: "انی  
الی اسلام و اہلہ غیرت سنۃ عمر" و نہی ان یصلی  
فی شهر، رمضان فی جماعة، حتى خفت ان  
یشورف ناحیۃ عسکری علی مالقیت، ولقت هذہ  
الامة من ائمۃ العلامۃ، والدعاۃ الى النام۔  
واغضم من ذلک سهم ذری القربی  
الذی قال اللہ تبارک و تعالیٰ فیہ واعلموا  
انما عنتم من شیخان ملہ خمسہ وللرسول  
ولذی القربی والیتائی والمساکین وابن البیل  
(سوہ، انفال) وذلک لتأخاصة ان کنتہ آنتم  
باللہ و ما انزلنا علی عبد نبیوم القرآن تحقن والله  
عسی بذر القربی، المذین قرتہم اللہ بنفسه و  
نبیه، ولهم يجعل لذناف الصدقۃ نفعیاً، اکرہ اللہ  
بسمانہ وتعالیٰ نبیه واکرمنا ان یطعمتنا او  
ساخت ایدی الناس۔ فقال له دجل: انی سمعت  
من مسلمان، وابی ذرس، والمقداد، اشاری فی تفسیر

تعدادیق سنی میرنے لوگوں کے ہاتھوں میں بہت سی پیزیں تغیر قرآن اور احادیث سنی کے سلسلہ میں دیکھیں اور تم لوگ ان کی مخالفت کرتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ باطل ہیں تم دیکھتے ہو کہ لوگ عمدائی کی تکذیب کر رہے ہیں اور قرآن کی تفسیر سنی راستے سے کرتے ہیں۔

پس حضرت علیؓ اس کی طرف متوجہ ہو سے اور اس سے فرمایا کہ تو نے سوال کیا ہے اس کا جواب بھی سمجھئے کہ لوگوں کے اختیارات میں حق و باطل، پچ و محنت، ناسخ و منسوخ، خاص و عام، حکم و متشابه اور حکم و معمول و موجوم کے ہوتے ہوئے ہیں انہوں نے رسول خدا کی نسبت میں آپ کی تکذیب کی یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت نے خطبہ فرمایا کہ اسے لوگوں کی کذبیوں کی کثرت ہو گئی ہے جس نے عداؤ مسیری تکذیب کی اس کا تحکماً ہبھٹ ہے تھیں احادیث چار فرم کے ادھیسوں سے میں گل ان کے علاوہ کوئی پاپ کوں نہیں ہے۔

① ایک مرد مذاقہ ہے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور اسلام کے ساتھ تصنیع کرتا ہے وہ نہ گناہ کرتا ہے اور زندگی کو ستاتا ہے وہ رسول اللہ کی عمدائی تکذیب کرتا ہے اگر لوگ جان لیں کہ وہ منافق اور جوڑلے ہے تو اس کی کوئی بات قول کریں گے اور زندگی کے کسی قول کی تقصیق کریں گے بلکہ مرف اس قدر کہیں گے کہ "رسول خدا کا صاحب ہی ہے ہم نے اسکو دیکھا ہے اور اس سے رُسنا ہے اور اسی سے حاصل کیا ہے" اسی لئے لوگ مذاقہ کی بات مان لیجئے ہیں۔ منافقین کے بارے میں جو کہ اللہ تعالیٰ نے جزی کی ہے دیکھا ہے یوں نے بھی سنایا اور ان کا وصف دی وہی بیان کیا ہے جو میر نے ابھی بیان کیا۔ وہ منافقین رسول اللہ کے بعد بھی باقی رہے اور اس کے فلاں اور جنم کی دعوت دینے والوں سے جھوٹ اور بہتان کے ساتھ مار گئے پس انہوں نے ان کے اعلاء سے

القرآن والرواية عن النبي، وسمعت بذلك  
تعدد ماسمعت منهم ورايت في ايدي الناس  
ا شيار كثيرة في تفسير القرآن والاحاديث  
عن النبي و استخف الغونهم وتزعمون  
ذلك باطل، فتوى الناس يكذبون متعمدين  
على النبي، ويفسرون القرآن بما لا تفهمه؟  
قال: فاقبل على عليه فقال له: سالت  
فأفهم الجواب: أن في أيدي الناس حقاً  
وباطلاً وصدىقاً وكذباً وناسخاً ومنسوخاً  
ومخاصاً وعاماً ومحكمًا ومتشبهاً بعما حفظنا  
ودهماً وقد كذب على رسول الله وهو  
حق قام خطيباً فقال: — أيها الناس قد  
كثوت على أكذابة قمن كذب على متعمداً فليثبتوا  
متعمدة من أنتم، وإنما أناك بالحديث: أربعة مجال  
ليس لهم خامس: — مجال منافق: مظهر  
الإيمان، متصنع بالاسلام لا يتألم، ولا يتزعج  
يكذب على رسول الله متعمداً فهو علم الناس  
اته منافق، كاذب لم يقبلوا منه، ولم يصدقوا  
قوله ولكنهم قالوا: "صاحب رسول الله، رآه وهم  
منه ولقي عنه" فأخذون بقوله، فقد لايجز  
الله تعالى عن المذاقين بما اخربه، وصدقهم بما  
وصف لهم به ذلك، ثم بقوا بعد رسول الله فتقربوا  
إلى أئمة الفلاحة، والدعاة إلى النار بالزدر  
والبهتان فلوهم الاعمال، وجعلوه هم  
حكاماً على مرعاب الناس واكلوا بهم الدنيا  
وانما الناس مع الملوك والدمى الامان

اعرفن کیا اور ان کو لوگوں کی گرونوں پر حاکم بنادیا اور ان کے ذریعہ دینا  
حاصل کی۔ یہ دستور ہے کہ لوگ بارہ مہینوں کا اور زینا بھاگتہ ہوتے  
ہیں سو لے ان کے جن کو اسٹدی چلاتے یہ خارجین سے آئندہ ہے  
 ۱) دوسرا آدمی وہ ہے جس نے رسول اللہؐ کو اپنی بات تھی تو گر  
اسکو صحیح طور پر یاد رکھیں کہ اور وہم میں پڑیا وہ عدا جھوٹ بھی نہیں کہا  
یہ اس کے اختیار میں ہے اور وہ روایت بھی کرتا ہے اور اس پر عمل بھی  
کرتا ہے اور کہتے ہے کہ میں رسول اللہؐ سے ایسا ہی سنا تھا اگر مسلمانوں  
کو علم ہو جاتے کہ اس میں اپنے شک کو شرکی کیا ہے تو اس کو قبول  
نہ کریں گے اور اگر خود اسکو اس کا علم ہو جائے تو وہ اس کو ترک کر دے گا۔  
 ۲) تیسرا وہ شخص ہے جس نے رسول اللہؐ سے کچھ سنا تھا جس کا حضرت  
نے حکم دیا تھا اگر بعد میں منت کر دیا تھا اگر اس کو اس مخالفت کا علم نہ تھا  
یا کسی بات سے رسول اللہؐ کو منت کرنے سنا تھا جس کی حضرت نے بعد میں  
ابانت دید تھی گرداہ اس سے بے علم تھا اسیں اس نے منسوخ کو یاد رک  
لیا اور منسوخ کو یاد رکھیں کہ اگر وہ جان لیتا کہ یہ منسوخ ہے تو سے ترک  
کر دیتا۔ اور اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جاتا کہ اس سے جو کچھ سنا تھا منسوخ ہے  
تو اسکو چھوڑ دیتے۔  
 ۳) اور آخری وہ ہے جس نے خدا کی تکذیب کی اور رسول  
خدا کی ایورنی اس میں اپنے وہم کو شرکی کیا بلکہ ناسخ کو یاد رکھ کر اس پر عمل  
کیا اور منسوخ کو یاد رکھ کر اس سے احتساب کیا اور فاسد دعاء کے  
موقوفت حاصل کی اور ہر شے کو اسکے محل پر برقرار رکھا اور رکنم دفترہ  
کو معلوم کی۔ — رسول اللہؐ کے ارشادات دو قسم کے ہوتے۔  
خاص اور عام۔ جب آپ کے ارشاد کو ایسا شخص سنا جکو یہ معلوم  
نہ ہو کہ اللہ کا اس سے کیا مقصد ہے اور رسولؐ کا کیا مقصد ہے تو وہ  
بغیر اس کی منی اور حرفت حال کرنے کے لئے جانتے اسکی توجیہ کرتا ہے یعنی  
ہمیں جاننا کہ اسکا مقصد کیا ہے اور کس لئے ارشاد ہوا ہے تو اس کے تمام حقائق  
ایسے نہیں کہ سوال کر کے پورا جواب سمجھتے ہوں حتیٰ کہ وہ جانتے

### عصمت اللہ تعالیٰ فہرزاحد الدربعة -

وَرَجُلٌ: سمعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ شَيْئًا كَمَا  
يَحْفَظُهُ عَلَى دِجْهَهِ غُوهْمَ فِيهِ، وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَيَقُولُ:  
كَذَبًا فَهُوَ فِي دِيَهِ، يَرْدِيَهُ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيَقُولُ:  
إِنَّمَا سَعَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَلَوْلَمْ يَعْلَمْ الْمُسْلِمُونَ  
أَنَّهُ دَهْمَ فِيهِ، لَمْ يَقْبَلُوْ مِنْهُ، وَلَوْلَمْ يَعْلَمْ هُوَ  
أَنَّهُ كَذَلِكَ لَوْفَضَهُ

وَرَجُلٌ ثَالِثٌ: سمعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ شَيْئًا  
يَا مَرْبِيهِ ثَمَّ تَهْمَيَ عَنْهُ وَهُوَ كَمَا يَعْلَمُ، أَوْ سَعَدَ  
تَهْمَيَ عَنْ شَيْئَ ثَمَّ امْرَبَهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَخَفَضَ  
الْمَسْوَخَ وَلَمْ يَحْفَظْ النَّاسَنَ، فَلَوْلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ مَسْوَخٌ  
لَوْفَضَهُ وَلَوْلَمْ يَعْلَمْ الْمُسْلِمُونَ أَذْسَمُواهُ مِنْهُ  
أَنَّهُ مَسْوَخٌ لَوْفَضَهُ، وَآخَرَ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى اللَّهِ  
وَلَا عَلَى رَسُولِهِ، مِبْغَضُ الْكَذَبِ خَوْفًا لِلَّهِ تَعَالَى،  
وَتَغْنِيَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ وَلَمْ يَهْدِ بِهِ إِلَى حَفْظِ النَّاسَنَ  
فَعَمَلَ بِهِ، وَحَفَظَ الْمَسْوَخَ وَجَنَبَ عَنْهُ، وَعَرَفَ  
الْعَاصِ وَالْعَامِ فَوَضَعَ كَمَا تَهْمَيَ مَوْضِعَهُ، وَعَرَفَ  
الْمَثَابَهُ وَالْمَعْكَمَهُ.

وَقَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الْكَلَامُ  
لِهِ دِجْهَانٌ: فَحَلَّهُ خَاصٌ وَكَلَمُ عَامٌ،  
فَيَسْمَعُهُ مَنْ كَمَا يَعْرِفُ مَا عَنِ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ،  
وَلَا مَا عَنِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ فَيَحْمَلُهُ السَّامِعُو  
وَجَهَهُ عَلَى غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِمَعْنَاهُ، وَلَا مَا فَصَدَ  
بِهِ، وَمَا خَرَجَ مِنْ أَجْلِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ اَحْصَابِ

ہیں کہ کوئی اعرافی ہی اجاے اور رسول اللہ سے سوال کر لے تاکہ وہ بھی آپ کا کلام سن لے۔ یہ رفتہ میری ذات ہے کہ کوئی بات رسول اللہ کی زبان سے نہ بلکہ تمی گریہ کہیں ان سے سوال کر کے یاد کر لیتا تھا۔ پس یہی وجہ ہیں کہ جن سے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا اور ان کی روایات میں نقاشوں ہیں۔

(احجاج طبری، ج. ۳۹۲)

رسول اللہ یسالہ و یستقہمہ، حتی ات کانوا یلمعبون ان سبی الماعربی او الطاری فیسائلہ حتی یسمعوا کلامہ، وکان لا یمس بی من ذلك شی الا سأله عنه، وخفظته، فهذا وجہ ما علیہ الناس فی اختلافہم دع الله لهم فی رواياتهم۔

## خطبہ محاسن فضل الدنیا

ابو عثمان عمر و بن جراح الباطلی متوقی ٢٥٥ھ نے اپنی کتاب الحسان والاصناد کے صفحہ ۱۳۷ پر حضرت امر المؤمنین علیہ السلام کا یہ خطبہ نقل کیا ہے :-

اس شخص کے لئے جن نے اس کی حقیقت کو یہ چیز نہیا در صداقت ہے اور اس شخص کیلئے جس نے اس میں غرور فکر کر کے اس کو سمجھا دار عافیت ہے اور جس نے اس ہر سے عاقبت کیلئے زاد عقیقی جمع کیا دار دولت ہے یہ خداوند عالم کے بیغروں کے سجدہ کرنے کا مقام ہے اور اس کی وجہ کے نزول کا مقام ہے اور اس کے ملاک کے نماز ادا کرنے کی جگہ اور اس کے دوستوں کی تجارت کا ہے جہاں وہ اسکی رحمت حاصل کرتے ہیں اور اس کے منافع میں جنت حاصل کرتے ہیں۔ پھر کیوں اس کی ذمۃ کیا ہے؟ حالانکہ دنیا نے اپنے فرزندوں کو اس طرح طلب کیا ہے کہ اپنی مفارقت کی خاری کر دی ہے اور اپنی فائیت بھی سنا دی ہے، اپنے سروکا شرق بھی دلایا ہے اور اپنی بلاؤں کی طرف توجہ بھی دلائی ہے یہ بلاؤں سے خوف دالتی والی بھی ہے اور ڈرائی والی بھی ہے۔ یہ رفتہ بھی دلائی ہے اور خوف زدہ بھی کرتی ہے۔ بسا سے دنیا کی ذمۃ کرنے والے اور سے دنیا کی فریب کے سرا یہ دار تیرا یہ دہو کیسیں رہنے کا کیا آیا ہے کہ بیانات سے گزرنے کی جگہ بولنے یا تیری اؤں کی قبولی نے تیری آنکھیں بھیں کھوئیں؟ (کیا تو نہیں دیکھتا کہ) کتنی مرتبہ تو نے آبادو

الدنیا دار صدقی لمن صدقہها و دادعافیہ  
لمن فیهم فیها، و دار غنی لمن تزود منها  
مسجد انبیاء و مهبط وحیہ، و مصلى ملائکة  
و متجر اولیاً یکسبون فیها الرحمة و  
یرجون فیها الجنة فمن ذایذ مها، وقد  
اذنت بیهاد نادت بفرقا قها و نعمت نفتها  
و شوقت بسوارها الى السیور و بیلانها  
الى البلاع تخویغاً و تحدیراً و توعیناً و  
ترھیبًا فیا ایها الداء للدنیا  
و المفتتن بغرورها متع غرورتك  
اب مصادر آباءك من البلی  
ام بمفاجع امهاتك تحت  
الشروع؟ کم علات بکفیک و کم  
مرضت بیدیک تتبعی لهم الشفاع  
و تستوصف لهم الاطباء و ملتمس

امتحات کی تیمارداری کی وراثت کا کتنی مرتبہ تو نہیں پہنچنے ہاتھ سے علاج کیا  
کر کر شفایہ بھائے کرتی تیرتیں اپنے الہام کو طلب کیا اور اپنے لئے دوا  
چھیساں لیکن تیری کوششوں نے اپنیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور تیری شفایہ  
نے ان پر کوئی اثر نہ کیا اور نہ تیرتے شفایات چاہیتے سے درنہ تیری طبی تیمارداری  
سے انکی شفایات ہو سکی۔ دنیا نے تیری گرنے کی جگہ اور تیری قبر کو  
ایسا تمام بہرہ بنادیا جسے تیرارونا تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور تیری جل ہنرے والے  
تجھے مستقیم نہیں کر سکتے۔

پھر حضرت نے قدر کی طرف متوجہ ہوئے جو دہان موجود تھیں  
اور فرمایا "اے ہل ثبوت و عزت تمہاری ازواج سے درود لے  
نکاح کر لئے تمہارے اموال تقسیم کر لئے گئے تھا اسکے لئے مگر وہ میں اور لوگوں میں  
ہو گئے خیر تو ہم کل اپنے ہے اب تھاڑی طرف سے کیا جائیں؟"  
پھر ان لوگوں سے جو دہان حاضر تھے فرمایا کہ واللہ اگر ان کو ایا راست مل جائے  
تو یہ جواب دیجئے کہ تحقیق ہے تو خود تو نہیں ہے اور یہ شور اشاد فرمایا:-  
دنیا کس قدر اچھی ہے اور اس کا اناکتنا اچھا ہے  
جیکروہ شخص مجبورہ حاصل ہو جائے خدا کی اطاعت کرے  
جس نے اس کی نعمتوں سے لوگوں کی مدد نہ کی  
اس نے دنیا کے حصوں کو اسکی والپی سے پلٹ دیا  
(یعنی اس کا حاصل نہ ہونا ہی اس کے لئے بہتر تھا)

دنیا کی اصل حقیقت اور اس سے بہتر الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ پورے خلیل کا خلاصہ چار مصروعوں میں سمجھو دیا کہ دنیا  
بہترین گھر ہے اور حصول امن اور دوام کا ذریعہ ہے اگر اس میں خوف فدا اور اس کے اوامر و نواہیں لگی پا بندی کے ساتھ زندگی  
گذاری جائے۔ اور اگر اس میں اہمکا ہے اور اس کی زینت سے عشق ہے تو اس کا نتیجہ غفلت اور عاقبت کا عذاب ہے۔  
("نسخہ اسلام" از اخا سلطان مرتضیٰ)

لهم الدواء ؟ لم تتفعهم بطلبتك  
ولم تشفعهم بشفاعتك ولم  
 تستشفعهم باستشفاعتك بطريقك  
 مثلت بهم الدنيا مضر عذتك و  
 مضجعك حيث لا ينفعك بكاؤك  
 ولا يعني عنك احباؤك۔

ثُمَّ لَقِتَ إِلَى قَبْوِ هَنَاكَ فَقَالَ يَا  
أهْلَ النَّسَاءِ وَالغَزِ الْذَوَاجِ قَدْ تَكَثَّتْ  
وَالآمَوَالُ قَدْ قُسِّمَتْ وَالدُّورُ قَدْ سُكِّنَتْ هَذَا  
خَيْرٌ مَا عَنْدَنَا فَمَا خَبُوْ مَا عَنْدَكُمْ۔  
ثُمَّ قَالَ مِنْ حَضْرِ وَاللَّهُ لَوْ أَذِنَ لِلَّهِ مَكَّا  
جَابُوا بَانَ خَيْرَ الزَّوَادِ التَّقْوَى وَإِنْ شَهَدَ  
مَا أَحْسَنَ الدُّنْيَا وَأَقْبَالُهَا  
إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ مِنْ نَاسِهَا  
مِنْ لَمْ يَوَسِ النَّاسُ مِنْ فَضْلِهَا  
عَرِضَ الْلَّادِ بَاسِرَ أَقْبَالُهَا

## خطبہ بے شاتی دنیا

جان لو کر تم لوگ مر سے بُوا و رہو سکے بعد انھا جاؤ گے اور اپنے اعمال پر وقف ہوا و کسی کی جزا تم کو ملیں گے دنیا کی زندگی ہمیں دیکھو کہیں نہ کہ کسیوں کو دیکھ ایسا کھر ہے جو بلاؤں سے گھرا ہوا ہے اور فنا کے لئے مشہور ہے اسکی صفت ہی غداری ہے اسیں جو کچھ ہے سب زوال پذیر ہے یا پے اہل کے لئے دولت اور خوبیہ فیض ہے اس کے احوال دائمی نہیں۔ اسیں اتر فدا کے اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں گے جیکہ اس سے اہل میں سے بعض عیش و سرور کی حالت میں ہو گئے اور بعض اسکی بلاؤں اور فربیں میں بتلا رہیں گے ایکی حالت مختلف ہو گئی وہ اس میں کوئی ترتیب مندوم عیش کئے ہوں گے اس کا عیش دائمی نہیں۔ اس میں رہنے والوں کے اعراض پر بخیر ہوتے ہیں وہ ایک دسرے پاس کے تیر پہنچتے ہو گئے جنکی زیادتی وہ ہلاک ہو تو اسیں کے آئیں سب کی متین ہو چکی ہے اس سے حاصل ہوئو لا اخطب بیجا ہے۔

اعلموا انکم میتوں و میعوثوں من بعد الملوک  
وصوقوفون على اعمالکم و محجزیوں بها۔  
غلا تقریباً نکم الحياة الدنيا فانها دار بالبلاء  
شفوفةٌ وبالفتاءٍ مضر و فلة وبالعنّ  
موصوفةٌ وكل ما فيه اللى نروالى وهى  
يین اهلها دولٌ و سیحال لآتد وهم احوالها  
ولن یسلم من شر نظر الها بینا اهلها  
منها في سخاير و سور و راذا هم منها  
في بلاع و غيرها احوال مختلفه و توارث  
قصصيَّة العيش فيها مذمم و مرحىء  
فيها لا يد و مروا انها اهلها فيها الغرض  
مسهد فة فتر ميهام سبها مهالقة لهم  
بجها مهاؤ كل حتفه فيها مقد و ر و خطه  
منها موفره۔

(دستورِ معالم الحکم)

## خطبہ

متقن قرار گاہ کی طرف دنیا ایک گذر گاہ ہے اس میں لوگ در قسم کے میں ایک جہنوں نے اپنا نفس پیچے دیا اور اسکو بلا کت میں دیا دوسرا جہنون نے اپنا نفس کو خرید کر کتا در دیا۔

الدنيا دار نحیی الى دار مقرر والناس  
فيها سجلان سجل باع نفسه فاديقها  
وسراجل ابتاع نفسه فاعتقدها

## خطبہ فی ذمۃ دنیا و تقوی

بند گان خدا میں پتھیں و ہیست کرتا ہوں کہ خدا شے عزوجل سے تقوی اختریا کردا وار ان دنوں طاعت خدا شے عزوجل میں تھاری جتنی استطاعت ہو اس کو فہیمت سمجھوا رہیں بجالا رُمر نے کے بعد پھر پتھیں کوئی ہدایت نہ ملے کی پتھیں اختیار ہے کہ اس دنیا کے لواحقات کو چھوڑ دا کر تم ان کو ترک کرنا نہیں چاہتے رہنے والی عمر تین تم پر دین کی اور اگر تم اسکی تجدید کرنا چاہو تو تمہاری اور اسکی مشاہی اس سواری کی جیسی ہے جو ایک راستہ اختیار کرنی ہے اور لواحقات دنیا نے اس کو منقطع کر دیا اور اپنا علم فرم کر کے قوم کے پیشوائیں گئے۔

او یکم عباد اللہ یعنی قریب اللہ جل و عز و اغتنام ما استطعتم عملابه من طاقہ اللہ عزوجل فی هذه الایام الخالیة بحیل مالیشی علیکم به الفوت بعد الموت وبالرفق لهذہ الدنیا التاسکة لكم و ان لہ توفوا تجیوف ترکھا والمبیة لكم و ان کنتم تجیون بتجدید فاعما مثلکم ومثلها انکب مسلمان امیلًا فنه قد قطعواه و اموالاً فکان قد بلغوه ذکم عسی الجائزی الى daytime اثی بحری حتى یلقها ذکر عسی ان یکون بقا من له یوم کا یعدوك و من رس ایه طالب حیثیت یحد و فی الدنیا حتی یفاصقها، فلا تفتأفسر فی الدنیا و فخرها ولا تجیو بمحیتها ولا تجی عوام من فتوائھا و فسھا فان عز الدنیا و فخرها الی انقطاع و ان شریعتها و نیمها الی نزولی و ان فتوائھا و سھا الی انفاذ و کل مذکور فیھا الی متعی "و کل حتی فیھا الی فداء او لیش ایکم ف اثمار الاولین و ف آباءکم ملما ضیین سعیر و تبصرة ان کنتم تعلقون الہم و الی الماضین منکم لا یرجعون و الی المخلف الباقی منکم کہ یہیون قال اللہ جل و عز اوحلا مدعی قریبة اهلکناها آنکم لا یرجعون" پی آیت ۹۵ و الی بعد هار قال جل و عز "کل نفس ذاتہ الموت و امنا تو فوت اجوس حمد یوم الیقیمة فن نحن عن الناس و ادخل الجنة فقد فانہ و ماتیة

پس دنیا اور اسکے فخر کی رغبت نہ کردا اسکی زینت پر بھٹک کر دو اور برخی و غصہ کم ناشکیبا فی ذکر رحمۃ الحقیقت کہ دنیا کی عذر اور اس پر فرض منقطع ہونے والے میں اسکی زینت اور فہیم زوال پذیر ہیں، اسکی مضریں اور برخی و غم کدر جانشی والے ہیں اسکی مدت ختم ہونے والی اور اسیں کا ہر جاذر فاسو شہ والا اگر تم سمجھ کر ہے تو بتاؤ کہ آیا ہمہ اسے نئے ادیں کے آثار اور تمہارے گذرے ہوئے آبا و اجداد تصریح اور بصیرت کیلئے کافی نہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم میں سے جو گزر گئے والے نہیں آئے اور انی اولاد میں سے جو باتی ہیں باقی نہیں رہیں گے۔ خداوند جل و عز ارشاد فرماتا ہے کہ —

"جس بی کوہم نے پلاک کر دیا اس کے لئے حمایت ہو گئی یعنیا ان کی رجوت نہ ہو گئی (یعنی زمانہ رجوت میں زندہ نہ کئے جائیں) اور جو لوگ اسکے بعد ہیں لدھنے فرمائک ہنس نوٹ کا ذائقہ پکھنے والا ہے بینک تیار کے وزیر ہمارا لا جر پورا دیا جائیا کاپن جو شخون آتشی ہمہ سے بچائیں گے اور رجوت میں داخل کر دیا گیا یعنیا دہ کامیاب ہو گیا دینا کی زندگی خواہ ہو کر کے کچھ نہیں۔ (آل عمران ۱۸۰) کیا تم اپنے دینیا کے حالات عیمحد عینہ درج صبح نہام غمہں دیکھ جائیں کوئی کسی کے سچھر تو ملہے اور وہ اپنی رہنمائی پر کوئی صرع میں مبتلا ہے کوئی دیکھ جائیں تو کوئی فراز ہے پر کہا ہے کوئی جانکوں دیکھا ہے اور دوت کا طالب ہے اور تاریکی طالب ہے دہ موت کے بغیر ہے مگر موت اسکے عاقف نہیں فہمی کئے تاثرات کی بناء پر ایسا کام جسی کیزتے جاگو ہیں تمام حواسِ شیئے ہے جو مالتاں آسمانوں اور عرشِ عالم کا پروار دکھا ہے وہ باتی رہنمائی والا ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز کافی ہے حق اسی کی طرف مائل ہے اور وہی کام امور کا ہر جھ ہے۔

الإِمْتَاعُ الْغَرْوُرُ السَّتَّةُ تِوْنٌ أَهْلُ الدِّينِ يَعْصُو  
وَيَبْحَوْنَ عَلَى الْأَخْوَالِ شَتَّى مِيتٌ يَبْكِيُ وَآخْرُ يَغْزِي  
وَصَرْبَعُ مَبْتَلٍ وَعَايِدٌ يَعُودُ وَآخْرُ بِنَفْسِهِ يَحْمُدُ  
وَظَالَبٌ وَالْمَوْتُ يَطْلَبُهُ وَغَافِلٌ "وَلَيْسَ بِمَغْفُولٍ"  
عَنْهُ وَعَلَى أَثْرِ الْمَاضِي مِنْتَانِ يَعْصِي الْبَاقِي طَلَبَهُ  
الْحَمْدُ لِرَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَبَنْتِ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
الَّذِي يَقِنُ وَلِيَقِنُ مَا سَوَاءٌ وَالْيَهُ مَوْلَى الْحَقِّ  
وَمَرْجِعُ الْأَصْوَرِ -

(دستور عالم الحکم)  
از قاضی ابی عبداللہ محمد بن سلام  
مطبوعہ مصر ۱۳۴۳ھ

## خطبہ بے ثبات دنیا

تمہیں کیا بیو گیا ہے دنیا کا مال و مستاع تو منقطع ہو جائے والا ہے اس پر خرخ کا انجام برآہے اسکی زینت زوال پذیر ہے اسکی نعمتیں رنج رسان۔ اسکی صحت مائل بر امراض و ضیوفی بے اس میں جو کچھ مال و دولت ہے ختم ہو جائے والی اسکی فنا قریب اس میں قیام کی مدت اختام کیا جائے مائل ہے اس کے تمام زندہ لوگ بلاوں سے قریب ہو جاتے ہیں۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو غور کرو کہ کیا تمہارے نے تھا رے اولین اور گذرے ہوئے آبا و اجداد ہمارے بھرست اور غور فکر کے نئے کافی نہیں

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :  
ما نَكِمُ وَالدُّنْيَا فَمَتَّعْتُهَا إِلَى انْقِطَاعٍ وَفَرَّ هَا إِلَى وَبَالٍ وَزِيَّنَتْهَا إِلَى نَرْوَالٍ وَلَغَيَّبَهَا إِلَى بُؤْسٍ وَصَحْتَهَا إِلَى سَقْمٍ وَهَرَمٍ وَمَالٍ  
مَا فِيهَا إِلَى نَفَادٍ وَشَيْكٍ وَفَنَاقِرَبٍ كُلَّ مَدَّةٍ فِيهَا إِلَى مَنْتَهَا وَكُلَّ حَيٍّ فِيهَا إِلَى مَقَارِنَةِ الْبَلِي الْبَلِي لَكَمْ فِي اثَانِ الْأَوْلَيْنِ  
وَلَأَبَاعِدَكُمُ الْمَاضِيَنَ مَعْتَرِّفًا وَتَبَصَّرَةً اَنْ  
كَفَتُمْ تَعْقِلُونَ الْمَاتِرَوَالَّذِي الْمَاضِيَنَ مُنْكَمَلٌ  
بِرَبِّيَوْنَ وَالَّذِي الْخَلْفُ الْبَاقِيَنَ مُنْكَمَلٌ لَا يَبْقَوْنَ

کیا تم نے تم میں سے گزرے ہوؤں پر نظر نہیں ڈالی  
کہ وہ پھر واپس نہیں ہوئے اور ان میں کے لقیہ جیں  
باقی نہیں رہیں گے کیا تم اہل دنیا کو نہیں دیکھتے کہ وہ  
کسی پریشان حالی میں صبح و شام گزارتے ہیں ایک  
طرف تو کسی کے مرنس پر رستے ہیں اور دوسرا طرف  
روح کا وفیب دینے ہیں وہ آغ قمار نج و بلہ ہیں۔  
بیماروں کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور خود قریباً لگر  
ہیں وہ پیاس کی شدت میں بنشلا ہیں موت کو طلب  
کرتے ہیں اور موت ان کو طلب کرتی ہے وہ غفلت میں  
بنشلا ہیں اور موت ان کے گزشتہ آثار سے غافل نہیں  
اور جو کچھ باقی ہے گزرنا جارہا ہے اور تمام امور کا الجما  
خدا ہی بہتر جاتا ہے۔

اوسلتمه تیون اهل الدنیا یمسون و  
یصیحون علی احوال شتی میت یبکی  
وآخر یغیری و صرایع مبتلا و عاید  
یعود و دلفت بنفسه یخود و طالب والموت  
یطلبہ و غافل ولیں مغفوٰ لعنہ علی اثرا  
الماضی یمضی الباقی والی اللہ عاقبة  
الامور۔

(بخار الانوار ج ۱۱ ص ۱۲)

## خطبہ (فی ذمہ دنیا)

دنیا نام فریب ہے۔ بس کا زنگ بدلا ہو لے  
جس کا ظاہر چحا اور باطن خراب ہے یہ حسد کرنے والی  
ہے اور ایک اثر نے والاسیا ہے اور سہی سب کے زمانہ کی  
رہی ہے اسکی زیادتیاں قابوں رو ہیں اور اس کے فدائے  
مضتر رسان۔ پس ایسے کتنے لوگ ہیں جو اس سے  
عہد کرتے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

الدنیا دار غر ویر حائل و خراف  
فایل و نظیل آفی و سئی ماٹیل تردی  
مستنر میدھا و تفتر مستغیدھا فکم  
من واثق بھا رس اکن الی هاقد ارهقتہ  
ایضا قها و اعلقتہ اس باقها و اشر بتہ  
خناقها والزمتہ و مذاقها۔

(دستور ص ۳۵)

## خطبہ زادین دنیا کیلئے

خوش خبری ہے زادین دنیا کیلئے جو آخرت کے راغب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی زین کو اپنا بچھونا اور متنی کو اپنا فرش اور اس کے پانی کو پا کر قرار دیا قرآن کو اپنا بشار اور دعا کو دشائیر قرار دیا اور سید بن میریم کے نیج پر دنیا کی مدد ملت کی۔

طوبی للز اهدين في الدنيا  
والراغبين في الآخرة أولئك قوم  
التحذ وآسرض الله بساطاً وترابها  
فرأشا وماء ها طيباً والكتاب شعراً  
والدعاء دناس أدق ضوا الدنيا فضاها  
على منهاج المسيح بن مریم  
(دستور حالم الحکم ص ۲۳)

## خطبہ

ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ دنیا کا وصف بیان کیجئے۔  
حضرت نے فرمایا، اس دار دنیا کا کیا وصف بیان کروں جو اس میں تندیست رہا محفوظ رہا اور جو اسیں بھی رہا پیش مان ہوا جو فقریں مبتلا رہا غرزوں رہا اور جس نے اسیں پر دوائی کی وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے حلول کا حساب دیا جائیگا اور اس کے حرام پر غلط کیا جائیگا

وَمَا أَصْفَاكَ مِنْ دَارٍ مِنْ صَحَّةٍ  
فِيهَا أَمْنٌ وَمَنْ سَقَمٌ فِيهَا نَدَمٌ وَمَنْ  
أَفْتَرَ فِيهَا حَرَثٌ وَمَنْ أَسْتَغْنَى فِيهَا  
فَتَنٌ فِي حَلَالِهَا الْحَسَابٌ - وَفِي حَرَامِهَا  
الْعَذَابُ (دستور)

لہ شواروہ بیاس ہے جو جسم سے متصل ہوتا ہے اور  
نہ دشائروہ بیاس جو شوار کے اوپر ہوتا ہے

## خطبہ في ذمہ دنیا

اس دنیا سے درود رکھو جو مکار اور دھوکہ بانہے پس  
چاہئے والوں کیلئے یا پسے کو سمجھاتی ہے اور انہیں اپنے دہکوں  
سے فتنوں میں بنتا کر قیہے اپنی ایسے دہکوں سے دہکا دیتی ہے  
اور اپنی طرف مائل ہونے والوں کو شوق دلاتی اور دہم  
کی طرح ایک حالت سے دوسری حالت میں جلوہ دکھاتی ہے  
تو گوں کی آنکھیں اس کا لہاڑہ کر رہی ہیں اور نفوس اس  
کے شیفتہ ہیں اور قلوب اس کے شافعی ہیں، یہ اپنے تمام بھروسے  
دیا ہے والوں کی خاتمہ ہے پس کوئی باتی ایسا نہیں جو  
ماضی پر اعتبار کر سے اور کوئی آخری شخص ایسا نہیں سمجھو  
شخص اول پر اس کے بُرے اثرات کا احصار کر سکے کوئی  
ستسک رہنے والا تجربوں سے دنیا میں نائد نہیں حاصل  
کر سکتا قلوبے اسکی محبت کے علاوہ ہر چیز سے انکار کیا  
اور نفوس نے اسکے ساتھ سوچا بخی کے انکار کیا اس کے طابت  
و قسم کوئی ایک وجہ جس کو کامیابی نیسبت ہوئی اور وہ  
اس میں الجھ کر رہ گیا اور اس میں سفر آخرت کیلئے زادراہ  
فرسیم کرنا بھول گیا۔ یہی کیاستی کر دنیا میں اسکی رہائش کا وقت  
باکل کم رہ گیا اور اس کے ہاتھ خالی رہ گئے اور اس کے  
قدوم میں غرض اگئی اور وہ خوشخبری اگئی جو اسکی شکر کے  
تفہیم پر اسکی دشمنی فر رکھنی اور اسکی حرمت میں خاتمہ گر کر دھمیت  
جگئی اور اسکی موت کی سکوئی اخراج سے یہ مریضہ بھروسے پر  
نازک پروادھ اس کا اجلد تک رسکا اور را لآخر تنکرو ترددیں پر گیا قبل

احذر و اہذہ الدنیا الخداعة الفزارۃ  
الی قد ترثیت مجیدیہ ها بغير س ها و ثرات  
بآمالها و شیوفت لخطابها فاصبحت  
کالعروض المجنوّة العيون الی هاما نظرۃ  
والنفوس بها مشعوفة والقلوب الیها  
تائفۃ وهی لا زواجها لکلهم قاتله  
فلا الباقی بالماضی معتبر ولا الاخر  
بسوی اشرها على الاول من دجرہ۔ ولا  
لبیب فیها بالتجارب ضتفع ایت القلوب  
لہنا الاختیا۔ والنفوس بها الا خینا فالذین  
لها طالبان۔ طالب ظفر بها فاعترفها  
ونسی الترزو دعنها للطعن منها فقتل  
فیها لشہ حتى خلت منها ید نہ و نہ لبت  
عنه اقدمه وجاءته آستر ماذان بها میتمتہ  
فعظمت ندامته وکشت حسرتہ و  
جملت مصیتبہ فاجتمعت علیہ سکرات الموت  
فیتیر موصوف مانزیل به وآخر اختلاح عنہ  
قبل ان یظفر بمحاجتبہ۔ ففاس فھا بقریبہ و  
اسفہ ولم یذیر ک ما طلب منها وسلم  
یظفر بما رجا فیها۔ فائز تحلا جیسا من  
الدنیا بغیر زاد و قد ماعلى غير بحمدہ فاحدہ

لئکے کا پیچی حاجت جام کر سکا پس وہ مالت منتظر ہیں بخ دام  
کے ساتھ دنبا کو چھوڑ دیا اور جو جزیرے سے طلب کر رہا تھا ملکہ کو کہا  
اور دنبا میں اسکو جس چیز کی ایمڈھی آئیں کہ اسیاب نہ ہو سکا اور دنبا  
کی پر جزیرے کو چھوڑتے ہوئے بیزیز ادا کے لئے نیزہ کے دنبا سچ بنا  
بین دنبا سے پختے رہ رہب اگلے دن سے پختے ہیں اسکی مشال اس سے  
کی ہے جو جھوٹی نہیں نہم بے گرا کلار ہر قاتل پھٹپن دوہرہو اسکی پختہ  
بے جو نکلو چجہ میں رہا اسکی جو جزیرہ تمہارا ساتھ دینے والی ہے پتہ  
کم ہے اسکے بخ دغم کے با کو پہنچہ ہوتا ہے اما دیکھنے کی تحریک سے اسکو دل  
آئیوا لہے وہ ان اسلام کو پوشیدہ رکھتی ہے جو اسیں پس ان پر زیر  
سے پھو جو اس میں ہیں کیونکہ اس کا وہ دوست

الْ هِيَا الْ خَذِيرَةُ - فَإِنَّمَا أَشْلَلَ الْ حَيَّةَ  
لِيَنْ مَسَّهَا قَاتِلٌ سَمَّهَا فَاخْرَضَ  
عَمَّا يَعْجِبُكُ فِيهَا - لَقَلْةٌ مَا يَصْحِبُكُ  
مِنْهَا وَضُعُّ عَنْكُ ثِقْلٌ هُوَ مِنْهَا لَمَّا  
تَيَقَنَتْ مِنْ وَشَكٍّ نَّرَادُهَا وَخَنَّ  
أَسْرَمَاتٍ كَوْنٌ فِيهَا أَخْنَسٌ مَا تَكُونُ  
لَهَا -

**فَإِنَّ صَاحِبَهَا كَلَّمَا اطْمَانَ**  
**مِنْهَا إِلَى سُرُورٍ اشْخَاصَهُ**

جو اسکی خوشیوں سے مطمئن ہو جاتا ہے اسکو اس سے  
مکروہات کا سامنا کرنے پڑتا ہے اور جب کہمی قیام کے لئے  
اس سے شادمان ہوتا ہے ادبار اسکی زندگی کو مکدر کر دیتا ہے  
اور جب اس کے سامنے درازو ہو کر پہنچتا ہے تو وہ اس  
سے اپنا دامن کیفیت پہنچتی ہے اس سے خوشیاں حاصل  
کرنے والا دھوکے میں پڑ جاتا ہے اور نفع مل کرنے والا  
ضرر میں بستلا ہو جاتا ہے اسکی خوشیاں بدل دیں ہی مکن  
رہتی ہے اسکی بتعاقابی طرف فرار دی کری ہے اسکی خوشی  
خون کے ساتھ شامل ہے اور اس کا آخری غم کمزوری کی طرف  
مال ہے پس اسکی طرف ایک تارک الدنیا زاہد کی نظرے  
ویکھو اور پہنچنے والے کی نظرے نہ رکھو۔

اسے آدمی یہ جانئے کر دہ یہاں کے ساکن کو رخصت  
کرنے پر متعین ہے اور ہر صاحب امن کو در منہ بنا دیتی ہے  
جو جیز چاچلی اس سے پلت کر نہیں آئے گی وہ منہ مورخی  
ہے اور نہیں جانتی کہ کون آئی را اب سے اسکی تبریزی امان

عَنْهَا مَكْرُرٌ وَكَلَّمَا اغْبَطَ مِنْهَا بِأَقْبَالٍ لَفَصَهُ مِنْ  
أَدْبَارٍ وَكَلَّمَا ثَنَى عَلَيْهِ فِيهَا بِرِجْلٍ طَوْتٍ  
عَنْهُ كَشْحَأْ فَاسَاسَ فِيهَا غَامَرَ وَالنَّافِعَ فِيهَا  
ضَارٌ وَرُصْلٌ سَخَارَهَا بِالبَلَاءِ وَجِيلَ بِقَارُهَا  
إِلَى الْفَنَاءِ فَرِجْهَا مَشْوُبٌ بِالْخَنْ وَالْأَخْرَ غَمُّهَا  
إِلَى الْوَهْنِ - فَانظُرْ إِلَيْهَا بَيْنَ النَّرِ اهْدِ  
الْمَفَارِقِ وَلَا تَتَنَظَّرْ إِلَيْهَا بَيْنَ الصَّاحِبِ  
الْوَاقِعِ اعْلَمُ بِاهْذَانِهَا تَشَخَّصُ الْوَادِعُ  
السَاكِنُ وَتَفْجِعُ الْمَغْبِطُ الْأَمْنُ لَا يَرْجِعُ  
مِنْهَا مَا تَوَلَّ فَأَذْبَرُ لَا يَدْرِسِي مَا هَوَيْتَ  
فَيَحْدُثُ إِنْ أَمْتَهَا كَاذِبَةٌ وَأَمَالُهَا بَاطِلَةٌ  
صِفْوَهَا لَدُنْ وَإِنْ آدِمٌ فِيهَا عَلَى خَطِيرٍ إِمَّا  
نَحْتَهُ نَرَائِلَةٌ وَأَمَامَيْلَةٌ نَازِلَةٌ لَهُ وَأَمَامَيْلَةٌ  
جَائِحَةٌ وَأَمَامَيْلَةٌ قَاضِيَةٌ فَلَقَدْ كَدَرْتَ  
عَلَيْهِ الْمَعِيشَةَ إِنْ عَقْلٌ وَأَخْبُرَتَهُ عِنْ

سے اور بالآخر آرزوں سے خواس کا منافر رہ گناہ ہے  
اسے ابن آدم سیس خطرہ ہے اگر نعمت جی بے تو زانی  
ہو جانے والی اگر بلہ بے تو نازل ہو نیو ای گر منظم ہے تو نازل  
نابود ہو نیو ای اگر ایک آرزو ہے تو فیصلہ کر نیو ای اگر افغان بھے تو نازل  
ہو گا اس پر صیحت کر ہے یہ سن کو اپنی صیحت سے باخبر کر جکل ہے  
اگر انسان اس پر غور کرے اور اگر اس کا خالق اس سے باخبر نہ کر جو تو  
اسکی شماں بیان نہ کریں تو میں اپنی احکم نہ دینا اور اسکی  
رغبت سے منع نہ کیا ہوتا اسکے واقفات اور حادث ہی سزا ہوں  
کو جو نکار پڑے ہوتے قائم کو صیحت ہو جاتی اور عالم کی الحیرانی ہوں  
دی ہوئی۔ ایسا کیوں ہوتا جبکہ خالق عزوجل کی جانشی سے من کر جو لا  
آچکا اور اسکی جانب سے اس سے متعلق واضح و معملاً پتختیز  
اچکام آچکے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہیں اسکی نہ کوئی نظر  
بے اور نہ اس کا کوئی وزن ہماری اطلاع کے مقابل  
اس نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں خلقِ قرآن  
اور جب سے اس کو پیدا کیا ہے اپنے زیر ہیں را لی ہے  
بھی کے پاس اس کی کنجیاں اور نیز اسے پیش کرنے کے ان سے  
انضرافت کا آخرت کا کوئی حصہ کم ہو نیو ای ان کو حضرت  
نے اس کے قبول کرنے سے انکا کردار دیا وہ جانتے تھے کہ خداوند  
جلیل جبار چیز سے ناراضی بواس سے وہ بھی ناراضی۔ میں  
اور جس چیز کو گھنیا اور دیا اس کو انہوں نے بھی گھنیا اور  
دیا اور جس چیز کو خدا نے کر دیا حضرت نے بلند نہ کیا اور جسی  
چیز کو خدا نے کر دیا ہے بلند کر دیں اور جس چیز کو خدا نے کم کر  
دیا اسکو زیادہ نہ کر دیں اگر تم کو خبر نہ ہو کہ یہ خدا کی بارگاہیں  
بھروسی چیز ہے میر بھی خدا نے پسند کیا را اسکی اپنی چیز کو  
بھی اپنے فرمانبرداروں کیلئے قیاد قیاد سے اور یہ کی اسکے  
عقول بدوں کو گئے ہکاروں کے نئے عالم غیرہ سے دنیا کی ترتیب

نفسہ ان وی لوکان خالقہا جل وعزہ  
لہ یخیر عن ها خبر را ولہ یضر ب لها مثلا  
ولهم یا مسی پا النہیں فیها ولہ الرغبة عن ها  
لکانت و فاعلها و فجائعها قد انبیئت  
النائبم و عظیت الطالیم و بصرت  
العالیم و یکیف وقد جاءه عنہا من الله عزوجل  
جل و انت مند فیها البیانات والبصرات  
فما رأیت، الله عزوجل قد رأی و کر و نَ  
و ما خلق فیها بلغنا خلقاً البعض الیه منها  
وما افترض ایها مذخلفتها ولقد غریبت  
علی بنی ایمانیا تباوذا ایها لینقصۃ ذلك من  
خطکے من الآخرة فیی ان یقبلها العلماء  
انَّ اللَّهَ جَلَّ تَنَاوُكَ الْبَغْضِ شَيْئًا فَالْفَضْلُ  
وَصَغْرُ شَيْئًا فَصَغْرُهُ وَإِنْ لَا يَرْقُفْ مَا وَضَعَ  
اللَّهُ جَلَّ شَنَاعَهُ وَإِنْ لَا يَكْثُرْ مَا أَقْلَى اللَّهُ  
جَلَّ وَعَزَّ وَلَوْلَمْ يُخْبِرُكَ عَنْ صَغْرِهِ أَنَّهُ  
إِلَّا أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ اصْنَاعُهُ اَنَّ  
يَجْعَلَ خَيْرَهَا ثواباً لِلْمُطْبِعَيْنَ وَأَنْ يَجْعَلَ  
عَقَوِيَّهَا عَقَاباً لِلْمُعَيْنِ وَمَا يَدَ أَنَّ  
عَلَى ذَنَا، إِنَّ الدُّنْيَا إِنَّ اللَّهَ جَلَّ شَنَاعَهُ  
زَوَاهَا عَنِ الْوَلِيَّيْهِ وَأَحْبَابِهِ فَنَظِيرًا وَخَتِيَّا  
وَلِبَطْهَا لِأَعْدَادِهِ فَتَنَّهُ وَأَخْتِيَّاً فَأَكْرَمَ  
عَلَى مُحَمَّدَ أَنْبِيَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
جِينَ عَصَبَ عَلَى بَطْنِهِ مِنَ الْجَمْعِ وَحَاهَا  
وَوَسَى بِنْجَيَّةَ الْمَكَامَ فَكَانَتْ تَحْنَى خَضْرَوَةَ  
الْبَقْلَى مِنْ صَفَاقِ بَطْنِهِ مِنَ الْمَهَازِلَ - وَمَا

سے تم کس جیز پر جھوک رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے دستور اور ہمون سے علیحدہ رکھنے کو اپنے حرم سے پسند کیا اور اپنے دشمنوں کیسے پھیلا کر کہہ دیا تاکہ انہی آزمائش ہر اور استھان لیا جائے یہ سب اپنے بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ کیا جب کہ وہ بھوک سے اپنے پیٹ کو باندھ دیتے تھے اور یوسفی بخار کو جسم اسقدر لاغر ہو گئے تھے کہ ساگ پات کی سبزی اسکے پیٹ کی جگہ سے نظر آتی تھی اور جس وزیر میں نہ وہ کچھ کہا تو سوال نہیں کرے گا مگر کھانے کا جس کیلئے بھوک کی وجہ کو شکش کی تھی ان بھی سخروايت ملی ہے کہ ان پر روحی کی کھنی کر۔ جنہیں دو تین دنی کو قبول ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ سنتریں تعین ہو گئی اور جب فقر کو قبول ہوتا دیکھا تو کہا کہ صبا یعنی کا یہ شمار مبارک ہو۔

صاحب روح و کلمہ عیسیٰ ابن میرم علیہ السلام ہیں جب کہ انہوں نے بھوک کو مجھنے سالن کا خوف کے اور پیشینہ کے کہاں کا اور چوپایا کے دونوں پیروار چاند نی راتوں میں چرانگ کا اور موسم سرما میں بھونخے ہوئے گوشت کا اور آذاب کے طور پر ہونے کے مقامات کا اور میں وہ جات کا جوز میں میں چوپاں کیلئے اگئے ہیں سوال کیا زاد اپنے کچھ مالکا اور نہ کوئی مجھ سے غنی ہوا۔ اور سیمان ابن داود ہیں کہ جو کچھ ان کے مالکے آتا تھا اسیں سے دہ جو کی روئی کھاتے تھا اور اپنے اپل و عیال کو گھبھوں کھلاتے تھے اور جب رات آتی یا الوں کی سکبیں میں بلبوں ہوتے تھے اور گردن میں لوہے کا طوق دال کر روتے ہوئے آتے تھے یہاں تک کہ صح ہو جاتی اور کثرت سے کہیں کاپتے واسیے میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اگر تو مجھے معاف نہ کر دے اور رحم نہ کرے تو میں کھانا اتھا نہ دالوں میں ہو جاؤ گا۔ کون اللہ نہیں ہے سو اسے تیرے تو پاک ہے میں نہ یعنی سے ہوں

سَلَّمَ اللَّهُ جَلَّ شَنَاوَةً يَوْمًا وَإِلَى النَّظَلِ  
إِلَّا طَعَامًا يَا أَكْلُهُ بِنَاجْهَدَةٍ مِنَ التَّجُوَعِ وَ  
لَقَدْ جَاءَتِ الرَّوَايَةُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ أَوْحَى  
إِلَيْهِ إِذَا رَأَيَتِ الْغُنْيَ مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبَ  
عَتْقَبَتِهِ وَإِذَا رَأَيَتِ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَهْبَأً  
بِشَعَارِ الصَّالِحِينَ وَصَاحِبِ الْمَوْحِ وَالْكَامِةِ  
عَيْسَىٰ بْنُ مَرْيَمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا ذَقَالَ  
أَدْبِيَ الْجُحُورَ وَشَعَارِيَ الْمَخْوفَ وَلِبَاسِيَ  
الصَّفُوفَ وَذَبَابَتِيَ سِرْجَلَاتِيَ وَسَرْجَلَاتِيَ بِاللَّيلِ  
الْقَمَرِ وَصَلَافِيَ فِي الشَّاءِ مُشَارِقَ الشَّمَسِ  
وَفَاكِهَتِيَ مَا ابْنَتَتِ الْأَرْضُ لِلأنْعَامِ  
ابْيَتْ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلَيْسَ أَحَدًا غَنِيَّ مِنِي  
أَوْ سِيلِمَانَ بْنَ دَادِ دَوْمَادَقِيَ مِنَ الْمَلَكَاتِ أَذَّانَ  
يَا أَكْلَ خَبَرَ الشَّعِيرِ وَيَطْعَمُ أَهْلَهُ الْخَنْطَةِ وَإِذَا  
جَنَّتِ اللَّيْلُ لَيْسَ الْمَسْوَحَ وَغَلَ يَدُهُ إِلَى عَقْدِهِ  
وَيَوَاتِ بِالْيَاهِتِيَ يَصْبِحُ وَنِيكَشَ اَنْ يَقُولُ  
سَرَابٌ اَبْنَ طَلَمَتْ نَفْسِيَ كَثِيرًا وَلَا تَغْفِرُ لَيِ  
وَتَرْجُمَتِي أَكْنَ مِنَ الْخَاسِرِينَ لِلَّا إِلَهَ إِلَّا إِنْتَ  
سِبْحَانَكَ اَنِي كَنْتَ مِنَ الطَّالِمِينَ فَهُبُولَاءُ  
ابْنِيَاءَ اللَّهِ وَاصْفَارُهُ بِالْوِلِيَا وَلَا تَنْزَهُ هُوَا  
عَنِ الدُّنْيَا وَرَهْدَ وَفِي هَانِرَهَدْهَهُمُ اللَّهُ  
جَلَّ شَنَاوَةً فِيهِ مِنْهَا وَابْغُضُوا مَا بَغَضَ  
وَرَصْغَرَ وَمَا أَصْغَرَ ثُمَّ اقْتَنَى الصَّالِحُونَ  
اَثَارَهُمْ وَسَلَكُوا مِنْهَا جَهَنَّمُ وَالظَّفَرُ  
الْفَلَرُ وَابْتَغُوا بِالْبَغْرِ وَصَبَرُوا فِي هَذَا  
لَعْنَ القَصِيرِ عَنِ مِنَاعِ الْفَرِ وَرِالْذِي يَعْوِدُ

پس یہ اللہ کے سینگیر اس کجھ برگزیدہ بندے اور اس کے قرب  
بازگاہ ہیں جو دنیا کے دور رہتے ہیں اور انہوں نے زیرِ اختیار کی  
بھی خداوند عز و جل انہیں دنیا سے بجا تا ہے رہا۔ باہم سے  
غضب تاک ہوتے ہیں جس سے وہ غصب ناک ہو وہ اس پر  
کو زیلیں جانتے ہیں جس کروہ ذلیل کجھ۔ بھروسہ صالیحین کے  
آثار کی اتباع کرتے ہیں اور راہ راست اختیار کرتے ہیں اور  
غور و فکر کو بیٹھنے والا دنیا ہے میں غیروں سے بعتر حاصل  
کرتے ہیں اور دہوکے کے مال و مالع سے اس کو تامہر میں  
صبر کرتے ہیں جو فنا کی طرف مائل ہے اور جس کا حساب یہاں تو  
وہ اپنی عقل سے دنیا کے انجام پر غور کرتے ہیں اور اسکی  
ابتداء اور اس کے باطن پر غور نہیں کرتے وہ نہ اس کے ظاہر پر  
تجوہ نہیں کرتے وہ عاقبت کی تینوں پر غور کرتے میں پس  
دنیا کی حلاوت انہیں نہیں لکھتی۔ بھروسہ اپنے نفسوں پر  
صبر کو لازم قرار دے لیتے ہیں اور دنیا کو اپنے نفس سے  
اس قدر پست قرار دیتے ہیں جیسے کہ کوئی میرت ہوتی ہے  
کسی کیلئے بھی جائز نہیں کہ دنیا کے سیہ بہر کھانے کے فروڑ  
کے مطابق اور اس سے اسی قدر کہا نے جو اُنکی زندگی کی بقا  
کے لئے اور انکی روح کو روکے رکھنے کیلئے ضروری ہو۔ وہ  
دنیا کو ایک مردار شے کی منزلت پر قرار دیتے ہیں جو شدید  
بیودار ہوتی ہے جو بھی اس کے ساتھ گذرا اسکی بدبو سے  
ایسی ناک بند کر لی وہ مقاعدت کرتے ہیں اور اپنے گزارہ پر  
شکی سے زندگی بس کرتے ہیں اور اس بدبو دار سے سیری نہیں  
چاہتا اور اس دنیا سے ان کے سیر سونے پر تعجب کرتے ہیں  
اس میں اپنے تندہ سے راضی رہتے ہیں اسے میرے بھائی  
خدا کی قسم ہس نے سوچ و تفکر میں اپنے نفس کو فیضخت کی  
اور غور و فکر میں خلوں سے کام لیا جسکی عاقبت اور آخرت

الى الفناء دریصہ الریحاب فظر و ابعوالحمد الى  
آخر الدنیا ولهم نیظر والی اولتها والی باطن الدنیا  
ولهم نیظر والی ظاهرها۔ فکر و افی مرسک  
عاقبتها فلم تستہ هم حلاوة عاجلها  
شم النیز موالیفہم الصبر و انن لوالدنیا  
من افسنهما المیتۃ الّتی کی یحکل کا حمد آن  
یسبع منها الا فی حال الضر و رأة الیها  
و اکلو منها بقدس ما ابقى لهم النفس  
و امسك السرور و جعلوها منزلاۃ الجیفة  
الّتی اشتد نتنها فکل من هر بہا امسک  
علی انفه منها۔ فهم سیلیعون منها باذن  
البلاغ ولا ینتہون الى الشبد من النتن  
و یتھجیون من المتملى منها بشعاً والرضا  
بھا صیباً اخوانی والله لھی فی العاقبة  
و الاجلة ، بیلعلجنة ملئن فاصح نفسه فی النظر  
و اخلص له الفکر۔ افت من الجیفة و اکنہ  
من المیتۃ۔ غیرانَ الَّذِی نشاء فی دباغ  
الاھاب لا یحد نتنک ولا یؤذیه من  
سر احتہ ما یوذی الماش به والجالس عنده  
و قد یکنی العاقل من معرفتها علیہ فاک مفت  
مات و خلف سلطاناً عظیماً سرہ اله کان  
فیها مبتنی صریحاً فکفی بهذا علی عمر تھا  
والر غبۃ عنہا ولیلاً والله لوان الدنیا  
کانت من ارادته شیئاً و بھیز کہ حیث  
تزال میڈہ من غیر طلب و کہ لقب وہ  
مُوْنیۃ ولا نصب و کہ لطعن و کاذب

میں یہ اس کا حصہ ہے کہ اس نے مردار کی بدبو اور میت سے کرایت کی۔ جو شخص کچھ چڑوں کی باغت کرتا ہو اسکی بدبو نہیں محسوس کرتا اور اسکی بدبو سے اذیت نہیں پاتا اسکی بدبو کے اذیت وہی شخص پاتا ہے جو اس کے قریب بیٹھا ہو کسی عاقل کے لئے اسکی تحرف، حاصل کرنے یہ کافی ہے لپس جو دیگر اور ایک بڑی بے عیب دلیل پھر گیا کہ وہ اس میں ایک آزمائے والا صابر تھا خدا کی قسم اگر تمام دنیا اسکے ہو جائے جس نے اس سے کوئی چیز جایی اور اسے مل گئی تو اس نے جیسا کہ اور بغیر کوئی شکش کے بغیر محنت کے اور بغیر ذمہ کے اور بغیر کوئی شکش کے بغیر سفر کرنے کے اور بغیر اجتناد بالعمل کے جاہا پالیا رسول نے اس کے لئے کسی شکشیں دیا اور اس کا شکر ادا کیا جس کا اس سے سوال کیا گیا ان اور اس سے حیات کیا جائے لیکن عاقل کیلئے ضروری ہے کسی روز اپنے گزارہ کی مقدار سے زیادہ نہ کھانے سوال کئے جانے سے بچے اور حساب سے خون کرنے ادا کئے شکشیں پیسوں ہوئے نہ تھے دریے پس دنیا کی طلب ہیں کوئی حراج خضوع خشوع سے اپنے کھانے خاک پر رکھنے والوں مشقیں جیں کراچاب سے منہ مور کرنے کے سطر جیسی ہو مکہماں پھر نہیں جانتا کہ اس کا بحث کام کا میابی ہے یا ما کا ہی وہی تحقیقت کہ دنیا کے تین روز ہیں ایک روز دن جو گزر گیا اس میں جو کچھ تھا اس نے اپنے دوسرا سے وہ روز جو موجود ہے بچے چاہیے کہ اس سے غنیمت سمجھتے تیرا وہ جس کو تو نہیں جانتا کہ آیا تو اسکا ابل بھی ہے یا انہیں مکن ہے تو اس میں رحلتہ کر جائے گی کا دن حملت اور

غیران مَا أَخْدَنَهَا مِنْ شَيْءٍ لَّنْ مُكْحَى  
إِلَهٌ فِيهِ وَالشَّكْرُ عَلَيْهِ وَكَانَ مَسْنُواً لَّعْنَهُ  
مَحَاسِبًا عَلَيْهِ لَكَانَ يَحْقِقُ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ لَا يَتَنَاؤلَ  
مِنْهَا إِلَّا قَوْقَهُ يَوْمَهُ حَذَرَ السُّؤَالُ  
وَخَوْفًا مِنَ الْحِسَابِ وَأَشْفَاقًا مِنَ الْمَعْجَزِ  
عَنِ الشَّكْرِ فَكَيْفَ بَمْ تَخْسِمُ فِي طَبِّهَا مِنْ  
عَضْوٍ عَرْقِهِ - وَرَضْعٍ خَدَّةٍ وَرِفْطٍ غَنَمَاهُ  
وَلَا غَنَمَابُ عنْ أَحْيَاهُ وَغَظِيمَهُ خَطَارَهُ  
شَهْ لَامِزَرِي مَا آخْرَذَ لَكَ النَّظَرُ مِنَ الْخَيْبَةِ  
سُوَانِمَا الدُّنْيَا ثَلَاثَهُ أَيَّامٌ يُوَهُ مُضَيِّ بِهَا فِيهِ  
لَلَّبِيسُ بِعَائِدٍ وَيَوْمَ رَانَتْ فِيهِ تَحْقِيقُ عَلِيَّاتِ  
أَغْتَنَمَهُ وَيَوْمَ لَهُ تَذَرِّسِي أَمِنَ اجْهَلَهُ وَلَلَّكَ  
سَرَاحَلُ فِيهِ فَامَّا أَصْنَمْ فَمُكَلَّسِمٌ مُوَدَّبٌ وَأَمَّا  
الْيَوْمَ فَعَدْدِيْقٌ مُوَدَّعٌ فَامَّا غَدُ فَأَنَمَّا فِي  
سِدِّيْكَ مِنْهُ إِلَّا مَلْ فَإِنْ يَكُنْ يَوْمَكَ هَذَا  
الشَّكْرُ بِمَقْدِمَهُ عَلِيَّاتُ فَقَدْ كَانَ طَوِيلُ  
الْفَقِيْبَهُ عَنْكَ وَهُوَ سَرِيعُ الرَّجْلِهِ فَتَزَرَّدَ  
مِنْهُ وَاهِنَ وَدَاعِهِ جَدَّ بِالشَّهَهِ فِي الْعَلَى  
وَإِيَّاكَ دَلَالَتِهِ إِسَرَ بِالْأَمْلِ وَلَا مُشَرِّخَ  
عَلِيَّاتِ الْيَوْمَ هَمَّهُ غَدِيْقَدِيْكَ الْيَوْمَ تَهَهَهُ وَ  
وَغَدُ دَرَخَلُ عَلِيَّاتِ بَشَغْلِهِ إِنَّكَ إِنْ حَمَلتَ  
عَلَى الْيَوْمَ هَمَّهُ غَدِيْقَدِيْتَ فِي هَهَنِكَ دَلَى  
تَعْبَاتِ وَتَكَلَّفَتَ إِنْ بَجَحَ فِي يَوْمَكَ مَا  
يَكْفِيَكَ إِيَّا مَا فَعَلْتَهُ الْحَزَنُ وَرَادَادُ الشَّهَهُ  
وَأَشْقَدَ التَّهَبُ وَضَعَفَ الْعَوْنَ أَلَّا مَلِّ مُلوَّ  
خَلِيتَ قَابِلَكَ عَنِ الْأَمْلِ لَجَدَّ دَلَكَ الْعَلَى

اوب سکھانے والا تھا لیکن آج کار ورخ خست کرنے  
والا دوست ہے اور آئینہ کی ارزیوں تیرے اختیار میں  
پہنچا اب ج کا دن جو تجوہ پر وارد ہوا ہے طویل غیبت میں تھا اور  
یہ سرعت سے جلا جانیو والا ہے پس اس سے زاد راہ حاصل  
کر اور اس کو ثقہ عمل سے اوزنیک طریقہ سے وداع کر تجوہ  
چاہیے کہ آرزوی کو قابو میں رکھتے آج تجوہ میں کوئی غم  
داخل نہ ہونے پائے آج کا غم آج کے نئے کافی ہے اور  
کل تجوہ پر داخل ہو جائے گا۔

اگر تو آج کے غم و حزن کو برداشت کر لیا کل تیرا حزن دع  
تعجب اور بُرھ جائیکا آبٹ کیلئے جو کافی ہے اس پر بھی اگر  
تو نے ذخیرہ کرنے میں سکھنے احمدانی تو تو نے اپنے حزن  
کو بُرھا پائیں شغل کو زیادہ کر لیا اور تعجب کو زیادہ کر لیا  
اور آرزوں و خواہات کیلئے اپنے عمل کو ضیف کر لیا۔  
اور اگر تو نے اپنے قلب کو آرزوں سے خالی کر دیا تو اپنے  
لئے نیک عمل بجا لانے کی کوشش کرنی تیری آج کی اللہ  
تجھے در طرح سے نقصان پہنچائیں گی نیک عمل بجا لانے کو ملتی  
رسیگی اور غم و حزن کو بُرھا بیٹھی کیا تو نہیں دیکھتا کہ دنیا کی سوت  
دو ساختوں کے درمیان ہے ایک وہ ساخت جو کدر جکی دوسری  
وہ جو باتی ہے ان کے درمیان وہ ساخت بھی جس میں اس وقت  
تو ہے لیکن زمانہ اضافی دباتی کی نزیبوں میں تو نہ کوئی لذت  
پہنچا اور نہ اسکی شدت میں غم و حزن۔

ساعت اضافی کی طرف اتر آؤ اس ساعت کی طرف جس میں  
تو ہے اور جوان دلوں یہاںوں کی منزل ہے دونوں تر  
ساقِ نازل ہوئے ہیں پس تجوہ سے کوچ کریو الحکم کی لاد تیری  
تیری ہی براشیوں کی وجہ پر اور ترے ساقِ نازل ہونے والے  
بکانزوں تیری آزمائش کیلئے ہے پس تیری یہاں آجت کیلئے

والا مل منك في اليوم قد ضرك ف  
وچھیں سرفت به اصل - ونادت به  
فِ الْهَ مَدْرَاجُنَ أَوْلَادُ تِرِيَ أَنَّ الدِّنِيَا سَعَةٌ  
پہنچ ساعتیں ساءةٌ مُنْهَى شِرْسَاعَةٌ  
بقيت وساعةٌ أنت فيها فَأَنَّ الْمَاضِيَّةُ  
وَالْمَيَاقِيَّةُ فَلِسَتْ تَجْنُدُ لِرَحْمَةِ الْذِي دَلَّ  
لِشَدَّةِ تِهْمَةِ الْمَا فَانْزَلَ السَّاعَةَ الْمَاضِيَّةَ  
وَالسَّاعَةَ الَّتِي انتَ فِي هَا مِنْزَلَةِ الْفِيَضَيْنَ  
نَزَّلَ أَبَدَكَ نَظِمَنَ الرَّاجِلُ عَنْكَ بِسَمَاءِ يَاكَ  
وَخَلَّ النَّاسِ لِبَلَّتْ بِالْجَرْبَةِ لَكَ ذَاهِنَاتَ  
إِلَى الْمَثَارِيِّ يَحْمُوا سَاعَاتِكَ إِلَى الْمَاضِيِّ  
نَادَسَكَ مَا اصْنَعْتَ بِاعْتَابَكَ فِيمَا اسْتَعْبَطَ  
وَاحْذَرْهُ أَنْ تَجْمَعْ غَلِيلَكَ شَهَادَتَهُمَا نِيَّبَاتَ  
وَلَوْلَهُ مُقْبُورٌ أَمْ الْأَمْوَاتَ قَمِيلَ لَهُ هَذَا  
الْدُنْيَا وَلِهَا إِلَى آخِرِهِ تَحْلِفُهَا الْوَلَدُكَ  
الَّذِي لَمْ يَلِنْ لِكَ هُمْ غَيْرُهُمْ أَوْ يَوْمَ  
نَزَّلَكَ إِلَيْكَ فَتَعْمَلْ فِيهِ لِنَفْسَكَ لَا خَتَارَ  
يُوْظَلِيَّتُ فِيهِ مِنْ سَيِّئَيْ مَا أَسْلَفَ مُلْجَيَّعَ  
الْدِنِيَا يَرِثُهَا وَلَدَهُ خَلْفَهُ مَا يَمْنَعُكَ  
إِيَّهَا الْمُغَاثِرًا مُضْطَطًا لِمُرْتَبِهِ - أَنْ تَعْمَلْ عَلَى  
مَهْمَيلَ قَبْلِ حَلَلِ الْأَجْلِ وَمَا يَجْعَلِ الْمُقْتُوسَ  
أَشَدَّ تَعْظِيْمًا لِمَا فِي يَدِيَّكَ مِنَكَ أَكْلَهُ  
تَسْعِي فِي تَحْوِيرِ رَقْبَتِكَ وَفَكَارِ بِرْقَتِكَ  
وَرِفَاعِ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ الَّتِي شَيَّلَهَا مَلَكُ اللَّهِ  
غَلَاظٌ شَنِدَدَ

(دستورِ دلّمِ الْكَلْمَ ص ۲۳)

تو اپنی ماضی کی براشیوں کو محو کر دے خیال کر کے تو نے  
حالت غصہ میں کس بات کا ارتکاب کیا جبکہ تو اس کا استعمال  
کر رہا تھا۔ اس بات سے ڈر کر تیر سے خلاف ان دونوں کی کوئی  
جسم ہو جائے اور تجھے ہلاکت میں ڈال دے۔ اگر موت کی وجہ  
تو قبر میں پہنچ جائے تو کہا جانا ہے کہ یہی دنیا ہے جو آتی  
سے انتہا تک تیرے اس فرزند سے تخلف ہی کرنی رہی جو  
تیرے نے باعثِ علم نہیں ہے اُنکو تو خطا کارِ حکمہ را یا جائے  
تو اس روز اپنے نفس کیلئے نیک عمل کر لے اور اپنے گناہوں  
کی معافی مانگ کر رضامند کر لے جس نے دنیا پر سبقت لے گیا  
اس کا دارث بنایا گیا اسے مغز و مضطادِ محبت کر دیو اے  
تجھے کس نے منع کیا کہ موت آنے سے پہلے نیک عمل آہستہ  
آہستہ بجا لائے جیکہ پتیرے اقتدار میں ہے قبریں جانے کے  
بعد کوئی بزرگی قرار نہیں دیکھتی۔ آگاہ ہو جا کہ تیری گردن  
کی رہائی اور غلامی سے تیری خلاصی اور اسکی آگ سے جس  
پر درشت اور شدید فرشتے متین ہیں تیرے نفس کی  
خلاصی تیرے سے سی پر منحصر ہے۔

## خطبہ فی التعدیل والتجربۃ

مروی ہے کہ امیر المؤمنینؑ کے اصحاب سے ایک گروہ حاضرِ خدمت ہو کر تعدل و تجربۃ سے متعلق سوال  
کیا حضرت منیر پر تشریف فرمائے اور بعد حمد و شناشے خداوند تعالیٰ ارشاد فرمایا :

ایہا النّاس ان اللّه تبارک و تعالیٰ ملّا

اے لوگو جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تو چاہا  
کہ ان کے ادب بلند ہوں اور ان کے اخلاق اپنے ہوں  
خلقِ خلقہ اراد ان یک نواعلی اواب سفیعہ

حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ہو نیوالے نہ تھے اسی طرح  
وہ انھیں جانتا ہے کہ وہ کیا تھے اور ان پر کیا گذر یعنی۔  
ان کی تعریف نہیں ہو سکتی مگر امر و نبی کے ساتھ اور امر  
نبی کیجاں نہیں ہو سکتے مگر و عدو وعدہ (عذاب کا وعدہ)  
کے ساتھ وعدہ نہیں ہو سکتا مگر غربت والانے کے ساتھ اور  
 وعدہ نہیں ہو سکتا مگر عذاب کا خوف رانے کے ساتھ اور رب  
مکن نہیں مگر نفس کی خواہشات اور آنکھوں کی لذت کے  
ساتھ، اور تریپت بکن نہیں مگر اسکی صد کے ساتھ  
بچرا نہیں اپنے مکان میں نلت فرمایا اور ایک لمبے  
کیلئے لذات پر فظر ڈالتی تاکہ جو کچھ خالص لذات کے  
آگے ہے اس سے استدلال کر سکیں جس میں غم والم  
کی آئینر شش نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ جنت ہے اور  
ایک لمبے کیسے الام پر فظر ڈالتی تاکہ اس سے استدلال کر  
سکیں کہ خالص الام کے آگے کیا ہے جس میں کسی لذت  
کی آئینر شش نہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ رہی آگ ہے پس  
جس کو جہالت دی گئی ہے دیکھتا ہے کہ دنیا کی نعمتیں  
اس کے سچے دسر و سر کے ساتھ خلوطا نہیں ہیں بلکہ اس کی  
کدرتوں اور ہموم کے ساتھ آیتھے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ باختلاف نسخ حدیث سے متفرق  
بیان کیا ہے کہ ”یہ ایک ایسے شخص کا جات کلام میں  
جن کے سوا نے اور لوگ نہ اس طرح لکھنے پر قادر نہیں  
ہیں اور نہ ایسے تکلم رہے۔“

و اخلاق شریفة فعلم انہم لہ یکو نوا  
کذ لک الہ بان لع فهم مالہ و ما علیہم  
و التعریف لا یکون الا بالامر، والنهی والاد  
و والنهی لا یجتمعان الا بالوعد والیوعید  
وال وعد لا یکون الا با الشرغیب،  
والیوعید لا یکون الا بالمنزیب والترغیب  
لا یکون الا بما تشییه انفسهم و قلن  
اعینہم والترهیب لا یکون الا بند ذلک  
شم خلقهم فی دارہ و اراہم طرف  
من اللذات، لیستد لوابہ علی ما ورائهم  
من اللذات الحالصۃ التي لا یشوبها الہ  
الا وھی الجنة و اراہم طرف فامن الا لاد  
لیستد لوابہ علی ما ورائهم من الا لام  
الحالصۃ التي لا یشوبها الذات، الا وھی  
النائز من اجل ذلك ترون نعیم الدنيا مخلوطا  
لهم جهنم ها و سر ها ممزوجا بکدر ها و  
ھمومها۔

قیل۔ نحدث الجاخط بهذا الحديث  
فقال هو جماع الكلام الذي دونه الناس  
في كتبهم وتحاوسه بينهم۔  
(احجاج طرسی)

## خطبہ (لغضب)

حضرت امیر المؤمنینؑ نے لوئی، نسلی، نذری بھی بسیا ہی اور خاندانی تھب کو لباداً اور فنادک کے متراوٹ قرار دے کر اس سے بھی جنگ کی اور ایک لیا کہیہ قائم کرو باراً افتشائے زمانے کے ساتھ ساتھ اسکی صداقت بھی مسلم ہوتی جائے۔ باطلوا پر فخر کرنا بھی آپؑ نے زد کر لے تھب میں شامل تھا اور آپؑ نے اسکی بھی سخت خلافت کی پناچی بعد حدوشا شے باری تعالیٰ اپنے فریاد = **اَلَا وَقَدْ اَفْتَمْتُمْ فِي الْبَنِيِّ وَافْسَدْتُمْ فِي الْاَرْضِ** - فالله الله في كبر الحسنة و خر الماحلية، فانه ملاطي البغضاء ومنا في الشيطان التي خدع بها الامم الماضية والقررون الحالية الا فالخذر الحذر من طاعة ساداتكم وكبار ائمما الذين تکبروا عن حسبهم و تجفوا فوق نسبهم، و جاهدوا الله على ما صنع فانهم قد اعد اساس العصبية و دعائم امر كان الفتنة

و یکھوڑپنے سرداروں اور بزرگوں کا اتباع کرنے سے ڈر جو اپنی جاہ حشمت پر تکبیر کرتے تھے اور اپنے نسب کی بلندیوں پر غریب کرتے تھے اور تھب کی بناء پر اللہ کے قضاو قدر سے تکریب اپنے اور اسکی لفتوں پر غلبہ پانے اس کے احانتات سے بکسرا کر دیا۔ یہی لوگ عصیدت کی بیان اور فتنہ کے ایوان کے تنون ہیں۔

میں نہ سکاہ دروازی اور دنیا بصریں ایک فرد بھی ایسا نہ پایا کہ کسی چیز کی پاسداری کرنا ہو گریہ کہ اسکی نظر میں اسکی کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے جو جاہلوں کے اشتباہ کا باعث بن جاتی ہے یا کوئی ایسی دلیل ہوتی ہے جو بیوقوفوں کی غفلتوں سے چک جاتی ہے۔

اگر تمہیں تھب و جانبداری ہی کرنی ہے تو پاکیزگی اخلاق حسن سیرت اور بیل ستائیش خصال کی طرف اسی

و نبیر فرمایا : **وَلَقَدْ نَظَرْتَ فِيمَا وَجَدْتَ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يَتَعَصَّبُ لِبَشَرٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَلَا عَنْ عَلَةٍ تَحْتَمِلُ تَهْوِيَةَ الْجَهَلَاءِ أَوْ جَهَةَ تَلْيِطٍ لَا يَقُولُ السُّفَهَاءُ** - افراد کی ایذار سانی سے بچانے کیئے فرمایا : - **فَإِنَّمَا كَانَ هَبَدُ مِنَ الْعَصْبَيَةِ فَلِكُنْ تَعَصِّبَكُمْ لِمَكَانٍ مَالْحَسَابَ وَمَحَاسِنَ الْأَمْوَالِ وَلَا إِخْلَاقَ**

الرَّغْيَةُ وَالْحَلَامُ الْعَقِيقَةُ . الْأَقْسَاسُ الْمُحْمَدَةُ  
وَالْأَخْدُ بِالْفَضْلِ وَالْكُفْتُ عَنِ الْبَغْيِ وَالْأَنْصَافُ  
لِلْخَلْقِ وَاجْتِنَابُ الْمُفَاسِدِ فِي الْأَرْضِ -

از

(الإمام على ابن أبي طالب)

کرنی چاہئے مثلاً ہمایہ کے حقوق کی خلافت ہے اور  
وہیان کا بناہنا، نیکوں کی اٹاعت۔ سرکشون کی  
خلافت، حسن سلوک کی پابندی، صمد و تدبی کے  
کنارہ کشی، خوب رنیری سے احتراز، ختن خدا کے انہاں  
اور زین پر خدا پھیلانے سے احتساب۔

## بیعت خلافت

حضرت عثمان کو دار فانی چھوڑ رہے ہوئے تین دن گذر گئے مگر میت و فن نہ ہو سکی۔ مدینہ میں سننا چاہیا ہوا  
تھا تمہارا بند تھے مصروالوں کا رجحان حضرت علیؓ کی طرف تھا بصرہ و اسے چاہتے تھے کہ خلافت کیلئے طلحہ کو  
منتخب کریں اور کوفہ والے زبیر کے حامی تھے بالآخر مجدد نبوی میں عام اجتماع ہوا اگر ماگر محبیں ہوئیں  
اور طلحہ و زبیر کے حامی انہی حادثت سے دستبردار ہو گئے۔ ملک کے حالات ایسی قدر بگرے ہوئے تھے کہ  
کوئی موژ دل آدمی ان کے سنبھالنے کے قابل نظر نہ آتا تھا کسی میں اتنی اپیت نہ تھی کہ جن مصائب سے  
ملکت اسلامی رو چارٹھی ان سے بخات دلا کریں گے گیر عدل والصفات کو عمل میں لائے جو اسلام کا منصوص اصلی  
تھا اس نے مجتمع حضرت علیؓ علیہ السلام کے دراقدس پر ہو چاہا۔ زبیر نے جمیع کی قیادت کرتے ہوئے عرض کیا کہ تمہارے  
نے طے کیا ہے کہ خلافت آپ کے حوالہ کریں اس نے کہ موجودہ حالات میں آپ سے بہتر کوئی اور بستی نہیں ہے جو  
اسلام کی دلگشاہی ہوئی کشتی کو پا سکے۔ مگر حضرت علیؓ نے اس تحریک پر کوئی ادھیان نہ دیا۔ مدینہ کی دو ریاستیں  
ہماجرن والنصار، مصر کو فدا اور پصرہ کے معزز بن تین روز تک اصرار کرتے رہے کہ آپ خلافت کو اپنے قدم سے  
زینت بخشیں اور انتظام حکومت سنبھال لیں اب آپ کے سوا کوئی اسلام کا محافظ نہیں ہے ہم سب آپ سے خدا  
میں مگر حضرت علیؓ انکار ہی کرتے رہے۔

باتھ آتی ہوئی حکومت و سلطنت کو یوں ٹھکرایا دینا آسان بات نہیں۔ ابن خلدون محدث ہے کہ لوگوں نے  
بالآخر کہا کہ اگر آپ خلافت منظور نہیں کریں گے تو اسلام کا شیرازہ بھر جائیگا اور اسلام کی صحیح قیلیم دنیا سے مقتور  
ہو جائے گی جس کے انعام کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔ جب لوگوں نے اسلام کے انعام کا نام دیا اور خدا کو اول  
کا واسطہ دینے لگے حضرت علیؓ امام و محافظ اسلام ہونے کی چیز سے محیا رہو گئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا  
جو ایجح البلاعہ میں مرقوم ہے۔ اس کا ترجیح درج ذیل ہے۔

« اے لوگو! مجھے ہمارے امر کی حاجت نہیں میں ہمارا شریک حال ہوں تم جس کو چاہو  
 منتخب کرو اور مجھے بھجو۔ میرے سامنے ایک ایسا معاملہ ہے جس کے کئی رخ اور کئی نگہ ہیں  
 جنھیں نہ دل برداشت کر سکتے ہیں اور نہ عقليں مان سکتی ہیں۔ اب رجھات پھیا ہو ہے اور ہر آئندہ ۲  
 کی راہیں ناپید ہو گئی ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر میں ہمارے الماس کو قبول کر لوں تو ہم انور  
 کو میں مناسب تمجھوں ان پر تھیں عمل کراؤں گا۔ اور کسی کشفے دالے کے قول اور ناراضی ہونیو اے  
 کی ناراضگی کی پرواہ نہ کر دیں گا۔» (ذبح البلاغہ اامت ویاست، ناسخ التواریخ فخری)

جمع نے جواب دیا کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کو چھوڑ کر کسی اور کیلف  
 لظر نہ اٹھائیں گے اب آپ ہمارے الماس کو جتوں فرمائیں اور ہم سے بیت لیں۔

حضرت نے حکم دیا کہ پہلے حضرت عثمان کی میت دفن کریں اور دوسرا روز صبح سبکے بعد میں مجھے ہوں  
 خواہ عزی ہوں یا بھی کوئی بھی باقی نہ رہے۔ (از قصیدہ علویہ)

چنانچہ ہزار زیجہ تک بھری کو مسلمانوں نے حضرت عثمان کو دفن کیا اور جو قبوری دراقدس پر جمع ہونے  
 لگے اتنا بھوم ہتاک کئی لوگ تو پھلے ہی کئے۔ تکبیر و تہایل کے نکت شگاف نعرے بلند تھے۔ جمع حضرت کو ماقصر  
 یکم سبھ پر چایحہ حضرت نے منبرِ تشریف لیجا کر ارشاد فرمایا کہ «لوگو یہ حکومت و خلافت کا معاملہ ہے اب تک  
 تم بھی اپنا حاکم مقرر کرتے آئے ابھی موقع باقی ہے تم مجھے چھوڑ کر جسکو چاہو پاپا خلیفہ مقرر کر سکتے ہو۔  
 سب نے یہ زبان ہو کر حواب دیا کہ ہم اپنی بات پر قائم ہیں آج بھی ہماری وہی درخواست ہے جو کل قبضی۔  
 حضرت نے فرمایا کہ اب تک میں ہماری اس حکومت سے ناپسندیدگی کا انہار کر رہا تھا چونکہ تم نے الاماں  
 کی صحیح تعلیم کے مفہود ہو جانے کا خوف ظاہر کیا ہے میں ہمارے الماس کو قبول کرنا ہوں۔ اب بھی کہ د  
 کہ تم میں سے کسی کو اختلاف تو نہیں۔

سارے جمع نے جواب دیا کہ ہم کتاب خدا پر آپ کی بیت کرنے ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ «اللّٰهُمَّ اشْهِدْ (خواہ دنائلو گواہ بننا)»

اس کے بعد بیوت شروع ہوئی اس موقع پر مسلمانوں نے جس جوش و خروش کا اظہار کیا حضرت عی  
 کے خطبات ظاہر ہے جو ذبح البلاغہ مرفوم ہیں۔

حضرت علی کی بیعت الفاقی یا ہرگماں جذبات کے تحت نہ لمحی بلکہ حضرت نے تین روز کا وقفہ دیا تھا کہ سب  
 اچھی طرح سوچ لیں اور مسلسل انکار کرتے رہے۔ انتہائی میور کئے جائے پر اپنی طرزِ حکومت کو سمجھایا کرو۔ سلطنت  
 احکام خداوندی کے سب کو متحمل بنائیں گے۔ آپ اکوں کے اصرار سے عبور ہو کر نہیں بلکہ خداوندِ عالم کے پاس جو ہے  
 وہی کے خیال سے خلافت قول کر۔

صاحب رونقہ لا جباب اور ابن اشیر مکھتے ہیں کہ بیعت کے بعد حضرت نے سب سے پہلے یہ خطبہ انشا فرمایا:

## خطبہ اول بعد بیعت

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے حق کو اسکے مقام کی طرف لو گایا۔  
اللہ تعالیٰ نے راہ دکھانے والی ایک کتاب نازل فرمائی جسیں نیکی اور بدی کو بیان فرمایا پس نیکی کو قبول کردا اور بدی کو پھوڑ دو۔ فرانس سب سے ایم ہیں انہیں بارگاہ خداوندی میں ادا کروتا کہ وہ تم کو جنت میں پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام حرام خیزوں کو صاف صاف بیان کر دیا ہے اور مسلمانوں کی عزت کو سب پر تریخ دی اور انکے حقوق کو اخلاص اور توحید سے مستحکم کیا۔ پس مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان مسلمان سلامت رہیں مسلمانوں کی خونسرزی بغير الحکام شرع کے جائز نہیں۔ پس امور عامہ و خاصہ میں سبقت یہ جاؤ تم میں سے ہر ایک کیلئے موت لازمی ہے تو کہ توہارے آگے گئے اور قیامت پر مجھے انہوں نے تم سے محبت کی پیٹی سکدوں ہو جاؤ تاکہ ان میں سکو کیونکہ وہ اپنے بھپوں نے منتظر ہیں اسے بندگان خدا خدا کے شہروں میں اور بندوں کے حقوق متعلق خدا سے درستے رہو کیونکہ تم سان کی بابتہ بلکہ مکاتا اور چھپا یوں کی بابتہ بھی بازی پرسوں کی۔ خدا کا حکم مانوا اور نافرمانی نہ کرو۔ جب نیک کام دیکھو تو اس کو قبول کرلو اور جب کوئی برا لی دیکھو تو اس کو پھوڑو اور اس وقت کو یاد کر جب کہ تم دنیا میں قلیل التعدا اور کمزور تھے۔

الحمد لله على احسانه قد رجع الحق على  
مكانه .....  
إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ كُتُبًا يَأْمُرُّنَ فِيهِ الْخَيْرُ وَ الشَّرُّ  
فَنَذِرْ وَابْلَغَ وَدُعَا وَالشَّرُّ الْفَرَاطِيْنَ ادْرَهَا  
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَمْعُودُ كُمْ إِلَى الْجَنَّةِ ، إِنَّ اللَّهَ  
حَرَمَ حِرَمَاتٍ غَيْرَ مَجْهُولَةٍ وَنَصَلَ  
حِرَمَةَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْحِرَمَةِ كَلَّهَا وَشَدَّ بِالْأَ  
خْلَاصَ وَالْتَّوْحِيدَ حِقُوقَ الْمُسْلِمِينَ فَالْمُسْلِمُ  
مِنْ سَلَمِ الْمُسْلِمِوْنَ مِنْ لِسَانَةِ وَيَدِهِ  
إِلَّا بِالْحَقِّ ، لَا يَسْلِلُ دَمًا مَرِيِّ مُسْلِمٍ  
إِلَّا بِمَا يَجِبُ بِهِ دَرِسًا وَإِلَّا مِنْ الْعَامَّةِ وَخَاصَّةً  
إِحْدَى حِكْمَتِ الْمَوْتِ فَإِنَّ النَّاسَ امَّا مَكْهُورُوْنَ  
مَا خَلَفَكُمُ الْسَّاعَةُ ، تَحْسِنُ وَكَمْ فَفَقَوْا  
تَلْتَقُوا فَامْهَانُنَتَظَرُ بِالنَّاسِ اخْرَاهُمْ  
اَنْقُوا اللَّهُ عَبَادَ اللَّهُ فِي بَلَادِهِ وَعِبَادَهُ اَنَّكُمْ  
مُسْتَوْلُونَ حَتَّى عنِ الْبَقَاءِ وَالْهَاءِ  
اَطْبِعُوا اللَّهَ فَلَا تَعْصُوْنَ اذَا يَتَمَّ الْخَيْرُ  
فَنَذِرْ وَابْلَغْ وَدُعَا وَالشَّرُّ فَدُعُوا وَ  
اَذْكُرُوا اذَا اَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعِفُونَ  
فِي الْأَرْضِ -

(کامل ابن اشیر، ج ۳، ص ۲)

و تاریخ اسلام رضا علیہ السلام ج ۲

## خطبہ بعد بیعت

علامہ ابن ابی الحیدر اپنی شرح نسخ البلاغہ جلد اول ص ۷۵ پر اور شرح ابن عیشم میں لکھا ہے کہ بیعت کے بعد حضرت امیر المؤمنینؑ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم نے مجرم سے اسی طرح بیعت کی جیسا کہ مجرم سے قبل والوں کے ساتھ کی تھی حقیقی کہ بیعت کرنے سے پہلے سب کو اختیار تھا کہ کس کی بیعت کریں اور جب بیعت کریں پھر کسی کا اختیار باقی نہ رہا اور رام کیلئے استفامت اور رعیت کیلئے قیسم و رضا باقی رہ گئی۔ یہ بیعت عامہ ہے جس سے اس سے نہ مورزا اس نے دین اسلام سے منہ مورزا اور ناہل کے راستہ کی پیروی کی وجہ نوکری نے میری بیعت بجلت میں نہیں کی میرا اور تھا را امریکہ نہیں ہے میں تمہیں اللہ کے لئے چاہتا ہوں اور تم مجھے اپنے ذاتی مفاد کیلئے چاہتے ہو تو گو! اپنی فضائی خواہشات کے مقابلہ میں میری اعانت کرو۔ نہ کی قسم میں دشمن کو نصحت کروں گا اور مظلوم کے ساتھ انصاف کروں گا اور ظالم کی تاکہ میں نیکیں داکھر جسٹی حق تک کھینچ کر لیجاوں گا خواہ یہ اس کو ناگوارہ ہی کیوں نہ ہو مجھے سعد، ابن مسلم، اسامہ، عبد اللہ اور حسان ابن ثابت سے مکروہ امر کی خبریں پہنچی ہیں (یعنی انہوں نے طریق خلافت اختیار کی ہے)۔ خدا میرے اوزان کے درمیان بگرا ہے۔

ایہا الناس اِنکم بِالْعِتْقَوْنِ عَلَىٰ مَا بُوِيَعَ  
عَلَيْهِ مَنْ هَنَّ بِهِ وَأَنْهَا الْحَيَاةُ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ  
يَبَايِعُوا فَإِذَا مَا يَبَايِعُونَ لِلْجَاهِيَّةَ رَأَهُمْ وَأَنَّ عَلَى الْإِيمَانِ  
الْإِسْتِقْامَةَ وَعَلَى الرُّعْيَةِ الْقَسْلِيمَةَ وَهَذَا  
بِعْيَةٌ عَامَّةٌ مَنْ سَرَّ غَبَ عنْهَا رَغْبَ عنْ دِينِ  
الْإِسْلَامِ وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ أَهْلِهِ وَلَمْ تَكُنْ سَيِّئَتِي  
أَيَّاً فِلْتَهُ وَلَمْ يَسِّرْ أَمْرِي وَأَمْرَكُمْ وَاحِدًا  
وَلَاقَ أَسِيدَنَّ كَمَ لِلَّهِ وَأَنْتَمْ تَرِيدُونَ وَنَتَّى لِلْفَسَدِ  
إِيَّاهَا النَّاسُ اعْلَمُنِي عَلَى الْفَسَدِ إِيمَدْ  
اللَّهُ لَا تَصْحَّ لِلْخَصْمِ وَلَا تَصْفَحُ لِلْمُظْلُومِ  
وَكَمْ قُوْدُنَ الظَّالِمِ بِمَا هُنَّهُ تَرِيدُونَ  
مَنْ هَلَّ الْحَقُّ وَانْ كَانَ كَارَهًا وَقَدْ بَلَغَنِي  
عَنْ سَعْدِ وَابْنِ مُسْلِمَةَ وَاسَّاَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ  
وَحَسَانِ بْنِ ثَابَتِ امْوَأْنَكَرَ هَنَّهَا وَالْحَقُّ بِيَنِي  
وَبِنِيهِمْ (ناسخ)

## خطبہ سرفراز و مر

حضرت کی بیعت ۱۸ ذی الحجه ۶ھ کی یوم جمعہ ہوئی تھی بیعت کے بعد خطبہ ارشاد فرمائی حضرت دولت سراۓ تشریف لے گئے اور وہ وسرے روز پھر مسجد تشریف لاکر خطبہ ذیل ارشاد فرمایا۔

جب رسول خدا نے رحلت فرمائی تو گوئی نے ابو بکر  
 کو خلیفہ بنایا اس کے بعد ابو بکر نے عمر کو خلیفہ بنایا پھر انہوں  
 نے بھی اسی طرح عمل کیا اور جھے آدمیوں کے درمیان  
 شوریٰ منعقد کیا اور انہوں نے امر خلافت عثمان کے تفویض  
 کیا۔ پھر انہوں نے ایسا عمل کیا کہ تم لوگ ان سے منحرف ہو گئے  
 اور انہیں سمجھ لیا پھر وہ مصوڑ کے قتل کر دیئے گئے اس کے  
 بعد تم لوگ میرے پاس آئے اور اس کے قبول کر کے کھنڈتی  
 ہو گئے جبکہ تم میں سے ایک تن تھا تھا اور جو میرا فارمہ  
 تھا وہ تمہارا بھی فائدہ تھا اور میرا نقصان تمہارا نقصان تھا  
 پس خدا نے تمہارے اور اہل قبلہ کے درمیان دروازہ گھوول  
 دیا۔ فتنے پارہ ہے سب تاریک کی مانند ارہے ہیں اس امر  
 کی برداشت سوائے صاحبان صبر و علم و فیروزمندی کوئی  
 نہیں رکھتا اگر تم میرے ساتھ استوار رہے تو میں تمہارے  
 تمہارے بھی کے راستے پر لے چلوں گا اور مجھے جو حکم دیا گی  
 ہے تم میں جاری کروں گا میںکہ اللہ مدد کریں یو الہ ہے۔ آگاہ  
 ہو جاؤ کہ رسول اللہ سے میرا تعلق انکی وفات کے بعد بھی پیا  
 ہی ہے میسا کہ انکی زندگی میں تھا۔ پس میں جو حکم دوں اس  
 پر عمل کرو اور جس بات سے منع کروں اس سے باز رہو۔ میرے  
 امیریں عملت نہ کرو جب تک کہ میں تمہارے لئے واضح طور  
 پر بیان نہ کروں کیوں کہ ہرروہ بات جس سے مہنگی منع کیا جائے  
 اسکی ایک وجہ ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اس کے آسمانوں  
 اور عرش کی بلندیوں پر سے جانتا ہے کہ میں امت محمدی  
 پر اس حکومت کو کراہت سے دیکھتا تھا یہاں تک کہ تم بنتے  
 اس پر میرے لئے اجماع کیا ہیں نے رسول اللہ کو کہتے ہیں کہ  
 کہ میرے بعد ولی الامر کی اولاد سے یا جو بھی صحیح راستے پر اگر  
 کو قائم کرے گا مذکور اس کے صحیحہ کو نشر کریں گے پس اگر

اما بعد فانہ لما قضى رسول الله  
 استخلف الناس ابا بکر ثم استخلف ابو بکر  
 عمر فجعل بطریقتہ ثم جعلها شوریٰ، بین  
 ستیٰ فاقضی الامر منهم الى عثمان فعمل  
 ما انکس ثم وعرفته ثم حصل وقتل ثم  
 جئتوني فطلبتم الى وانا نامه جمل منكم  
 لی مالکم وعلی ماعلیکم وقد فتح الله الباب  
 بینکم بین اهل القبلة واقتلت الفتن لقطع  
 اللیل المظلم ولا يحمل هذا الامر لآهل الصبر  
 والنصر والعلم بواقع الامر وات حا ملکم  
 على نهج بنیکم ومنفذ فیکم ما امرت به  
 به ان استقبلتم وبا الله المستعان الا ان  
 موضعی من رسول الله بعد وفاته موضعی  
 منه ايام حیوته فامضوا الى ما تو مردن  
 به وقفوا عند ماتھون عنده ولا تجعلوا  
 فی امری حتى ثبیثکم فیما فی اذناعن كل  
 امر تذكر ونه عذر ما اراد الله عالم من  
 منوق سماؤه وعرشه اني كنت کارہ الولایۃ  
 على امة محمد حتى اجتمعوا یکم على ذلك  
 لاف سمعت رسول الله يقول ایما اول ولی  
 الامر من بعدی اقیم الامر على حد الصراط  
 ونشرت الملائکة صحیفتہ فان کان عاد کا  
 الجاه الله بعد له وان کان جائز القرض به  
 الصراط حتى ترا مثل مفاصله ثم نھوی  
 الى النّاء فیکیون اول ما یلقی به اسرانفه وحررو  
 وخفیه ولكنی لہما اجتمعوا یکم لم یعنی تو یکم۔

وہ عادل ہو گا اس کے عدل کیوجہ خدا اس کو بخات دیجائے اور اگر وہ ظالم ہو گا اور راہ راست سے بہت جائے تو حکم دیا جائے کاکے اے جہنم میں مجیدین پس جو چیز سب سے پہلے آئش جہنم سے مس ہوگی اسکی ناک ہوگی اور اس کا جہڑہ جعل کا۔ لیکن جب تم لوگوں کی رائیں اکٹھا ہو گیں میں نے تہیں ترک کرنے کی کوشش نہ کی۔

اس کے بعد دائیں اور بائیں جانب ملا حظ فما کر خطبہ کو یوں جاری رکھا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے بعض لوگ جو دنیا کی الیش میں آورہ ہو گئے ہیں، جنہوں نے جائیری حاصل کیں، انہیں جاوی کیں تونمند گھوڑوں پر سواری کرتے ہیں، متعدد غلام و گنیز رکھتے ہیں کل جب میں انہیں ان باتوں سے منع کروں جن میں وہ دو بے ہوئے ہیں اور انہیں ان حقوق پر عبور کروں جنہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں تو وہ ہرگز نہ کہیں کہ ابو طالب کے فرزند نے ہم کو ہمارے حقوق سے محروم کر دیا۔ آگاہ ہو جاوی ک کوئی عرب ہو یا عجمی اپنے عطا سے ہو یا انہوں اگر ازاد مسلم ہے تو اس کے لئے میرا یہی حکمر پہلیا۔

صحاب رسول سے بھی خواہ ہجا جرہوں یا الفزار جو شخص بھی یہ خیال کرے کہ اسکی فضیلت صحبت رسول کیوجہ ہے تو خدا مجھے اور تہیں معاف کرے تحقیق کر تھا کے نہ دیکھ اسکی فضیلت کا رو رقیامت ہوگی اور اس کا اجر و ثواب اللہ پر ہو گا جس شخص نے بھی خدا و رسول کو لبیک کہا اس نے اس نے ہماری ملت کی تصدیق کی ہمارے دین میں داخل ہوا اور ہم۔ سے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا وہ اسلام کے حقوق اور حدود کا تحفہ اور سترہ اور ہے تم سب بندگان خدا ہو اول اللہ کا مال ہے جو تمہیں بر لفظیں سو گا کسی ایک کو دوسرا سے پر ترجیح نہ ہوگی بتقیں کیکل خدا کے پاس بہتہ بن جزا ملیگی۔

الا لا يقولن سر جالٌ منكم غداً قد غفر لهم  
الدنيا فاتخذوا العفاس و فخرٍ والا افهاس و ركبوا  
الخيول الفارهة والاتخذ والو صائف الرفقة  
فصادر ذلك عليهم عاصٌ و شناسٌ اذا ما من فعلهم  
ما كانوا يخوضون فيه وامر تهم الى حقوقهم  
التي يعلمون فينفثون ذلك وليتنفسون و  
يلقولون من ابن ابي طالب حقوقنا الا واياما  
عربي ولا عجمي كان من اهل العطاء او لم يكن  
اذ كان مسلمًا حرجاً قولي هذا واستغفر الله لي  
لكلم من المهاجرين والانصار من اصحاب  
رسول الله يرى انى افضل له على من سواه  
بصحته فانما له الفضل التقر له غداً عند الله  
واثوابه وأجره على الله واياماً جل استغفار  
الله ولرسول فصدق ملتنا ودخل ديننا  
واستقبل قبليتنا فقد استوجب حقوق الاسلام  
وحدو ده فاسته عباد الله ولهماله مال الله يقسم  
بینکم بالسوية لا فضل فيه لا حرج على أحد  
ولما تقيين عند الله غداً الحسن الجياع و افضل الثواب  
ام حجا، الله الدنيا للمتقين اجر اولاً ثواباً وما عند الله

خدا نے میقین کے لئے دنیا میں کوئی اجر یا ثواب قرار نہیں دیا اللہ کے پاس ابرار کے لئے بھرپور ہے وہ خیر کی ہے اور جب کل کاروز (روزِ قیامت) ہو گا تو وہ اپنا حصہ تم سے لیں گے ہمارے پاس وہ مال ہو گا جو ہم نے تم میں تقسیم کیا جس سے تم میں کسی نے بھی اختلاف نہ کیا۔

خیر لاکبی، و اذا كان غد فاغدو علينا فان  
عندنا ما لا نقسمه فيكم ولا يختلف أحد منكم  
(از قمیضہ کا علویہ عبدالمجید انطاکی)

اس کے بعد منبر سے اُزکر حضرت نے حکم دیا کہ جو مال خاص حضرت عثمان کا تھا ان کے ورثاء کے حوالہ کر دیا جائے اور بیت المال کا مال تمام مہاجرین والحمداریں بلا حماط سیاہ و سفید، عرب و عجم اور غلام و آزاد کے مساوی مساري تقسیم کر دیا جائے جیسا کہ رسول خدا کا عمل تھا۔ اس طرح ہر شخص کو تمین یعنی دنیا رکھ لے۔

حضرت کا یہ عمل بعض عواید قوم پر بہت ہی گرانگزرا۔ دو سکر روز طلبہ و زبیر جیسے جوں میں آئے تو حضرت سے بہت دوستی پیش کی اور مروان، سید، عبد اللہ ابن زبیر اور فرشیش کا ایک گروہ ان ہی کے پیلوں میں جا گزیں ہوا۔ کچھ مشورہ کے بعد عبد اللہ ابن علی نے حضرت کے قریب آگر کہا کہ لوگوں نے آپ کی بیت جو کی رضا درخت سے نہ تھی لہذا آپ اس امر کو شوریٰ پر چھوڑ دیں تاکہ وہ جس کوچ پس خلیفہ منتخب کر لیں۔

حضرت نے جواب دیا کہ وائے ہر تجویر کیا تو نے لوگوں کے جوش اور کوشش نہیں دیکھی تھی کہ وہ کس طرح مجبوک رکھے قصے کہ خلافت قبول کرلوں۔ ایسی بات کرنے کا یہ کوئی نامحل ہے۔

اس کے بعد ولید بن عقبہ، سید بن عاصی اور مروان نے بھی یہ کے بعد دیکھے حضرت کو پرانے واقعات یاد لائے کہ اس نے ہمارے فلاں فلاں بزرگوں کو جنگوں میں قتل کیا تھا۔ مروان نے کہا کہ ہم اولاد بندی مناف ہونے کی وجہ سے آپ کے بھائی ہیں اسی لئے ہم نے آپ کی بیت بھی کی اس لئے ہم چاہتے کہ آپ بھی بخشش و عطا کا سلسلہ ہمارے ساتھ اسی طرح جو ہی رکھیں جیسا کہ حضرت عثمان کا طلاقیہ تھا اور ان کے قاتلوں کو زندہ نہ گھوڑیں۔ اگر ہمارے فتنے کا آپ کو خوف ہے تو ہم کو چھوڑ دیں تاکہ ہم شام چلے جائیں اور آپ سلانوں کے اس مال سے بھی دست بردار ہو جائیں جو ہمارے ذمہ ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ تم اس خون کے دلوریدار ہو رہے ہو جو دین کی تقویت میں چھاروں ہہائے گئے تھے۔

پھر منتکلو کے بعد حضرت نے منبر پر تشریف لیجا کریے خطبہ اٹا فرمایا۔

## خطبہ

چونکہ خطبہ، سمع البلاعہ میں مرقوم ہے تسلی کی خاطر صرف اس کے ترجیح کا اقتداء سیاہ دیا گیا ہے

اَخْوَةٌ اُنْتَ لَسْتُ اَوْجَهُ مَا تَعْلَمُونَ .. . . .

اسے بھائیو جو کچھ تم جانتے ہو میں اس سے نادا قف نہیں ہوں مجھے استقام کی قوت کس طرح حاصل ہو جب کہ ہم ان پر قسلط نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ تمہارے باریشین اعراب ملقت ہو گئے ہیں یہ لوگ تمہارے ہی درمیان ہیں اس گروہ کی مدد کھٹلئے بہت سی مکاٹ تیار ہے اس امریں لوگ مختلف انجیل ہیں ایک گروہ تو تمہارا ہمچنان ہے دوسرا تمہارا مخالف اور تیرا وہ جو اس کو اچھا سمجھتا ہے اور انہے برآتم لوگ ذرا تھنڈے دل سے سوچو اور میری طرف سے مطین ہو جاؤ اور کبھی ایسا کام نہ کر دیں جس سے قوت متر از ہو جائے ہیں اس ایم غدرفت سے اس طرح تک کر دل گا جس سیکھیہ حکم و استوار ہو جائے اور جب کوئی چارہ کا رنگ نہ لئے تو بالآخر درد کی رواداری ہی ہے۔

## خطبہ سترہ سوم

حضرت امیر المؤمنین نے تیرے روز پھر منبر پر تشریف یا ہمارے بعد حمد خدا و رسول ارشاد فرمایا ::

جب خدا نے اپنی بنی کی روح بیعنی کی جا عتّقہ لیتھے میرے  
حق پر تضییف کر لیا اور ہمیں ہمایے حق سے محروم کر دیا حالانکہ ہمیں  
ہم سے بڑھ کر اور کوئی اس کے پیٹے سڑھارنے تھا اپس پیشے دیکھا کر  
مدداؤں میں تفریق پیدا کرنے اور ان کا خون پہانچنے سے سبھ کر کرنا  
بہتر ہے لوگ عبدِ اسلام کو نئے نئے طرز میں پیش کریں گے  
دین منکر میں ہلایا ہو اور درجن جایکو اور ذہ اس کو فاسد کر لے  
خلق خدا سے بہت کم لوگ ہون گئے حقیقی دین اسلام سے مخرج نہ ہو گی  
پھر وہ دارِ جزا کی طرف منتقل ہون گے اور خدا ان کے گز ہوں کو عنان  
کر دیکا اور انکی لنزشوں کو بخش دیکا یہ طکھا درز بیکر کو کیا ہو گیا ہے  
انہیں اس امر سے کوئی تعزیز نہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ ایک  
سال یا ایک ماہ بھی صبر کیا وہ اس طرح محل گئے جیسے تیر  
کمان سے محل جاتا ہے اور جو سے اس امر سے منتقل نہزاد کی جو خدا ہے  
ان کیلئے قرار بھی نہیں دیا ہے جبکہ انہوں نے ناپسندیدگی کے

ان اللہ لما قبض بنتیه استاثرت علیمنا  
قريش بالامر و فتنا عن حق مخن احتق به من  
الناس کافه فرأیت أن الصبر على ذلك افضل  
من تفرق كلة المسلمين و سفك دمائهم والذين  
حديثو عهده بالاسلام والدين يمحض مخض الظماء  
يفسد ادن و هن ولیکسه اقل خلیق قوم لهم  
ربالوا في اسرهم اجتهدوا ثم انتقموا المفسد  
هذا الجر آرعوا الله ولی تحيص سیماتهم والاعفو  
هفواتهم فما بال طلمة ومن بادر ولیسا من هذا لامر  
بسیل له بصیر على حواله ولا شهر احتق وشیا و  
مرقا و فاز عانی امر الیمیجعل الله لهم الیه بسیلا  
بعد ان بايع اصحابین غیر مکرہین یو تضییغان  
اماقد قطمت و یجیبان بدعة قد امیت آدم

فوٹ۔ لہ عرب میں یہ ایک مشہور شل ہے جو کام طلب یہ ہے کہ درد کا علاج قتل و قمال کے داری سے کیا جائے گا۔

بیگر نہایت خوشی سے میری بیت کی تھی۔ جیسا کہ ایک بچہ  
درست رضاعت کے بعد بھی اپنی ماں کی طرف پیکتا ہے جبکہ اسکا  
دوسرو چھڑا دیا گیا ہوا درد برعت اختیار کر لی جکر ان سکگان میں ٹھنڈے  
کھاتا زخم ختم ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم میں ان کے خلاف کسی  
سامنے میں شر کیک د تھا یہ محاصلہ اپنی سے تسلق تھا جس کے لئے  
ان کے نقوص بزرگ دست جمعت ہیں اور میں خوش ہوں کہ جوت  
خدا اور اس کا علم ان پر قائم ہے لیس اگر وہ پلٹ جائیں یا  
انکار کریں تو یہ انکی بد نسبیتی ہے وہ اپنے کواس الزام سے  
بجا لئے جانے کو ہی غیمت سمجھ رہے ہیں اور اس کو بزرگ دست  
غیمت قرار دیتے ہیں اور یہ کہ وہ تواریک دھام سے انکار کرنے  
ہیں جس کا مزہ میں نے انھیں پکھا رہا ہے جو حق کی نصرت کے  
لئے کافی ہے اور باطل کو ختم کرنے کیلئے اشتقی بخش ہے۔

عثمان بن عمار وَاللَّهُ مَا أَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ  
وَأَنَّ أَعْظَمَ مَجْتَهِهِمْ لِعِلَّةِ الْفَسَادِ وَإِنَّا إِنِّي  
بِمَجْهِهِ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ فِيهِمْ فَانْفَأْهُوا إِنَّمَا أَنْهَا  
بِالْفَحْشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنْفَسُهَا غَنِمًا وَأَعْظَمُهُمْ بِهَا  
غَنِيَّةً وَأَنَّ أَبْيَا اعْطَيْتَهُمَا حَدَّ السَّيْفِ وَ  
كُفُّى بِهِ نَا صِرَاطُ الْحَقِّ وَسَارِفِيَّ الْبَاطِلِ۔  
(ناسخ - ج ۲)

## خطبہ سفر نہ صَحَّهَا مِنْ

بیت کے چوتھے روز عمار یاسر، ابوالیوب، سہل بن حینف اور چند اصحاب نے امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ طلاق از سیر اور بنی ایمہ شاپے عمل سے ناراض ہو کر خست بیت کی ہے اور ان کے ساتھ ان کی حبہ خود رہنے خصوصی رتنا ٹوڑ کرنے کا آپ کو خلافت سے علیحدہ کرنے کا مشورہ کیا ہے اور جا ہتھیں کہ مدینہ سے باہر جا کر خون عثمان کی تہمت آپ پر لگا کر لے جائے اس کا انتقام لیں۔

حضرت یعنی کرمہ تشریف لے کر اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

اما بعده فاتحنا محمد الله س بنا و الْهُنَاؤ في النعم  
میں اللہ کا شکرا دا کرتا ہوں جو ہمارا رب اور الہ ہے  
اور ہمیں نہیں عطا کرنے والے ہے اور وہ ہستی ہے کہ جس  
نے ظاہری اور باطنی طور پر نہیں ہارل کیں اور ہماری  
جانب سے ہاڑ کشت اور قوت کے بغیر اس نے احسان کیا  
خواہ ہم اس کا شکرا دا کریں یا کفر کریں پس جس نے شکر

عَلَيْنَا الدُّنْيَا الصَّحِيفَةُ عَلَيْنَا الظَّاهِرَةُ وَبِالظَّاهِرَةِ  
أَمْتَنَا فَأَنْمَنَهُ بِغَيْرِ حُولٍ مَنَا وَلَا قُوَّةٌ لِيَبْلُو نَا اَشْكَرُ اَمْ  
نَكْفُرُ فِنْ شَكْرٍ نَلَدُهُ وَمَنْ كَفَرَ عَذَابَهُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ  
عِنْدَ اللَّهِ مَنْزَلَةٌ وَأَقْرَبُهُمْ مِنَ اللَّهِ وَسِيلَةٌ الْمُطْهَرُ لِلْبَرِّ وَ

ادا کیا اسکو نعمتوں میں زیادتی کی اور جب نے کفر ان نعمت کی اس کو خذب کیا پس خدا کے نزدیک منزلت میں سب سے افضل اور ویلہ میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو اس کے امر میں سب سے زیادہ اطاعت کر نیوا الہ سے اس کی اطاعت میں اچھے اعمال بجا لانے والا، اس کے رسول کی سمعت کی تابعیت کرنیوالا اور اسکی کتاب کو حیات بخشنے والوں میں میں سے کسی شخص کیلئے فضیلت نہیں ہے گری طاقت خدا اور طاعت رسول کے ساتھی کتاب خدا ہے جب کو میں غلا کر رہا ہوں اور رسول اللہ کا عہد اور انکی سیرت ہم میں ہے اس سے کوئی تباہی نہ کرے گا مگر جو کوئی اور عناد رکھنے والا خدا ارشاد فرماتا ہے کہ "اے لوگو ہم نے تم کو نر و مادہ سے پیدا کیا اور تمہارے کے لئے قبائل و طوائف قرار دیتے تاکہ تم لوگ معلوم کر سکو کہ خدا کے نزدیک وہ شخص گرامی تر ہے جو سب سے زیادہ پرہیز کر رہے ہے"

پھر بلند آواز سے فرمایا "اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کو رسول کی پھریو لوگ سترابی کریں (تو سمجھ لیں) کہ خدا کافروں کو درست نہیں رکتا۔

پھر فرمایا "اے ہمارے افراد اگر شتم پسچے ہو تو بتاؤ ایسا تم اپنے اسلام لاسنے سے خدا اور رسول پر احسان جانتے ہو یا تم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف ہماری ہر بait کی پھر فرمایا "یعنی ابوالحسن قرم ہوں" نہ کام غصب یہ جملہ فرمایا کرتے تھے۔

پھر فرمایا "آگاہ ہو جاؤ کر سی دنیا ہے جس میں تم نے وعدہ وفا کرتے ہوئے اور اسکی رہنمائی ہوئے بصیر کی پس اللہ نے اس کے حصہ کی تیسمی سے فارغ ہو گیا پس وہ اللہ کا عالیہ ہے اور تم لوگ مسلمان اور اللہ کے بند سے ہو اور یہ کتاب خدا ہے

اعلمهم بطاعته وابعهم لسنہ رسوله واحیا هم لكتابه ليس بالجید عند فضل الارطاعه الله وطاعه رسوله هذ الكتاب الله بين الدهرها وعهد رسول الله وسيرته فینما لا يجهل ذلك الاجيل عاذ عن الحق منك قال الله تعالى يا ايها الناس إنما خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلنا لكم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اكر مقدم عند الله اتقيم ثم صبح باعلامه

اطيعوا الله واطيعوا رسول فان تولوا فان الله لا يحب الكافرين" اپ

شم قال "يامشر لما هاجرين والانصار اتفون على الله ورسوله باسلامكم بل الله يمن عليكم ان هؤلئك للآيمان ان كنته صادقين" شم قال "انا ابو الحسن القرم" و كان يقول لها اذا غصب"

شم قال "الإيمان هذه الدنيا التي أصحتها تقوها وتحي غبون فيها وأصحت وتفضيكم وتروضيكم لبيت بد ابركم وكم من ذكركم الذي خلفتكم له فلا تغش نكم فقد خذلتموها عمداً الله عليكم بالصبر لا نفسكم على طاعة الله والذل لحكمه جل ثناؤه فاما هن اكفار وليس لاحد على احد فيه اشد فقد ضر غ الله من قسمته فهو مال الله وانته عبد الله المسلمين وهذه الكتاب الله به اقر رنا قوله اسلمنا ومحظى بنتينا بين اظهرنا فمن لم يرض به فليقول كيف شاء فان المعلم لطاعة الله والحاكم حكم الله

جس کے ساتھ ہم نے افرار کیا اور اس کو تسلیم کیا اور ہمارے  
بھی سے ہند کر، اور ہم نے دوستی کا اٹھا کر کیا اور جو اس سے  
رضامند نہ ہوا رکردا فی کی پس تحقیق کر خدا کی اعلیٰ حالت کر  
والے اور حکم خدا پر عمل کرنے والے کیتھے کوئی دھشت د  
پریا نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت نے طلخہ وزیر کو قریب بلکہ پوچھا خدا کی قسم پرچھتا تو کہ تم دونوں نے میری طاعت اور طلب  
بیعت کے لئے خلافت کی دعوت دی تھی بانہیں جلاں کہ مجھے اس سے سخت کراہت ہے۔ دونوں نے جواب دیا کہ آپ پس فرمائے اس  
ہیں۔ فرمایا پھر ہمارے انحراف بیعت کی یہ کیا جرس ہیں جو میں سن رہا ہوں۔“ دونوں نے جواب دیا کہ اس کی بیعت اس  
لئے کی تھی کہ آپ کوئی کام بغیر سماں سے مشورہ کے نہ کیں اور ہماری کے خلاف کوئی حکم جو دی نہ کریں مگر آپ نے ہم کو بالکل  
نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ہم کو درود و نعمتوں پر تقسیمات حاصل ہے تقسیم اموال میں بھی آپ نے ہم کو سمجھا۔

حضرت نے جواب دیا۔“ تم نے خدا سے لوگوں کی خدا ہی تھیں معاف کرے ” اس کے بعد فرمایا کہ“  
درکش چیزیں تھیں اتحادی ہے جو میں نے ادا نہیں کیا اور خود اپنے لئے رکھ دیا خدا کی قسم نہ مجھے خلافت کی رغبت تھی  
اور نہ اس ولایت کی حاجت تمہی لوگوں نے مجھے اسکی دعوت دی جب خلافت میرے قبضہ میں آئی تو میں نے کدب خدا کی  
پیروی کی اور رسول اللہ کا طریقہ اختیار کیا لہذا میں اس امر میں کسی کی رائے کا محتاج نہیں ہوں۔ اگر کوئی بات یہی ہوتی  
جس کو میں نہ بنا ساتھ نہ ادا مشورہ کی ضرورت ہوتی تو تم سے اور درود و نعمتوں سے مشورہ کرتا مال غنیمت کی صادی قبیلہ جو میں نے  
کی یہ بھی حکم خدار رسول کی متابعت میں تھی۔ اب تھیں اور ہمارے اغیار کو کوئی حق نہیں پہنچا کر مجھے اس عالم میں مستوب کریں۔

پھر فرمایا کہ میں اپنے کو ادا پانے ان دونوں فرزندوں کو کم پر  
یا کسی ج بشی علم پر حصہ ناک کئی ہوئی ہو تو یہ نہیں اور ان کا  
خواہ یہ ایک درسم یا اس سے کم کے نہیں کیوں نہ پوچھ  
اگر تم لفظ شترکت کے علاوہ میرے کشفہ پر عمل کرنے کا قصد  
رکھتے ہو تو تم بجز و فائز کی حالت میں میرے مددگار کہل دیں  
ذکر کے قوت واستنامت کے دوران۔

اس کے بعد دونوں یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ جو کوئی ہمارے اختیار میں تھا ہم نے علی کے حوالہ کر دیا یہ ہم سے بڑی خلیل ہوئی  
جب ایسا نہ ممین کو الحدیث میں کہ طلخہ وزیر نے بیعت شکنی کر کے خون عثمان کے انتقام کا فخر بننے کے عوام کو پ  
کے خلاف صفت بستہ کرنا شروع کیا ہے تو آپنے فرمایا کہ“ خدا کی قسم اہمیں نے مجھ پر کچھ ازالہ نہیں لکھا یا وہ مجھ سے اس جزو

کا عرض چاہئے ہیں جسے خود انہوں نے بہایا جس کا مطالبہ صرف انہیں سے ہونا چاہیئے۔ میں نہ اپنے کو کبھی اس میں ملوٹ نہیں کیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اب حقیقت حال وابضع طور سامنے آچکی ہے اور بالل رپنی بنیادوں سے بل جکا ہے خدا کی قسم میں ان کے لئے ایک ایسا حوض چلکاؤں گا جس کا پانی نکالنے والا میں ہی ہوں گا جس سے بیراب ہو کر پینا ان کے لئے امکان نہیں رہو گا اس کے بعد وہ کوئی گڑھ کھو دکر بھی پانی نہیں ملکیں گے۔ (فتح البلاعہ)

و نیز فرمایا :-

ابعد عن الله وأغرب طارها ما و الله لعلت  
أتمهم مقتل أنفسهم لا جثث مقتول وباتمان  
من ذر ذا يلنه باشا ميوم والله ما العبرة بجدهان  
ولقد أتياني بوجهى فأجرين ورجا بوجهى عادرين  
ناكين والله لا يلقي أشنى بعد اليوم إلا في كتبة  
حشنا مقتلدن فيها أنفسهم ما في بعد لها و سخنا.

خدا ان دونوں کو درہ بھی کرے اور انکی قوارگاہ کو در رکھے خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں ایک زشت ترین مقتل میں قتل کئے جائیں گے اور جس کے پاس جائیں گے اسے بتلوٹے غم کریں گے خدا کی قسم ان کا ارادہ ملرہ بجالانے کا نہیں ہے انہوں نے مجرم سے ملاقات کی اور یہ انفاؤں اور سیست شکنون کی طرح پلت گئے خدا کی قسم آج کے بعد وہ مجرم سے ملاقات نہ کریں گے مگر شکر جار کے ساتھ جسیں میں یہ مقتل کئے جائیں گے اور بربادی نصیب ہوگی۔ (قصیدہ علیہ)

اس کے بعد حضرت نے فرمایا :-

اَمَا مَا ذُكِرَ مِنْ وَتْرِي اِيَّاكُمْ فَالْحَقُّ وَتَرْكُمْ  
وَمَا وَضَعَتِ عَنْكُمْ مَا اَصْبَمْ فَلَيْسَ لِي انْ هُنْجَعَ  
بِعَنِ اللَّهِ عَنْكُمْ وَعَنْ غَيْرِكُمْ وَمَا قُتِلَ فِي  
شَهَادَةِ شَهَادَةِ الْيَوْمِ لِمَ قُتِلَ هُمْ  
اَمْ وَلَكِنْ لَكُمْ عَلَى اَنْ خَفَّتْ مَوْتِي اَنْ لَوْ مَنْكِرَ  
وَانْ خَفَّتْ كَمَانْ اُسْتِرِكَمْ۔

تم جس خون کے دعویدار ہو رہے ہو وہ راہ حق میں بہایا گیا مخالفتی شریعت اور ترویج دین میں جہاد (قا) اور چاہئے ہو کہ تمہارے ذمہ جو حقوق خدا ہیں چھوڑ دوں یہ ممکن نہیں کیونکہ مجھ پر واجب ہے کہ تم سے اور دوسرے سے بھی مطلب کروں اور یہ جو کہا کرت قاتلین عثمان کو قتل کروں اگر یہ مجرم پر واجب ہے تو انکی عرض انھیں آج ہی قتل کر دیا ہوتا۔ اگر تم مجرم سے ترستناک ہو تو مجھے چاہیئے کہ تمہیں امن دوں اور بنے خوف کر دوں اور اگر تم سے مجرم کو کوئی خوف ہو تو جلا و ملن کر دے جاؤ گے۔

## خطبہ

ملکہ وزیر نے مدینہ سے باہر نکل جانے کے بعد معاویہ کے حب مشورہ محمد ابن علی سے حضرت امیر المؤمنین کے پاس کہلا چیخا کہ تمام عرب اور مہاجرین والغارے سے آپ کی بیعت کرانے کے بعد آپ نے ہماری ایمدوں پر پانی پھیر دیا حضرت نے پوچھا کہ آخر وہ چاہئے کیا ہیں، محمد نے جواب دیا کہ زبیر کوفہ کی حکومت چاہتا ہے اور طلحہ بصرہ کی حضرت نے یہ سن کر ایک خطبہ اٹا فرمایا:-

جب وہ روز ٹھے زمین بر باد کریں گے اور فساد پھیلائیں  
گے اور شہروں کے اطراف نے نفع امن شروع کریں گے  
خدا کی قسم میں ان کے شریے ایکن زمروں کا جبکہ مدینہ  
ہی میں ہوں گے اور جب میں انھیں عراق کے حاکم بناؤں  
تو کس طرح پر امن رو سکوں گا۔ (محمد سے فرمایا) جاؤ اور ان  
کے کہدا کرے میر آدمیوا خدا اور رسول سے خون کردا اور  
ان کی امت میں امن و امان باقی رکھو اور مسلمانوں میں شر و  
مکر پھیلا دو تم نے قول خدا نہ کر دا آخڑت ان لوگوں کے  
لئے قرار دی گئی ہے جو ہوں نے زمین پر کبھی خاد کیا اور نہ  
تکبر۔ عاقبت صرف متقویوں کے ہے ہے

لَا هَا اللَّهُ أَذْنَ يَحْلِمُ الْأَدِيمَ وَيَسْتَشْرِي  
النَّاسَ وَتَنْقَضُ عَلَى الْبَلَادِ مِنْ أَقْطَاصِهَا وَاللَّهُ  
إِنَّ لِأَمْنِهَا وَهَا عِنْدِي بِالْمَدِينَةِ فَكَيْفَ أَفْهَمُهَا  
وَقَدْ وَلَيْتَهُمَا الْعَرَاقِينَ إِذْ هَبَ إِلَيْهِمَا فَقَلَّ  
إِيَّهَا الشِّيَخَانَ إِحْدَى أَمْنَ اللَّهِ وَبَنِيَّهُ عَلَىٰ أَمْتَهِ  
وَلَمْ تَقْعِدْ الْمَلِيَّةُ غَائِيَّةً وَكَيْدًا وَقَدْ سَمِعْتَهَا قَوْلَ  
اللَّهِ تَلَكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ بِنَحْلِهَا لِلَّذِينَ لَا يُوْرِيدُونَ  
عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَلَا عَاقِبَةَ لِلْمُتَقْبِنِ۔

## خطبہ

حضرت نے جب دیکھا کہ دونوں نکث بیت کردیا رہے ہیں فرمایا:-

خدا کی قسم میں بن جو کی طرح نہیں ہوں جبکہ شکاری آہستہ آہستہ پھر  
کی آواز سے سلاور یہ ہے کچا آہستہ آہستہ گنات سے اس کے قریب جا کر اس  
کو پکڑ لیتے ہے یعنی میں حق کی نہت کرنیوالوں نے مانو اعراض  
کرتا ہوں اور جو لوگ حق سے پلت گئے ہیں کیفر کر والوں کو پہنچتا  
ہوں خدا کی قسم جسے رسول خدا اس دنیا سے تشریف لیجے ہے آج ہے  
وہ تکمیل نہیں کر دیا کر کے ہا ہوں اور اپنے حق سے بازار کہا گیا ہوں۔

وَاللَّهُ لَا أَكُونُ كَالْفَسِيعِ تَنَاهِ عَلَىٰ طَوْلِ  
الْأَرْضِ حَتَّىٰ يَصِلَ إِلَيْهَا طَابَهَا وَيَخْتَلِهَا  
رَاصِدُهَا وَلَكُثْرَىٰ أَضَرُوبُ بِالْمَقْبِلِ إِلَى الْمُخْتَلِ  
الْمُدْبِرِ عَنْهُ وَبِالسَّامِعِ الْمُطْبِعِ الْعَاصِي الْمُرْبِي  
إِبْدَأْحَقِي يَاقِنَ عَلَىٰ يَوْمِ فَوَاللَّهِ مَا نَرَلَتْ مِنْ فَوْعًا  
عَنْ حَقِّي مَسَا ثَرِأْ عَلَىٰ مِنْ قَبْضِي اللَّهِ بَنِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلَهُ عَلَيْهِ فَوْرًا النَّاسُ هَذَا۔

## کلام

جب حضرت کو اطلاع ملی کہ زبیر کہتے ہیں کہ ہم نے مالک اشٹہ کی توارکے خوف سے بیت کی حضرت نے ذمایا کر۔  
 یوْ عَمَّا فَهِيَ قَدْ بَالِحَ بَيْدَهُ وَ لَمْ يَبَالِحْ بَقْلَبَهُ  
 فَقَدْ أَقْرَأَ بَالْبَيْعَهُ وَ أَدْعَى الْوَلِيَّهُ فَلِيَاتِ عَلَيْهَا  
 بَا مِرْيَفْ وَ إِلَّا فَلِيَدْ خَلْ فِي مَا خَرَجَ عَنْهُ۔  
 وہ اقرار کرتا ہے کہ اس نے صرف ہاتھ سے بیت کی اور دل سے  
 بیت نہ کی پسخونکو چاہئے کہ اس سے خلاصی کیلئے ایک دشمن  
 جوت لائے ورنہ جس بات سے وہ خارج ہونا چاہتا ہے اسی  
 میں مان خود رہے گا۔

لَقَدْ قَلَّ هُنَّ كَافِرِينَ وَ لَا تَقْتَلُنَّهُمْ مَفْسُونٌ وَ مَا النَّاسُ إِلَّا إِذَا دُخْلُنَا هُنَّ فِي خَيْرٍ فَاوَاللَّهُ

## خطبہ (روز اول)

ظلم و زبیر اور حضرت عائشہ رضی کے  
 بصرہ روایت ہوئے پر

جب حضرت امیر المؤمنین کو اطلاع ملی کہ ظلم و زبیر حضرت عائشہ رضی کی ساقوں کے کربارادہ خروج بعد روایت  
 ہو چکے ہیں اپنے بحدیث ریعت لا کر خطبہ ذیل ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْأَنَاسَ إِنَّ عَائِشَةَ إِلَى الْبَعْرَةِ وَ مَعَهَا  
 طَمْعٌ مَا لِلنَّبِيِّ وَ كُلُّ مِنْهُمَا يَرِيَ الْأَمْرَ لِهِ دُونَ  
 صَاحِبِهِ إِمَّا طَمْعٌ فَابْنُ عَمِّهَا وَ إِمَّا لِلنَّبِيِّ  
 فَخَتْنَاهَا وَ إِلَّا لَهُ لَوْلَامٌ وَ لَوْلَامٌ وَ إِلَّا لَهُ  
 ذَلِكَ ابْدَأْلِيْضُوبِنْ احْدَهُمَا عَنْتَ صَاحِبِهِ بَعْدَ  
 تَنَازِعٍ مِنْهُمَا شَدَّ دِيدَ وَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِيعُ الْجَنَّةِ  
 الْأَحْمَرُ مَا تَعْطُعُ عَقِبَتَهُ وَ لَا تَخْلُ عَنْتَهُ أَلَا  
 فِي مُعْصِيَتِ اللَّهِ وَ سُخْنَتِهِ حَتَّى تُوَرَّدَ نَفْسَهَا  
 وَ مِنْ مَعْهَا مَوَارِسُ الدَّهْلَكَةِ أَيْ وَاللَّهُمَّ لِيَقْتَلَنَّ  
 ثَلَثَهُ وَ لِيَهُرُبَنَ ثَلَثَهُ وَ لِيَشُوْبَنَ ثَلَثَهُ  
 وَ إِنَّهَا الَّتِي تَبْنِحَا كَلَابُ الْحَوَبِ وَ إِنَّهَا

اے لوگو۔ عائشہ بصرہ کی طرف روایت ہو جکی ہیں اور ان کے  
 ہمراہ طلبہ و زبیر اور وہ تمام لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک نے  
 لئے حکومت چاہتا ہے لیکن طلبہ عائشہ کا علم زادہ ہے اور زبیر  
 ان کا بہنوی ہے خدا کی قسم ان میں سے کوئی ایک بھی اگر کامیاب  
 ہو جائے تو وہ کبھی اس چیز کو پائیگا جس کا اس نے ارادہ کیا  
 ہے اور ایک شدید تنازع کے بعد ایک اپنے دوسرے  
 ساقی کی گرد دن مار دے گا۔ خدا کی قسم وہ سرخ اور نئے  
 پرسوں اگر نہے والی نہ ہی کسی شکل کچھ آسان کرے گی اور  
 زکسی عقدہ کو کھوئے گی مگر غصب اور معیشت خدا میں  
 اپنے کو مبتلا کرے گی یہاں تک کہ اپنے کو اور جو بھی اس  
 کے سرفاً ہجھتے ہو لات کہ میں ڈال سے گی خدا کی قسم اس فوج

یہیں سے جو مجھ سے جنگ کرنے آئی ہے ایک شلث قتل ہو جائیگی ایک شلث راہ راست پر آ جائیگی۔ یہ دہی عورت ہے جس پر حواس بے کتنے بھونکیں گے اور یہ دلوں وہ اشخاص ہیں جو جانتے ہوئے راہ خطا پر چلپیں گے۔ اکثر ہوا ہے کہ جانے والے کہیں اس کا جمل مورث پلاکت واقع ہوا ان اس کے راتے علم تھا مگر اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔ یقیناً فتنہ پر پاہو گیا جس کروہ با غی بھی ہے۔ کہاں ہیں حساب کر نہیں اسے اور کہاں ہیں ایمان داسے۔

قریش کو مجھ سے کیا بینزاری و مخالفت ہے۔ خدا کی قسم میں نہ انہیں اس حالت میں بھی قتل کیا جب کرو وہ کافر نہ ہے اور اس حالت میں بھی قتل کروں گا جزو وہ فتنوں میں پڑے گئے ہیں۔ حادثہ کے بارے میں ہم سے تو کوئی خطا نہ ہوئی مگر یہی کہ ہم نے ان سے نیکی اور اچھائی کی خدا کی قسم میں یقیناً بالکل کا پست پھاڑ کر رہوں گا یہاں تک کہ حق اس کے کو کہ سے ظاہر ہو جائے۔ قریش سے کہہ دو کرو جزر فرجع ہی میں منتظر ہیں۔ (كتاب جبل ابو غنف)

لیعلم ان انہما مخطبان درب عالم قتلہ جھلہ  
و معہ علیہ ولا ینسفعہ حتیبا اللہ و نعم الوکیل  
و قد قامت الفتنه فیها الفئة الباغية ایں  
المحتبون این المؤمنون مالی ولقریش اما واللہ  
لا یقرن الباطل حتى یظهر الحق من خاصته  
قتل لقریش فلتصح فجیحه ها۔

## خطبہ حنزدوم

دوسرے روز حضرت امیر المؤمنین ع مسجد میں بعد حمد و ثناء خدا شے تعالیٰ پر خطبہ ارشاد فرمایا۔

پس جب خدا وند تعالیٰ نے اپنے نبی کی روح بیٹھ کی ہم نے سمجھا تھا کہ ہم اس کے اب بیت اس کے وارث اسکی عترت اور اس کے اویاد ہیں۔ کوئی شخص رسول خدا کی سلطنت میں نہ ہی ہم سے جھکڑا کرے گا اور نہ کوئی یا بتے ہمارے حق میں طمع کرے گا۔ لیکن ہماری قوم نے ہم سے

فَأَنَّهُ لِمَا أَقْضَى اللَّهُ نَبِيَّهُ تَلَذُّخَنَّ أَهْلَهُ وَرَثَتُهُ  
وَعَتَرَتُهُ وَأَوْلَادَهُ رَوْنَ النَّاسُ لِإِيمَانِهِ عَنْ سُلْطَانِهِ  
أَهْدَى وَكَلَّا يَطْمَعُ فِي حَقْتَانِ طَامِعٍ إِذَا افْتَرَى لَنَا  
قَوْمًا فَغَصَبُوْنَا سُلْطَانٌ فِيْنَا فَصَارَتْ بِالْإِثْرَةِ  
لِفِيرَنَا وَمِنْ نَا سَوْفَةٌ يَطْبَعُ خَيْرَنَا الضَّيْعَةُ

برأت اختیار کی اور ہمارے بھی کی سلطنت کو ہم سے غصب کر لیا۔ اور امارت کو ہمارے بھی سے غیر و نکت پہنچا دیا اور ہمیں تال دیا۔ ہمارے ضیوفوں سے باغلاقی کی ادا ذمیلوں کو ہمارے مقابلہ میں مزز کیا اسکی وجہ ہماری آنکھیں روئیں اور ہم کو سخت غصناک کیا اور ہر شرعاً نے اس پر اظہار رنج و غم کیا خدا کی قسم اگر یہ خود نہ ہوتا کہ مسلمان پر گذہ ہو جائیںگے اور کفر کی طرف خود کرنے لگیں گے اور دین سے بیزار ہو جائیں گے اپنی سلطنت کو ہاتھ سے جانے نہ دیتا جو ان کیلئے نہ تھی پس انہوں نے امر کوا پسند و مستوں کی طرف پھیر لیا جس سے لوگ خیچاصل کرنے سے محروم ہو گئے چھ بھٹے مکان سے باہر لیئے۔ اے لوگوں نے میری منزلت کیوجہ میرے ساتھ بیعت کی پھر و گردانی کی اور عاشرہ کو بصرہ لیئے اور تمہاری جماعت میں تفرقہ والدیا۔ اور تمہارے درمیان سے امن کو اٹھایا۔ خداوند انہیں ان کے اعمال کی پادا شس میں ماخوذ کرتے اور ان کو ان کے کردار میں گرفتار کر لے اور کسی حال میں بھی انہیں ہلاکت سے نجات پہنچی لغزش کو کم فرار نہ دے اور انہیں مطلق ہبہت دو دے کیوں کہ انہوں نے اس حق کو طلب کیا ہے جس سے خود انہوں نے ہاتھ اٹھایا تھا اور اب اس خون کو طلب کرتے ہیں جس کو خود انہوں نے ہما یا ہے۔ خداوند اجر کچھ تو نے دعہ فرمایا یہ میری نصرت فرمایا پس جو کچھ کروئے فرمایا ہے تیرا قول صحیح ہے جس کے اس سے نافرمانی کی اللہ اسکی نصرت نہیں کرتا۔ خداوند احمد سے کہنے ہوئے وعدہ کو پورا کر اور میرے نقش کے پردہ نہ کروئے میں ک توہش پر قدرت نامہ کہتا ہے۔ (ناستھ)

وَيَعْزِزُ عَلَيْنَا النَّذِيلَ فَلَكَ الْاعِينَ مَذَلَّلَ الدَّكَّ  
وَخَشْنَةَ الْقَدْوَرَ وَجِزْ عَتَ النُّفُوسِ وَإِيمَانُ اللهِ  
وَكَاهَ مَحَافَةَ الْفَرْقَةِ بَيْنَ الْمُسَايِّنِ وَأَنْ يَعُودُ  
الْكُفَّارُ وَبِسُورِ الدِّينِ تَكُنْتَ أَعْلَى عِنْدَ مَا كَانَ الْهُنْدُ  
عَلَيْهِ فَوْلَى الْأَمْرِ وَكَاهَ لَمْيَا لَوَالنَّاسُ خَيْرًا  
تَقْدِيرًا مُتَنَعِّجُ بِهِمْ فِي - إِيَّاهَا النَّاسُ مِنْ بَيْنِ فَيَا  
يَعْتَمُونَ عَلَى شَاءِنَ مِنْ لِأَمْرِ حُمْدٍ وَفِرَاسَيَةٍ  
تَضَدُّ قَنْتَنِي نَهْضَاتِي الْبَصَرَوَةَ بِعَائِشَةَ لِيَفْرَقَا  
جَمَاعَتَكُمْ وَيُلْقَى بَا مَنْكُمْ بَيْنَكُمْ اللَّهُمَّ فَخَذْهَا  
بِمَا عَمَلَ أَخْدَثَتْ رَابِيَّةَ وَلَا تَعْنِشْ لَهُمَا حِجَّعَتْ  
وَلَا تُقْلِهِمَا عَشَرَةَ وَلَا تَمْهِلْهَا قَوَا قَافَانَهَا  
يَطْلَبُانِ حَقَّا تَرْكَانَةَ وَذَمَّا سَفَكَا هَذِهِ الْهُنْدُ  
إِنِّي أَقْضِيَتْ وَعْدَكَ فَاقْتَلْتَ قَلْتَ وَقُولَكَ  
الْحَقُّ لَمْ بَنِي عَلَيْهِ لِيَنْصَوِّتَهُ اللَّهُمَّ فَاجْزِيَ  
مَوْعِدَيِي وَكَاهَ تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي أَنَّكَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ فَدِيَ

## خطبہ متفاہ سراج

جب حضرت امیر المؤمنین کو اطلاع ملی کہ طلحہ وزیر نے بصرہ پر نجکر شکار آفی شردی کر دی ہے مقام ریڈہ تشریف یحاک فوج کی رہائی کا انقلابی فرمایا اور حالات سے عوام کو مطلع کرنے ارشاد فرمایا:

مجھے ایک جلیں خبر ملی ہے کہ طلحہ وزیر بصرہ پر نجکر میر  
عامل برتوٹ پرے اوڑتکیفت ده فریبیں لکھائیں اور اسہ طرح جھوڑا کر کوئی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا اور جانہ کے ایک گروہ سینہن کے ساتھ صاحب حکم بن جبلہ کو قتل کر دیا جنہوں نے ہدیت کو دفا کرتے ہوئے اللہ سے لاقت کی اور انہوں نے بیت المال کے خزادہ اروں کو جو مسلمان تھے بعض کو کسی جلد سے اور بعض کو دہر کے سے قتل کیا اور ایک گروہ کو ان کے باخور گردیوں میں باندھ کر قتل کیا۔ پھر فرمایا خداوند طلحہ وزیر کو فابود خالم اور عذتکنونہ کی سزا دے۔

یہ دنوں حرمت رسول کو اس طرح بصرہ یگئے جیسے کسی کنیز کو بیح کرنے لیجاتے ہیں اپنی عورتوں کو اپنے مکانات میں پس پرده چھوڑ آئے اور پر دی رسول خدا کو اپنی اور غیروں کی اغراض پورا کرنے لیکن شکر کے ساتھ سے گئے جن میں سے بعض نے بیہرے ساتھ بیت بھی کی قبیلی پس انہوں نے پہنچنی کی اور ہر سے عامل برحد کیا مدد نوں کے بیت المال کے نجیباںوں اور چند مسلمانوں کو قتل کر دال اور ایک گروہ کو بند کر دیا اور ایک دشمن سے گروہ کو درجہ سے قتل کر دیا خدا کی تم اگر مسلمانوں یہی سے ایک فرد واحد کو بھی ان لوگوں نے بلا حصہ قتل کیا ہے تو ایسے گروہ کا خون خپ پر جلال ہے جب انہیں حاضر کیا گیا تو انہوں نے انکھی کی اور زبان گفت کی وہ زربی پیشہ ہوئے رہتے۔ مسلمانوں کو اس طرح قتل کیا

والنَّبِيُّرِ وَرَأَ الْبَصَرَةَ فَوَتَّبَ عَلَى عَامِلٍ فَضَرَّ بَاهٌ  
ضَوِيًّا مُبَرِّحًا وَتُبْلِكَ لَا يَدِرِي أَحَى هُوَ مَيْتٌ  
فَقُتِلَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ حَكِيمُ بْنُ جَبَلَةَ فِي بَعْدِهِ مِنْ  
رِجَالِ الْمُسَلِّمِينَ الصَّالِحِينَ لِقَوْلِ اللَّهِ مَوْلَانَا فِي  
بَيْعِتِهِمْ مَا ضَيَّبُوا عَلَى حَقِّهِمْ وَقَتْلَ النَّبِيِّ  
خَرَانَ بَيْتَ الْمَالِ الَّذِي لِلْمُسَلِّمِينَ قَتَلُوا هُنْ  
صَدِيرًا وَقَتَلُوا عَذْرًا

مُشَقَّالٌ وَالثَّمَمَاجْنُ طَحَّةَ وَالنَّبِيُّرِ جَزَاءُ  
الظَّالِمِ وَالظَّاجِرِ وَالْخَفُورِ الْغَادِرِ  
أَوْ طَلَّكَ كَيْلَيْ فَرَمِيَاهٌ فَخَرَجُوا يَمْجُونَ وَنَفْرَمَتْهُ رَسُولُ  
اللَّهِ كَمَا يَجِدُ الْأَمَمُهُ عَنْدَ شَوَّادِهِ سُوْجَهِيَّنَ  
بِهَا إِلَى الْبَصَرَةَ لِسَانِهِمَا فِي بَيْوَقَهَا وَأَبُونَاجِيَّنَ  
رَسُولُ اللَّهِ لَهَا وَلَغِيرِهَا فِي جِيشِ مَا مَنَّهُمْ  
رَجُلٌ أَوْ قَدْأٌ اعْطَانِي الطَّاعَةَ وَسَمِعَ بِالْبَيْعَةَ  
هَانِعًا غَيْرَ مُكْرَرٍ كَمَقْدِمَوَا عَلَى عَامِلٍ بِهَا وَخَرَانَ  
بَيْتَ مَالِ الْمُسَلِّمِينَ وَغَيْرَهُمْ مِنْ أَهْلِهَا فَقُتِلُوا  
طَائِفَةً صَدِيرًا وَطَائِفَةً عَذْرًا فَوَاللَّهِ إِنَّ لَوْ  
لَمْ يَصِيبُوا مِنَ الْمُسَلِّمِينَ لَا سِرْجَلًا وَاحِدًا مَعْقَدَتْ  
وَلَقْتَلَهُ بِلَاجِرٍ مِنْ جَرَّةٍ مَحْلَ لِي قُتِلَ ذَلِكَ الْجِيشُ  
كَلَّهُ إِذَا حَضَرَ وَهُوَ فَلَمْ يَنْكِرْ وَلَمْ يَدْفَعْ بِلَسَا فِي  
وَلَا يَدْرُغُ مَا أَدْهَمَهُ قَدْ قُتِلُوا مِنَ الْمُسَلِّمِينَ

مثل العدة التي دخلوا بها عليهم۔

جیسے کوئی گروہ ان پر ٹوٹ پڑا ہو۔

امیر المؤمنین نے ابو مرسی اشتری کو جو حاکم کو ذمہ دو و مکتب بھیج کر فوج فراہم کر سے اور حضرت کی خدمت کر کے مگر اس نے تبریزی کی اور عوام کو اتنا بخوبی احکام بے شے کیا کہ اطلاع ملنے پر حضرت نے مالک اشتر کو حکم دیا کہ فوراً کو فوج جائیے اور ابو مرسی سے حکومت کا بجانب رہ لے اس نے کہ ابو موسیٰ کو میں نے حکومت سے علیحدہ کر دیا ہے مالک بحکمت مکنہ کو ذمہ پہنچے اور ایک آہنی عمود سے روکنے والوں کے سر توڑنے لگے ابو موسیٰ نے پریث ان ہو کر بیناہ مالکی اور حکومت مالک کے حوالہ کر کے چل دیا مالک اشتر کو جمع کر کے حضرت کی خدمت میں بھیجنے لگے جب شکر زمی و فارہونی تو حضرت نے یخ طبی انشا فرمایا:

## خطبهِ اول عقائدی و قاسمی

شب دروزہ ہر حال میں اور ہر امر میں خدا کا شکر ہے اور  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور یہ  
کہ محمد اُس کے بنہدہ اور رسول ہیں خدا نے ان کو بنندوں کیلئے رحمت  
بنکریجیا اور شہروں کیلئے صاحب حیات بن کریجیا جو جکہ زمین  
نتنیوں سے بھری ہوئی تھی اور اسکی رسمی اضطراب میں تھی  
اس پر شیطان کی عبادت کی جاتی تھی اور قدو خدا ایسیں نے  
ان کے عقائد بگاراڑی پیش کیے تھے پس خدا نے محمد ابن عبد العالی بن  
عبد المطلب کے ذریعہ اپنی آگ اور شہروں کو بچا دیا اور  
ان کی میخنوں کو اکھاڑ پھینکا اور انکی جگہ بدایت کرنیوں کے  
امام اور زنی بھی سنگدل میں کی طرح قائم کئے اور انہیں جو  
حکم دیا گیا تھا انہوں نے واضح کر دیا اور اپنے درب کے تمام حکماً  
کی تبلیغ کر دیا پس خدا نے ان کے ذریعہ اصلاح کی اور اپنے  
راستہ کی تقدیم کرائی، خون ریزی بند کر دی اور وہ جان  
لنفس کو ان کے سینتوں میں بھرا کئے ہوئے کینوں سے ادا کا  
ہیاں تک کہ انہیں یقین آگیا۔  
پھر خدا نے اپنے پاس بلا دیا تو لوگوں نے ابو بکر  
کو خلیفہ بنالیا جہنوں نے کوشش کرنے میں کوتا ہی نہ کی اس کے

الحمد لله على كل امر و حال في الغدوة  
و الاشغال و الشهدان لا اله الا الله و ان محمدًا  
عبده و رسوله البعثة سرحة للعباد و حياة للبلاد  
حين امتلات الارض فتنۃ واضطرب جدها  
وعبد الشيطان في اكتافها و اشمل عدو الله بليبي  
على عقائدنا هله ان كان محمد بن عبد الله بن  
عبد المطلب الذي اطفأ الله به نيرانها واحد  
ببه شرارها و نزع بها وقادها و اقام به ميلها  
امام الهدى والنبي المصطفى فتقد صنع بما  
أمراه وبلغ سالات ساقه فاصفع الله به  
ذات البيتين و امن به السبل و حقن به الدفلة  
والقف به بين ذوى الصنائع الاغراء في  
القدر و رحتي افاته اليقين ثم قبضه الله  
اليه حميدا شما استخلف الناس ابا يكير فلم  
يالث جهوده شما استخلف ابو بكر رحمه الله مالک  
جهد شما استخلف الناس عثمان فزال منكم  
ونلتكم منه حتى اذا كان من امر ما كان

اس کے بعد ابو بکر نے علم کو خلیفہ بنایا انہوں نے محبی گوشش کرنے میں کوتا سچی نہ کی اس کے بعد لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنایا انہوں نے تم سے وہ سب کچھ بیا جو وہ چاہتے تھے اور تم نے بھی ان سے اپنی اخراج حاصل کیں یہاں تک کہ اس امر سے متبلق جو ہونا تھا ہو چکا اور تم لوگ مجھ سے بیت کرنے آئے تو میں نے کہا کہ مجھے اسکی حاجت نہیں ہے اور اپنے مکان میں چلا گیا پھر تم نے با صاری مجھے گھر سے نکلا اور ہاتھ خام کر جو بکر نے لے گئے تو میں نے مکان کیا کہ لوگ مجھے قبول کر رہے تھے اور یہ کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو قاتل تھے۔ آخر کار تم لوگوں نے میری بیت کی گری میں اس سے خوش نہ تھا اخدا جانتا ہے کہ مجھے اس حکومت سے کراہت تھی۔ محمد نے فرمایا تھا اور میں نے انھیں یہ کہتے تھے تھا کہ "جو میری امرت کے امر سے متعلق بناہ مانگتا ہے اس کیلئے آسانی ہو جاتی ہے مگر یہ کہ قیامت کے روز مخلوق اس طرح آئے گی کہ ان کے سروں پر گردن تک طلاق ہوں گے پھر اس کے اعمال نشر کئے جائیں گے اگر دہ عادل تھا تو بتایا گا اور اگر دہ ظالم تھا تو پستی میں گرے گا" جسیکہ تم سب اکٹھ ہو رہے اور طلحہ و زیبر نے میری بیت کی میں ان کے چہروں سے انکی بیوفائی اور ان کی انہوں سے جانتا تھا کہ وہ نکت بیت کرنے والے تھے۔ چھر انہوں نے عمرہ کیلئے جانے کی اجازت مانگی میں جانتا تھا کہ ان کا مقصد عمرہ نہ تھا وہ چاہتے تھے کہ مکہ جائیں اور عاصمہ کو اور ان کے ساقیوں کو در خلائیں۔ چھر انہوں نے فرزند ان طلاقا کو پہنچا تو میں کیا اور بھرہ روانہ ہوئے اور وہاں مسلمانوں کو قتل کرنے لگے اور منکرات کے حامل ہونے لگے۔ ابو بکر دعمر کے ساتھ اسکی استفادت اور میرے ساتھ نافرمانی پر

اتی تھوڑی لہتا یعنی فقلت لا حاجته لی فی ذلك ودخلت منزلی فاستخرت چہ تھوڑی فقیضت یدی فسلتم واقف الکمد علی ھتھی خفتۃ النکم قابلی وان بعضکم تا تل بعض فیما یعنی ونی وانا غیر سرسوی بذالک ولا خیز ل و قد بلی اللہ سبیعہ ایتی کنت کا رہا الحکومۃ بین محمد ولقی سمعتہ یہ قول ما من والی شیئا من اسراء الاراثی بیه یوم القيمة مخلولة الی عنقه علی ترقوس المخلائق شمشیر کتابہ ذان کان عادلہ بخواں کان جابر رہوی حتی اجتماع علی معکمد و با یعنی طلحہ والزبیر وانا اعرف الغدر ف اوجھہما اول نکث ف اعینہما شد استاذ فی العمر تھا علمتہ ها ان لیسا لعنة تریدان نفسان الی مکہ واستخفاف عاشقة وحد علیها و شخص محهمما ایسا الطلاقا فقد هوا البصوح فقتلوا بها المسلمين و فعلوا المنکر وما یحبا لا ستفقا من سلسلہ الابی بکر و عمر بغیرهما علی وهم اعلم ان ای کنت دون اخذهما ولو شئت ان اقول لقلت ولقد کان مؤیہ کتب الیہما من الشام کتابا یخن عهمما فیہ فکتما عنی و خرجا یوہان العظام ایہما یطلبان بین عثمان واللہ ما انکر علی منکر اولا جعلابینی و بینہم نصفا و ان دم عثمان لمحصوب بهما و مطلوب منهما یا خیثة الدا الا مدعوا وبماذا اجتیب والله ایہما الغلی ضلالیہ صماء وجہا الیہ جھالة عنان وان الشی

قَدْ خَرَّ لِهِمَا حَزِبٌ وَاسْتَجَلَبَ مِنْهُمَا خِيلٌ وَ  
رَجْلٌ لِيُصِيدُوا الْمُجْوَرِ إِلَى أَوْطَانِهِ وَيُرْدُ  
الْبَاطِلَ إِلَى إِصَابَةٍ شَدِيدَ فِي يَدِهِ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اثْلَحْ لِهِمَا طَلْحَةً وَالْزَرْبَ يَرْتَلْحَانَ وَظَلَّمَاف  
وَالْأَبْشِرَ عَلَىٰ وَنَكِثَ بِعِتْقَىٰ وَأَخْلَلَ مَا عَقَدَ وَ  
أَنْكَثَ مَا بَرَّ مَا وَكَهُ تَغْفِرْ لَهُمَا بِإِذْنِ رَبِّهِمَا  
الْمَسَاءَةَ فِيمَا عَمِلُوا وَأَمْلَأَهُ

تَجَبْ بِهِ حَالَاتِكَ وَهُجَانَتِكَ تَجَبْ كَمْ إِنْ جِئَ سَكَنِي  
كَمْ تَرَدَّتْ حَالَاتِكَ مِنْ جَاهَتِكَ بِكَبِيرِ دِينِكَ وَهُجَانَتِكَ  
بِهِوْنِي - مِنْ كَمْ تَهَوَّنَ كَمْ شَامَ مِنْ مَعَاوِيَهِ نَخِينِي إِنْكَ غَلَادِ  
نَهْسِي مِنْ بَلَادِكَ نَسِيَ الْأَخْطَلِ لَكَ حَاجَسَ كَوَاهِنِونَ نَسِيَ حَوْسِي  
بِوَشِيدَهِ رَكَبِهِ اورَ جَوْهِرِ عَظِيمِ تَهَبَتْ لَكَ اَنْكَرَ فَتَنَهِي اَنْكَرَ سَرِيَ نَسِيَ  
لَهُجَانَهُ خَدَاكَ قِسْمَ جَوْهِرِ كَبِيرِ خَلَافَ شَرِيعَ بَاتَ كَاهِنَبِ  
نَلَكَنَاهَا نَبِيَ اپْنَيَ اورِ بِرِيَ سَدِيَانَ عَدِيلَ وَالْفَعَادَ كَيَ بَاتَ  
نَلَكَنَاهِي بَحْتِيقَنَ كَوَاهِنَ عَلَمَانَ اَنْهِي مَشْتَقَنَ بَيِّنَهِي سَيِّ  
طَلَبَ كَيَ جَاهَنَ اَنْهِي بَشِيَيَهِي - اَسَے مَانَ كَوَ بلاَنَهِ دَارَلَ بِرِيَ طَلَبِنَ  
اَنْهِيںَ چَحُورُدَ سَيِّيَہِي مِنْ اورِ کَبَیَا جَوَابَ دَوَنَ - خَدَاكَ قِسْمَ وَهُ  
دَوَنَوْنَ مَنَلَاتَ كَسَرَ اَسْتَهِي پَرِبَرِي سَيِّيَہِي اورِ رَاهَ جَهَالتَّ پَرِ  
اَنْدَھَ سَهُوَگَيَهِي هِيَ شَيْطَانَ نَسِي اَپَنَیَ فَرَاجَ انَكِيَّهِ فَرَاهِمَ  
كَرَدِيَ بَيِّي اورِ انَسَے اَپَنَيَهُ گَرَوَهَ كَوَ حَاصِلَ كَرِيَاهِتَنَكَرِ  
ظَلَمَ وَجَوْهِرِ اَسْتَقْرَارِ بَاشَيَهِ اورِ بَاطِلَ كَوَ كَمَالَ پَرِبَوَچَايَهِ  
بَسَ دَسَتَ بَدَرَكَ بَلَذَنَكَرَ كَهُ فَرمَيَا : كَهُ خَدَا وَنَدَا طَلَوِي وَنَيِّرِ  
نَسِيَ جَوْهِرَسَ قَطْعَنَهُ تَلْقَى كَرِيَاهِي جَوْهِرِ ظَلَمَ كَيَا مِيرِي مَحَالَفَتَ پَرِ  
ہَوَگَيَهِي اورِ جَوْهِرَ سَعِيَتَ كَيِّنَهِي تَوْرُدِيِّي توَانَ كَيِّي  
بَهُونِي سَدِيشَنَ كَوَ مَخُوكَرَدَ سَيِّيَهِي اورِ انَسَے پَرِوَگَرامَ كَوَ سَرِنَجَوَنَ  
كَرَدَ سَيِّيَهِي کَبِيِّي مَهَانَ نَدَرَ اورِ انَسَے زَشَتَ اَمَالَ كَيِّي  
اَنْهِيںَ سَنَرَادَ سَيِّيَهِي -

جَبَ كَلامِ بَهَانَ نَكَسَهِ پَهُونَچَايَهِي مَالَكَ اَشْتَرَنَ عَرَضَ  
كَيِّيَهِي يا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيںَ آپَسَے اَرْشَادَ كَوَ سَهِمَنَهُ سَنَنَاجَوَکَ  
كَوَکَلَ صَدَقَ وَصَوَابَ تَحَادَ آپَسَهِارَسَے سَنِبَرَسَے پَسِيرَسَے اَبِرَسَمَ  
دَادَادَ اورِ وَصَيِّيَهِي -

## خطبہ دوم (بمقام ذی وقار)

حضرت نے ذی وقار پر کوفہ والوں کے جمع ہوئے پر اس خطبہ سے اپنے مقصد کا اعلان فرمایا۔

میں نے ہمیں اس لئے بلا یا ہے کہ تم اب بصرہ سے مبتلا  
میں میرا ساتھ دو۔ میرا مقصد حرف یہ ہے کہ میں اصلاح کی  
کوشش کروں اگر اب بصرہ باز آگئے تو بمحکمہ میرا مقصد  
پورا ہو گیا اور اگر انہوں نے کبھی اختیار کی اور اپنی ضمیر تھا  
رہے تو مجھی میں ان کے ساتھ نہیں اور محبت سے پیش  
آؤں گا اور جنگ سے اس وقت تک گزیر کروں گا کوہ وہ  
ظلم اور جنگ کی ابتداء کریں۔ میں انکی اصلاح کیلئے کوئی  
دقیقہ فردا گذاشت نہ کروں گا اور ہر حال میں فساد کے مقابلے  
میں اصلاح کو ترجیح دوں گا۔

(اللهم علی ابن ابی طالب، وغیرہ)

## خطبہ سوم (بمقام ذی قرار)

خداؤر تعالیٰ نے محمدؐ کو ایسے وقت بیوت فرمایا جب عرب میں  
کوئی شفعت کسی کتاب پر ایون رکھتا تھا اور رہ کسی یعنی کو جانتا تھا  
لوگ اصلاح کے راستے پر ہٹ گئے تھے یہاں تک کہ حضرت نے انہیں بی  
منزل و منزالت میں جو نظرت اسلام ہے بناء دی علیاً ایں انہیں استقامت  
عطائی اور انکی لذتیں کو نہ ہتھ ہے بلی ریاضت کی قسم میں بہتر کی فوج  
میں تھا کبھی مجرم یا خوف زدہ ہو کر میدان سے واپس نہیں یا  
اور اس وقت تک نہ پہنچا جب تک کہ شمن کی فوج کو کامل طور  
پر شکست نہ دیدی اس وقت میری فوج ایسی ہی ہجتی  
کہ رسول خدا کے ساتھ ہوتی تھی۔ میں بالکل کچھ بھول کو اصلاح  
نہ کا فت کر رہوں گا کہ حق ظہر ہو جائے تو قیامت کو میرے راتم

اَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لِبِثْ مُحَمَّدٌ وَلَا يَسِّ  
اَهْدِ مِنَ الْعَرَبِ يَقْرَءُ كِتَابًا وَلَا يَدْعُ بِنَوْةٍ فَنَاقَ  
النَّاسُ حَتَّى جَوَّهُمْ مُحَمَّدٌ تَهْمَمُ وَلَعَلَّهُمْ مُنْجَاهُنَّ  
فَاسْتَقَامُتْ قَنَاطِهِمْ وَأَطْمَنَتْ صَفَاتِهِمْ أَمَّا وَاللَّهُ  
إِنْ كَنْتَ لِنَفِي سَاقِهَا حَتَّى تُولَّ بَخْنَافِيرَهَا مَا  
يُخِيْجُ وَلَا جَبِيتَ وَإِنْ مَسِيرِيْ هَذِهِ الْمَلَائِكَةِ لِقَبَنَ  
الْبَأْطَلَ حَتَّى يُخْرِجَ الْحَقَّ مِنْ جَنْبِهِ مَالِيْ وَلَمْرَشِ  
وَاللَّهُ لَقَدْ قَاتَلَنَّهُمْ كَافِرِيْنَ وَهُوَ قَاتَلَنَّهُمْ مُفْتَوِنِيْنَ وَإِنَّ  
لِصَاحِبِهِمْ بِالْأَمْمَانِ مَا أَمَّا صَاحِبِهِمْ الْيَوْمَ

یہ کیا خصوصت ہے خدا کی قسم میں نے انہیں قتل کیا تھا جبکہ  
یہ کافر تھے اور راب ان سے مقابلت اس لئے کرو رہا ہوں کہ وہ  
نقشہ پر واڑی کر رہے ہیں جس طرح کل ان کے بزرگوں کو  
کیفر کفر پر پھر بخایا تھا آج ان کے ساتھیوں کو مکاہات علیٰ  
پر پھر پھانچانا چاہتا ہوں۔

(نائیج - ج ۳)

## خطبہ

(بوقت روانی ازدی و قار)

بتعقین کہ خداوند تعالیٰ نے ہباد کو واجب کر دانا اور  
اس کو عذالت عطا کی اور اپنی نصرت فرار دی۔ خدا کی قسم اس  
کے بغیر زدین کی اصول ہو سکتی ہے اور زدین باقی رہ لکھتا ہے  
شیدلان نے اپنا شکر جمع کر دیا اور اپنے گروہ کو اکٹھا کر دیا ہے  
اور انہیں مشتبہ کر کے ناشکیباً میں مبتلا کر دیا ہے اور اپنے  
لئے قلمب بنا لیا ہے اور ان پر غالب ہو چکا ہے۔ خدا کی قسم انہوں  
نے خدا کے خلاف مرضی جو پرسی بات کامیب لگایا ہے میرے  
اور اپنے دریان الفان نہیں کیا اور وہ اس حق کو طلب کرتے  
ہیں جسے انہوں نے ترک کر دیا اور اس خون کو طلب کرتے  
ہیں جسے خود انہوں ہی نے بھایا اگر میں ایسیں تسریک رہتا تو  
اس میں ان کا بھی تو حصہ رہتا اور اگر میری شرکت کے بغیر  
ہی ان کا خون بھایا گیا ہے تو انہوں نے سوائے اپنے کسی کو  
پروردی نہ کی اور خون کی ذمہ داری صرف انہی پر ہے اس طرح  
ان کی علیمترین جمعت انہی پر ہے اور وہ مجرم پر سلطان عالیٰ  
کر سکتے ہیں میں نے اپنے لفوس کی متابعت نہیں کی۔ وہ بیشک  
ایک باغی گردہ ہے ہیں جس کو قتل ہی ہونا ہے اور ایک بڑی  
جنگ ہونی ہے جس کے نتائج طوفانی ہوں گے وہ شخص جو

فَإِنَّ اللَّهَ فِي ضِلَالٍ مَا يَهْدِي وَإِنَّهُ وَجْهَهُ  
نَصْرَةٌ لَهُ وَإِنَّ اللَّهَ مَا صَلَحَتْ دِينًا وَكَمْ دِينٌ أَلَا بِهِ  
أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ جَعَلَ حِزْبَهُ وَاجْلَبَ خَيْلَهُ وَ  
شَبَّثَهُ فِي ذَلِكَ وَجْزَعَ وَقَدْ بَانَتْ أَكْمَامُ  
وَتَحْصِنَتْ وَاللَّهُ مَا انْكَرَ وَامْنَكَ أَوْ كَمْ حَصَلَوا  
بِيَدِي وَبِيَهُمْ لِنَصْفَارًا إِنَّهُمْ لِيَطْلَبُونَ حَقًا  
تَوْكِيدًا وَمَا سَفَكُوكَ وَلَكَنْ كَنْتْ شَرِيكَهُمْ  
فِيهِ إِنْ لَهُمْ لِنَصْبِهِمْ مِنْهُ وَلَكَنْ كَانَ كَانَ فَوَارَلَوَهُ  
دَوْنِي فِيمَا الْتَّبَعَهُ الْأَعْنَدُهُمْ وَإِنْ أَعْظَمَهُمْ  
جَحْتَهُمْ لِعَلَى النَّفَاهَهُ وَإِنَّ لَعَلَى بَصِيرَتِي مَا  
الْتَّبَعَتْ عَلَى وَإِنَّهَا لِفَعْلَهُ الْبَاعِيَهُ فِيهَا الْأَحْمَمُ  
وَالْمَلْحَمَهُ قَدْ طَالَتْ هَيْنَهَا وَأَمْكَنَتْ دَسَرَ تَهَا  
يَحْرُضُونَ أَمَاطَهُمْ وَيَحْيُونَ بِدَاعَتْ تَوْكِيدَ  
لِيَعُودُ الضَّلَالَ إِنَّ لِصَاحِبِهِ مَا اعْتَنَى وَمَا فَلَعَتْ  
وَلَا ابْرَءُ مَا صَنَعْتَ قَبَا خِيَتْهُ لِلَّدَاعِيِّ وَمَنْ  
دَعَ عَالِوْقَيْلَ لِهِ إِلَى مَنْ دَعَوْتَ وَالَّيْ مَنْ اِمَامَتْ  
وَمَا سَنَتْهُ إِذَا الْوَخْ حَبَاطَلَ عَنْ مَقَامِهِ وَنَهَتْ

لسانہ مانطق و ایم اللہ لا فرط لعمر حضا  
انما ماقہ لا یصدرون عنہ و کہ یعودون  
الیہ ابدا و این دواضی بحجه اللہ علیہم وعدہ  
نیهم مذکوراً فاما عیهم فعدہ اللہ علیہم فان قابوا  
و اقبلوا فالتویہ مبنیۃ والحق مقبول ولئنی  
علی اللہ کفران فان ابو غلطیہ محدث السیف  
لکفی به شافیا من باطل و ناصح للحق۔

کسی کا خون بھاتا ہے یا کسی کے خون میں شرکید  
رہتا ہے اسے حق نہیں کر مقتول کے خون کی بلی کرے  
گویا وہ ایسی ماں سے جس کا دودھ خشک ہو گیا ہو  
دودھ چاہتا ہے یعنی اس بدرعت کو زندہ کرنا چاہتا ہے  
جو مر جکی اور حلالت کو اپنے صاحب کی طرف لوٹانا چاہتا  
ہے اس نے جو کیا ہے اس سے برائت حاصل نہیں ہو سکتی  
واعی پوشیدہ امور کو چسپا رکھتا ہے اور جس نے دو چاہی  
اگر اس سے پوچھا جائے کہ اس کے ششد چاہتا ہے تیراں (ام)  
کون ہے اور اسکی سنت کیا ہے جیکہ وہ باطل پڑھے ایسی  
صورت میں وہ جو بھی بات کرے اسکی روایات بند کر دیجائے  
گی خدا کی قسم میں ان کے لئے حوض البرزی کروں گا جس کے  
پانی پوچنا میرے ذمہ ہو گا اس سے انہیں نہ کچھ ملے گا اور دو قو  
تاء مدار اسکی طرف نوت کرائیں گے میں جمعت خدا کی جنتیں  
انہیں اور ان کے خذر کو دیکھ رہا ہوں جب میں ان کا حکم ہو  
ان کے لئے جمعت ہوں اگر وہ توبہ کر لیں اور اقبال کر لیں  
انکی توبہ قبول ہو جائے گی اور حق قبول ہو جائے گا وہ  
خدا کے ساتھ کفران نعمت نہ کریں اگر وہ میرے معلمیا سے  
انکار کریں تو پھر حق کی نصرت اور باطل سے چسکا را حاصل  
کرنے کیوار کی دصارکانی ہے جو ان پر وارد کروں گا۔

## خطبہ اول

### (قبل از دخول بصرہ)

بعوکت قریب ہو نجکر حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔

اللّٰهُمَّ بِالسَّمَاوَاتِ وَمَا أَنْظَلْتُ وَرِبِّ الْأَرْضِينَ  
إِنَّمَا أَنْتَ مَنْ يَعْلَمُ  
كَمْ زَيْرَ سَابِقَيْنِ اُوْزَرِ مِنْنِيْنِ كَمْ پَرَدَ دَگَارًا اُوْرَجَوْنِيْ

سچھوئی چیزین اپر میں اور اسے خدا نے عرشِ عظیم پر  
بے عکی بھلائی تھی سے چاہتا ہوں اور اس کے شرستی تیری  
پناہ مانگتا ہوں۔ خداوند رحمتِ خاص کے اچھے مقام پر فروش  
کر کے تو سبھریں اتارتے والے سے خداوند اس قوم نے میری  
نافرمانی کی اور میری طاعت سے باہر ہو گئی اور اسکیست بیعت  
کی خداوندانلوں کی خوبیزی کو روک۔

(۱۰)

اَسْلَكْ مِنْ خَيْرِهَا وَأَعْوَذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا  
اللَّهُمَّ انشِرْ لِنِي فِيهَا خَيْرَ مَنْزِلٍ وَانتَ خَيْرُ الْمَنْزِلَاتِ  
اللَّهُمَّ ابْنِ هُوَلَاءَ الْقَوْمَ مَنْ قَدْ بَغَ أَعْلَىٰ وَخَلَوْ اطْاعَقَ  
وَتَكْثِرْ شَوَّابِعْتَیْ - اللَّهُمَّ اعْنُقْ دَمَاءَ مَلَائِكَتِيْ -

## خطبہ دوم

علیہ و زبیر نے پورا شکرِ حجج کر لیا اور انہیں جوشِ دلانے لگے تو حضرت نے اور ایک مرتبہ صیحت کی اور عمران بن حصین کے ذریعہ مکتوب طلب و زبیر کو روانہ کیا اور ابن عباس کو طلب کر کے فرمایا:-

طلہ کو مت سمجھا اگر اسے سمجھا تو نے تو اسے ایسے سیل  
کی مانند پاؤ گے کہ جس کے سینگ اس کے کان کے طران  
گھوٹ میں ہوئے ہوں اور جس پر سواری کرنا مشکل ہو۔ کہتے  
ہیں کہ وہ ذلول ہے یعنی کوئی میصحت قبول نہیں کرتا  
کہنہ زبیر سے ملوك اسکی سرست نہیں ہے اور اس سے کہو کہ  
اے ماملہ کے بیٹے تیرے لئے کہا جاتا ہے کہ تو امیر المؤمنین  
کو حجاز میں جانتا تھا اور عراق اگر انکا رکر رہا ہے تجھے کسی چیز  
نے ان کی بیعت سے من کیا جو تو نے ان کے ساتھ اشکاری  
تھا۔

لَا تَلْقَيْنَ طَلْحَةً فَإِنَّكَ أَنْ تَلْقَهُ تَجْدِدُهُ كَالشَّوْرِ عَ  
غَضَّاقِرِنِهِ عَوْكِبَ الصَّعْبِ وَيَقُولُ هُوَ الظَّلَلُ وَلَكِنْ  
الْقَاتِلُ الْمُرْبِيْرُ فَإِنَّهُ إِلَيْنَ عَرِيكَةَ فَقْلَ لَهُ يَقُولُ لَهُ  
ابْنُ خَالَكَ عَرِيقَتِيْ بِالْمَجَازِ وَانْكَرَتِيْ بِالْعَرَقِ  
فَأَعْنَى اِحْمَادًا!

## مزید نصائح

پھر حضرت نے انس بن مالک سے فرمایا کہ جا کر علیہ و زبیر کو سمجھائیں اور رسول اللہ نے جو فرمایا تھا یاد دلائیں  
اس نے جواب دیا کہ مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ نے کیا فرمایا تھا تب حضرت نے فرمایا کہ:  
اَنْ كَنْتَ كَادُ بِأَفْسُرْ بِكَ اللَّهُ بِهَا بِيَنِيَاءَ لَامَتَهُ لَا تَوَسِّ عَيْنَ الْحَامَهُ "یعنی اگر تم جھوٹ کہتے ہو تو خدا

چھرے پر برص اس طرح آشکار کر دے کہ تمہارا علماء اس کو چھپاں سکے اس کے ساتھ ہی انس اس قدر بروض ہو گیا کہ اس کا علماء اس کو چھپا نہ سکتا تھا اور وہ بہتر برقد استعمال کرنے لگا تو پھر حضرت کے دوسرا سے اصحاب نے آکر سنایا کہ ملکو وزیر صرف جنگ چاہتے ہیں ملکو وزیر کا شکر کا تمیں ہمارا اور امیر المؤمنین کا شکر بیس بزار تھا۔

یمن دن نامہ پسیام میں گذر نے کے بعد دونوں شکر زرہ بکتر میں بستھا رہوں سے لیں ہو کر بال مقابل کھڑے ہو گئے اور امیر المؤمنین فیز زرہ اور بنی توارکے شمن کی فوج کی طرف پر سے طلو و زیر سامنے ہی تھے۔ شکر کی طرف ایک نگاہ کی اور ہنایت مکون والٹینان سے فرمایا کہ اللہ، فوج اور جنگی سامن تو تم لوگوں نے خوب اکٹھا کر لیا ہے یہ تو تباہ کہ خدا کے پاس جواب دی کے لئے بھی کوئی غرضاً ہم کیا ہے خدا سے ڈروا اور اس غورت کی طرح ذنبوجا بنا سوت مختبوساً سامنے کے بعد ملکرے شکرے کردے نے زیر سے پوچھا کہ یہ سب کیا کر رہے ہو اور کس لئے زیر نے جواب دیا کہ آپ ہی نہ سمجھیں ایسا کرنے پر بمحروم کیا۔ حضرت نے پوچھا کہ میں نے ہے زیر نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے ہم آپ کو اس خلافت کا اپنیں پاتے اور نہ ہم سے ڈر کر آپ اس لائق ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم تو تمہیں بعد المطلب کی اولاد سمجھتے تھے یہاں تک کہ تمہارا عیناً بڑا ہو کر ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دی زیر نے کہا کہ ایک بات اور بھی ہے ہم نوں عثمان کا استعفام بھی لیتا چاہتے ہیں جنہر نے اس اتهام پر غفتناک ہو کر فرمایا کہ تم اور طلحہ سی تو عثمان کے قتل کے باعث ہو شے۔ تمہاری تو یہی ہے کہ تم خود اپنے نفس سے قصاص لو اور خود کو عثمان کے ورثاء کے حوالہ کر دو۔

زیر کیا تھیں وہ دن یاد ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ اے زیر یہ اس دن سے ڈر کر تو علی یہ فوج کشی کرے گا اس دن تو ظالم ہو گا یہ شتمہ ہی زیر کے چہرے کا زانگ اُر گیا۔ گردن جھکا لی اور کہا کہ یہی حضرت نے اس کا تھا میں بھول گیا تھا خدا کی شتماب میں آپ کے نہیں سُرُوف گا۔

اُس کے بعد حضرت نے طلو سے پوچھا کہ اے ابو محمد تم ہیاں کیوں آئے ہو۔ طلو نے جواب دیا کہ یہ عثمان کے خون کا بدلہ لینے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس نے عثمان کو قتل کیا خدا اس کو قتل کرے۔ طلو نے کہا کہ آپ نے لوگوں کو عثمان کے خلاف کیا ہے اور قتل کر لیا۔ حضرت نے جواب دیا کہ خدا ہی اس کا انصاف کرے گا۔ پھر طلو نے کہا کہ آپ خلافت سے علیحدہ ہو جائیں اور ہم مسلموں کے اور اس کا فیصلہ رکھیں گے۔ حضرت نے پوچھا کہ تم نے بخوشی اور بلا جبر والا داد میری بیعت نہ کی تھی۔ طلو نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی بیعت اس وقت کی تھی جبکہ تو امیری اگر دن پر رحمی ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ میں نے تو اپنی بیعت کے لئے کسی کو بمحروم کیا تھا اگر بمحروم کرنا ہوتا تو سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن عباس، عمار بن علاء وغیرہ کو بھی بھجو کیا ہوتا ان لوگوں میں کی بیعت نہ کی اور میں نے انہیں ان کے حال پر حسین دیا تھا جبکہ تم نے بیعت نہ کی تھی بیت احصیار تھا کہ بیعت کرتے یا ذکرتے یا کہتے مبارح ہو جائے تو تمہیں بیعت تو مرنے کا حق حاصل ہو گا بتاؤ کہیں نے دن دنہ سب کے خلف کو نسی بات کی کیم سے

یہ بہت بڑی خطا سزد نہیں ہے بلکہ تم نے اپنی ماں کو گھر پہنچنے کا لائکیا یعنی عول پیغمبر کی خوشخبری کا باعث ہو گا۔ علو نے جواب دیا مارثہ اصلاح کیسے آئی ہیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ اسے ابو محمد اکی قسم وہ خود اپنے معاملات کی اصلاح کیسے کریں اور کہ ملت کے ملک ہیں۔

اس کے بعد حضرت نے اپنے شکریں والیں اکفر فرمایا کہ زبیر تو قابل ہو گئے اور جنگ میں حصہ لیں گے۔ طے سے مید نے حق تباہ کا سوال کیا مگر انہوں نے بھل سے جواب دیا۔ خدا کی قسم میرے حق پر ہونے نے داہمیں رکوئی فائدہ پہنچایا اور ان کے بھل پر ہونے نے میرا کوئی نقصان کیا۔ پھر ایک طرف دیکھنے ہوئے فرمایا کہ ملک پہلے ہی سرکرہ میں وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

(سیرت عوییہ جلد ۲، الامام علی بن ابی طالب جلد ۳)

## خطبہ اول قبل از حنگ جمل

جب حضرت کی تمام کوششیں ناکام ہو گیں اور علو و زبیر اور حضرت مارثہ نے مصالحت سے انکار کر دیا اور سوچے جنگ کے کسی اور امر پر رضامند نہ ہوئے اور افواج لاکر میدان میں کھڑی کر دیں حضرت امیر المؤمنین نے ایک مرتبہ اوضاحت فرمائی کہ خوب ریزی سے بازیں اور خطبہ ذیل ارشاد فرمایا:

اسے لوگوں نے اس قوم کو ہدایت دیجھت کی کہ اپنے زشت کردار سے باز آئیں اور سبیت شکنی پر ایک توپیخ کی۔ ان کی نافرمانی اور حق سے ہٹ جانے کو ظاہر کیا مگر وہ شرمندہ نہ ہوئے اور جنگ میں قابل کی مجھے دعوت دی گریں نے استقلال کے ساتھ صبکہ ساتھیک شمشنے غصہ کو باطل آرزوں سے بکسری مبتلا کیا اور اپنے کو دوچھے میں رکھا ان کی ماییش ان کے غم میں میں ہرگز حرب و ضرب سے ڈرانے اور پریشان ہونے والا نہیں ہوں انہوں نے ایچھا لاشنا کیا انہوں نے گذشتہ زمانہ میں میری سختی اور حرم کو دیکھا ہے اور میری عقبندی کو جانتے ہیں۔ اس وقت مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ میں وہی ابوالحسن ہوں جس نے مشکلین کی صفوں کو تورپا تھا اور ان کی جماعت کو پر اگنہہ کر دیا تھا۔ اسی دل سے آج بھی دشمن سے موقنات کروں گا۔ خدا نے مجھ سے نصرت اور تائید کا وعدہ فرمایا ہے میں اپنے امریں اور اپنے دین میں بغیر شبکے لیتھن رکھتا ہوں گے لے کو! موت نہ کسی تھیم کو مارتا ہے اور نہ کسی جنگ کرنا ہے

ایها الناس ای قدر را بیعت ھو کر اے القوم  
یَهَا يَرِعُوا وَيَرْجِعوا وَقَدْ وَبَخْتَهُمْ بِنَكَشْهِمْ وَ  
عَرِفْتَهُمْ بِغَيْرِهِمْ فَلَمَّا لَيْسَوْا وَقَدْ بَعْثُوا إِلَى أَنَّ أَبْرَأَ  
لِلظَّعَانِ وَاصْبَرَ الْجَلَادَ إِنَّمَا تَمَيَّزَكُ نَفْسُكَ امَا بَنَى  
الْبَاطِلُ تَعْدِلُ الْغَرْوَسَ إِنَّهُ هَبَلَتْهُمُ الْحَمْبُولُ  
الْقَنُ كَنَتُ وَمَا أَهَدَ دُبَابَ الْحَرْبِ وَمَا أَرَأَ هَبَّ بِالْغَوْ  
وَلَقَدْ أَنْصَفَ الْعَاسِرَةَ مَنْ سَرَّ أَمَاهَا فَلِسْ عَدُوا  
وَلَيْسَ قَوْاقِدَ رَأَوْ فَقَدْ يَمَأْ وَعْرَفَوْ اسْكَانِيَتِي  
فَكَيْفَرَ أَوْ فَإِنَّا بَوْ الْحَنَ الذَّى فَلَمَلَتْ  
حَوْ الْمَشْرَكِينَ وَفَرَقَتْ جَمِيعَهُمْ دِيَنَ الْكَلَبِ الْقَى  
هَدَوْى الْيَوْمَ وَإِلَى لَعْلَى مَا وَعْدَنِيَ مَبِيْ من  
النَّهْرِ وَالْمَاءِ وَعَلَى يَقِينِي مِنْ اهْرَى وَفِي غَيْرِ  
شَبَهَةٍ مِنْ دِينِي۔ ایها الناس ان الموت لا  
یغُرقه المقيمون وکہ یعنی الحمار بیعنی عن

کو قتل کرتی ہے پھر بھی موت سے چھکا رہ نہیں۔ جو شخص قتل نہ ہو تو اپنی موت ہرگی کا پس بہترین موت قتل ہونا ہے۔ اسکی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے موت کے شے تو اس کے ہزار زخم کھانا مجھ پسند کے نسبت اس کے کم میں فرش پر مر دیں۔

خداوند اب تحقیق کر طالہ نے مجھ سے نکٹ بیت کی اور لوگوں کو عثمان کے خلاف ابھارا یہاں تک کہ ان کو قتل کرو یا ایسا اور تهمت مجبور رکائی۔ خداوند اس کو ہلت نہ دے غذا دنماز بسیر نے مجھ سے قلع رحم کیا اور نکٹ بیت کی جگہ سے عدادت کی اور میرے لئے یہاں جنگ آرائش کیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ مجھ پر ظلم کر رہا ہے آج تو اس کے شر کو مجھ سے دور رکھ جس کو تو بہتر جانتا ہے۔

الموت محیدا ولا يحيض من لم يقيّل مات ان  
اذ قتل الموت القتل والذى نفس على بيته  
ولفت ضربة به فالبيتف اهون من موته ولحق  
على الفراش۔ اللهم ان طلحة نكث بيعتى و  
البت على عثمان حتى قتله ثم عصيته به ولحق  
اللهم فلا تمهله اللهم ان النبيرقطع سرجمي  
فنكث بيعتى وظاهر على عدوى ونصبه على المحن  
رهو عليه انه ظالم لى فاكفنه اليوم بما شئت۔

پھر یہ شہزاد فرمایا:-

**إِنَّ يَوْمَيْنِ مِنَ النَّبِيرِ وَمِنْ طَلْحَةٍ  
طَلْحَانِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اللَّهُ  
إِلَيَّ الظَّلَمُ لِمَنْ تَحْلَقُ سَبِيلٌ**

اس کے بعد ابن الکوہ اور قیس ابن سعد نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اب کیا حکم ہے حضرت نے جواب دیا کہ:-  
انھوں نے حجاز میں میری بیت کی ختنی اور عراق میں بیت توزی پس ان سے قتال حلال ہے۔ اس کے بعد اس آیت کے تلاوت فرمائی ”**وَإِنْ نَكْثُوا إِيمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَمَعْنَوْا فِي دِينِكُمْ فَقَاتُلُوا أُمَّةَ الْكُفَّارِ إِنَّهُمْ كَا  
لَهُمْ لِعَذَابٍ يُنْتَهُونَ**“ (پ)

تیجھے:- اگر یہ لوگ ہم کر جنکے بعد اپنی قیس تورڈیں اور تمہارے دین میں تکو طمعہ دیں تو تم کفر کے سورا اور وہ لوگوں سے مقابلہ کرو اُنکی قسوں کا ہرگز کوئی استبدال نہیں کروہ باز آئیں اس کے بعد فرمایا:-

**لَقَدْ عَاهَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَقَاتَلَ يَا عَلَى لِيَقَاتَنَ النَّسْأَةَ النَّاثِثَةَ وَالنَّسْأَةَ الْبَاغِيَةَ وَالنَّسْأَةَ الْمَارِقَةَ  
أَنَّهُمْ كَا إِيمَانَ لَهُمْ لِعَذَابٍ يُنْتَهُونَ**

یعنی رسول خدا نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یا علی تم جاعت ناکشین (اصحاب بیتل) فرقہ باغی (شام و الح) اور فرقہ مارقین (یعنی خوارج) سے جنگ کرنا کیوں کہ ان کے پاس ہبہ پیمان اور دین وایاں نہیں ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا:-

هُمُ الْأَعْدَاءُ رَاةً خَبَادُ سودٌ  
رَايْنَ قَتَلُوا فَلِيْسَ لَهُمْ خَلُودٌ

وَإِنْ قَدْ حَلَّتْ بِذَاهِرٍ قَوْمٌ  
هُمْ أَنْ نَظَرُ وَابْنَ يَقْتَلُونَ

### خطبہ دو مقبل از جنگ جمل (۱۹، جماری الاول شمسی)

جب حضرت نے دیکھا کہ سوا ٹے جنگ کے چارہ ہی انہیں پھر الفاظ اڑیل میں یوں اپنی فوج کو ہدایت فرمائی۔ اس علوہتی اور انتہائی بلند اخلاقی کو دنیا پر ہکر محجوب ہوتا رہا۔

اس قوم سے اس وقت تک مقابلہ نہ کر دیجت تک کافی  
تم پڑھ آ درد نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ان کی نکتہ بیدعت تمہارے سے تھے  
فرو رجحت ہے پھر بھی آخری جنت کے تمام ہونے تک ان  
سے مقابلہ نہ کر دیجت اور جب انہیں قتل کرو تو کسی زخمی کو دوبار  
زمت نہ دو۔

اور جب تم انہیں شکست دی دی تو کسی بھاگنے والے کا یقچا  
نہ کر دے۔ ان کی شتر مگاہوں کو برہنہ کرو اور زکری مقرر  
کو مشکل کرو جب تم شمن کے مردوں تک پھوپھو جاؤ تو انکی  
آبر و بینزی نہ کرو وہ کسی کے مکان میں داخل ہووا اور ان کا  
مال و اسباب لو تو کسی عورت کو اذیت نہ پھوپھا و  
خواہ دیتے ہیں گالیاں ہی کیوں نہ دے وہ نیز تمہارے  
سرداروں اور نیکو کاروں کو برا بھلا ہی کیوں نہ کہے کیوں بخ  
ان کی عقائد کمزور اور جانیں نازک ہیں۔ ہم کو تمہارے  
عورتوں سے بھی فرض کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی مرد  
کسی عورت کو لکڑی یا اعضا سے اذیت پھوپھا ہے تو وہ  
اس دنیا میں مور دشناخت اور حاقدت میں مور زد ابھے  
ہو گا۔ (ناسخ جلد ۳)

نشکر کو نصیحت زانے کے بعد ثبات قدم کی ہدایت کی ان کی بہت افزائی کی اور انہیں قومی دل کیا اور رایت جنگ عرب بن شفیع  
کے حوالہ کر کے فرمایا گکے فرزد پیار کی طرح اپنی جگہ فائز رہتا ۔ ۔ ۔ ۔

لَا تَقَاتِلُوا الْقَوْمَ حَتَّىٰ يَبْدُوا وَكَمْ فَاٰنِيمَ مُحَمَّدُ اللَّهُ  
عَلَىٰ بَحَثٍ وَكَفِلَمُغَنِمَهُ حَتَّىٰ يَبْدُوا وَكَمْ جَهَنَّمُ  
وَإِذَا قَاتَلُوكُمْ فَلَا تُجْهِرُوهُ وَاعْلَمُ جَرِيْحَ رَأَدَا  
هُنَّ مُتَّهِمُوكُمْ فَلَا تَتَبَعُو إِمْرِيْسَا أوْ كَمْ تَكْسِفُوا  
عُوْرَتَهُوكُمْ فَلَا تَمْشِلُوا إِقْتِيلِيْلَ وَإِذَا وَصَلَتْهُمْ عَنِيْلَهُجَالِيْلَ  
الْقَوْمَ فَلَا تَقْهِتُوكُمْ إِسْتَرَهُوكُمْ وَلَا تَنْدَهُ خَلُوَا دَارَا  
وَلَا تَتَخَذُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئًا وَلَا تَهْجُوْ  
أَمْرَأَيْهُ بَادِيْلَ وَإِنْ شَمَنْ أَعْرَاضَهُمْ وَسَبِينْ  
أَمْرَنَكِمْ وَصَلَعَا نَكِمْ فَأَنْهِمْ ضَعَافُ الْقَوْمَ  
وَلَا نَفْسٌ وَالْعُقُولُ۔ لَقَدْ كَتَنَا نُورُمْ بِالْكَفْتَ  
عَنْهُنَّ وَإِنْهُنَّ لَمْشِرَكَاتِ وَإِنْ كَانَ الرِّهْبَلُ  
لِيَتَارَلِ الْمَلَأَةِ بِالْهَرَوَةِ وَالْجَرِيَّةِ فَيَعِيْرُ  
بِهِمَا وَعَقْبَةُ مِنْ بَعْدِهِ۔

اس کے بعد حضرت نے ابن خباس اور زید بن صہو حان سے حضرت عائشہ کو کہلا دیا جس کو درجن افواج امدادہ پیکار میں ان کی خونریزی سے بچنے اور اپنے گھر جا کر آرام کی زندگی لگزاریں جیسا کہ رسول اللہؐ حکم تھا مگر حضرت عائشہ نے جواب دیا مخاطبہ اور رکاتہ کی نسبت یہ ایک امر نرک ہے آپ جو چھتے ہیں حکم دیں ہم ہرگز آپ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ دوسرا روز کیا حضرت نے پانے افسروں کو تاکید کی کہ صبر سے کام لیں اور اپنی طرف سے جگ کا آغاز نہ کریں دشمن کی نوچ نے تیر پر سانہ شروع کیا اور حضرت کی فوج کے چڑا دمی نشانہ بن گئے حضرت نے فوجی لباس پہننا اور آزادی کو کرنے سے کہہ یہ کتاب خدا بجا کر کلام الہی کا واسطہ دیکر کہہ کر قسمہ و فضاد سے باہم آئیں اور احکام قرآنی کا اتباع کریں۔ مسلم ہمیں ایک نوجوان نے عرض کیا کہ یہ امیر المؤمنین یہ خدمت میں بجالا دیں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ آئیں جان کا خط ہے مسلم نے جواب دیا رضائے الہی میں مجھے یہ منظور ہے۔

مسلم نے قرآن میں کیا اور دشمن کی تباہ نے اس کے ہاتھ قطع کر کے قرآن کو گردادیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اسکی شہادت پر حضرت نے فرمایا۔ "الآن طاب الضحى و" یعنی اب ان سے جنگ کرنا حلال ہو گی۔ اس کے ساتھی گھسان کی جگہ شروع ہو گئی ہزاروں مارے گئے مروان نے ایک تیر سے طلحہ کا کام کام کر دیا جنگ ختم ہو گئی۔ زخمیوں اور مردیوں کو دیکھتے ہوئے امیر المؤمنین طلحہ کی لاش پر پہنچے اور خطبہ فرمایا:

### خطبہ طلحہ کے قتل پر

ابو محمد اس مکان غربت میں پڑا جواہرے۔ خدا کی قسم میں اس بات کے کراہت کرتا تھا کہ قریش قتل ہو کر اس طرح زیر آسمان پر رہے رہیں فرزنا۔ ان عبید شفاف کوئی نے مجھہ ہی سے کہیں سوچی کرتے ہوئے پیا اور بنی جمع کے گددسوں نے رہائی پائی اور ایک ایسے امر کے لئے اپنی گردیں لمبی کرنے لگے جس کے وہ اہل ہی نہ تھے اسی آرزو میں ایسی گردیں توٹ گئیں۔

لقد اصبح ابو محمد بہذ المکان غریباً اما  
والله لقد كنت اکرہ ان تكون قریشی قتلی تحت  
بطون الكواكب ادرکت وتحی من بنی عبد  
مناف وافتلتني اعيانہ بنی جحیم لقد اتعلعوا  
اعذ قيده الم امیر لعدم تکونوا اهلہ فو قصرا  
دونہ

### خطبہ اول بعد حزن جمل

حنک کے بعد حضرت بصرہ میں گورنر اوس تشریفی کے چہاں اتنے لوگ مجع تھے کہ جگہ باقی نہ تھی اور حضرت نے یہ خطبہ اثافرمایا۔

پتھیقش کہ خدا صاحبِ رحمت و سلطنت، منفعت دامنی اور  
بہت صاف کرنیوالا اور بخت عذاب کرنے والا بھی ہے اسکی  
ملوک میں سے اہل طاعت کیلئے اسکی رحمت، منفعت اور حماقی  
کا حکم جاری ہوتا ہے اور اسکی رحمت سے ملایت طلب کرتے  
وابستے ہر ایت پاتے ہیں اور اسکی مخلوق میں سے اہل صیحت  
کیلئے اس کا تقدیر و عذاب و عقاب جاری ہوتا ہے پس اسکی  
ہر ایت اور ظاہر دلیلوں کے بعد کگر اہمیت کو کس چیز نے کراہ  
کیا۔ اسے اہل بصیرہ آخر تھا اگان کیا ہے کہ تم نے میری بیت  
توڑی اور میری نظاہر دشمنی کرنے لے گے۔

اما بعد فان الله ذو رحمه واسعة ومنفعة  
دائمة وعفوجة وعقاب اليه قضى ان  
رحمته ومحنة ته وغفرة لا هل طاعته من  
خلقاء ورحمته اهتدى المهدى وقضى  
ان نقطته وسُطْرَتْه وعِقَادُه على اهل معصيته  
من خلقه وبعد الهدى والبيانات ما قبل القالو  
نما لاضنم يا اهل البصرة وقد فكشت به بعيت  
قطا هر تم على عدوى -

(نامه)

ایک شخص نے کھڑے ہو کر کپا کر یا اسپر المونیشن ہم آئکے ساتھ گان نیک ہی رکھتے ہیں آپ کو ہم پرستح حاصل ہوئی اگر آپ ہم کو منصب کریں تو یہ پارٹی کیف جرم ہوگی اور اگر معاف کر دیں تو خدا اس کو بہت محبوب رکھتا ہے۔

**حضرت نے جو اب افریدا :**

قد عفوتم عنکم فایا کمد والفتنة فائنکم اول من عیمه نکث الیه وشق عصا هذہ الا ممہ۔  
یعنی میں نے تمہیں معاف کر دیا پس تمہیں چاہیئے کہ فتنہ انگریزی سے پڑھیز کرو تمہیں ہی پہلی رعیت ہو کر جس نے بیت  
تکنی کی اور امت کے عصا کو شق کر دیا

## خطبه دوم

جگ ختم ہو چکی اور حضرت امیر المؤمنینؑ نے آبادان میں اعلان کر دیا مگر آپکے اکثر فوجی اپنے مخفی  
شمن کے ال و متاسع لوٹ یعنی اور انہیں علوم و کنیز رہنا یعنی سے کم پر راضی نہ ہوتے تھے۔ امیر المؤمنینؑ نے ان کی درخواست  
روک گردی اور فرمایا :

حضرت امیر المؤمنینؑ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یا لوگ بھی تمہارے سے ہر جیسے ہیں۔  
جمعہ نے تاراض ہوتے ہوئے کہا آپ انہیں خلام بنا نے سے منع کر رہے ہیں ان کا خون بہانے کی اجازت کی دی تھی۔

حضرت امیر المؤمنین و ولیہ بھرت اور دارالسلام میں کسی کو قیدی بنانا کیونکہ جائز ہو سکتا ہے اس کے بعد فرمایا :

دشمن جو سارے وسائل مال کی تھیں اسی میں تم سے مقابلہ کیلئے لیکر آئے وہ تمہارے لئے مال غنیمت ہے اور جو گھر میں چھوڑ رہا آئے وہ اس کے اہل دعیال کا حصہ ہے۔ اور جو مال ان کے گھروں کو کیا سب ہے وہ میراث ہے وہ ان کے عزیزوں میں اسی طرح تقیم ہو گا جس طرح خداوند عالم نے فرانٹ مقرر کئے ہیں اس میں سے کسی چیز میں تمہارا حصہ نہیں ہے۔

اما ما الجلب به القوم علیکم فی مسکرہ  
فھوکم مخدوم واما ما وارث الدار واغلقت  
علیہ الابواب فھولا هله واما كان لهم من  
مال فی اهليه هم فهو میراث علی فرائض الله  
لا فصیب لا کسر فی شئ منه۔

اس ارشاد کے بعد بھی حضرت نے دیکھا کہ اکثر لوگ ہبھیں ہان رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ:  
”جتنے لوگ جنگ میں ہاتھ آئے ہیں ان کے حصے کرلو اور قریب اندمازی سے آپس میں تقیم کرو۔  
لوگ بہت خوش ہو گئے۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ:  
یہ تو بتاؤ تم میں سے کون اپنی ماں کو اپنے حصہ میں لے گا؟ عائشہ کے لئے قریب اندمازی کرو جس کے نام فرعون کے عاشر کو اس کے حوالہ گردو۔“

یہ سننا تھا کہ سبکے ہوش اُر گئے اور سب اپنا اپنا منہ پینے لگے اور جو لے کر یا امیر المؤمنین ہم سافی چاہتے ہیں۔ اس طرح امیر المؤمنین نے اپنے محیر العقول تدبیر سے ایک انتخاب ہوتے فتنہ کو روک دیا۔

حضرت کو واپس ہوتے ہوئے دیکھ کر صفیہ نت حدث نے آپ بر بھلا کہنا شروع کیا تو آپ کے کسی صاحبی نے غصہ میں آکر کہا کہ دیکھو یہ عورت امیر المؤمنین سے گستاخی کر رہی ہے۔ یہ عورت ہمارے ہاتھ سے پکننے نہ پائے۔

حضرت نے بگڑا کر فرمایا کہ جو بھی عورت سے بدسلوکی کرے گا اسے سخت ترین سزا دیں گا۔

دشمنوں کے ساتھ آپ کے طرزِ عمل کی لفظوں کی کشی آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے جو اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتے ہیں۔

”مَقْتُ اشْفَى عِنْدِي اذَا غَبَبْتُ اَحِينَ اَعْجَزْتُ عَنِ الْاِسْقَامِ فِي قَالَ لِي، لَوْصَبَرْتَ اَمْ حِينَ اَقْرَبْتَ اَلْعَلِيَّةَ“

”فِي قَالَ لِي لَوْ عَنْوَتْ“

ترجمہ: غصب ناک ہونے کی حالت میں میں اپنے غصہ کی آگ کب بھاؤں۔ آیا اس وقت جیکہ میں انتقام سے عاجز

رہوں اور کہنے والا میری بے بسی ریکھ کر کہے کہ کاش صبر کر لیا ہوتا یا انتقام کی قدرت رکھنے کے وقت کو لوگ کہتیں کیا اچھا ہوتا جاپ معاف کر دیتے۔ (نفس رسول ج ۲)

## ایک مکالمہ

جب امیر المؤمنین مال غنیمت سے متسلق گفتگو فرمائے تھے عباد بن قیس جو بڑا طبق اللسان اور سخن تراش تھا۔ اٹھا اور کہنے لگا کہ یا امیر المؤمنین آپے عدل نہیں کیا جو حضرت نے پوچھا کہ تو یہ کس طرح کہہ رہا ہے۔ عرض کیا کہ جو کچھ شکر کا ہے میں آپے تقییم کر دیا اور انکی عورتوں اور بچوں اور اموال سے ہاتھ درک لیا جو حضرت نے فرمایا:

امیر المؤمنین = ایہا الناس من کانت به جراحت  
اوکوسی اوزخم آپنے کھی سے اس  
کا علاج کرو۔

عبداللہ بن عباس کی حکیم طبکنخے آئیں اور ہاتھ پاؤں کے سماختا ہے میں۔  
امیر المؤمنین = اگر تو جھوٹ کہہ ہاہے خدا تجھے اس وقت  
تکہ موت نہ دے کے غلام ثقیف بھجو پاۓ۔

عبداد = وہ غلام ثقیف کون ہے۔

امیر المؤمنین = وہ ایک آدمی ہے جو احکام خدا بجاہیں اللہ تعالیٰ  
ہو گا سو اسے اس سے کہ اس کو پارہ پارہ کرو گا۔

عبداد = وہ اپنی موت سے مرے کیا یا قتل ہو گا۔

امیر المؤمنین = خدا شے جیسا رس پر سخت موت معلوم کرے گا  
اس طرح کہ جو کچھ اس کے بطن سے خارج ہو گا اس سے اسی  
دبر شدت سے جلتی رہے گی۔

فیلدوا فہا بالسمن۔  
عباد = جسنا نطلب غنا ملنا فحائننا بالترهات۔

امیر المؤمنین = ان یعنی کاذباً فلا اماتک اللہ حتى  
ید را کک غلام ثقیف

عبداد = ومن غلام ثقیف  
امیر المؤمنین = برجل لا يدع الله حرمة الا  
انتهلها۔

عبداد = افیکوت او یقیتل  
امیر المؤمنین = یقیمه قادرہ الجبارین بمحوق فاحش  
یحترق منه دبیۃ لکثرۃ ما یجری من بطنہ  
(ناسخ۔ ج ۲)

## خطبہ سوم بعد جنگِ حمل

اس کے بعد حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔  
یا اخالکس انت امر ضعیف الراء۔ ۷۶ او  
ما علمت انا لاذ الصغیر بذنب الکبیر و ان

اسے بھائی بکر تو ایک ضعیف الراء آدمی ہے لیا تو نہیں جانتا  
کہ میں صنیع کو گناہ بکریہ میں ماخوذ نہیں کرتا مال اس تفریق

سے پہلے ان کا تھا انہوں نے راہ ہدایت پر تزویج کی اور فطرت کے موافق صاحب اولاد ہوئے اور جو کمران کے شکر نے مکانوں میں بھی کیا وہ میراث سے اور جو کچھ انہوں نے زمگاہ میں لایا وہ تمہارے لئے ہے پس اگر ان میں سے کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ میں ہم اس کو مانحوڑ کریں گے اور اگر اس سے بازراہ تو ہم کسی کو کسی دوسرے کے گناہ کبوجہ کچونہ کہیں گے۔

اسے بھائی بکر میں نے ان لوگوں کو وہی حکم دیا جو رسول اللہ نے فتح مکر سے وقت دیا تھا اور فوج میں ترقیہ کر دیا جو کچھ جمع تھا اور کسی نے اعتراض نہ کیا میں نے قدم بقدم رسول خدا کے عمل کی متابعت کی۔

اسے بھائی بکر کی تم جانتے ہو کہ دارالحرب میں جو کچھ ہے حلال ہے اور دارالحجہ میں جو کچھ ہے حرام ہے سو اسے حق واجب کے پس ہٹھ جاؤ ہم خدا تم پر رحم کرے۔ تم نے میری المقدیثت کی جب کتم میں سے اکثر میرے خلاف ہیں اور یہ اختلاف اسی وجہ سے واقع ہوا پس تم میں کون ہے جو عاششہ کو اپنے حصہ میں لے۔

جب کلام یہاں تک پہنچا ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں یا ابیر المؤمنین آپ راہ صواب پر ہیں اور ہم خطاکار ہیں۔ آپ را نہیں اور ہم جاہل ہیں۔ ہم نے جو کچھ کہا تھا اس سے توبہ کرتے ہیں اور خدا سے مغفرت کے خواستکار ہیں۔

(ناتسخ)

الاموال كانت لهم قبل الفرقة وتنزوجوا على اشدة وولدوا على فطرة راغمالكم ما هوی عسکر هم واما كان في دوس هم فهو میراث فان عدا منهما أحداًخذنا ذنبه وان كفت عن الله تحمل عليه ذنب غيره يا خابکیر لقد حکمت فيهم حکم رسول الله في اهل مکة فقسم ما هوی العسکر واله يتعرض لما سوی ذلت وانما اتبعت اشره خدو والنعل بالنعل

يا اخابکر اما اعذت ان داس الحرب يحل ما فيها وان داس المحبة يحرم ما فيها الا بحق فمهلا مهلا رس حکم الله فان له تصد توفى والکثر متسلق على وذلت انه تکله في هذا غير واحد فایکم ياخذ عاششہ بهمه

## خطبہ در مسجد البصرہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد ابیر المؤمنین نے حضرت عائشہ کے مقام پر تشریف یہ کہ انہیں مدینہ والبیس جانیکی ہدایت ذمیٰ اس کے بعد اہل بصرہ کو خطاب فرمایا :

یا اهل البصرة، یا اهل الموتفکة، یا اهل الداء | اسے البصرة، آذاب خدا سے تباہ ہونے والی بستی کے رہنے والو

اسے جو مکر دینے والی بیماری میں بستلا ہونے والوں، جانور کا پسروی کرنے والوں سے گرفت کی قوب و الوجب تہیں قبل کیا گیا بلیسا تھے ہو جنگ کیلئے چلنے کو کہا گیا تو کہ اتنے ہو، تہدا پانی تھا، تمہارا دین نفاق اور تمہارے اخلاق گھسیا پیس تہدا عہد پر میان پور عزادوت۔ یہ تمام صفات تم میں قائم ہو گئی ہیں تم اپنے گز ہوں کے مرثیوں ہوتے تو پیشہ پروردگار کے حاصل لکھنڈہ رحمت ہے۔

گویا میں تمہاری مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسا کہ پانی بر کشتنی کا سبب ہے یا سینہ پر سوتا ہوا شتر مرد، اور خدا کا غذاب اس کے اپر اور پیچے آیا ہوا ہے اور بصرہ کے تمام لوگ غرق ہو گئے ہیں۔

العصال، اتباع البھيمه، يا جند الماء سرغا فاجبته ومحقر فهر بتہ، مااء حمہ ن، عاق و دینکم نفاق والخلاف فكم دقاد وعهدكم شفاق المقيم بين الملوکم من تھن بذنبه والشخص عنکم متدارك بـ حـة من سـبـه كـافـي بـسـجـدـه كـبـحـو بـهـو سـفـيـنـة او نـامـة جـامـة قد بـعـثـ الله تعالى عـلـيـهـا العـذـابـ من فـوقـهـا صـنـعـتـها وعـذـقـ من قـضـيـهـا.

## حسن لہبری سے مکالمہ

ابن عباس سے مروی ہے کہ اپر کا خطبہ ارشاد فرمائے کے بعد حضرت مبارے نے پیچے تشریف لائے اور چلنے لئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ حسن لہبری کے قریب سے گزرے جو وضو کر رہا تھا حضرت نے فرمایا اے حسن وضو مکمل طور پر کرو۔

حسن لہبری ویا امیر المؤمنین میں نے کل چند آدمیوں کو قتل کیا تھا جو لا اله الا الله وحدہ کا شویٹ لہوان مدد عین، و رسولہ کی گواہی دیتے تھے پنجگانہ نماز ادا کرتے تھے اور وضو کمل طور پر کرتے تھے ابی المؤمنین جیس تو نے یہ ب پھر دیکھا پھر کس چیز نے تھی سماں سے دشمنوں کی اعتماد کرنے سے روکا۔

حسن بھوی: یا امیر المؤمنین لقد قتلـتـ باـکـاـ مـسـ اـذا سـأـیـشـهـ وـنـ انـکـاـ اللـهـ وـحدـهـ کـلـ شـرـمـیـتـ لـهـ وـانـ مـحـمـدـ اـعـبـنـ کـ وـ سـمـولـهـ، فـصـلـوـنـ الـخـمـسـ وـلـیـسـ بـغـوـنـ الـوـفـوـ اـمـیرـ الـمـؤـمـنـیـنـ، قـدـ کـانـ مـاـ رـأـتـ فـمـاـ مـنـعـکـ انـ لـتـعـیـنـ عـلـیـهـا عـدـوـنـاـ ۶

حسن بصری، یا امیر المؤمنین خدا کی قسم میں آپ کی تقدیم کرتا ہوں۔ پہلے روز میں نے غسل کیا حنوطا لگا اپنے سولاج سے آراستہ کیا اور امام المؤمنین عایشہ سے تخلف کو کفر جانتے ہوئے کھر سے شکلا پھر جب میں ایک خرابہ تک پہنچا ایک مناری نے مجھے آواز دی کہ اسے حسن کو صحر جا رہا ہے، پہت جا کیوں کہ قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے پس میں حیران ہو کر والپس ہو گیا اور اپنے کھرب پیچ گیا پھر جب دوسرا دن آیا امام المؤمنین عایشہ سے تخلف کو جانتے کھر سمجھا اور اپنے لونوں پر کرا سلو سے آراستہ کیا۔ اور قاتل کے ارادہ سے نکلا یہاں تک کہ اسی خرابہ تک پہنچا تھا کہ بیچھے سے کسی مناری کی آواز اپنی کو اسے حسن کو صحر جا رہا ہے پتھر کر کے قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔

امیر المؤمنین تو نے پس کہا کیا تو نے سمجھا کہ وہ ماری کون تھا۔

حسن = نہیں۔

امیر المؤمنین وہ تیر بھائی ابليس تھا اس نتیرے سے لئے تقدیم کی کہ انہی میں سے قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے حسن = یا امیر المؤمنین اب میں نے جان کہ قوم نے مجھے ہلاک کیا۔ (ناکسخ)

حسن بصری، والله لا صد قناد، یا امیر المؤمنین لقد خرجت فی اویوم فاغتسلت ومحفظت وصبت علی سلامی وانا لا اشت فی ات التخلف عن ام المؤمنین عایشة هو الكفر فلما انتهيک الى موضع من الحرمیۃ فادافن مناد یا حسن الى این اربعج فان القاتل والمقتول في الناس۔ فـ جمعت ذمـرا وجلست في بيته فلما كان في اليوم الثان لما شد ان التخلف عن ام المؤمنين عایشة هو الكفر فتحفظت وصبت علی سلامی وخرجت اسرید القتال حتى انهیت الى موضع من الحرمیۃ فادافن مناد عن ذمـی "یا حسن الى این مرہ بعد اخری فان القاتل والمقتول في الناس" امیر المؤمنین = صدقات افتدری مـن ذـلك المنادی ؟

حسن = لا امیر المؤمنین = ذلك اخوه ابليس وصدقـت ان القاتل والمقتول منهم في الناس مـن = الاـن عـرفـت یا امـیر المؤـمنـین انـ القـومـ مـلـکـی -

ابی یکینی واسطی سے مروی ہے کہ فتح کے بعد حسن بصری اور بہت سے لوگ جو امیر المؤمنین کے اڑپتے تھے ان کے پاس چند تختیاں تھیں جن پر یہ لوگ حضرت کے ارشادات لکھ لیتے تھے۔ حضرت نے بند آواز سے حسن بصری کے پوچھا۔

امیر المؤمنین = یہ کیا بنار کہا ہے ؟  
حسن = اس پر آپ کے اثار کو لکھیجیں اور کہے بعد لوگوں سے بیان کر سکیں

امیر المؤمنین = ما تضع ؟  
حسن = نکتب اثار کم لخدمت بھا بعد کم

امیر المؤمنین وہ قوم میں ایک سامنی جوتا ہے  
اس امت کا سامنی بھی ہے البتہ وہ پہنچنے کے مجھے سے  
نکرو بلکہ وہ کہتا ہے مجھے قتل نہ کرو۔

وَمِنْ الْمُؤْمِنِينَ : اماًق لکل قوم سامنی وہذا  
سامنی هذہ الاممہ اماًنہ لا یقول .  
لا مسائیٰ ولکن یقول لا قتال  
(احجاج طبری جلد ۱)

## زید بن صوحان کی شہادت پر ہڑن

زید میں جب کسی قدر جان باقی تھی حضرت الحکم سراہنے آئے تو زید نے عرض کیا، امیر المؤمنین میں آپ کی رکاب  
میں جہاد نہ کر سکا۔

اے زید خدا کی قسم مجھے کسی نے نہیں پہچانا مگر  
کم ہایا اور یادہ مایا والوں نے۔  
یعنی مجھے دیکھا خدا بخوبی پر رحم کرے خدا کی قسم مجھو کو  
نہیں پہچانا کسی نے سوائے عالم بائیڈا اور اسکی آیات کے عارف  
کے۔ خدا کی قسم مجھے قتل نہیں کیا مگر جاہلوں نے۔ لیکن  
یہی خدlefیہ بن یکان کو یہ کہتے سننا ہے کہ انہوں نے رسول  
خدا کو یہ فرماتے سننا تھا کہ علی نیک لوگوں کے سردار اور بد  
کاروں کے قاتل ہیں جس نے اسکی مدد کی مدد کیا جائے گا  
جس نے اسکی مدد نہ کی اور جھوڑ دیا وہ بھی ہے یار و مددگار  
جو ہو رہا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حق اس کے ساتھ ہے۔

یا شرید فو اللہ ما عرفتک الا خفیعه  
الموئنة کیثر المونۃ  
پھر اس کے بعد سرکو اٹھایا اور فرمایا :  
سر ایت یہ حملت اللہ فو اللہ ما عرفتک الا بالله  
عالماً و باياته عارفًا و اللہ ما قاتلت معاک  
من جهد و لکھتی سمعت حذیفہ بن الیمان  
یقول سمعت رسول اللہ یقول علی امیر البراء  
و قائل الغیرة من صور من لصوص و مخذل ول من  
خذله الا دران الحق معه  
(“)

## خطبہ دس مسجد بصرہ

جنگ کے بعد امیر المؤمنین تقریباً ایک لہ بصرہ میں قائم پذیر رہے۔ گاہے گاہے اپنے لیضعت امیر خطبات

مدّعی بزری کے بعد سامنی اور اسکی اولاد "لامسائی" کے نام سے شہرو، ہرگئی تھی اس لئے کہ وہ ایک ایسے مرغ میں متلا جو گئی  
تھی کہ اگر انھیں کوئی سر کر لیتا تو انھیں سخت تکلیف ہوتی تھی اور میں کنیو الابی اس مرض میں متلا ہو جاتا تھا اس لئے وہ  
"لامسائی" یعنی ہم کوست پھر وہ جنتے رہتے تھے۔

اہل بصرہ کے خیالات صاف کرتے رہے چند روز بعد ایک جمعہ کو مسجد العصرہ میں یہ خطبہ اُٹھایا اس خطبہ میں حضرت نے  
خاص طور پر احلف ابن قیس کو مخاطب فرمایا اور العصرہ کے شدائد و داداہی سے مطلع فرمایا۔

اسے احلف گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص ایک شکر  
کے ساتھ گزندار رہا ہے جس سے مگر دا گھوڑی ہے ملاؤں میں  
ہیں مگھوڑوں کی بہنہاہٹ اور نہ لگام دا سلوکی آوازیں  
و زمین کو اپنے پیرے ایسی طرح کھنڈلتے ہیں جیسا کہ شرمن  
پیرے کھنڈلتے ہیں اس کلام سے حضرت صاحب زنج  
کی نظر اشارہ فرماتے ہیں۔

واٹے ہو تہذیبی آباد کردہ عمارت پر تہذیب اُرستہ  
کردہ مکانوں پر جس کے بازوں عقاب کے بازوں جیسے اُد  
سامنے کا حصہ ہا تھی کی سوئں ڈیکھڑے ہے اور ان لوگوں  
پر جو سن اپنے مقتولوں پر گریکرتے ہیں اور سن اپنے گم شدہ  
لوگوں کو تلاش کرتے ہیں میں دنیا کو اس کے چھروں کے  
بھل بھاڑ دینے والا ہوں میں اس پر قادر ہوں اور  
اس کو دیکھتا ہوں۔

یا الحفَّ كافِيَ بِهِ وَقْدَ سَارَ بِالجَيْشِ  
الذِّي لَا يَكُونُ لَهُ غَبَرٌ وَلَا يَحْبُّ وَلَا تَقْعُدُ  
بِجَمِيعِ الْجَمِيعِ خَيْرٌ يُشَهِّدُونَ الْأَرْضَ بِاَقْدَمِ  
اَمْهُمْ كَافِقَهَا اَقْدَامُ الْعَامِلِيُّوْمِ بِذَلِكِ الْيَوْمِ  
صَاحِبُ النَّبِيْجِ۔ وَيَلِ لِسَكَنِ الْعَاصِمِ وَدُورِ كَمِ  
الْمُزَخْرَفَةِ الَّتِي لَهَا اِجْمَعَةُ كَاجْمَعَةِ النَّسَوَةِ  
وَخَرَاطِيمِ كَخَرَاطِيمِ الْفِيلَةِ مِنْ اُولُوكِ الْذِيْنِ  
لَا يَمْنَدُ بِقَتْلِهِمْ وَلَا يَفْقَدُ غَائِبَهُمْ اَنَا كَمِ  
الْدُنْيَا لِوْجَهِهَا وَفَا دَرْهَا وَنَاظِرُهَا عَيْنَهَا۔

## خطبہ

اس خطبہ میں بھی حضرت نے آئیڈہ ہونے والے چند واقعات بیان فرمائے۔

گویا میں ایک گروہ کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے چھرے  
خونکے ہوئے پسر کے جیسے رسمی اور نقشی بآس میں  
لبوس پتیر قارگھوڑوں پر سوار ہو کر قانون کارزار  
کی حرارت بناتے ہیں جسیکہ خمیوں کو مقتول پر چلا جا جائے  
ہے جو رہا ہوئے والے قیدیوں سے بھی مکتر ہیں۔

بعض اصحاب نے پوچھا یا امیر المؤمنین آیا آپ کو  
علم غیب عطا ہوا ہے؟

لَتَّ اَرَاهُمْ قَوْمًا كَانَ وَجْهُهُمْ الْجَانَّ  
الْمَطْرَقَةَ مِلْبِسُونَ السَّرَّاتِ وَالدِّيَاجِ وَ  
لِعَقِيْنُونَ الْخَيْلَ الْعَتَاقِ وَلِكُونَ هَنَالَكَ  
اسْتَحْمَرَ قَيْتَلَ حَتَّى يَمْشِيَ الْجَنْ وَحْدَهُ عَلَى  
الْمَقْتُولِ وَسِكُونَ الْمَفْلَتِ اَقْلَلَ مِنْ اَمَاسِرِ  
نَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ لَقَدْ اُعْطِيَتْ يَا  
امِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَمُ الْغَيْبِ؟

حضرت نے سپری کو اس کو حواب دیا جو بنی کلب سے تھا کہ اسے بھائی کلب یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ صاحب علم سے سیکھا ہوا علم ہے۔ بغیرین کو علم غیب پڑھو قیامت کا علم ہے جس کا صاحب خداوند تبارکے پاس ہے چنانچہ ارشاد فلسفی ہے کہ ”بے شک وقوط قیامت کا علم خدا کے پاس ہے یعنی مفہوم بر ساتا ہے اور حرم میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے“ پس خدا ہی جانتا ہے کہ حرم میں نہ ہے یا نادہ نیک ہے یا بد، سخی ہے یا بخیل، شفی ہے یا سید اور وہ جنم میں جانتا ہے یا پسیبڑیں کے ساتھ جنت میں رہنے والیہ علم غیب بے جو سوائے افسوس کے کوئی نہیں جانتا اس کا علاوہ بھی علم ہے جبکی اللہ نے اپنی بنی کو تقدیم دی اور انہوں نے مجھے تعلیم دیے کہ دعا کی کمیسرا سینہ اس کا غرض بن جائے اور میرے پہلو اس کا احاطہ کر لیں۔

ارشاد ہمارا تک پہنچا تھا کہ احلف بن قیس نے سوال کیا کہ یا امیر المؤمنین بصیرہ پانی میں کب غرق ہو گا۔ حضرت نے جواب دیا کہ تو اس زمانہ تک باقی رہے گا۔ اس کے لئے کئی قرن گذر جائیں گے۔ حاضرین کو چاہیئے کہ غائبین تک پہنچا دیں اور یہ بصرہ کہ جو حج تم لوگ دیکھ دے ہو زایک جگہ سے دوسرا جگہ پہنچ جائیگا۔ اس کے بعد سید بھی جانیب ملاحظہ فرمایا اور پوچھا کہ یہاں سے ابتدۂ تک کتنا فاصلہ ہے۔ منذہ بن جارود نے جواب دیا میرے ماں باپ آپ پر فربن ہو جائیں البتہ یہاں سے چار فرشتے ہے۔ اسکی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکی تتم جس نے محمدؐ کو بعوث کیا، بعثت سے کرم کیا اور رسالت سے مخصوص فرمایا اور اسکی روایت کو جنت میں بھیجئے میں بخیل کی بخشی ان سے نہ ہے جیسا کہ تم مجھ سے سن رہے ہو۔ فرمایا کہ یا علیؐ اپنام جانختہ ہو کہ بصیرہ اور رابطہ کے درمیان فاصلہ چار فرشتے ہے۔ ابتدۂ میں جو مقام اشارہ ہے وہاں میری است سے تریڑاً اور می قتل کے جائیں گے اور ان کے شہداء کو شہیدیتے بدر کا درجہ ہے گا۔

نَحْكُتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ الرَّجُلُ نَكَانَ كَلْبًا  
يَا أَخَا كَلْبٍ لَمْ يَسْتَوْ عَلَيْهِ أَعْلَمُ الْأَيْمَنِ وَأَمَّا هُوَ  
تَعْلَمُ مِنْ ذَيْ عِلْمٍ إِنَّمَا عَلَمَ الْأَيْمَنَ عِلْمَ السَّاعَةِ وَمَا  
عَلَدَهُ اللَّهُ سَبَحَانَهُ بِقَوْلِهِ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمٌ  
السَّاعَةِ وَيَنْزَلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضَ حَمَّا فَيَعْلَمُ  
اللَّهُ سَبَحَانَهُ مَا فِي الْأَرْضِ حَمَّا مِنْ ذِكْرٍ وَإِنَّهُ  
وَقَبِيحٌ أَوْ جَمِيلٌ وَسَخِيٌّ أَوْ بَخِيلٌ وَشَقِيقٌ أَوْ سَعِيدٌ  
وَمَنْ يَكُونُ لِلنَّادِخَطِيبًا أَوْ فِي الْجَنَانِ لِلْنَّبِيِّينَ  
مَرْفِقًا فَأَنَّهُ أَعْلَمُ الْأَيْمَنِ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ أَءَ  
اللَّهُ وَمَا سُوِّيَ ذَلِكَ فَعِلْمٌ عِلْمَهُ اللَّهُ بِنَيْتَهُ  
فَعِلْمَنِيَّهُ وَدُعَى بِأَنَّ بَأْنَ بَأْنَهُ صَدِرَى وَتَضَعُمَ  
عَلَيْهِ جَوَانِحِيَّ۔

فَوَاللَّهِ بَعْثَتْ مُحَمَّدًا وَأَكْرَمَهُ بِالنَّبُوَّةِ وَخَصَّهُ  
بِالرِّسَالَةِ وَمَجَّلَ بِرُوحِهِ إِلَيْهِ الْجَنَّةَ لَقَدْ سَعَتْ  
مِنْهُ كَمَا نَسْعَوْنَ مِنْهُ إِنْ قَالَ لِيْ يَا عَلَيْهِ هَلْ  
عَلِتْ إِنْ بَيْنَ الْتَّيْ تُسَمَّى الْبَصِيرَةِ وَسَمَّيَ الْأَبْلَةُ  
أَرْبَعَةٌ فَإِنْ سَخِيُّ وَسَيْكُونُ فِي الْتَّيْ تُسَمَّى الْأَبْلَةِ مَوْضِعُ  
اصْحَابِ الْعَشُورِ يَقِيلُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ مِنْ أَمْتَقِي  
سَبْعُونَ الْفَالْفَالْشِيدَ هُمْ يُوْمَيْذَ بِنْزَلَةَ شَهِدَاءَ بَدْرٍ

منذر نے پوچھا کہ ایرا ایم المونین ان سلا نوں کے قاتل کون ہوں گے ؟  
 دزنجوں کو جو صاحب زنج سے نکرے ہوں گے  
 اب طرح بیان فرمایا ہے کہ انہیں جزوں کے بھائی قتل  
 کریں گے یہ شیا طین کے طائفہ کی مانندوں سے انکار نہ  
 سیاہ ہو گا اور انکی بوگندہ ہوگی ان کا کاشا بہت شدید  
 ان کا باس ماتمی اور رُپت ہجارت ہے اس کے لئے  
 جس نے انہیں قتل کیا دنیز اس کیلئے جوان کے ہاتھ سے  
 قتل ہوا۔ اس زمانہ میں جو قوم ان سے جہاد کرنے  
 کیلئے متعدد سرگی جو مسکریں کی تظریں کھلکھلے گی اور اہل زمین  
 کے تردیدکار کنمہم ہے کی میکن انسان ولے (ذرتست)  
 انہیں اپھی طرح جانتے ہوں گے اور ان پر انسان اور  
 ساکین ارض و سماں اگر یہ کریں گے حضرت کی آنکھوں  
 سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ اسے بصیرہ واسی ہے اور  
 تجوہ پر اسی فوج کی وجہ جو عقوبت خدار کہتی ہے اور  
 جس میں نہ آواز ہے اور نہ جنبش۔ تیرے رہنے والے  
 جلد عبرت تک سُرخ موت (قتل) اور بھوک ہے بلکہ  
 ہوں گے۔ بیٹک، اللہ را دراست کی پریتِ زندگی الہ ہے۔

اسے فرزند جارود اسکی قسم جس نے داڑ کو شکافتہ کیا اور  
 غلوق کو بیندا کیا اگر میں چاہوں تو فرماتے تھے ایک یہ  
 مقام کی بریادی سے متعلق ہمیں خبر دریں کہ کب اسکی تباہی بھی  
 اور خراپی کے بعد پرکب آباد ہو گا جو حقیقی کہیے پاس بیجاناب  
 علم ہے اگر تم مجھ سے سوال کرو گے تو جائز ہے کہ اس سے میں ایسا  
 عالم ہوں کہ جس سے خطاہیں پوری خواہ وہ فرن ہے  
 لے گزشتہ سے متعلق ہوں یا فرماتے تھے داتیں ہونے والے  
 امور سے۔ یہ سب مجھ میں درست ہیں۔

قالَ . يَقْتَلُهُمُ الْشَّيَاطِينَ سَوْدَ (وَيَا نَهْمَرَ مَنْتَهَةَ  
 كَانُهُمُ الشَّيَاطِينَ طَلِيلٌ طَبِيعَ لِمَنْ  
 قَتَلُهُمْ وَطَوْبِي لِمَنْ قُتِلُوا يَنْفَرِ الْجَاهِدُونَ  
 فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَذْلَى لَذَّعَنِ الْمُتَكَبِّرِينَ  
 مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ مُجْهَرُوْنَ فِي الْأَرْضِ  
 مُعْرِفُوْنَ فِي السَّمَاءِ تَبَكَّرَ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ  
 وَسَكَانُهَا وَالْأَرْضُ وَسَكَانُهَا هَذِهِ هَذِهِ  
 عِيَّنَاهُ بِالْبَكَاءِ۔

ثُمَّ قَالَ وَيَحَّى يَا بَصْرَةَ فَرِيلَاتِ يَا  
 بَصْرَى مَنْ حَيَّشَ مِنْ تَقْدِيمِ اللَّهِ كَوْرِجَلَهُ وَلَا  
 حِسْنٌ وَسِيَّبَلِي أَهْلَاتِ بِالْمَوْتِ الْأَجْمَرِ وَ  
 بِالْجُمُوحِ الْأَعْيُبِ اللَّهُ هَادِي إِلَى الرِّشَادِ۔

اس کے بعد فرمایا ہے  
 يَا بَنَ جَاهِرَ وَدَوَ الَّذِي خَلَقَ الْجَهَنَّمَ وَ  
 يَوْمَ النَّسْمَةَ لِوَاسْنَاءِ كَلَّا خَبَرَتْ حَمْدَ بَنْجَابَ الْعَرَبَةَ  
 بِرَصَّةَ مَتَى تَخْرُجُ وَصَتَى تَعْمَلُ بَعْدَ خَرَا بَهَا  
 إِلَى بُوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنَّ عِنْدَى مِنْ ذَلِكَ عَلَى  
 جَمَارَانَ تَسَالُونَى بِمَجْدِ وَنَى بِهِ عَالَمًا لَا يَخْطُى  
 مِنْهُ عَلَادًا لَا دَافَنَاءَ وَلَقَدْ اسْتَوْدَعَتْ  
 عِلْمَ الْقَرْبَوْنَ الْأَدَلِيَّ وَمَا هُوَ كَاثِئٌ إِلَّا  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

پھر فرمایا:

وَاقْسِرْ لَكُمْ يَا أَهْلَ الْبَصَرَةِ مَا الَّذِي  
أَيْتَ، أَتَكُرْ بِهِ مِنَ التَّوْبِينَ الْأَقْدَمِ؟ وَ  
مَوْعِظَةٌ لِمَا بَعْدِكُلِّي لَا تَرْسُوا إِلَى الْوَقْبَ  
فِي مَثَلِ الدِّيْنِ وَشَبَّهَهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَنْبِيِّهِ  
صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْأَلَهُ "وَذَكِّرْ فَانَّ الْذِكْرَ  
تَقْعِدُ الْمُؤْمِنِينَ".

بھرہ والوں میں سے یہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اہل جماعت، اہل فرقۃ

جب تو نے سوال کیا ہے اس کا جواب بھی  
مجھے سمجھو لے۔ تجوہ پر لازم ہیں کہ میرے بعد کسی اور  
سے سوال ذکر سے مبنی نہ کریں جماعت میں ہونے والوں  
اور جنہوں نے میرا اتباع کیا خواہ وہ کہتے ہی کم  
کیوں نہ ہوں وہ احکام خدا اور رسول کے پابند ہیں۔  
اہل فرقۃ میرے مخالفین اور انکی اتباع کرنے  
والے ہیں خواہ وہ کہتے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں  
اور اہل سنت وہ ہیں جو خدا اور رسول کی سنت  
سے متمکہ ہوں خواہ وہ کہتے ہی کم کیوں نہ ہوں  
اور اہل بدعت وہ ہیں جو احکام خدا اور رسول کے  
مخالفت کرتے ہوں اور ابھی خواہیں اور رائے پر  
عمل کرتے ہوں خواہ وہ کہتے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں  
ان کا گروہ اول تو گذر چکا اور بہت سے ابھی باقی  
ہیں۔ یہ خدا کے اختیار میں ہے کہ انھیں بلکہ کرے  
اور ان کا سطح زمین سے استیصال کرے۔ توفیق خدا  
کے اختیار میں ہے۔

قَالَ إِذَا أَسَأْتَنِي فَأَفْهَمْ عَنِي مُوكَلِّيْكَ  
إِنَّ لَا تَشْلِيْلَ أَحَدَ بَعْدِي إِمَّا أَهْلَ الْجَمَاْعَةِ فَأَنَا  
وَمَنْ أَتَبْغَنِي وَإِنْ قَلْوَافِلَاتِ الْمُحْقَنِ عَنِ اسْمِ اللَّهِ  
وَإِنْ مِنْ رَسُولِهِ وَإِمَّا أَهْلَ الْفَرْقَةِ الْمُخَالَفُونَ  
فِي وَمَنْ أَتَبْعَهُمْ وَإِنْ كَسْرَوْا وَإِمَّا أَهْلَ النَّسَةِ  
فَالْمُسْتَكْوِنُ بِمَاسِنَةِ اللَّهِ لَهُمْ وَرَسُولُهُ  
وَإِنْ قَلَّوْا وَإِمَّا أَهْلَ الْبَدْعَةِ نَالْمُخَالَفُونَ  
لَا مِنَ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَالْعَالَمُونَ بِوَالِيْهِمْ  
وَإِنْ هُوَ أَئْمَمُهُمْ وَإِنْ كَفَرُوا وَقَدْ مَنَّهُمْ  
الْفَوْجُ الْأَوَّلُ وَبَقِيَّتِ افْوَاجٌ وَعَلَى اللَّهِ  
تَحْسِبُهَا وَاسْتِيصالُهَا عَنْ جَدِّ الْأَرْضِ  
وَبِاللَّهِ (الْتَّوْفِيقُ).

(نا سخ)

## خطبہ بمقام حجہ

(بعد و اپسی از جنگِ بمل)

اے کوڑ والو! تمہارے بیٹے اسلام میں فضیلت  
ہے تم اسے تبدیل یا یا متغیر کرو۔ میں نے پہلی حق کیلئے  
دعوت دی اور تم نے اسے قبول کیا اور پھر راستے سے برکت  
ہو گئے اور شرکت کی ابتدا کی اور اس کو بدل ڈالا جان تو تمہاری  
فضیلت ہتھ سے اور خدا کے درمیان کس وحہ سے ہے حکام  
کی تعییں اور غنیمت کی قیمت میں تم اور ہتھ سے ای خیال سب برابر  
ہیں میں سطر ج تمہارے ہاتھ کو منظور کروں تم نے یہ عتر اپنے کس جو  
سے کیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہاری د ج مجھے ہوت خوف ہے کہ  
تم ہوا وہوس کے اور طبیعی آرزوں کے تابع ہو جاؤ گے  
خواہشات کی اتباع ہتھیں اہم سے روک دیجیں اور حرم  
دنیا آخرت کو بحدار سے گی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا منہ پھر کر  
چلی جاتی ہے اور آخرت آپ ہو جتی ہے لان میں سے ہر ایک  
کشم لوگ کو یا فرزند ہوں یا تم آخرت کے فرزند بنو آج کا دن  
عمل کرنے کا ہے حساب کا ہیں اور کل کا دن حساب کا ہو گا  
عمل کا ہیں۔ تمام حمد خدا کبھی ہے کہ وہ اپنے دوست کی  
نصرت کرتا ہے اور اپنے دشمن کو ذلیل کرتا ہے پسے طور  
پر حق کے ماننے والے کو عزت بخشتا ہے اور ناکث و مغل  
کو ذلیل کرتا ہے۔ پہلیں چاہئے کہ اللہ سے تعمیٰ اختیار  
کریں اور رکسی اطاعت کریں جس نے خدا کی اور تمہارے بنی  
سمکھ اپنی بیت کی اطاعت کی جو اطاعت سکھ سب سے بہتر  
ہیں ذکر دوسروں کی فضیلت کو اپنے پر تحویل کرنے  
والے اس کشمکشی اور اقرار کرنے والے المخنوں نے

اما بعد يار هل الكوفة فان لكم  
في الاسلام فضلاً ما لم تبتنوا ولغيركم  
و دعوة محمد الى الحق فاجبتم و بعد اتم بالمنكر  
فغيرتهم الاراء نضللكم فيما بينكم وبين الله  
فاما في الاحكام والقسم وانتم اسوة غيركم  
ممن اجابكم ودخل فيما دخلتم فيه الاراء  
ونَ أَخْرُوفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ إِتَّبَاعُ الْهُوَى  
و طول الاصل فاما تباع الهوى فيقصد  
عن الحق واما طول الاصل فيensi الاصغر  
اللَّذَانِ الدُّنْيَا قَدْ تَرَكْلَتْ مَدْبُرَكَ وَالْأُخْرَ تَرَكَ  
تَرَكْلَتْ مَقْبَلَةً وَلَكُلْ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا بَنَوْنَ  
فَكَوْنُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْأُخْرَةِ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا  
حَسَابٌ وَغَدَ أَحْسَابٌ وَلَا عَمَلٌ الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
لَفِصٍ وَلِيَتَهُ وَيُخْرِلُ عَدُوَّهُ وَإِنَّ الصَّادِقَ  
الْحَقُّ وَإِذْلَى النَّاكِثِ الْمُبْطَلِ عَلَيْكُمْ تَبَقُّوْنِي اللَّهُ  
وَطَاعَيْتُمْ مِنْ اطَاعَ اللَّهَ وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ  
الَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِطَاعَتِكُمْ فِيمَا طَاعُوا إِنَّ اللَّهَ  
فِيهِ مِنَ الْمُتَّسِّرِينَ الْمُتَّدِعِينَ الْقَائِلِينَ لَنَا تَضَلُّونَ  
بِغَضْلِنَا وَيَحْمِدُونَا مِنْهَا وَيَا زَعْوَنَتَاهُ حَقَّنَا و  
يَدِ افعونَتَاهُ فَقَدْ ذَاقُوا رِبَالَ مَا اجْتَرَ مُؤْفِفُونَ  
يَلْقَوْنَ غَيْرًا لَا إِنَّهُ قدْ قُدِّمَ عَنْ نَصْرَتِي مَنْ كَمْ سَاجَلَ  
فَأَنَا عَلَيْهِمْ عَابٌ زَادَ فَاجْرُهُ وَاسْمُهُ مَا يَكْرُهُ حَتَّى يَعْتَبُوا۔

خدا کی امانت کی۔ انہوں نے ہماری فضیلت سے ہپنے  
فضل کا دعویٰ کیا، ہمارے امر سے ملدا انکار کیا، ہمارے  
حقوق میں تنذیع کیا اور ہمیں اس سے دفع کیا پس یہ فروز  
ہو گا کہ وہ ایک روز اپنے کیفرا ہمال کا ذائقہ جلیں گے  
اور اپنی گمراہی سے ملامات کریں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کتنے  
میں سے ایک جا عدت نے میری نصرت سے ہاتھ روک  
لیا مگر میں ان کی سرزنش سے ہمیں رکامگنم لوگوں نے  
ان سے کنارہ کشی اختیار کی اور انہیں سخت مکروہ بائیں  
سائیں تاکہ وہ اپنی حرکات سے لپیمان ہوں۔

(دنا سخن ج ۲)

## خطبہ درجہ حجۃ کوفہ (دارجہ شیعہ جمعہ)

چار روز تک لوگ حضرت امیر المؤمنین سے مقامِ رحیب پر ملتے رہے بعض نے شریک جہاد نہ ہونے پر اظہرا  
شرمندگی کیا اور مدد خواہی کی اس سے بعد حضرت کوفہ تحریف نہ کیا اور درجہ کو فیضی میں خبلہ شاد فرمایا:  
تمام تحریف اللہ کی یہ ہے میں اسکی حمد کرتا ہوں و  
اس کے استفانت و ہدایت جا تاہوں گمراہی سمجھنے میں  
خدا کی پناہ مانگتا ہوں اللہ نے جو کی ہدایت کی اس کے سئے  
گمراہی نہیں اور جو گمراہ ہو پھر اس کا کوئی ہادی نہیں میں گوئی  
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ یہکہ ہنس کا  
کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بنہ اور رسول ہیں جن  
کا اس نے ایک امر کیلئے انتخاب کیا اور بہوت سے غصوں کیا اللہ  
تمہارے خلوق سے برگزیدہ گیا اور تمام خلوق سے چاہا کہ ان سے محبت  
کر کے پس انہوں نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کیا اور امام کو

الحمد لله (احمدہ واستعینہ واستهدیہ)  
واعوذ بالله من الفسالۃ من یهدی اللہ فلا  
ضل له و من یضل فلا هادی له و اشهد ان  
محمد اعبدہ و رسوله انتخبه لامر و اخصه  
بالنبوة اخر من خلقہ عییہ واجبہم الیہ  
نبیلخ رسالتہ سببہ و قفع لامته و ادی الذی  
علیہ و امیکہ بتقوی اللہ امرتہ والاحسان  
و خلقتم فاحدن و اعن اللہ ما حذر کم من  
نفسہ فانہ حذر باسماشند یہ اواخشو اللہ

نیجت کی اور اپنی ذمہ داری کو پورا کیا جس پر وہ مانع  
نہے اور فرمایا کہ میں تھیں وہیں دھیت نکرتا ہوں کہ اللہ  
تفہمی اختیار کریں تم نیک کاموں کے لئے ہی پیدا کئے  
گئے ہو جادے سے ذردا اور ان امور سے جن سے ذرفنے کو تھیں  
کہا گیا ہے۔ بیٹھ اس نے عذاب شدید سے درا یا ہے۔  
خدا سے خوف کرو ان امور سے جو مدبر مخدودت سے بارہ بھی  
بینیریا کے ہوں دکھانے اور رُشنا نے کئے نہ ہوں جس نے غیر  
خدا کیلئے کوئی مکمل کیا اللہ اس کو اسی کے پسروں کو نہیں تھا،  
اور جس نے خدا کیلئے کوئی عمل خوب کے ساتھ بحالا بیا اللہ  
اسکے اس کو جزا دیتا ہے خدا کے عذاب سے ذردو بکھونک  
خدا نے تم کو نہ ہی بیکار پیدا کیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر فتنے  
خشش کام مہار سے ذمہ کیا تھا اسے اثار کو موسم کیا اور  
بہیں نیک مکمل کی تعلیم دی اور تہذیبی نوت کا وقت تھا  
کیا پس تم دنیا پر فلسفتہ نہ پوچھو نکر وہ لپنے اہل کو فرب پیش  
دا لی اور اپنے عاشقوں کو وہ سرکار دینے والی ہے اسکی ہر چیز  
فانی ہے تحقیق کہ آنحضرت زندگانی جاوید کی حامل ہے  
اگر تم اس بات کو سمجھو میں اللہ سے شہید اور کے منازل  
انیسا دکی سہرا ہی، اور سہرا کی میثت کے متعلق سوال  
کرتا ہوں کیونکہ ہم اس کے لئے ہیں اور اسی کے لئے ہیں۔

خُشِيَّةٌ لِّيْسَ بِتَنْفِيْدٍ يَرِوْعُ اعْمَلَوْا فِيْ غَيْرِ رِيَا  
وَكَلَّا سَمْعَةً فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لَنِيرِ اللَّهِ وَرِكْلِهِ  
اللَّهُ أَلِيْ فَمَا عَمِلَ لَهُ وَمَنْ عَمِلَ لَهُ مُنْهَمَاقِلَيَّ  
(اللَّهُ أَجْرٌ كَوَاشِقُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَمْ  
يَخْلُقُكُمْ بِعِيشَأْوَلَمْ يَرِكُمْ شِيَّاصَمْ اَمْرَكُمْ سُدَّيْ  
فَقَدْ سَمَحَى اَثَارَكُمْ وَعَلِمَ اَعْمَالَكُمْ وَكَتَبَ اِجَالَكُمْ  
فَلَا تَغْتَرُوا بِالدِّينِيَا فَإِنَّهَا غَرَرٌ وَبِاَهْلِهَا  
مَـ هـرـ مـنـ اـغـتـرـ جـهـاـوـاـلـىـ فـنـاءـ مـاـهـيـ اـنـ  
الـاـخـرـةـ هـ حـاسـرـ اـلـحـيـوـانـ لـوـكـاـنـوـ اـعـامـوـنـ.  
اـسـئـلـ اللـهـ مـنـازـلـ الشـهـادـةـ وـمـراـفـقـةـ  
الـاـبـنـيـاءـ وـمـعـيـشـةـ السـعـدـةـ فـلـمـنـاـ نـعـنـ لـهـ  
وـبـلـهـ -

(ناسخ - جلد ۲)

# كتاب الصيفين

دریں والوں کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد امیر المؤمنین نے اپنے حکام صوبیات کے نام فرمائیں جا رہی فرمائے کہ اپنی رعایا سے حضرت کی بیعت لیں و نیز ایک فرمان محاورہ کے نام بھیجا کہ تمام ہباجرو انصار نے یہی بیعت اسی طرح کر لی ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر، عمر، و عثمان کی کی تھی۔ پہلی حضرت نے اپنا خلافت کا منصوص

من اللہ سونا بیان نہیں فرمایا بلکہ یہ تحریر فرمایا کہ امت کا اجماع جو تمہاری عقیدت میں جلت امام است ہے میر حق میں قرار پایا ہے اتم معاپنے تمام اراکین حکومت و سربراور دہاشات میں آکر میری بیعت کرو۔  
(یہ مکتوب نجع البلاغہ میں مرقوم ہے)

اس دوران طلحہ وزیر نے امیر المؤمنین کی طرز جہاں بانی کو اپنی مرضی کے خلاف پاکر نکرہ کے بہانے سے بڑی سے بھل گئے اور امام المؤمنین حضرت عائشہ اور چند دیگر شخصیں سے مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ امیر المؤمنین سے خلاف چھین لیں۔ میدان کا رزار بصرہ قرار دیکر ام المؤمنین کو کمانڈر اپنی چھفت کی چیخت سے ساٹھ لیکر بصرہ روانہ ہوئے۔ اس جنگ کی وجہ پر تانی گئی کام المؤمنین خون عثمان کا استقامہ لینا چاہتی ہیں جس کے ذمہ امام المؤمنین یہیں معاویہ کو ایک بہانے مل گیا اور انہوں نے امیر المؤمنین کو جواب بھیجا کہ پہلے قاتلین عثمان انکے حوالہ کئے جائیں اور بیعت کا دوبارہ انتظام کیا جائے اس نئے کریہ بیعت عامدہ تھی بلکہ چند مخصوصوں نے بیعت کی تھی۔ اس مدد میں ایک طویل مراسلت جلی جو باب مکتوبات نجع البلاغہ، مستدرک، آل کاشفت الغطا، مکتبات علی از حکیم بنی جہنم خان را میپوری اور نجع الاسرار جلد سوم دیکھو میں مرقوم ہیں۔ نجع الاسرار جلد سوم میں صرف دہی مکتوبات کئے گئے ہیں جو نجع البلاغہ میں نہیں ہیں۔

جب حضرت کی تمام فضائی وہیات ناکام ہیں اور معاویہ نے اس امر کے فیصلہ کو میدان کا رزار ہی قرار دیا حضرت محبوب ہو گئے اور اپنے حکام کے نام فرائیں بھیجیں کہ جلد فوجی لماں روانہ کریں اور ترغیب و تحکیم ہمارے میں حضرت نے کوفہ میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

## خطبہ

بِ تَحْمِيقِ كُرْخَانَةِ تَهْبِيْسِ اَپْنَى بَيْنَ سَيْنَيْنَ وَ تَحْمِيقِ كُرْخَانَةِ دِيْنِيْنَ سَيْنَيْنَ اَوْ  
تَهْبِيْسِ اَپْنَى عِبَادَتِيْنَ كِيلَيْهِ خَلْقٌ فَرْمَايَا پَسْلَبَنَى بَيْنَ كُوَّاسَيْنَ  
حَقٌّ كَيْ أَدَأْيَيْكَ بَيْنَ دَفَقَتِيْنَ كَرْدَوَارِيْنَ بَيْنَ كُوَّاسَيْنَ سَيْنَيْنَ  
وَفَاعَلَيْهِ عَهْدَ كَاجْزَرَارِدَ سَيْنَيْنَ كَوْجَانَ مُوكَرَ خَلْدَانَتَيْرَارِدَ  
اسْلَامَ كَوْحَکْمَنَبَايَا اَوْ رَاسَ كَوْشِيقَرَارِدَرِيَا۔ پھر تفریطِ خبر  
کے ساتھ اپنی طاعت کو رب کی رضا اور عقائدِ دوں کے  
لئے مال نہیں تھے اور اپنی یہ نیت کی کامیک جز قرارِ ریا  
عوام کے امور کا جلی و عقد میرے حوالہ کیا کوئی ثبوت  
نہیں سوا کے اللہ کے۔ اگر خدا نے چاہا تو میں غصہ کی

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ بِدِينِهِ وَخَلْقَهُ  
لِعِبَادَتِهِ فَانْصُبُوا النَّفَسَكَمْ فِي اِدَاءِ حَقَّهُ وَ  
وَابْخُرُوا مَوْعِدَةً  
وَاعْلَمُوا اِنَّ اللَّهَ جَعَلَ اسَاسَ الْإِسْلَامَ مِتْنَتَهُ  
وَعِرَاءَ وَثِيقَةَ ثَمَّ جَعَلَ الطَّاعَةَ حَظَّاً لِلْأَنْفُسِ  
بِرِضاَ الرَّبِّ وَغَنِيمَةَ الْأَكْيَاشِ عِنْدَ تَقْرِيبِ  
الْعِزَّزِ تَوَدَّدَتْ أَسْوَدُ هَمَاوَلَا قَوَّةَ لَا بِاللَّهِ  
وَمَنْ مَنَّ مَانَ وَرَأَيَ شَاءَ اللَّهُ إِنَّ مَنْ سَيْفَهُ  
نَفْسَهُ وَتَنَوَّلَ مَالَيْنَ لَهُ وَمَا لَيْدَرِكَ لَهُ

کیطون کوچ کریں گے جس نے پنے فنس کو سفہت میں  
مبتلا کر لیا ہے اور اس کام میں دست اندازی کی ہے  
جو اس کے لئے نہیں ہے اور وہ اس کا ادراک نہیں  
کر سکتا۔ معاویہ اور ان کے باقی گروہ کے متین بیٹیں  
نے لگام دیدی ہے اور اسکی چمک سے انہیں دہکاتا  
رہتا ہے وہودہ کر کے ایسا نہیں کرتا وہ حوسکے کے دلائل  
پیش کرتا ہے تم لوگ خدا کے حلال و حرام کو رب سے  
زیادہ جانتے ہو میں بھتیں جو کچھ کہتا ہوں اسیں میری  
استہانت کرو خدا کے درجہ کو خدا نے شیطان سے  
پچھے کر رکایا ہے اور میں جس اجر و کرم کی بھتیں اللہ عزیزاً تنا  
ہوں اسکی طرف راغب ہو۔ جان لو کہ مسلوب رہ رہے  
جس نے شمار دین اور اناراما نت کو سڑاں کر دیا اور  
خزر روہ ہے جس نے ہلیت پر ضلالت کو اختیار کیا  
میں تم میں سے یہ شخص کو بھی نہیں جانتا جو اپنے کو مجر  
زیادہ برگزیدہ سمجھتا ہو۔

میرے اغیار کے پاس شکست کھانا اور لوٹنا ہے  
ان کو دفع کرنا تو یا اونٹوں کو دفع کرنا ہے اور جس ختن  
انہیں حوض سے دفعہ نہ کیا ایک دوسرے کے خون کر  
مباح کیا میں بھتیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کیلئے دل کو جو  
کیتیں فضیل بناو مسلمانوں کو منکوب کرنے کا خیال دکرو  
اور المذکور نصرت کے منتظر ہو۔

معاوية وحد الفئة المأغية يفودهم  
ابليس ويرى لهم بيارق تسويفه و  
ميد ليهم بغرسه وانتقام علم الناس  
بخل الله وحرمه فاستعنوا بما علمتم  
واخذوا ما حذر من حمل الله من الشيطان  
واسعروا فيما فالكم من الاجر والكرامة  
واعلموا ان المسلوب من سلب دينه وامانة  
والخروف من اثني الضلالة على الهدى فلا  
اعرف احداً منكم تقاعس عنى  
وقال في غيري كفاية فان الذود  
ابي النور دا بل و من لا يزد عن حوضه  
تيهد مدحرا في امر حمه بالشدة في الامر  
والجهاد في سبيل الله وان لا تغنا بموا  
مسلم او التنصر والنصر العاجل من الله

حضرت امیر المؤمنین در شوال شنبہ یوم چهار شنبہ شام روانہ ہوئے اور رانچی سے قبل بمقام  
تحلیہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ « الحمد لله کلمات قبیل ..... جو بجمع البلاغیں درج ہے۔

## (۲) خطاب به مالک اشتر

زیاد اور شریع کو حضرت نے پہلے ہی بجانب شام روانہ کر دیا تھا جنماں طے کرتے جا رہے تھے کہ ابوالاعوّار  
سلک کے تحت سپاہ شام کا ایک دستہ نظر آیا تھیں زیاد نے متابعت حضرت امیر المؤمنین کی دعوت دی گرا ہوں  
گئے انکار کیا۔ اس پر زیاد نے فوراً حضرت امیر المؤمنین کو صورت حال کی تفصیلی پورٹ روانہ کی۔ پورٹ ملنے پر حضرت  
نے مالک اشتر کو قلب بفرما کر حکم دیا کہ :-

اسے مالک! زیاد اور شریع نے میرے پاس  
پیغمبر کے ذریعہ الہدایت پیشی ہے کہ انہوں نے ابوالاعوّار  
اسلامی سے جو شامی قوبح کے دستہ کے ساتھ ہے روم  
کے قلعہ کی فصیل کے قریب ملاقات کی ہے اور اپنے  
مقام پر ساکن ہیں اور احکام کے منتظر ہیں یہی یہی تھم  
انکی جانب روانہ ہو میں ہمیں ان پر حاکم مقرر کر دیا ہے  
تمہیں چاہیے کہ ان سے اسوقت تک جنگ کی ابتداء  
ذکر کیں جب تک کہ وہ ابتداء کریں اور تم ان سے سُن  
ذکر کو انہوں نے قتال کیلئے اٹھا دشمنی نہ کر دیا اور جب  
تک تم مکر سکر دیا ہیست نہ کرو۔ زیاد کو سیمینہ پر شریع  
کو میرہ پر مقرر کرو اور تم اپنے اصحاب کے درمیان قلب  
میں رسوخ دیجیں کے شکر سے اس قدر نزدیک نہ رہو کہ  
ناچار آتش حرب لائے جائے اور اس قدر در عینی  
نزدیک وہ گمان کر تم در گئے اور میدان حرب سے  
کنارہ کشی اختیار کی۔ افشار اللہ میں بہت جلد وہاں  
پہنچتا ہو۔

یا مالک ابت نیاداً و شرمیحاً اَن سَلَّا  
إِنْ تَعْلَمَ بِأَنَّهُمَا لَقِيَا أَبَا الْأَغْوَرَ الْسَّلِيمِ  
فِي جُنُدٍ مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ لِبُؤْرِ الرُّومِ فَبِئْرَانِي  
الرَّهْبَوْلِ أَنَّهُ تَحْكَمَ مُتَوَاقِفِينَ فَالنَّجَا  
إِلَى أَصْحَابِ النَّجَافِ إِذَا أَنْتُمْ هُمْ مَفَاقِتُ عَلَيْهِمْ  
وَإِيَّاكُ أَنْ تَبْلُغَ عَالْقَوْرَ بِقِتَالِ إِلَّا أَنْ تَبْدِلَ  
حَتَّى تَلْقَاهُمْ وَتَسْمَعْ مِنْهُمْ وَلَا يَجِدُونَكُمْ  
شَعْرًا نَّهَمَ عَلَى قِتالِهِمْ فَبَلْ خَلَعُوهُمْ وَلَا عِدَادُ  
إِلَيْهِمْ مُشَرَّعٌ بَعْدَ مَرْتَبٍ وَاجْعَلْ عَلَى مِتْهَمِتِكَ  
نَیاداً وَعَلَى مُتَهَمِتِكَ شَرِیْعَهَا وَقُبْتَ بَيْنَ  
أَصْحَابِكَ وَسُطُّطَ وَلَا تَبْدِلْ مِنْهُمْ دُنْوَمَنْ  
وَرِقَيْدَ أَنْ تُنْشِبَ الْحَرْبُ وَلَا تَبْا عَدْ مِنْهُمْ  
تَبَأَ عَدْ مِنْ مَهَابِ الْبَاسِ أَقْنَمْ لِلَّيْكَ فَاقْ  
مُتَهَمِتِ السَّيْرِ إِلَيْكَ اَسْتَأْنِدُ اللَّهَ.

زیاد اور شریع کو حضرت نے بیانی کہ مالک اشتر کی متابعت کریں اور اس وقت تک  
جنگ شروع نہ کریں جب تک کہ میں دہل نہ آ جاؤں۔

## خطبہ

(۳) رسالت شریحیل و جواب حضرت امیر المؤمنین

صفیں پہنچنے کے بعد یہی حضرت امیر المؤمنین نے ہدایت و نصائح اور دعوت ایمان میں کوئی کسر ایمان رکھی اور معادیہ کے پاس اپنے متعدد اصحاب کے کہدا بھیجا کر راہ راست پر آجائے اور خون رنیری سے بچے مگر معادیہ نے ہر وقت وہی جواب دیا کہ قاتیں عثمان اس کے حوالہ کر دین اور آپ خلافت سے دست کش ہو جائیں چنانچہ جبیب بن مسلمہ اور شریحیل سے جبی معادیہ نے یہی کہدا بھیجا جس کے جواب میں حضرت ان دونوں نے یہاں تحقیق کہ اللہ نے بنی کو معموت کیا کہ لوگوں کو گمراہی اُتما بعد فاتح اللہ قدیمعث النبی شَ

فَالْقَتَّلُ بِهِ مِنَ الظَّلَالِ وَتُعْشَ بِهِ مِنَ الْهَلَالِ  
وَجَمِيعُ بِهِ بَعْدَ الْفَرْقَةِ ثُمَّ قُبْضَةُ اللَّهِ إِلَيْهِ وَقَدْ  
أَدْتَى مَا عَلِيَّ بِهِ ثُمَّ أَسْتَحْلِفُ النَّاسَ أَبَا بَكْرٍ شَدِ  
أَسْتَحْلِفُ أَبَا بَكْرٍ عَمِّي وَنِخْنَ لَلِ الرَّسُولِ وَاحْتَ  
بِالْأَمْرِ فَغَفَرَ تَذَلَّتْ لَهُمَا شَمَّرَ وَتَبَّى النَّاسُ سِ عَثَمَانَ  
فَعِيلَ جَاشِيَاءَ عَابِهَا النَّاسُ عَلِيَّهُ فَإِلَيْهِ  
نَاسٌ فَقْتُلُوهُ ثُمَّ إِتَّاقِ النَّاسُ وَأَنَا مُعْتَزِّلٌ  
أَمْرُهُمْ فَقَالَ رَبِّي بَايِعُ فَأَبَيَّثُ عَلَيْهِمْ  
فَقَالَوْا لِي بَايِعُ فَإِنَّ الْأَمْمَةَ لَا تَرْضِي الْأَبْكَ  
وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ لَمْ تَقْعُلْ إِنْ يَقْتَرِقُ النَّاسُ فَبِإِ  
يَعْتَهِمْ فَلَمْ يَعْنِي إِلَّا شَقَاقٌ بِرَجِلِيْنِ تَدَبَّرَ  
يَعَاقِ وَخَلَقَتْ مَعْوِيَةً أَيْمَانَ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ اللَّهُ  
الَّهُ سَابِقَةً فِي الدِّينِ وَلَا سَلْفَ صَدَقَ  
فِي الْإِسْلَامِ طَلِيقُ ابْنِ طَلِيقٍ وَجِرَبُ بْنِ  
الْإِسْلَامِ لِمَرْيَلِ اللَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِالْمَسِيرِ  
عَدَوًا هُوَ أَبُوَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ كَاهِنٌ  
مَكِيرٌ هَيْنَ فَعَجَبَنَا اللَّهُمْ وَلَا جَلَّنَا كَمَّ مَعَهُ وَ

آپ کے ارشی کی بیعت پر رضا مند ہیں ہے ہمیں خوف ہے کہ اگر آپ سماں سے التماں کو قبول نہ کریں تو امت سے پریشان اور پر اگندہ ہو جائے گی اس لئے ہم نے ان سے بیعت لی اس وقت کسی نے خالفت د کی مگر وادیوں نے پہنچے تو بیعت کی پھر سماں کو خلیفہ مان لیا ہی وہ

جن کیلئے اللہ نے دین میں سابقیت ہی فرار دی اور نہ اسلام میں اسکو صدق حاصل تھا بلکہ وہ طبیقِ این طبق ہے، اسلام کی فوج "اللہ" اس کے رسول اور مسلمانوں سے وہ اور اس کا باپ ہمیشہ مختلف ہی کرتے رہے اور وہ تنہی ہی کرتے رہے بالآخر کراہتِ طبع اور انکار قلب کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے۔ مجھے تم پر اور تمہارے اس کا ساتھ دینے پر اور اسکی اطاعت کرنے اور اپنے بنا کی اہل بیت کو چھوڑ دینے پر تعجب ہے جن سے شکری اور مختلف ہرگز جائز نہیں اور نہ رہ جائز ہے کوئی انسان میں سے کسی ایک فرد احمد کو بھی ان پر فوت دیں۔ میں تھیں کتاب مدار اور سنت بنی، باطل کے ابطال اور اجیائے عالم کیطرت دعوت دیتا ہوں میں یہی کہتا ہوں اور اللہ سے تمام مومنین و مونمنات اور مسلمین و مسلمات کیلئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

الْقِيَادُ كُمْ لَهُ وَتَدْعُونَ أَهْلَ بَيْتِ بَنِيْكُمْ  
الَّذِي لَا يَبْنِي لِكَمْ شَقَاقَهُمْ وَلَا خَلَقَهُمْ  
وَكَانَ تَدْبِلُوا بِهِمَا حَدَّ أَمْنَ النَّاسِ إِنَّ  
إِذْ غَوَّصُوكُمْ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَبَّهُ  
بَنِيْكُمْ وَأَمَاتُهُ الْبَاطِلُ وَأَخْيَاءَ مَعَالِمِ الدِّينِ  
أَتَوْلُ قَوْلِيْكُمْ هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَنَا وَلِكُلِّ  
مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمُسْتَلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (فَإِنَّمَا)

## (۲) رسالت ابو درداء ابو ہریرہ وجواب امیر المؤمنین

شریعت سے امیر المؤمنین کا جواب سننے کے بعد عاویہ نے ابو درداء اور ابو ہریرہ کے ذریعہ پانے آئھات کو دہرا کیا کہ قاتلان عثمان پھر جوال کر دیئے جائیں تاکہ ان سے خون عثمان کا فضاض لیا جائے اس کے بعد متابعوں کے سوال پر عنور کیا جائیگا۔ امیر المؤمنین نے اس کا جواب ابو درداء اور ابو ہریرہ کو اسطرجو دیا۔ تم نے حق رسالت ادا کر دیا اور رسالت کے مقصد کو واضح کر دیا اب میرا جواب سنو اور منادیہ کو سنادو۔ اگر عثمان خلیفہ برحق تھے اور امامت کے سزا دار تھے ان کا خون حرام، انکی نظرت واجب اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا گناہ تھا اگر انہوں نے اس خلافت کو غصبہ حاصل کیا تھا تو انکی امامت و امامت ضلالت کی طرف منعلطف ہوتی ہے اور ان کا خون حلال اور نظرت حرام فرار پاتی ہے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ اور کوئی تبریزی صورت

مکن نہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص امام قرار دیا جا چکا خواہ وہ مم متنقی ہو خواہ فاسق و  
فاجر حکم خدا اور قانون شریعت کے پیش فظر مسلمانوں پر راجب ہے کہ اس کے امور میں دخل نہ دین  
اور اس کے خلاف ہاتھ یا زبان اس وقت تک استعمال نہ کریں جبکہ کہ کاپنے لئے امام عادل، عالم  
والیف و سخن اور دانا و بینا مقرر نہ کر لیں تاکہ ان کے درمیان عدل والضاف کرے، انکی سرحدوں کی  
حفاظت کرے ان کے تمام حالات پر غور کرے اور ان کے صفات کا صحیح استعمال کرے اس وقت  
مقتول امام سے متعلق بات کریں خواہ وہ تحقیق مارا گیا ہو یا حقیر۔ اس مقتول امام کے ورثا کو جائی  
کرنے کے پاس حاضر ہوں اور اپنی مرضی سے مطلع کریں خلیفہ کے انتخاب کا حق خدا اور رسول کو حاصل  
ہے تو اللہ نے خلیفہ کے انتخاب اور اس کے متعلق غور کر فسے روک دیا ہے۔ خدا کے رسول نے لوگوں کیلئے  
ان کا امام منتخب کر لیا ہے اور رسول اللہ نے مکن دیا ہے کہ اس امام اور خلیفہ کی پیروی کریں۔ حضرت عثمانؓ کے  
قتل کے بعد تمام مہاجر و الفرار نے تین روز تک شوریٰ منعقد کیا اس کے بعد مجبوس سے بعید کی اور غازیان  
بدر اور سابقین مہاجر بھی حاضر ہے تھے۔ یہ وہ گروہ تھا جس نے عوام سے مشورہ کئے بغیر تینوں خلفاء  
کی سیاست کی تھی اور میری بیت کے وقت عوام الناس سے مشورہ کیا تھا۔ اب اگر خدا اوند عالم اس امر کو مت  
کے اختیار میں اور ان کے اجماع میں قرار دیا ہے اور انہوں نے مجھے اختیار کیا ہے تو محویہ پر ملکی میری اعلیٰ  
راجب ہو چکی ہے اگر امت کو کوئی اختیار نہیں ہے اور حکم خدا کے بغیر کوئی حکومت نہیں کر سکتا تو یہ جب  
حکم تھا بخدا و سنت رسول یہ خلافت میرے ہی تھے ہے۔ اے ابو درداء ابو ہریرہ اب بتاؤ کہ اگر عثمان محدث ابو بکر  
و عمر میں قتل کئے جاتے تو کیا معاویہ ان کے خون کا طلب کا رہو کر ان پر خروج کرتے۔  
انہوں نے جواب دیا کہ کوئی بات بھی نہ کرتے۔

فرمایا کہ اگر معاویہ کے کو وہ تینوں خلفاء کے زمانہ میں بھی ایسا ہی کرتے تو تم ان سے کہنا کہ ہر اس  
شخص کا قتل جائز ہے جس نے ظالم کیا ہے آیا مقتول کیلئے یہ جائز ہے کہ مسلمانوں کے عصا و کوشکا فتہ کر دے  
یعنی اتحاد کو پارہ بارہ کر دے لورا مامز مانپر خود ج کرے اور مسلمانوں کو پرا گندہ کرے حالانکہ عثمان کے فرزند  
 موجود ہیں اور وہ آپنے باپ کے خون کا قصاص مطلب کرنے میں سمجھے زیادہ نہزادا رہیں۔  
ابو درداء اور ابو ہریرہ نے کہا کہ علیؓ نے یہ بات الفضاف کی کہی۔

حضرت نے فرمایا کہ میری جان کی قسم اگر معاویہ میری سچائی کی داد دے اور سچائی سے بات کرے  
تو اس جنگ و جوش کو فرد کر دیگا اور مسلمانوں کو اس رنج و مشقت اور عذاب سے رپا کر دے گا۔ عثمانؓ کے  
فرزند معاویہ کے پاس موجود ہیں اور بچے نہیں ہیں اور خوب بھاچا ہتھے ہیں اور قاتلان عثمان میرے لشکر میں ہیں  
فرزندان عثمان کو چاہئے کہ میرے پاس حاضر ہوں تو میں قاتلین عثمان کی نشان دہی کر دیں گا اور ان کے درمیان

اتاب خدا اور سخت رسول کے تحت حکم دیں کہ اگر عثمان کا قتل واجب تھا تو ان کے خون کو طلبی باطل قرار پائے گئی ورنہ ان کے لئے ان کو فرزانہ شہمان سمجھ پر درکردیں گے۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو انہیں قتل کر دیں بیووت دیگران سے خوبہ ہالیں یا معاون کر دیں اگر معاویہ کی خواہش ہے کہ فرزانہ شہمان کی رکالت میں مجبوسے بات کرے تو بھی کوئی مضمانت نہیں وہ حاضر سو کر دعویٰ دائر کرے۔  
ابوددا اور ابوہریرہ نے کہا کوئی شخص اس سے بہتر افضل کی بات نہیں کر سکتا۔ یا علی آپ نے انصاف کی انتہا کر دی۔

آپ نے مادیہ کی دلیں کو باطل کر دیا اور سیکھی اور حکم دلیں سپیش کی جیسیں کسی قسم کی آمیزش نہیں جب الوددا اور ابوہریرہ اور امیر المؤمنین باہر آئے بیس ہزار آدمیوں نے سرپر لوبھے کے خود پہنچنے شروع کر کے کہیں نے حضرت عثمان کو قتل کیا ہے اور اقرار کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین ہمارے خلاف یا ہمارے حق میں جو بھی فیصلہ کریں ہم اس پر خامد ہیں۔  
اس کے بعد دونوں نے والپس جا کر معاویہ کو حضرت امیر المؤمنین کا جواب سنادیا۔  
(كتاب السقیفہ للهم ابن قيس)

## (۵) خطبہ پر مقام صفحیں قبل از جنگ

خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین نے یہ خطبہ اس وقت فرمایا جب کہ آپ کی فوج نے شامی فوج کو دریا سے فرات کے کنارہ سے شاکر گھاٹ پر تباہ کر لیا تھا اس سے کشاومی فوج نے آپ کی فوج پر پانی بند کر دیا تھا اس کے بعد معاویہ نے درخواست کی کہ پانی پینے کی اجازت دیں۔  
حضرت نے فرمایا کہ :-

اے لوگو۔ میں رسول خدا کا بھائی ان کا وصی  
اور ان کے علوم کا دارث ہوں۔ مجھے رسول خدا نے  
اپنی وصایت سے محصور میں کیا اور سبکے دریمانِ مجھک  
برگزیدہ کیا اور اشرافت قریش کی خواستگاری کو  
روک کر کے اپنی بیٹی کی محو سے تزدیج کی۔ تحقیق کر کے

یا ماحشر الناس انا اخوس رسول الله  
وَدُرْصِيْهُ وَوَاسِعَتْ عَلَيْهِ خَصْنَى وَخَبَاف  
بِوَجْهِيْهِ وَاخْتَارَ فِيْ مِنْ بَيْنِهِمْ وَمُنْزَقِ جَنَّى  
بِأَيْنَتِهِ بَعْدَ مَا خَطَّهَا عِدَّةٌ فَلَمْ يُنْجِدْهُمْ  
وَإِنَّمَا سَرَّ وَجْهَهَا بِأَنَّهُ مِنْ سَبَبِهِ تُوَهَّبَتِ اللَّهُ

تزویج امر بے عمل میں آئی مگر ان سے پاک ذریت وجود میں آئئے پس کون ہے جس کو میری طرح عطا کیا گیا ہو۔ میں وہ ہوں کہ میرا چیزیں مل شہد اور میرا بھائی، لا امک کے ساتھ مرتی اور یادوت سے مرصع پردوں سے جہاں چاہتا ہے پرداز کرتا ہے میں صاحب دعوات ہوں میں صاحب دعوات ہوں (یعنی کما ہوں کی سناد یعنی والا ہوں) میں بھیب و غریب آیات کا صاحب ہوں۔ میں خود کا قرن پردوں (یعنی پتھریاں کا زخم محض رکار گر نہیں ہوتا میں اپنی طور پر تازہ دم ہوں کہ بمعنی ہیست و نابود نہیں ہزرا۔ میں بیوہ عورتوں اور بیٹیوں کی مد و کفر سے والا ہوں میں جیواروں کا قائل اور پاکبازوں کو پناہ دخے والا سید الوصیین اور امیر المؤمنین ہوں اور اللہ کی مفسوس طرسی ہوں میں حکم پناہ گاہ ہوں کہ سوائے یہ ر اور کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے ترک خدا سب سنتا اور بانتا ہے اس کے بعد معاویہ کے پیامبر دوں سے فرمایا کہ معاویہ سے کہیں کہ تمہارے اور پانی کے دریاں کوئی شخص حائل نہ ہو گا۔ تم لوگ اپنے کسی روکنے والے کے پانی لیں اور اپنی حاجات پوری کریں

لِي مَنْهَا ذَرَيْةٌ لَّهُ شَيْءٌ فَمَنْ أَعْطَى مِثْلَ  
مَا أَعْطَيْتَ إِنَّا لِذِي الْغَنَمِ سَيِّدُ الشَّهدَاءِ  
وَإِنِّي بِطِينِ الرَّمَادِ حِيتَنٌ يَشَاعُ بِخَاهِينَ  
مَكْلُومٍ بِالدَّمْرِ وَالْيَاقُوتِ إِنَّا صَاحِبُ  
الدَّعَوَاتِ إِنَّا صَاحِبُ النَّعَمَاتِ إِنَّا صَاحِبُ  
الرَّأْيَاتِ الْعَيْبَاتِ إِنَّا فَقِيرٌ مِّنْ حَدِيدَانَا  
أَبَدْ جَدِيدٌ إِنَّا مُبَرِّأُوا مِنْ أَمْلَ وَالْيَتَا مِنْ  
إِذَا بَيْرَا الجَبَارِينَ وَكَهْفِ الْمُتَقَبِّلِينَ وَسَيِّدِ  
الْوَصَّيْفِينَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبْلِ اللَّهِ  
الْمُتَّيْنَ وَالْكَهْفَ الْحَصِينَ وَالْمَرْأَةُ الْوَقِيقَى  
الَّتِي لَا يُنْفَصَمُ لَهَا وَاللَّهُ سَيِّدُّ عَلَيْهِمْ

## (۴) خطبہ در ان جنگ

صفین پر پنچے کے بعد بھی حضرت امیر المؤمنین نسہر برایات و نصائح کا سلسلہ جاری رکھا جو مکتبات کے باختی حصہ سوم میں آخری مکتوب کا جواب بھائی زر دینے پر معاویہ نے صرف اس قدر لکھ جسما کہ: «هنیئاً لَكَ يَا أَبُوا الْمُحْسِنِ تَحْلَاتُ الْآخِرَةِ وَهِيَ نَازِعَاتُ الدُّنْيَا» یعنی اسے ابوالحسن بنیان سلطنت اخوت

سباک بسوار میں سلطنت دنیا۔

اس کے بعد شکر آرامی شروع ہوئی اور یکم صفر ۲۶ ھجری یوم چهارشنبه جنگ شروع ہو گئی پاکیزہ سفر معاویہ اور عمر بن عاص نے اپنے فوجیوں کو منا طب کیا اور حضرت امیر المؤمنینؑ سے متعلق غیر صحیح امور بیان کر کے آپ کے خلاف مشتعل کرنے اور تحریص جنگ و لائن میں کوئی کسر لفڑاہ رکھی۔ جب حضرت کو اسی اطلاع ملی آپ نے انکی پیدا کردہ غلط فہیموں کو دفعہ کرنے میں بڑی خوبی زیل ارشاد فرمیا۔

بعد حدود شنبہ الہی فرمایا کہ اسے لوگوں میں کلام کو سنو اور یا درکھو عوام کے گروہ جو تحریکیں اور مغورین تکمیلیں ہیں انکی روشن اختیارات کرو شنیدن جو تمہارا دشمن ہے موجو رہے اور باطل کی دعوت دیتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ایک دوسرے سے کیونہ پروردی کی نہ کرو ایک دوسرے کی مدد سے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ شرابع دین اور اس کا راستہ ایک ہی ہے جس نے اسکو اختیار کیا ہے کے ساتھ پیوست ہو گئی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا مغلک ہو گیا۔ مسلمان رہ ہے کہ جب اس پر اعتماد کیا گیا تو پھر اس نے خیانت نہ کی اور جب اس نے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی نہ کی اور جب بات کی تو جھوٹ نہ کہا۔ جان لو کہ ہم اہل بیت رحمت ہیں ہم سوائے صدق کے بات نہیں کرتے۔ اور سوائے عدل کے کوئی کام نہیں کرتے۔ خاتم النبین ہم سے ہیں اسلام کی قیادت ہم میں ہے اور قرآن کا نزول ہم سے متعلق ہے۔ ہم ہی ہیں جو تم کو خدا اور اس کے رسول کی طرف بلاتے ہیں اور شدت امور میں دشمنان بھی سے جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور انکی خوشبوی انہوں کا یاد رکوڑہ کی ادائی، حج کعبہ اللہ ماه رمضان کے روزے اور اس کے اہل میں مال فی کی قیمت چاہتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ عجیب ترین بات یہ ہے کہ معاویہ بن الجیفیان

حمد لله واللهم عليه شهد قال  
أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ سَمِعُوا مَقَالَتِي وَعَوَا كَلَامِي فَإِنَّ  
الْخَيْلَاءَ مِنَ التَّحْيِيرِ إِنَّ التَّخْوِةَ مِنَ الشَّكَرِ  
وَإِنَّ الشَّيْطَانَ عَدُوٌ حَاطِئٌ لِّيَعْلَمَ الْمَيَا طَلَهُ  
إِلَّا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخْوًا لِّلْمُسْلِمِ كُلُّ ثَابِدٍ وَأُكَلَهُ  
تَخَادُلُوا فَإِنَّ شَرَّ الْجِنِّ وَاحِدٌ كَمَا هُوَ شَيْءٌ  
قَاصِدٌ لَّهُ مَنْ أَخْنَ بِهَا لِحْيَ وَمَنْ تَرَكَهَا  
مُرْقِي وَمَنْ فَارَقَهَا مُحْتَى لِيَسَ الْمُسْلِمُ بِالْمُحْتَى  
إِذَا أَتَمَنَ وَكَلَّا بِالْمُخْلَفِ إِذَا وَعَدَ وَلَا بِالْكِذَابِ  
إِذَا أَنْطَقَ مَنْ أَهْلَ بَيْتَ الرَّحْمَةِ وَقَوْلَنَا  
الصَّدَقُ وَمَنْ فَعَالَنَا الْقَصْدُ وَمَنْ أَخْتَمَ  
النَّبِيَّنَ وَفِينَا قَادِةُ الْإِسْلَامُ وَمَنْ تَأْذَى  
الْكِتَابُ بِذِكْرِ الْمَهْمَةِ إِلَيَّ اللَّهُ وَإِلَيَّ سَوْلَهُ  
وَإِلَيْنَا جَهَادٌ عَدُوُّكُمْ وَالشَّيْثَةُ فِي  
أَمْرِكُمْ وَابْتِغَا عَسْرٍ فَصَوَابِهُ وَاقِمُ الصَّلَاةَ  
وَابْتَاعُ النَّكْوَةَ وَجْحَ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ  
رَمَضَانَ وَتَوْفِيرُ الْفَعْلِ لِلْأَهْلِهِ وَالْأَوَانِ  
مِنْ أَنْجَبِ الْجَمَابِ إِنَّ مَعْوِيَةَ بْنَ أَبِي سَعْيَانَ  
الْأَمْوَى وَعَمْرِ وَبْنِ الْعَاصِ الْسَّهْمِيِّ اصْبَحَا  
يَمِّ صَافَ النَّاسُ عَلَى طَلَبِ الدِّينِ بِغَمِّهِما  
وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَمْ أَخْالِفُ سَوْلَ اللَّهِ قَطُّ

اموی اور سلمن بن عاص سہی لوگوں کو اپنے زعم میں لے لیا  
وین کی حریص دلاتے ہیں اور تم لوگ جانستہ پوکہ میں نے  
ہرگز رسول خدا کی مخالفت نہ کی اور نہ کسی امریں انکی  
معصیت کی میں اپنے کو میدان جنگ میں جہاں بُجے  
بُرے بہادر کا پنپنے لگتے اور رک جاتے تھے تو حکم شرعاً  
کے ساتھ رسول اللہ کی مدد کرتا تھا۔ خدا کاشکر ہے کہ  
اس نے مجھے اس کے ساتھ مکرم فرمایا۔ جب رسول اللہ  
نے رحلت فرمائی تو ان کا سرسری گود میں تعامیں نے  
انہیں اپنے بالخوار سے غلب دیا اور ملائکہ مقریبین  
انہیں پڑاتے تھے۔ خدا کی قسم ہنسی کے بعد امت نے  
اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ اہل باطن اہل حق پر غالب  
آئے۔

ولَمْ يَعْصِهِ فِي أَمْرٍ فَلَطَّافِيَهُ بِنَفْسِهِ فِي  
الْوَاطِنِ الَّتِي يَنْكُصُ فِيهَا الْأَبْطَالُ وَتَرْعَدُ  
فِيهَا الْفَرَاضُ بِخَدَّةٍ أَكْرَمَنِي اللَّهُ بِهَا فَلَهُ  
الْحَمْدُ وَلَقَدْ تَبَصَّرَ سَوْلُ اللَّهِ وَإِنْ سَرَّ أَسْهَدَ  
لِفِي حِجْرِيِّ وَلَقَدْ وَلِيتَ غَسلَهُ بَيْنِ يَدِيِّ وَ  
عَدِيِّ تَقْبِيلَهُ الْمَلَائِكَةُ الْمُقْرِبُونَ مَعِيَ وَ  
إِيمَانَ اللَّهِ مَا اخْتَلَفَ أَمَّةٌ قَطَّ بَعْدَ نَبِيِّهَا  
الْأَظْهَرُ أَهْلُ بَاطِلِهَا عَلَى حَقِّهَا۔

## (۷) خطبہ نبید ان جنگ ۱ صفر

ایک بُرے حوالی کیلئے اپنے لشکر کو آمادہ کرنے حضرت نے یہ خطبہ ادا تاذ فرمایا:-  
الحمد لله الذي لا يُشَرِّمُ ما لا يقضى  
خدا کاشکر ہے جو کسی مخالفت کو پریثان نہیں  
کرتا اور کسی پریثان حال کی مخالفت نہیں کرتا۔ اگر وہ  
چاہتا تو اس امت کے دو اشخاص میں بھی اور مخلوق میں  
اختلاف نہ پیدا ہوتا اور امت کسی سے کیلئے نماز عتمہ  
کرتی اور کسی مخصوص کو صاحب فضل پر فضیلت نہ دیتا۔  
اب دست تقدیر اس قوم کو اس مقام پر بہمارے ساتھ  
کر دی جائے اور پر در دکار تباہ کر دیاں ہماری گفتار و کوڑا  
کو دیکھو رہا ہے اور سن رہا ہے اگر وہ چاہے تو عقوبات  
میں تجویں کرے اور اسکی مالت کو بدل دے یہاں تک

وَلَا يَنْقُضُ مَا أَبْرَأَهُ وَلَوْ شَاءَ مَا خَتَّلَ  
أَشَانُ مِنْ هَذِهِ الْأُصْمَةِ وَلَا مِنْ خَلْقِهِ وَلَا  
تَنَازِعَتِ الْأَمَمُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرٍ بِهِ وَلَا  
جَحْدُ الْمُفْضُولِ ذَلِكَ الْفَضْلُ الْفَضْلُ وَقَدْ سَاقْتَنَا  
وَهُوَ لِإِلَهٍ الْقَوْمُ الْأَقْدَمُ إِنْ هُنْ بِنَفْسِهِمْ بَيْتُنَا  
فِي هَذِهِ الْمَكَانِ تَحْنَنُ مِنْ بَيْتِنَا بِمَنْزِلِي وَ  
مَشْكِعٌ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَ الْبِنْقَةَ وَكَانَ مِنْهُ  
الْتَّغْيِيرُ حَقٌّ يُكَبِّرُ اللَّهُ الطَّالِبُ وَلَيَعْلَمُ الْحَقُّ

خدا خالہ لم کی تکذیب کر دے خداوند عالم ہما تا ہے کہ کام  
حق کی کشت کدہ رہے۔ اس نے اس دنیا کو مقام عمل  
قرار دیا ہے اور آخرت کو دار قوت اک بدر کردالوں  
کھان کے عمل کے مطابق جرا دے۔ لکاہ ہو جاؤ کہ  
کل تم دشمنوں سے ملا تی ہرگز کے پس آج شب یاری  
کرو زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کردا ہرالثیر  
صبر و نصرت طلب کرو۔ احمدیا طا اور محنت سے اپنے  
وشمن سے مقابلت کرو اور اپنا شمار صارقین میں کرو۔

أَيُّنْ مُهِمَّةٌ وَّلِكِنَّهُ جعل الدُّنْيَا دَارَ الْأَعْمَالِ  
وَجَعَلَ الْآخِرَةَ بَعْدَهُ دَارَ الْقِرَارِ لِيَجْزِيَ  
الَّذِينَ أَسْأَلُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ احْسَنُوا  
بِالْحَسْنَىٰ إِلَّا إِنَّمَا كُلَّ قَوْمٍ عَدُوٌّ وَغَدُّ الْأَنْشَاءِ  
فَاطَّيَلُوا لِلْيَتَمَّةِ الْعِيَامِ وَالْكُثُرُ وَأَقْلَوُهُ الْقُرَّانَ  
وَاسْتَلُوا لِلَّهِ الصَّبْرُ وَالنَّصْوُ وَالْقُوَّهُ هُمْ بِالْجَنَدِ  
وَالْحَزْمِ وَيُؤْنِفُوا صَادِقِينَ۔

## (۸۵) خطبہ میبد ان جنگ

حضرت امیر المؤمنین نے جب دیکھا کرتے ہی صوت راہ پہايت پڑا نہیں چاہتے چاہا کہ اس کا مر  
سو جلد تکمیل کو پہنچا دیں اس لئے لیلۃ الہرمی سے دو روز قبل بوقت چاست یہ خطبہ ارشاد فرمایا:-

میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اسکی کیفیت فتویں  
پر جو اس نے اپنی تمام نیک و بد مخلوق کو عطا گیں  
خواہ وہ اس کے جمع ہوں جو اسکی مخلوق کے لئے  
بھیجے گئے یا وہ جنہوں نے اسکی اطاعت کی اور ان  
پر جنہوں نے اس کا عصیان کیا اور اس نے ان کو اپنے  
فضل سے محاف کر دیا اور اس چنہیں اس نے مذب  
کیا۔ باوجود ان کے گناہوں پر اقدام کرنے کے خدا  
اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ میں اسکی حمد کرتا ہوں  
کہ وہ بلوں کو آنسان کرتا غمتوں کو ظاہر کرتا اور ہر  
امر دین میں استحامت کرتا ہے۔ میں اس پر ایمان  
لوتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں جس کے لئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نِعْمَةِ الْفَاضِلَةِ عَلَى جَمِيعِ  
خَلْقِهِ الْبَيِّنُ وَالْفَاجِرُ وَعَلَى حَمْجَهِ الْبَالِغَةِ عَلَى  
خَلْقِهِ مَمْتَأْتِيَ الطَّاعَاتِ وَعِصَمَاتِهِ إِنْ يَعْفُ فَبِقُضَائِ  
مِنْهُ وَإِنْ يُعَذَّبْ فِيمَا قَدَّمَتْ أَتَيَدْ يَهْمِمْ  
وَمَا اللَّهُ بِنَظَالٍ مِّنَ الْعَيْدِ أَحَدٌ وَعَلَى حُسْنِ الْبَلَاءِ  
وَقَطَّاهُرُ النَّعَاءُ وَإِسْبَعِينَةُ عَلَى مَا ذَابَنَا مِنْ  
أَمْرٍ وَيَنْبَأُ أَوْ مِنْ بَهْ وَاتَّوْكِلُ عَلَيْهِ وَكَفَى  
بِاللَّهِ وَكَيْلَانَهُ أَتَى اشْهَادُنَّ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَهِيدَ لَهُ أَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
أَنْ سَلَهُ بِالْهَدَىٰ وَدِينُهُ الَّذِي أَنْتَصَاهُ  
وَكَانَ أَهْلَهُ وَاصْطَفَاهُ عَلَى جَمِيعِ الْعَبَادِ

وہ کافی ہے۔ یہ گواہی دیتا ہوں کہ سوا نے اللہ  
کے کوئی نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی  
شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندہ اور اس کے  
رسول ہیں جنہیں اس نے بدایت کیٹھے بھیجا اور ان  
کے دین سے راضی ہوا۔ ان کی تبلیغ رسالت کی وجہ  
ان کو اور ان کے اہل بیت کو تمام بندوں پر برگزیدہ  
کیا اور تمام علوق پر اپنی جنتیں قرار دیا۔ وہ انہیں  
اپنا علم عطا کرنے روند و رحیم ہے۔ حسب ونسب میں  
اس نے اپنی مخلوق میں انہیں مکرم کی ان میں تمام  
خوبیاں اکٹھا کر دیں انہیں ذاتی طور پر شجاع ترین علم  
بنادیا وہ امت سے الیسی محبت کرتے تھے کہ انہیں  
بالوں سے بری کر دیا (ارشاد رسول ہے کہ میں اور علی  
امت کے باپ ہیں) اور اس معاشرہ سے مسلمانوں اور  
کفار کو مامروں کر دیا۔ اگر کسی نے کوئی فلم کی تھاتوں میں  
کر دیا کسی نے زیادتی کی تھی تو زگذر کیا اور انہیں معاف  
کر دیا جنہوں نے اللہ کی امانت میں ان مصائب پر بصر  
کرتے ہوئے لگدار ریاجوان پر ڈھانس کے تھے انہوں نے  
راہ خدا میں جماد کیا جو حق جماد کرنے کا تھا۔ اللہ کی  
اتسی عبادت کی کہ یقین حاصل ہو گیا۔ یہ اہل زمین  
کے تمام شیک و بیک علمکم ترین میمندوں کو درفع کر دیا  
پھر تم میں کتاب خدا چھوڑی انہیں طاعت خدا کا حکم  
دیا اور گنہوں سے منع کیا اور رسول اللہ نے میرے  
ستعلق عہد یا کہ کبھی اس سے خارج نہ ہوں اور فرمایا  
کہ تمہارا دشمن تمہارے ساتھ ایک گز بہتر ہے اور تم

بتبلیغ رسالت و ججہ علی خلقہ و کان  
کعلہ فیہ سُرْفَأَرْجِیْمَا "کس مخلق اللہ  
حباباً واجملهم منظر، او استجههم نفساً وابههم  
بوالیٰ" وَأَمْنَهُمْ علی عَقْدِ لِمَ تَعْلَقَ عَلَيْهِ  
مُسْلَمٌ وَكَلَّا كَفِرْنَظْلَمَةٌ تَطْبَلْ كَانَ يَظْلَمُ  
فَيَغْصُرْ وَلَيَقْدِرْ فَيَصْفُعْ وَلَيَسْوَحْتَ مَضْنَى  
مطیعاً لِلَّهِ صَابِرًا عَلَى مَا لَا صَابَهُ بُجَاهِهِ  
فِي اللَّهِ حَقَّ جَهَادٍ عَابِدًا لِلَّهِ حَقَّ أَتَاهُ  
الْيَقِينُ فَكَانَ ذَهَابَهُ اتَّخَذَ الْمَصِيرَةَ عَلَى  
جَمِيعِ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ثُمَّ تَوَكَّلَ  
نَيْكَمَهُ خَتَابَ اللَّهِ يَاءِرَ كَمَ بَطَاعَةَ اللَّهِ وَ  
نَيْهُنَّ كَمَ عَنْ مَعْصِيَةِ وَلَقَدْ عَبَدَ إِلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَخْرُجْ  
عَنْهُ وَقَدْ حَفِرَ كَمْ عَدَ وَكَمْ وَقَدْ عَرَفَتْهُ  
مِنْ سَيِّهِمْ يَدِ عَوْهَمَ إِلَى الْبَاطِلِ وَابْنَ  
عَيْمَنَ نَبِيِّكُمْ بَيْنَ اَظْهَرِكُمْ وَبَيْنَ عَوْكَمِ الْأَنْ  
طَاعَةَ سَبَكَمْ وَالْمَعْلَبَةَ نَبِيِّكُمْ وَلَا سَوْءَ  
مَنْ صَلَّى صَلَّى كُلَّ ذَكِيرَ لَمْ يَسْقُنَى بِالصَّلَاةِ  
غَيْرِ بْنِيِّ اللَّهِ وَأَمَا وَاللَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدِيرِ اللَّهِ  
إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ الْحَقَّ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَعَلَى الْبَاطِلِ فَلَا  
يَصِيرُ الْقَوْمُ عَلَى بَاطِلِهِ وَيَجْتَمِعُوا عَلَيْهِ  
وَتَفَرَّقُوا عَنْ حَقِّكُمْ قَاتِلُو هُمْ يَعْذَنُ بِهِمِ اللَّهُ  
بَايِدِيَّكُمْ فَانَ لَمْ تَفْعَلُوا الْيَعْنَ بِهِمْ بَايِدِيَّ  
غَيْرِكُمْ

لَهُ اللَّهُ وَهُبَرْگَ تَرِينَ سَتِیْ ہے جو غَابِ ہو سادِ جَسْ کَارِ فِی اسَّاَفَ نَکَرْ گَھے۔

ان کے رہیں کو جانتے ہو جاؤ نہیں باطل کی طرف  
دعوت دے رہا ہے۔ تمہارے پیغمبر کا ابن علیم تمہارے  
درمیان ہے اور تمہیں طاعت حق اور اپنے بنی  
کی سنت پر عمل کرنے دعوت دے رہا ہے جس نے  
سب سے پہلے منازر ادا کی کسی اور نے نہ میں محمد پیر  
سبقت نہیں کی سوائے رسول اللہ کے پس کوئی  
میر اساوی نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم میں اہل بدر سے  
ہوں خدا کی قسم تم لوگ حق پر ہو اور یہ قوم باطل  
پر ہے۔ یہ کب جائز ہے کہ وہ اپنے باطل پر تحد و محتج  
ہوں اور تم لوگ حق پر پوچھے ہوئے اپنے حق سے  
پر اگنده ہوں۔ ان سے مقابلہ کرو تاکہ خدا انہیں تمہارے  
تمہارے ہاتھوں سے منذب کرے اگر تم نے ایسا کیا  
تو خدا تمہارے اغیار کے ہاتھوں انہیں منذب کر دیکھا  
(طہری ناسخ)

## (۹) خطبہ در تحریص لشکر

سیدان صینین میں ایک روز اپنے لشکر کی ایک جماعت پر سے گذرتے ہوئے حضرت نے کیا  
کہ وہ ایک فولادی دیوار کی طرح اپنے مقام پر جمع ہوئے ہیں۔ ان سے فرمایا کہ :  
ہے وہ لوگو جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے ہوئے  
اس کے کرنیز سے ان کے جسموں سے گزر جائیں اور تو یا  
ان کے سوریوں کو درپارہ کر دیں اور انکی ہڈیاں توٹ  
جائیں اسکے باقیہ بدن سے علیحدہ ہو جائیں اور انکی پیشافی و  
ابروکٹ کر دینہ ہرگز جائیں اور لکست کھانا نہیں پہنچ کیاں ہیں اپنے  
اوطالیاں جیزوں پسے کو خدا کو زیع دیتھیں (ناسخ)

فَإِنْ هُولاءِ الْقَوْمُ لَا يُؤْخِذُونَ مَوْقَهَهُمْ  
دُونَ لَهُنْ دُرُّ أَبْكَ يَخْرُجُ مِنْهُ النَّمَرُ وَضُوبٌ  
يُفْلِقُ الْهَامِ وَيُطْبِعُ النَّظَامَ وَتَسْقُطُ مِنْهُ الْمَعَاصِي  
وَالْأَكْفَافُ حَقِّ تَصْدِعِ جَبَاهِهِمْ وَتَقْشِحُ حَوْاجِهِمْ  
عَلَى الصَّدَوْرِ وَالْأَذْقَانِ إِنَّ أَهْلَ الصَّبْرِ وَالْمُلَاقِينَ  
إِنَّمَا يُشْتَرِى دِرْجَةً اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

## (۱۰) خطبہ در تحریص شکر

جنگ صینیں کے دوران ایک روز جب کہ حضرت امیر المؤمنینؑ کشہرام کے مامنے سے گذر رہے تھے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنینؑ ولید بن عقبہ اور معاویہ کے چد اصحاب آپ کو سب و شتم سے یاد کر رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا :

ان سے مقابلہ کرو۔ یہیں آرام و آسائیں چلیں  
ہر تم سیں صالیحین کی علامات اور اسلام کا دفتر ہے  
خدا کی قسم کہ وہ قوم خدا کے ساتھ چیل سے سب سے  
زیادہ قریب ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس کا اندازہ دو دب  
معاویہ، فرزند نابغہ، ابوالاعور اسلامی اور ابن الجیط  
شراب خوار ہے جس سالم نے حد جاری کی کئی تھیں  
اس سے قبل یہ لوگ بمحض سے قتال ہی کر سکتے تھے اور  
دن اشترست الفاظ میرے خلاف نکال سکتے تھے میں  
نہ انہیں مت بابت اسلام کی دعوت دی ہے اور مجھ  
بنوں کی عبادت کیلئے بلا رہے ہیں۔ آج معاملہ دگر گوں  
ہو گیا ہے کہ وہ مجرم پر عیوب لگا رہے ہیں اور مجھ سے  
بد زبانی کر رہے ہیں۔ پس اللہ کا شکر ہے کوئی اللہ  
نہیں سوائے اللہ کے۔ ان کا مقدمہ الجیش جو مجھ سے  
جنگ کرنا پڑا ہے کہ یہ فاسقین ہمارے نزدیک اور اسلام  
جلیل خطبہ ہے کہ یہ فاسقین ہمارے مقابلہ ر  
میں ناپسندیدہ ہیں حتیٰ کہ وہ اس امت کے آدمی  
آدمیوں کو ہوا ہے نفس اور فتنہ کے شفیقتہ اور کذب  
و بہتان کے فریفته بنادیئے ہیں اور ہمارے مقابلہ  
مقابلہ کیلئے لاکھڑا کشہ ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ خدا

انہوں والیہم و علیکم السکینۃ و  
سیما الصالحین و وقار الاسلام و الله  
لا چریب قوم ہیں الجھل بالله عن وجن  
قوم قائدہم و مودبہم معمویہ و ابن  
التابعۃ را بوا لاعور اسلامی و ابن ابی  
معیط شاہر ب الحلال وال محلو وحدتاً فی الاسلام  
و هم اولیٰ یقومون فی قضیبونی و یشتوتی  
وقبل الیوم ما قاتلوني و شتموني و انا  
اذ ذاك ادعوههم الى الاسلام و هم  
یید عونی الى عبادۃ الاصنام فالحمد لله  
وکما اللہ اکہ اللہ و قدیماً ما عاداني  
الفاستون انَّ هذَا الْهُوَ الْخَطْبُ الْجَلِيلُ  
انَ فَسَاقَ كَانُوا عَنِّي نَا غَيْرُ مِنْ ضَيْعَينَ  
و عَلَى الْإِسْلَامِ وَاهْلِهِ مُتَحَوِّلِينَ حَتَّى  
خَدَعُوا شَطَرَ هَذَا الْأَمْمَةِ وَأَشْرَبُوا  
قُلُوبَهُمْ حُبُّ الْفَتَنَةِ وَأَسْتَمَلُوا إِلَهًا هُوَ أَهْمَمُ  
بِالْأَفْلَقِ وَالْبَهْتَانِ وَقَدْ لَضَبَوا إِلَيْنَا الْحَرَبَ  
وَجَدَوْا فِي أَطْفَاءِ نُورِ اللَّهِ وَاللَّهُ مُتَّمِّمُ  
نُورِهِ وَلَوْكِرُهُ الْكَافِرُونَ - المُهَمَّ

کے نور کو بھا دیں حالانکہ خدا اپنے نور کو بُرایا تاہم جائز ہے خواہ کافروں کو مکروہ ہی کبیوں نہ معلوم ہو۔ خدا وند اس گروہ نے حق کو رد کر دیا ان کی جائعت کو پڑان اور انکی رائے کو پراگزدہ کر دے آنکی خطاؤں کی وجہ ان کو مصالک کر بحقیقت کروہ اپنے دوستوں کو زلیل نہیں کرتا اور اپنے دشمنوں کو عزت نہیں عطا کرتا۔

فَأَنْهِمْ قَدْ رَدُوا الْحَقَّ فَإِنْضَرْ جَمِيعُهُمْ  
شَتَّتٌ كُلُّهُمْ وَالْسَّلْمُ يَخْطَأُ يَا هُمْ فَانْتَ  
لَا يُؤْذِلُ شَمْ لِمَنْ وَالْيَتَ وَلَا يَعْزِزُ مَنْ عَادِيْتَ۔

## مکتوب بنام معاویہ بسلسلہ حکیم

معاویہ نے تھا کہ ہمارے درمیان مقابلت بہت طویل پہنچی اور ہم میں سے پر شخص یہی سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ اب تک بہت سے لوگ قتل ہوئے ہیں ڈرتاہوں کی اس کے متعلق ہم سے یوم قیامت باز پرس ہو گئی جس کے میں اور تمذیز مدار ہیں اس لئے اب یہی ایک تجویز ہے کہ دو حکم متور کئے جائیں جو ہمارے درمیان قرآن سے فیصلہ کریں۔... اس کے جواب میں حضرت نے مکتوب ذیل بھیجا۔

منْجَابِ بَنْدَهِ خَدَاعَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِنَامِ مَعَاوِيَةِ  
ابنِ ابِي سُفْيَانِ وَانْجَبَهُوكَهُ كُسْيَ النَّاسِ كَيْلَهُ بَيْتِنَ شِنْ  
یہ ہے کہ ایسے کام کے درپے ہو جو بہت اچھا ہو اور خدا  
کے فضل کا باعث بنے وہ ہر عیب سے بچا رہے بناد  
اور جھوٹ کسی انسان کو دین کو دنیا میں ذلیل کر دیتے  
او کسی عیب کے سامنے اس کے عیوب ظاہر کر دیتے ہیں۔  
پس دنیا سے بچوں اس لئے کہ جو چیز اس سے حاصل  
ہو اسیں فرحت نہیں تم جانتے ہو کہ جس چیز کا تم  
گم ہو جانا مقدر ہو جو کہے تو کسے پانہیں سکتے بیٹھا  
لوگوں نے ایسے کام کا ارادہ کیا ہے جس کا انہیں کوئی  
حق نہیں جس کیلئے انہوں نے کلام خدا کی تاویل کی اور

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مُوقِيْةِ  
ابنِ ابِي سُفْيَانِ اِمَاءِ بَعْدَ فَاتَ الرَّفِضَ مَا شَفَلَ  
بِهِ الْمَرْءُ عَنْفُسِهِ اِتَّبَاعُ مَا حَسِنَ بِهِ فِيلَهُ وَلِسْتَ بِ  
فَضْلِهِ وَلِيَسْلَمُ مِنْ عَيْبِهِ وَلَمْ يَنْبَغِي وَالْعَنْ وَرِ  
يَذْرِيَانَ بِالْمَرْعَى دِيْنَهُ وَدِنَيَاَ وَلِيُبَيِّنَيَانَ  
مِنْ خَلَلِهِ عَنْهُ مِنْ عَيْبِهِ مَا اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ مَا  
لَا يُفْنِي عَنْهُ تَدْبِيرُهُ فَاحْذِرْ الدِّنَيَا فَانْهَ لَا  
فِرَحَ فِي شَيْئِيْ وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ عَلِمْتَ  
إِنَّكَ غَيْرَ مُتَبَرِّدٍ مَا فَضَعَ فَوَاتَهُ وَقَدْ رَأَدَ  
قَوْمًا اَمَّا الْبَيْرَحُ فَتَأَوَّلُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى۔  
نَالَكَذَبُهُمْ وَمَنْعَهُمْ فَلِيَلْأَشْمَاضَهُمْ اَلِي

انہیں خدا نے جھٹلا دیا اور تھوڑا سا فائدہ پھوپھایا  
پھر (آخرت میں) ان کے لئے سخت عذاب کا انتظام  
کرو یا پس اس روز سے ڈر جس دز کیسے کسی نے پنهنے  
اچھے عمل سے اپنی عاقبت اچھی کر لی اور وہ تھوڑی شیان  
ہو گا جس نے شیطان کو اپنے پر سلطہ کر کے اس کی  
قیادت بیٹوں کر لی اور اس نے اس سے بحث تک  
نہ کی اور دنیا کے دہوکے میں آ کر اس پر مطمئن ہو گیا۔  
تم مجھے قرآن کے فیصلہ کی طرف بلارہ ہے ہو جبکہ میں  
جانتا ہوں کہ تم نہ اہل قرآن ہو اور نہ اس کے فیصلہ پر  
عمل کرنا چاہتے ہو خدا ہمی مدد کرنے والا ہے۔ ہم  
تمہاری دشوت کو نہیں بلکہ قرآن اور اس کے فیصلہ  
کو بیٹوں کرتے ہیں اور جو حکم قرآن پر رضا مند ہو وہ  
بُری گمراہی میں بستلا ہے۔

عذاب غلیظ فاحذہ، یوماً یغبط فیه من  
احد عاقبہ عملہ ویند من امکن الشیطان  
من قیادۃ لم یحاذ بہ فرقۃ الدنیا و الہمان  
الی هاشم ایک قد دعوت نی الى حکم القرآن  
ولقد علمت انک لست من اهل القرآن و  
لست حکمہ تو میں والله المستعان وقد  
اجینا القرآن الى حکمہ ولسن ایک اجینا و  
من لم یرض حکم القرآن فقد ضل ضلالاً  
بعیداً (تاسع جلد ۲)

## مکتوب بنام عمر بن عاص (بسملہ حکیم)

اس کے بعد حضرت نے ایک مکتوب عمر بن عاص کے نام تحریر فرمایا۔

یقین کر دنیا اپنے سوا ہر چیز سے بے پرواہ کرنا  
والی ہے اور اس کے چاہئے دلے کو کچھ نیکیب نہیں  
ہوتا سو ائمہ اس کے کہ اسکی حوصلہ جاتی ہے اور  
ذخیرہ کر نیکی لا پچھے مستحق نہیں ہوتا اور اسکو کوہاں  
پیرتا اسکے بعد جو کچھ اس سے جمع کیا جائے اس سے جدائی و لائق ہوئی  
نیک بخت وہ ہے جو اپنے سواد و سریں نصیحت حاصل کرے پس اس  
البیرون اور معاویہ کے باطل کے ساتھ اپنے اجر کو ساقط ذکر۔

اما بعد فیان الدنیا مشغله عن عیرها لو  
یُصبت صاحبہا منہا شیداً الا فتحت له حرثا  
یزیداً فیها رغبةً ولن يستغنى صاحبها  
بمال عماله سیلغها و مدن و را عذالت فرقاً  
ما جمع والسعین مُنْ فِي ظُلْبِيْرَةٍ فَلَا تحيط  
ابا عبد الله اجرك فلا تحيط معيده في باطله

## مکتوب بنام عمر بن عاص

عمر بن عاص نے جواب دیا کہ جو چیز سماں سے قرین مصلحت ہے اسکی بازگشت خدا کی جانب ہے اب ہم نے اپنے درمیان قرآن کو حکم بنایا ہے ..... اس کا جواب حضرت نے اس طرح ترقیم فرمایا :

وَأَنْجَحْتُهُ كَيْدِ دِنِيَا دُكَيْرَةِ دُولَتٍ هُجْنَى نَمْتَهِينَ

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الَّذِي أَعْجَبَكَ مِنَ الدِّينِ

مِمَّا فَارَسَتِ عَنْكَ إِلَيْكَ نَفْسُكَ وَوَثَقَتِ بِهِ

مِنْهَا الْمُنْقَلَبُ عَنْكَ وَمَفَاسِقُ لَكَ فَلَا

تَطْمَئِنُ إِلَى الدِّينِ يَا فَانِهَا غَرْثَ أَسْرَةٌ وَلَا عِبَرَةٌ

بِمَا مَضِيَ اَحْفَظْتَ مَا يُبَقِّيَ وَانْتَقَعَتْ فِيهَا

بِمَا وُعْنَتْ بِهِ۔

## مکتوب بنام عمر بن عاص

حضرت نے ناصحان طور پر ایک مکتوب عمر بن عاص کو لکھا کہ ہر کام میں خوشنوادی خدا کو مخواڑا خدا رکھو وغیرہ۔

پڑھیں کہ خدا کے نزدیک افضل تین فلقوں  
وہ ہے جس کا عمل حق پر ہوا اور جس سے خدا خوشنوادی  
ہو خواہ اس کو کوئی نقصان ہی کیوں نہ ہو پچھے اور  
خدا سے درافتادہ وہ شخص ہے جس کا عمل بالآخر ہے  
ہوا وہ بالآخر کو دوست رکھتا ہو خواہ وہ اسکو  
فائدہ ہی کیوں نہ ہو سکتا ہے۔ خدا کی قسم اسے مدد  
تم اچھی طرح جاتے ہو کر موظع حق کہاں ہے پس تجاذب نہ کرو۔

اَنَّ اَفْضَلَ الْخُلُقَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ  
الْعَمَلِ بِالْحَقِّ اَحَبَّتِ الْيَهُ وَإِنْ تَعَصَّهُ وَإِنْ  
أَبْعَدَ الْخَلِقَ مِنَ اللَّهِ مَنْ كَانَ الْعَمَلَ يَا بِالْبَاطِلِ  
أَحَبَّ إِلَيْهِ وَإِنْ سَرَّاهُ وَاللَّهُ يَا عَمَرَ وَإِنْكَ  
لَيَعْلَمَا يَنْ مَوْضِعَ الْحَقِّ فَلَمْ تَجِدَا هَلْ أَفْبَانَ  
أَوْ تِبَّتَ سَلْمَانًا يَسِيرًا فَكَنْتَ لِلَّهِ وَلَا وَلِيَائِهِ  
عَدْ وَلَا فَكَانَ وَاللَّهُ مَا أَوْتَتَ قَدْرًا لَّا عَنْكَ

تو خدا اور دوستان خدا کے ساتھ فاصلت کرتے ہیں  
خدا کی قسم جو کچھ تیرے پاس آ رہا ہے جلد رائی بوجگا  
پس خیانت کرنیوالوں میں سے مت ہو جگڑا کر سفر  
والا مت بن اور خالیین کا مد رکارست بن۔ میں  
جانتا ہوں کہ تیرے لئے ایک دن آیا گا کہ تو پیشمان  
ہو کا وہ تیرا موت کا دن ہو گا اور تو تمدن کرے گا کہ کاش  
کسی مسلمان کے ساتھ عادت نذکر یا ہونا اور حکم بخی پر شوت  
نہ لیا ہوتا۔

اس مکتوب کو پرداز کر عمر و عاصی نے برافروختہ  
ہو کر کہا کہ میں نے کب علی سے مشورہ چاہا تھا اور کب  
ان کے کہنے پر عمل کیا تھا کہ مجھے اس طرح لکھ لے ہے ہیں۔

فلا تکن للحافنین خصيماً ولا لِلطامين  
ظَهِيرًا أَمَا قَدْ أَعْلَمَنِي يَوْمَكَ الَّذِي أَنْتَ  
فِيهِ نَادِمٌ يُؤْمِنُ وَقَاتِلٌ وَسَوْفَ تَمْتَأْنِي أَنَّكَ  
لَهُ تَطْهِيرٌ لِسَلَامٍ عِدَادٌ وَلَمَّا خَذَ عَلَى مُحَكَّمٍ شَوَّهٌ

## خطبہ

(بوقت جبریہ مصائب و تحکیم)

جب اشٹ بن قیس اور اہل قزادگیر نے کافی رقم لیکر فریق مخالفت سے سازش کری اور بسیں ہزار سو مد  
سپاہ نے حضرت ایمرا المومنین کو گیر کر کہا کہ مصائب و تحکیم پر اصلی ہو جائیں ورزد و سب معاویہ کی حمایت میں آپ سے  
جنگ کریں گے یا آپ کو قتل کر دیں گے یا معاویہ کے حوالہ کر دیں گے مدد و دعے چند اصحاب تحکیم کے خلاف تھے حضرت  
نے انہیں بہت سمجھا یا کہ تحکیم صرف دہوکا ہے اس فریب میں نہ آئیں مگر شوت دنیا طلبی نے ان کے ایمان کو کمزود کیا  
اور وہ اپنی خدمت پر اس سے رہے تب حضرت نے فرمایا :

یہ قوم وہ نہیں ہے جبکی بازگشت حق کیلفت  
ہو وہ کلات عدل والضمان قبل نہیں کرتے یہاں تک  
کہ چوپالیوں سے پالماں اور انواع سے فرسودہ نہ ہو جائیں  
حتیٰ کہ شکران کے شہروں میں گھن آئیں گے وہ چاروں  
جانب سے اہل غارت انہیں لوٹیگے ابتدافت و تاریخ کریں گے

ان هُوكاءَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُونُوا لِيَقِنُوا إِلَيْهِ  
الْحَقُّ وَلَا لِيُجِيبُوا إِلَى كُلَّةِ السَّوَاءِ حَتَّىٰ يَرَوُا  
بِالْمَنَاسِرِ تَبَعَهَا السَّاَكِرُونَ حَتَّىٰ يَجْمُوا بِالْكِتابِ  
تَقْفُوهَا الْجَلَابِبُ وَحَتَّىٰ يَجْعَلُنَّ بِلَادَهُمْ تِلْوَهُ  
الْحَمِيمُ وَحَتَّىٰ يَدْعُ النُّجُولُنَّ فِي نَوَاحِيِ الْفَصَمَدِ

اور ان کے احوال والائقاں مال غینت کی طرح  
لوٹ لیں گے یہاں تک کہ وہ ایسی جماعت سے میں  
گئے جو اب صدق و صبر سے ہر طاعت خدا میں ان کی  
حرص زیادہ اور راہ خدا میں وہ موت کے خواہشمند  
ہوں گے وہ طاعت خدا والرقانے خدا کے بہت جعلیں  
ہوں گے۔ یہ سول اللہ کے ہمراہ تھے اور ہمارے باپ،  
بیٹے، بھائی اور چچا نے مقابلہ کیا تھا جس سے ہمارے  
ایمان میں ترقی ہوئی اور جہاد کے لئے ہماری جو دعیر  
بڑھتی ہی گئی اور مباررت اور استقلال میں اضافہ ہوتا  
گیا اور یہاں پر ایک آدمی ہماری جانب سے اور ایک  
ہمارے ششمین کی جانب سے مبارزت کیتھے اُنھنَا تھے یہ  
گھوڑوں پر سوار ہو کر گھوڑوں وغیرہ سے ایک دوسرے  
پر حلکر تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوسرے  
کو موت کا سپاٹہ پلا دیتا تھا کبھی ہمارا آدمی دشمن کے آدمی  
کو قتل کرتا تھا اور کبھی دشمن کا آدمی ہمارے آدمی کو  
جب خدا نے ہم کو قربن صبر و صدق دیکھا ہمارے ششمین  
پر غصہ نازل کیا اور ہماری نصرت فرمائی۔ میری جان  
کی قسم الگری لوگ ایسے ہی ہوتے جیسے کہ تم لوگ آج  
ہو خدا کا دین یہ پاپی نہ ہوتا اور اسلام عنزیز ہی نہ  
ہوتا۔ خدا کی قسم اس کردار سے سوائے خوب ریزی کے  
پچھے مصل نہ ہو گا میں پتھیں جو کہتا ہوں یاد رکھو۔

وَبِاَهْنَاءِ مَشَارِبِهِ وَمَسَارِحِهِ وَهَنْيَ  
تَشْ عَلَيْهِمَا النَّافِرَاتِ مِنْ كُلِّ نَيْجٍ وَهَنْيَ تَلْقَى  
قَوْمٌ صَدَقُوا بِمَا يُنْهَى وَلَا يُنْهَى هُمْ هَلَالُ مَنْ  
هُلَكَ مِنْ تَلَاهُمْ وَمَوْقَاتٌ هُمْ فِي مَبِيسِ اللَّهِ  
الْأَحَمَدُ أَفِي طَاعَةِ اللَّهِ وَجِرَصًا عَلَى لِقَاءِ اللَّهِ  
وَلَقَدْ كُتِّبَ مَعَ الرَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ  
تَقْتَلُ رَبِّا مَنْ اَوْبَأْنَا وَأَخْوَانَنَا وَأَعْمَالَنَا مَا  
يُنْهَى نَا ذَلِكَ إِلَّا إِيمَانًا وَلِسْلِيمًا وَمُفْيِتًا عَلَى  
أَمْفَقِ الْأَلْمَهْ وَجِبَّدًا عَلَى جِهَادِ الْمُدْوِّنِ وَأَلَا  
سَتَقْلِيلٌ بِجُنُبًا بِرَبِّنَا كَالْأَقْرَابِ وَلَقَدْ كَانَ الْجَنْ  
مِنَّا وَالْأَخْرُونَ مِنْ عَدُوٍّ وَنَاتِيَّصَا وَلَانِ تَصَاوِلُ  
الْخَلِيلِينَ وَيَتَحَالَّ السَّانَ النَّفَسَهُمَا إِنَّهَا يَسْقِي  
صَاحِبَةَ كَاسِ الْمَنَوْنَ فَمَنْ تَوَلَّنَا مِنْ عَدُوٍّ ذَا وَ  
مَرْتَةٌ لَعُدُّ وَنَا مِنْا فَلَمَّا رَأَى اللَّهَ صَبِرًا صَدَقَ  
إِنْزَلَ اللَّهُ عَلَى عَدِّنَا الْكِتَبَ وَإِنْزَلَ عَلَيْنَا النُّصُرَ  
وَلَعْمَرِي لَوْكَنَا نَاقِي مُشَلَّ الذِّي أَسْتَيْمَ مَا قَامَ  
الذِّيْنَ وَكَمْ غَرَّ الْاسْلَامَ رَدِّيْمَ اللَّهِ لَنْجَلِبُنَّهَا  
ذَمًا فَاحْفَظُوا مَا لَقُولُ نَحْمَدُ۔

## خطبہ

### بعد شکیم

شکیم کے فریب میں نہ آنے حضرت نے لاکھ سمجھایا اگر فوج کا ایک ڈرا حصہ اڑا رہا کہ صلح و نیکم معاہدہ ہونا چاہیئے اور جب معاہدہ ہو چکا تو بات عقل میں آئی اور حضرت امیر المؤمنین سے عرض کرنے لگے کہ معاویہ سے جو معاہدہ ہوا ہے شیخ کر دیا جائے اور پھر جنگ آغاز کی جائے ان کے جواب میں حضرت فرمایا۔

واٹے ہوتم پر عہد و پیمان کے بعد چاہئے تو  
کہ میں عہد شکنی کروں کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ  
ما پسے وحدوں کو پورا کرو» (المائدہ ۵۸) و نیز فرمایا  
کہ «جب تم لوگ باشیم کوئی عہد کرو تو خدا کے چیزوں  
پیمان کو پورا کرو اور تمہوں کو ان کے پورا ہونے کے  
بعد نہ توڑو حالاً کہ تم خدا کو اپنا ضامن بن چکے ہو تم  
جو کچھ کرتے ہو خدا ضرور جانتا ہے۔ (النحل ۱۱)

جب حضرت نے وعدہ شکنی سے انکار فرمایا ایک شخص نے کہا کیا امیر المؤمنین لاکھ شتر اس عہد سے  
سے ناراضی ہے اور پھر جنگ کا خیال رکتا ہے حضرت نے جو ایسا ارشاد فرمایا  
ان الاشتراطیہ فی اذ اسیت و قدس بخت و خوبی  
کل ایصلح الراجح بعد المضار لا التبدیل بعد الاقرار الا ان  
بعضی اللہ و بیعتی ملکی کتابہ و اما اللہ ہی ذکر قدر من  
تعکھہ امری و ما فاعلیہ فلیس من او لمک و اتخوہ علی  
ذلك ولیت فیکم مثله اثنان بل ولیت فیکم مثلہ واحد  
یعنی فی عدوہ مثل رأیہ اذ المحبت علی لست مُونتمکہ  
وس بجوت ان یستقیدی لبقو اود کم و اما الفضیلۃ تقد  
استو لصالکم فیها و قد طمعت ان لاتضلوا ان  
شاء اللہ رب العالمین۔

و نیکم الْعَدْ الرِّضا وَ الْعَهْدِ تَرْجُحُ أَوْ لِيُسَدِّدُ  
اللَّهُ يَقُولُ "أَفُوْا بِالْعَقُودَ" وَ قَالَ أَفْوَا بِالْعَهْدَ اللَّهُ  
إِذَا عَاهَدْتُمْ وَ لَا تَنْفَضُوا لِيَمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا  
وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا  
تَعْلُمُونَ" (النعل ۱۶)

کتن لوگ کچھ کر سکو گے۔  
عکین کے مفر کرنے میں اور ان کے فیصلہ میں  
چلہتے تھے کتن مگراہ نہ ہوں۔ (ناسخ)

## مقالات در قبرستان کوفہ

نہیں کے کوفہ تشریف لاتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین قبرستان کوفہ پرے گزرے اور وہاں رثا فرمایا  
اسے مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات جو اس  
وقت اپنی دیار و حشت اور ویراد و تنهائی میں ہوتی ہے  
پس رو ہو اور ہم تمہارے پیچے ہی آنے والے اور تم سے  
ملحق ہونے والے ہیں خداوند ہماری اور انکی معرفت  
فرما اور در گزر فرماء۔

پھر فرمایا = خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے میں کو ہمارا  
نگہبان تراوہ یا خواہ ہم بقید حیات ہوں یا مر جکھے ہوں  
تمام حمد نہ کیا اللہ کیلئے ہے جس نے میں مٹی سے پیدا کیا ہو  
پھر یہی میں لوٹا دیکھا اور مٹی ہجھ پر ہمارا حشر کرے گا۔  
خوش خبری ہے اس کیلئے جو قیامت کو یاد کرتا رہا  
اور اس روز کے حساب کے پیش نظر عمل بجالا تارہ اور  
قاعدت کو نیک جانا اور صائے خدا کا لحاظ رکھا۔

عليکم السلام يا اهل الدیار المؤویۃ  
والمحال المقربۃ من المسلمين والمسلمات  
والمومنین والمومنات انتہی لمن اسلفت وفرط  
وتخنن لکم تبع فیکم عما قلیل لا حقوق  
اللہ ہم غفلنا ولهم ونجاون عناد عنهم  
شم قال الحمد لله الذي جعل الارض  
بیفاتاً لحياءً وانعماتاً الحمد لله الذي جعل  
منها خلقاً فيها يعيشونا وعليها الحشرنا طوبی  
بلین ذکر المعاذ وعمل لتجهیز وقطع بالنكبات  
قریضی عبی اللہ بذابت۔ (ناسخ - ج ۳)

## حکم نامہ بن قتبہ بن سعد

یدان صفین بھی سے امیر المؤمنین نے قتبہ بن سعد کو حاکم مصربنا کر دیا اور فرمایا کہ :  
”میں نے بنتیں مصر کا عامل بنایا ہے تو اور وہہ بوجاؤ اور اپنے ساتھ چند قابل اعتماد آدمیوں اور فوج کا لیک

درستہ سے جاؤ تاکہ تمہارے مخالفین پر تمہارا اثر قائم ہو اور وہ تمہارے خلاف کوئی منصوبہ بندی اور شمارت نہ کر سکیں۔ جب تم مصروف ہو چوہاں کے عوام و خواص سے خرمی اور محبت سے پیش آؤ۔ جو لوگ سرکشی دیکھائیں ان پر سختی کرو اور اگر ضرورت حکومس ہو تو طاقت استعمال کرنے سے بھی درینے نہ کرو۔“  
 (الامام علی ابن ابی طالب - حج ۳)

## منشور مرارے مدرسہ مدرسہ

امیر المؤمنین نے مصروفی کے نام منشور ذیل روانہ فرمایا ہے۔

سبناب بندہ خدا علی امیر المؤمنین ان مسلمانوں کے نام جمعیتیں میرا ری مکتوب ملے تم پر سلامتی ہو۔ میں اس ارشد کی حمد بیجا لاتا ہوں جس کے سوائے کوئی اللہ نہیں۔  
 اما بعد، اللہ نے اپنی کار سازی اور حسن تقدیر و تذہیر سے اپنے لئے اپنے فرشتوں اور اپنے رسولوں کے لئے مذہبِ اسلام منتخب فرمایا۔ اور اس کے ساتھ اپنے بندوں کے پاس اپنے پیغمبر مجھے اور اس امت کو اسکی وجہ مکرم کیا اور ان بندوں کو اس دین سے مخصوص کیا اور یہ فضیلت عطا فرمائی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آله و کو ان کی طرف بھیجا اور انہوں نے انہیں کتاب خدا، حکمت، سنت و فرائض کی تعلیم دی تاکہ وہ ہدایت یافتہ سوں اخھیں متعدد کیا تاکہ ان میں افراد نہ پیدا ہوں کا تذکیرہ کیا تاکہ ماں و طاہر سو جائیں جب وہ اس سے نارغ ہو گئے جو آپ کے ذمہ تھا اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھایا پس آپ پر اللہ کی صلوات، سلام، رحمت اور رضا نازل ہو۔ پھر مسلمانوں نے آپ کے بعد یہکے بعد یگرے دو امیر ہو کر خلیفہ بنایا پھر وہ وفات پا گئے ان کے بعد ایک ایسے

من عبید اللہ علی امیر المؤمنین الی  
 من بلاغہ کتابی بین المسلمين۔ سلام علیکم  
 فاذ احمد اللہ الیکم للذی لا الہ الا ہو۔  
 لما بعده فاتح اللہ بحسن صنعه وقدره و  
 تدبیره اختصار الاسلام دیناً لنفسه و  
 ملائکته و رسالته وبعث به انبیاء و  
 الى عبادۃ فکان میما اکرم اللہ هذہ الامة  
 و خصوصه بہ من الفضل ان بعثت محمدًا  
 صلی اللہ علیہ و آله ویہم فلهم الکتاب  
 فی الحکمة والسنۃ والقرائیف وادبهم لکیما  
 یعتن واد جمیعہم لکیما کہ یتفرقوا وذکارہم  
 یتپھر وافلماتا قضی میں ذلک ما علیہ  
 قبضہ اللہ علیہ فعلیہ صلوات اللہ وسلام  
 ورسحمتہ ورسوانہ ثمانۃ المسلمين  
 من بعد لا استخلف امیرین شد توفیافوتی  
 بعدہم او ایل من اخذت احدا ثانیاً فوجدت  
 الامۃ علیہ مقاوماً فقاتوا ثم نعموا علیہ

ما چیب کو لوگوں نے اپنادلی بنایا جہنوں نے شی شی بانیں  
لکھیں اس پر امت کو ان کے خلاف کفظہ کامو قدم ملا  
اس شے انہوں نے ان میں عین سکالا اور انہیں ہلاک  
کر دیا۔ پھر لوگ میرے پاس آئے اور نیزی بیت کی  
سبب کی ہدایت کے لئے بیس اللہ سے ہدایت کا طالب  
ہوں اور اسکی مدد کا ہدایت تقوی کے لئے طلبگار ہوں۔  
آگاہ ہر جا وکر تم پر لازم ہے کہ ہمارے ساتھ کتاب خدا  
اور اس کے رسول نے سنت پر عمل کریں اور تم پر حداکہ  
حقوق میں ادا کریں اور غائبانہ خیر خواہی کریں۔ اللہ ہی  
مدد چاہئے۔ لائق ہے اور دہی اچھا کار ساز ہے۔  
میں نے قیس بن سعد الانصاری کو امیر نما کر تھا رے  
پس بھیجا ہے تم اس کو قوت پہونچا کر راہ حق میں ان کی  
مدد کروں میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ نیک انسانوں کے  
ساتھ حسن سلوک کے اور دروغانے والوں کے ساتھ سختی  
سے پیش آئیں خواص اور عوام سے زرمی کا بردا ذکریں یہ  
وہ لوگ ہیں جن کے دیرے میں راضی ہوں اور جن سے  
مجھے بھلانی آئی ایسید ہے میں اندھے سے میرے اور تھا رے  
لئے پاکیزہ عمل حسن قواب اور دیسخ رحمت کا طالب ہوں  
خدالہمین سلامت رکھے اور تم پر رحمت و برکت گل کرنے

فَغَيْرَ رَاشِهٖ جَاءُونِي فَبِأَيْمَانِي وَأَفَإِسْتَهْدِي  
لِلَّهِ لِلَّهُدْدِي وَاسْتَعِينَهُ عَلَى التَّقْوَى أَلَا وَ  
إِنَّ لِلَّهِ عَلَيْنَا الْحُمْلَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسَنَةَ  
رَسُولِهِ وَالْقِيَامِ بِحَقَّهِ وَالنَّاصِحَةُ لِكَمْ بِالْغَيْبِ  
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَنُ وَهَبَّنَا اللَّهُ وَنَعَمَا لَوْكِيلُ  
وَقَدْ بَعْثَتْ قَيْسَ بْنَ عَسْدٍ الْأَنْصَارِيَ أَيَّهُ  
فَوَأَشْرَدَهُ وَلَيْسَوْهُ عَلَى الْحَقِّ قَدْ أَمْرَتَهُ  
بِالْأَحْمَانِ إِلَى مُجْبِنَكَهُ وَالشَّدَّةِ عَلَى مُرِيكَهُ  
وَالْقَرْفِ بِعُوَامِكَهُ وَخَوَاصِكَهُ وَهُوَ مُمْتَنَ  
أَرْضَنِي هَدِيهٌ وَأَرْجُوا صَلَاحَهٖ أَسْأَلُ اللَّهَ  
لَنَا وَلَكَمْ عَمَلًا ذَلِكَنَا وَتَوَابًا جَنِيَلًا وَرَحْمَةَ اللَّهِ  
وَجُوَّكَاتَهُ وَاسْعَةَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَهُ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ بَرَكَاتَهُ۔  
(طہبہ ن۔ ہوشج ابن الحدید)

## قیس بن سعد کی معزوں لی

قیس بن سعد کو معاویہ نے اپنانے کی بہت کو روشن کی اور جب یقین ہو گیا کہ قیس نہ دیکھیوں میں لائفے والے تھے اور زانکے ساتھ  
مکرو فریب چل سکتا تھا ایک شیخ تدبیر اختیار کی فتنی کیجاں بسی جمل خطا و اپنے نام کھمو اکارا سکی تباہی کی جس سے تمام رعنایا مناظر میں آگئی کہ  
قیس نے درپردازی سے مجاہد کر لیا ہے اور امیر المؤمنین کی مخالفت کر رکھیں اور امیر المؤمنین کے پیغمبر پر گئے کو قیس کو صدر سے ہٹا دیں۔  
امیر المؤمنین نے مجرم افیس کو مژول کر کے عمر بن ابو بکر کو حاکم مصر مقرر فرمایا (الفتنۃ الکبریٰ ج ۲ طہ حسین)

## فرمان بنام محمد بن ابو بکر و اہل مصر

حضرت امیر المؤمنین نے محمد بن ابو بکر کو فرمان ذیل کے ساتھ یکم رمضان شمسی حکومت پر روانہ فرمایا۔ وہ ۱۵ رمضان وارد مصر ہوئے اس کے بعد محمد اور اہل مصر کو برابر صیحت فرماتے رہے۔ حضرت کا ہر خط حقائق و معارف کا ایک گرافی قدر خزینہ ہوتا تھا۔

واضح ہو کہ میں تم کو ظاہر و باطن ہر امر میں اور  
سر حالت میں تقوی الہی کی وصیت کرتا ہوں تم میں سے  
ہر شخص کو جان لینا چاہیے کہ دنیا در بلاد اور دارفانی ہے  
اور آخرت باقی رہنے والا مقام اور مقام جزا ہے پس کوئی  
شخص فانی پر باقی کو مقدم کر سکتا ہے تو اسے یہی کرنا  
چاہیے پس بحقیقت رک آختر باقی رہنے والی ہے اور دنیا  
فراہمے والی ہے۔ خدا تم کو بصارت عطا کرے جیسا کہ  
مجھے عطا فرمائی ہے اور ہمیں فہم عطا کرے جیسا کہ مجھ کو  
عطا کیا یہاں تک کہم ان باتوں میں کوتا ہی نہ کریں  
جن کا ہمیں حکم ریا گیا ہے اور ان امور کے مزکوب ہوں  
جن سے منع کیا گیا ہے۔ اے محمد جان لوک دنیا میں تم پہنچ  
حصہ کے بخت حاجت مند ہو اس سے زیادہ آختر میں اپنے  
حصہ کے تھماج ہو پس اگر دو مرتبہ رے پشیں نظر ہو  
جن میں سے ایک دنیا کیلئے اور دوسرا آخرت کے لئے  
تو تم کو چاہیے کہ امر آخرت سے ابتداء کریں اور مرتبہ می غیر  
امر خیر کیلئے بہت غنیمہ ہو اور اس کے انجام دینے میں  
مرتبہ می نیت خالص ہو کیونکہ خدا شے عز و جل بندہ کو  
اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہے اور اگر کوئی مغل غیر  
کرنا چاہے اور اس کو انجام نہ دے سکے تو انشاد اللہ  
یہ اسی طرح ہو گا جیسا کہ کسی نے یہ عمل کیا ہے چنانچہ

لما بعده فانی او صیکم بتقوی اللہ  
فی سر امرکہ و علانیتہ و علی ایٰ حال کتمة  
علیها ولیعلم امرء منکران الدنیا دار بلاد  
وفنا یٰ وفا حفرة دار جزا یٰ وبقاء فم استطاع  
آن یوتحی ما یبقى علی یعنی فلیفعل فان الآخرة  
تبقی والدنيا یعنی سر زمان اللہ وایا کم یغیراً  
کُمَا بَصَرْتَ نَا وَفَهْمَتَنَا حَتَّى لَا تَنْقُضَنَا  
امْرَنَا وَلَا تَنْقُدَنَا إِلَى مَا نَهَا نَا وَاعْلَمْ بِاَمْرِنَا  
أَنْكَ وَإِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا إِلَى تَصْبِيَّكَ مِنَ الْآخِرَةِ  
لِخَوْجِ فَإِنْ عَرَضَ لَكَ أَمْرًا إِنْ أَحَدْ هَا لِلْآخِرَةِ  
وَالآخِرُ للدنيا فَابْدُعْ بِمَا رَأَيْتَ وَلْتَعْظِمْ  
نَعْنُوكَ فِي الْخَيْرِ وَلِتُخْبِنْ فِيهِ بِتِبَيَّنَكَ فَإِنَّ  
الله عن وجل يعطى العبد على قدر فیتیته و  
اذ احبت الخير و اهلہ و لم یعمله كان انشاء الله  
کمن عمله فیان س رسول الله قال حين رجع من  
تبولت لث في المدينة كثروا ما ماسه سرمه  
صن مبيه و لا هبطة ثم هم و اذ الاش کانوا  
معك ما حبسه هم الا مرض يقول كانت لهم  
نبیة ثم علم يا محمد اني ولیتك اعظم  
رجادي رحل مصیر و اذ ولیتك من امل الناس

فَإِنَّكَ مَحْقُوقٌ أَنْ تَخافَ فِيهِ عَلَى نَفْسِكَ  
وَمَنْخَذِ سَرْفِيهِ عَلَى دِينِكَ وَدُوْلَاتِكَ سَاعَةً مِنْ  
نَهَارٍ فَإِنْ أَسْطَعْتَ أَنْ لَا تَخْلُطْ مِنْ تَلْكَ لِرِضا  
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ وَعَنْدَ فَإِنْ فِي اللَّهِ حَلْفًا مِنْ  
غَيْرِهِ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ وَغَيْرِ خَلْفٍ مِنْهُ  
فَأَشَدَّ عَلَى الظَّالِمِ فَإِنْ كَلَّ الْحَيَاةِ وَدَبِّهِمْ  
(الْجَنَّةُ وَجَعَلَهُمْ دِبَاطِنَاتِكَ وَأَخْوَانَكَ - وَالسَّلَامُ

رسول خدا نے توک سے والپسی پر فرمایا کہ مدینہ میں  
کچھ یا سے لوگ رہ گئے تھے جو نہ تمہارے ساتھ رہ گئے تھے  
اور نہ کسی وادی میں اترے ہے جہاں تم نے منزل کی تھی  
اس سے کہ ان کے مرض نے انہیں جانے نہ دیا تھا مگر وہ  
تمہارے ساتھ رہ تھے اور کہتے تھے کہ وہ چلنے کی بیت رکھتے  
تھے۔

اسے محمدیہ بھی جان لو کہ یہ نہ تمہیں عظیم ترین لشکر  
یعنی اہل مصر کا حاکم اور عوامِ الناس کے امیر کا ولی بنایا  
ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ اس عاملہ میں اپنے نفس کے  
متعلق ڈرستے رہوا اور اپنے دین سے متعلق خذکرو خواہ  
ورنہ میں ایک ساعت کے لئے ہی کیوں نہ ہو پس اگر  
تم میں استطاعت ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو راضی  
رکھنے کیلئے خدا کو غصب تاک د کر و تو ضرور ایسا ہی کرو  
یکونکہ خدا کے پاس اس کے غیر کیلئے قائم مقام موجود ہے  
لیکن کوئی خدا کا عوض نہیں بن سکتا۔ پس خالیم کیلئے  
شدیدین جاؤ اور صاحبانِ خیر کیلئے زمر نہوا اور انہیں لیے  
قریب کرو اور انہیں اپنے بھائیوں اور مخصوصین میں  
قرار دو (ناسخ)

## ۳۸) دستور العمل بنام محمد بن ابو بکر در باب فرائض و سنن و احکام حملکت

حکومت مصر کا جائزہ لیں کے بعد محمد بن ابو بکر نے حضرت امیر المؤمنین سے استخارا کی کہ ایک دستور العمل مبتدا  
فرائض و سنن اور فضایا کم کرو جیہیں تاکہ انتظام حکومت میں رہبہی اور سہولت ہو اس کے پروجواب میں حضرت نبی کتب  
ذیل مقرر قوم فرمایا جو فضیلت، ذکر موت، حساب، صفت بہشت و دوزخ، کتاب امامت، کتاب و ضرود معاشریت نام، ذکر  
رکوع و سجود، اکتاب آداب امر بالمعروف و نهی عن المنکر، ذکر احکاف، احکام متعلقہ زنا و قرہ و نصرانیان وغیرہ پڑھنے ہے

حضرت نبی پیر اور اپنے مکتب پر ہد کرائیں مصروف سنادیا جائے۔ اسی طرح امیر المؤمنین نے ایک حیرت انگیز درس حکومت مالک اشتر کے نام لکھ بھیجا تھا جبکہ وہ حاکم مصہد بن اکرم بھیجے گئے تھے یہ نسبت البلاغہ میں مرقوم ہے اور آج تک دنیا کی کئی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو چکا ہے۔

بعد حمد و صلوٰۃ واضح ہو کہ میں ہتھیں خدا سے تقویٰ اختیار کرنے اور ان امور پر عمل کرنے کی صیانت کرتا ہوں جن کا تم سے سوال کیا جائے گا جن کے تم ذمہ دار ہو اور جن کے تھا راجحہ وابستہ ہے۔ خداوند عز و جل فرماتا ہے "ہر نفس اپنے مکسویہ عمل کے ساتھ مانعوذ ہے" و نبیر فرماتا ہے کہ "خدا انکو اپنی ذات کا خوف دلاتا ہے اور خدا ہی کی طرف بازگشت ہے" و نبیر فرماتا ہے کہ "تیرے رب کی فتنہ ہم فرو لوگوں سے ان کے اعمال کی باز پرس کریں گے" اے بندگان خدا جان لوکہ اللہ تھا رے ہر چھوٹے اور بڑے عمل سے متعلق سوال کرے گا پس اگر اس نے مخدب کیا تو (سکھو لو کہ ہم) خالم ہیں اور اگر اس نے معاف کر دیا اور رحم کیا تو سمجھو کوہ وہ تمام رحم کر شیو الہ کریم رحم کرنے والا ہے۔

جان لوکہ بندہ خدا کی رحمت اور مفرت سے بہت زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو فیضیت کرتا یا اعut الہی پر کار بند رہتا اور خلوص کے ساتھ توبہ کرتا ہے تم پر لازم ہے کہ خدا شے غزو جمل سے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمہارے لئے اتنا خرچ جمع کرے گا کہ اس کے علاوہ کوئی اور عمل جس نہیں کر سکتا اور اس سے دنیا و آخرت کا اتنا خیر حاصل ہو گا جو کسی دوسرے عمل سے حاصل نہ ہو گا۔

۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۲۱۰  
۲۲۱۱  
۲۲۱۲  
۲۲۱۳  
۲۲۱۴  
۲۲۱۵  
۲۲۱۶  
۲۲۱۷  
۲۲۱۸  
۲۲۱۹  
۲۲۲۰  
۲۲۲۱  
۲۲۲۲  
۲۲۲۳  
۲۲۲۴  
۲۲۲۵  
۲۲۲۶  
۲۲۲۷  
۲۲۲۸  
۲۲۲۹  
۲۲۲۱۰  
۲۲۲۱۱  
۲۲۲۱۲  
۲۲۲۱۳  
۲۲۲۱۴  
۲۲۲۱۵  
۲۲۲۱۶  
۲۲۲۱۷  
۲۲۲۱۸  
۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۴  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۵  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۶  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۷  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۸  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۹  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۰  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۱  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۲  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۱۳  
۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲۲

خدا شے پاں فرماتا ہے کہ "جو لوگ خدا سے ڈرتے تھے ان سے کہا گیا کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے کیا نازل کیا تو انہوں نے کہا کہ خیر جو لوگ اس دنیا میں کوئی نیکی کرتے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں یہ حسنہ ہے اور آخرت میں بخلانی ہے وہ متین کے لئے بُرا ہی اچھا مقام ہے۔

اسے بندگان خدا جان لو کر کوئی مرد ہو من ہیں طرح سے عمل کرتا ہے اگر یہ دنیا کی خیر کیلئے ہے تو وہ اس کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھتا ہے جن پنج خدا فرماتا ہے کہ وہم نے اس کو دنیا میں اس کا اجر عطا کیا اور یہ کوئی آخرت میں صالحین سے سوگا، جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی عمل کیا اس کو دنیا اور آخرت میں اس کا اجر عطا کیا جاتا ہے اور ان دونوں عاملوں میں اسکی مشکلات آرائی کی جاتی ہیں و نیز خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہے میرے ایماندار بندوں اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی اپنی کیلئے (آخرت میں) بخلانی ہے خدا کی زمین تو کشادہ ہے صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بیغیر حساب کیج دیا جائے گا (ب ۷۳)

جو کچھ انہیں خدا نے دنیا میں عطا فرمایا ہے آخرت میں اسکا حساب نہیں لیا جائیگا۔ جن پنج خدا فرماتا ہے جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے آخرت میں اور زیادہ بخلانی ہے (پ ۲۱) جسکی بخلانی دیا سے زیادہ بولگا اگر تم آخرت کی بخلانی چاہو پس خدا اسکی تمام نیکیوں کے عومن اس کے گناہ معاف کر دے گا جن پنج خدا تھا ہے نیکیاں یقیناً گناہوں کو دفع کر دیتی ہیں (پ ۲۲) خدا کا ذکر کرنے والوں کیلئے یہ ایک یاد رہائی ہے یہاں

یعنی الصالحین فمت عمل بِلَّهِ تَعَالَى اعطاً  
اَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَالاَخْرَةِ وَكَفَاهُ لِمُحِيطٍ فِيهَا  
وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى «يَا عَبَادَ النَّبِيِّنَ اَمْنَوْا<sup>۱</sup>  
اَتَقْوَارِبَكُمْ لِلَّذِينَ اَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا  
حَسْنَتُهُ وَأَرْضَ اللَّهِ وَاسْعَهُ اَهْمَانًا يَوْمَ الْصَّابَرِونَ  
اَجْرَهُمْ بِمَا يَرِيدُهُمْ فَمَا عَطَاهُمْ اللَّهُ فِي  
الدُّنْيَا لَمْ يَمْحُى سَبِيلَهُمْ بِهِ فِي الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى «لَلَّذِينَ اَحْسَنُوا الْحَسْنَى وَنِزَّ يَادَةً»  
فَالْمُحْسِنُونَ أَجْنَبَهُنَّ وَالَّذِي يَادُهُ الدُّنْيَا وَأَمْلَأُهُ  
الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ يُكَفِّرُ عَنْهُ بَكْلَ حَسْنَتِهِ سِيَّئَةَ  
يَقُولُ ابْنُ الْحَسَنَاتِ مُؤْمِنٌ بِهِنَّ السَّيَّاتِ ذَاكَ  
ذِكْرُى لِلَّذِي اَكْرَمَنَ حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيمَةِ  
حُسْنَتُ لَهُمْ حَسَنَاتُهُمْ وَاعْطُوا بَكْلَ وَاجْدَةَ  
عَشْرَ اَمْثَالَهَا لِلَّذِي سَبِعَمَا تَهْ ضَعْفَ فَهُوَا  
الَّذِي يَقُولُ حِزْ اَنْ مِنْ رَبِّكُمْ عَطَاءٌ حَسَابًا  
وَيَقُولُ عَنْ وَجْلٍ فَأَوْلَئِكَ لَهُمْ جِزَاءُ الْفَسَقِ  
فَاعْمَلُوا وَهُمْ فِي الْغَرَفَاتِ اَمْنُونَ فَارْغَبُوا  
فِيهِ وَامْلَوْبَهُ وَتَحَاضُّو عَلَيْهِ۔

وَاعْلَمُوا عَبَادَ اللَّهِ اَنَّ الْمُؤْمِنِينَ (المتقين)  
قَدْ ذَهَبُوا عَاجِلًا (الْخَيْرُ وَاجْلَهُ شُرُكُوا اَهْلَ  
الدُّنْيَا فِي دُنْيَا هُمْ وَلَمْ لِيَشَا رَبُّهُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا  
فِي الْآخِرَةِ هُمْ يَقُولُ (اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ) قَلْ مَنْ حَرَمَ  
نَرِينَةَ اللَّهِ الَّتِي اَخْرَجَ لِعِبَادَهُ وَالظَّيَّابَاتِ  
مِنَ الرَّزْقِ قَلْ هِيَ لِلَّذِينَ اَمْنَوْا فِي الْحَيَاةِ  
لِلَّدُنْيَا خَاصَّةً يَوْمَ الْقِيمَةِ لَذِكَرُ الْمَكَنَّ فَيَقِيمُونَ  
الْاِيَّاتِ لِقَوْمٍ لِيَعْلَمُونَ سَكَنُوا الدُّنْيَا بِاَفْضَلِ

کہ روز قیامت آجائے انکی نیکیوں کا شمار کیا جائے گا  
بے اور ایک ایک نیکی کے عوض دس دس حسنات  
عطا ہوتے ہیں یہاں تک کہ سات سو گناہ ہو جائیں  
پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ تھاہر پر پروردگار  
کی جانب سے کافی عطا اور جزا ہے" (ب ۳۰) ۷۲  
جن لوگوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے در حقیقی  
جزا ہے وہ جنت کے جھروکوں میں اطمینان سے رہنے کے  
لئے پس نیک کاموں کی طرف راغب ہوئے۔  
عمل کرنا اور دوسروں کو بھی اس کے لئے اکاؤ۔  
اسے بندگان خدا جان لو کہ متمنی مومنین جلد  
اور دری سے حاصل ہونے والے درنوں طرح کے خبر  
کو سے گئے اہل دنیا ان کی دنیا یعنی شرکیت ہوئے۔  
مگر اہل دنیا ان کی آخرت میں شرکیت نہ ہو سکے  
چنانچہ خدا نے عز و جل فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو  
کہ خدا کی زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے  
پیدا کی ہے اور یا کیزہ رزق کو کس نے حرام کیا۔  
کہہ دو کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے حیات  
دنیا میں یوم تیامت پر خلوص کے ساتھ ایمان لا یا ہے  
اسی طرح ہم اپنی آیات اس قوم کے لئے تفصیل کے  
بیان کرتے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں بہترے  
اچھے طریقے سے رہے جیسا کہ دنیا میں رہا جانے سے او  
(لغات) دنیا بہترے سے بہتر طریقے سے کھائیں اور اہل  
دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں ایک بھی بوٹے اور ان کے  
بہتر اگل و شرب استعمال کیا اور ان سے اچھے لباس  
پہنے۔ ان سے زیادہ اچھی عورتوں سے شادی کئی  
ان سے زیادہ اچھی سواریوں پر سواری کی اور اہل دنیا

ما شیکنَتْ وَاكْلُوهَا بِاَفْضَلِ مَا اَحْكَمْتُ شَاءَ كَوَا  
اَهْلُ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ فَأَكْلُوا مِنْ اَفْضَلِ  
مَا يَا كَلُونْ وَشَاهِرِ جَوَامِنْ اَفْضَلِ مَا يَا شِيشِنْ  
وَلِبِسُوا مِنْ اَفْضَلِ مَا يَا لِبِسُونْ وَذِرْ وَجَوَامِنْ  
اَفْضَلِ يَتِرْ وَجَوَنْ وَرَبِّيْوْ مِنْ اَفْضَلِ مَا  
يَوْكِبُونْ اَصَابُو الْذَّةَ الدُّنْيَا مَعَ اَهْلِ الدُّنْيَا  
مَعَ اَنْهَمْ عَدَاً مِنْ جَيْرَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
يَتَمَّوْنَ عَلَيْهِ لَا يُرِيدُهُمْ دُعَوْتَهُمْ وَلَا  
يَنْقُصُ لَهُمْ لَذَّةٌ كَمَا فِي هَذِهِ مَا يُشَتَّاقُ  
إِلَيْهِ مَنْ كَانَ لَهُ عَقْلٌ وَلَا حُولٌ وَلَا قُوَّةٌ  
إِلَّا بِاللَّهِ. وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّكُمْ إِنْ أَقْتَيْتُمْ  
رَبِّكُمْ وَحْفَظْتُمْ نِيَّتَكُمْ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ فَقَدْ  
عَبَدْتُمْهُ بِاَفْضَلِ  
صَاعِدَنَ وَذَرْ تَمَّوْ بِاَفْضَلِ مَا ذِيْجَرْ وَشَكْرَ تَمَّوْ  
بِاَفْضَلِ مَا شِيشِنَ وَاحْذَدَتْمَ بِاَفْضَلِ الصَّبِرْ وَ  
وَجَاهَهُدَتْمَ بِاَفْضَلِ الْجَهَادِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ حِمْ  
الْطَّوْلَ صَلَوَةَ مَنَّلَمْ وَأَحَثَرْ صِيَا مَا ذَا  
خَتَمَ أَنْقَى لِلَّهِ وَأَنْصَحَ لِأَوْلَيَاءِ اللَّهِ مِنْ إِلَّا مُحَمَّدٌ  
وَأَحَشْنَعَ وَأَخْنَرَ وَأَعْبَادَ اللَّهِ الْمَوْتَ وَنُزُولُهُ  
وَخُدُودَ اللَّهِ عَدَدَهُ خَانَهُ يَدْخُلُ بِأَمْرِ عَظِيمٍ  
خَيْرٌ لَا يَكُونُ مَعْهُ مُشَهَّدٌ أَمْبَادُ وَشَرٌّ لَا يَكُونُ  
مَعَهُ خَيْرٌ أَمْبَادُ فَمَنْ أَقْرَبَ إِلَى الْجَنَّةِ  
مِنْ عَالَمَهَا وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَفَارِقُ  
رُوْحَهُ جَسَدَهُ حَتَّى يَعْلَمُ إِلَيْهِ أَبْعَدَ الْمُنْتَسِينَ  
بَصِيرَوْا إِلَيْهِ الْجَنَّةَ إِمَّا إِلَى النَّاسِ أَعْدَدُ وَهُوَ  
إِلَهٌ أَمْرُؤٌ لَهُ فَانِ كَانَ وَلِيًّا فِيْحُكْمٌ اَبُو الْجَنَّةِ

کے ساتھ لذت دنیا حاصل کی۔ کل وہ خدا کے عزیز جل  
کے چواریں رہیں گے اور تناکریں گے کران کی کوئی  
دعا دردھنہ ہوا اور ان کی کسی لذت میں کمی نہ ہو کیا اس  
میں کسی صاحبِ عقل کے مشتاق ہونے کی کوئی  
بات نہیں ہے لا حول ولا قوة الا بالله۔

بندگان خدا جان لو کہ اگر تم نے اپنے رب کا خوف  
انتیار کیا اور اپنے بیت کے معاملہ میں اپنے بنی کے  
حقوق کی حفاظت کی تو تم نے خدا کی بہترین عبادت  
کر لی اور اس کا افضل ترین ذکر کیا اور اس کا زیادہ  
سے زیادہ شکر ادا کیا افضل ترین صبر انتیار کیا اور  
افضل ترین جہاد کیا۔ اگر مہماں سے غیر تم سے زیادہ  
مولانا نمازیں ادا کریں اور زیادہ سے زیادہ  
ردزے رکھیں تو یہ اسی وقت کا رآمد ہوں گے  
جبکہ تم سب سے زیادہ خوف خدا کرو اور اولین  
آل محمد کے ساتھ اخلاق اور خضوع و خشوع رکھو۔  
بندگان خراموت سے اور اس کے آنے سے ڈروں  
کے لئے زادراہ جمع کر لو کیونکہ موت خیر کے ساتھ ہے ایک  
امر عظیم ہے آئیگی جس کے ساتھ کبھی شرمند ہو گایا یا یسے  
شر کے ساتھ آئے گی جس کے ساتھ تا ابد خیر نہ ہو گی پس  
دیکھو تو کہ ان امور پر عمل کرنیوالی میں کون سب سے  
زیادہ جنت سے قریب ہے۔ انسانوں میں سے کسی  
فرد واحد کی روح اس وقت تک اپنے جسم کو نہیں  
چھوڑتی جب تک کہ اسکو معلوم نہیں ہو لیتا کہ دونوں  
منزلوں میں اسکی جگہ کہاں ہے جنت میں یا جہنم میں  
و نہیں انسان کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کا  
دوست ہے یا دشمن۔ اگر وہ دوست ہے تو اس کی

وشرع له طريقتها ونظر إلى ما أعد الله  
عن وجل لا ولية له فيها ضرع من كل شغل  
ووضع عنه كل ثقل وإن كان عدو الله فتحت  
له أبواب النار وسحل له طريقاً ونظر إلى  
ما أعد الله فيها كأهلها واستقبل كل  
مكر ويد وفارق كل مسرى يكل هذا يكون  
عند الموت وعندك يكون بيقين قال الله  
الذين تتوفىهم الملائكة طيبين يقولون  
سلام عليكم أدخلوا الجنة بما كنتم تعملون  
ويقول الذين (الخل) تتوفىهم الملائكة  
ظالمي أنفسهم قالوا سلام ما حفنا نعمل  
من سوء بل إن الله عليهم بما كنتم تعملون  
فأدخلوا أبواب جهنم خلدين فيها فليس  
مشير إلى المتذمرين

وَاعْمِلُوا عَبَادَةَ اللَّهِ أَنَّ الْمَوْتَ لَيْسَ مِنْهُ  
غُرْبَةً فَاحْذِرُوا كُلَّ قَبْلٍ وَقَوْعَدَهُ وَأَعْدَّهُ اللَّهُ  
أَعْدَّتُهُ فَإِنَّمَا طَرِيقُ الْمَوْتِ أَنْ إِنْ قَاتَمَا خَذُوكُمْ  
وَإِنْ هَرَبْتُمْ أَذْرِكُهُمْ وَهُوَ الَّذِي مَلَكَهُ مِنْ  
ظُبَالِهِمْ مَعْقُودٌ بِنَبَوَّا صَبِيكُمْ وَالدُّنْيَا تُطْوِي  
مِنْ خَلْقَكُمْ فَأَكْثِرُوهَا ذِكْرَ الْمَوْتِ عِنْدَ مَا تَنَازَعُهُ  
إِلَيْهِ أَنْفُسُكُمْ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَكُفُّوا بِالْمَوْتِ  
وَاعْنَظُوا نَفَّاتَهُ حَادِّهِ الْذَّادَاتِ .

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کیلئے پہوار کر دیا جاتا ہے اور جو کچھ تھا خود جن نے اپنے دوستوں کیلئے نہیا کر رکھا ہے وہ یہ لیتا ہے اسکے بعد اسکو ششیل سے فراہم ہو جاتی ہے اور اسکا ہر بوجھ اتار لیا جاتا ہے اور اگر وہ خدا کا دشمن ہے تو اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے اور اسکے راستے میں ہولت پیدا کر دی جاتی ہے اور وہ یہ لیتا ہے کہ خدا نے اہل جہنم کے لئے کیا کیا ہیا کر رکھا ہے اور ہر کروہ امر کا سامنا کرنا ہے اور مرست خیز چیز سے علیحدہ ہو جاتا ہے یہ سب موت کے وقت ہوتا ہے خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ من کو ملا کن پاک طیب حالت میں قبض روح کرتے ہیں انہیں کہتے ہیں کہ ہمارے لئے مسلمی ہوتم جو عمل کرتے تھے اس سے عوض میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور وہ لوگ جن کا خاتمہ ملا کر نے اس حالت میں کیا کہ وہ اپنے نفس پر تم کرتے تھے پھر وہ مسلح کے خواستگار ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ہم نے تو کوئی فعل بد نہیں کیا تھا بے شک خدا خوب جانتا ہے جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔ پس ان دروازوں سے جہنم میں داخل ہو جاؤ اور سہیشہ نہیں ہو مشکریں کیلئے یہ کیا برا تھکانہ ہے۔

بندگان خدا بھو تو کہ کسی کو موت سے چھکا رہ ممکن نہیں اسکے وقوع پر اس سے خونت کر د اور اس کے سامان ہیا کر تو بحقیقت کہ موت تم کو پکار رہی ہے اگر تم کھڑے جی ہو تو تم کو پا جائے گی۔ اور اگر تم نے بجا گناہ سردار کیا جب جی نہیں پکر لیکی وہ سایہ سے زیادہ ہمارے ساتھ نہیں ہوئی ہے وہ تمہاری

واعلموا عباد اللہ ان ما بعد الموت اشتی میں الموت لئن لم یغفر اللہ لہ وی حمدہ و احمدہ والقبر و صمیلہ و ضیفہ و ظلمتہ فیانہ الہی یتکلم کل یوماً نا بیت الشراب انا بیت التربیتہ انا بیت الدود و اتفقہ روضۃ من بریا ض الجنة و حضرۃ من حفہ النازم فیانہ المُسلِم اذ امات قالت له الارض من ربها و اهلاً قد کنتم من احبت لآن تمشی على ظهری و اذا ولیتک فتتعلم کیف صُنْعی بک فیتسبخ لک مدّ بصرک و اذا دُفِنَ الکافر قالت له الارض لا مرجاً و لا احلاً قد کنتم من الغض لآن تمشی على ظهری و اذا ولیتک فتتعلم کیف صُنْعی بک فتفضیلہ علیہ یلتلق اضلاعہ واعلموا انَّ المعيشة الی قال الله سبحانہ و مَنْ قاتَ لہ معيشۃ ضنکا هی عذاب القبر و آنہ یُسلط علی الکافرین فی قیس کا تسعة و تسیعہ تَبَّیَّنَا عَظماً مَا یتھش نحمدہ و یکسرن عظمہ تیر دون علیہ كذلك الى یوم یبعث لوان تنبیئاً منعاً نفری فی الارض ما انبیت الزرع فمَّا ها ایضاً واعلموا عباد اللہ انَّ انفسکم و اجداد

تقدیر سے دا بستہ ہے اور دنیا ہمہ پچھے سے پیشی جا رہی ہے تم اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو جب تھا را نفس خواہشات دنیا میں سے کسی چیز کیلئے اصرار کرے کیونکہ موت ہی نصیحت کرنے کافی ہے اس لئے کہ وہ لذ توں کو فنا کرنے والی ہے۔

بندگان خدا جان اور موت کے بعد کی منزل موت سے بھی زیادہ سخت ہے مگر یہ اس کے لئے جس کی خدا مغفرت نہ کرے اور جس پر وہ رحمہ نہ کرے۔ قبر، اس کے فشار، اسکی تنگی اور اسکی تاریکی سے ڈرو کیونکہ قبرتی ہے جو ہر روز آواند یا کرتی ہے کہ میں مٹی کا گھر ہوں، میں غربت کا رہائش گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک مرغ ہے یا اس کی خندتوں میں سے ایک خندق ہے جب کوئی مسلمان مرتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہوا اور کہتی ہے کہ تو ان لوگوں میں سے ھا جن کو میں چاہتی تھی کہ میری پشت پر ٹھیں اور اب جبکہ تو میرے نسب میں ہے تو دیکھے گے کہ میں تیرے ساق کیا سلوک کرتی ہوں اس کے ساتھی اسکی حد نظر تک قبر دیسی ہو جاتی ہے۔ اور ببکوئی کافر فن ہوتا ہے تو اس سے زین کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک نہ ہو تو ان لوگوں میں تھا جن کا میں اپنی پشت پر چلنا ناپسند کرتی تھی اور اب جبکہ میں بخوبی سلط ہوں بچھ معلوم ہو جائیں کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہکراے ایسا فتنہ دیتی ہے کہ اسکی دونوں پیداں اپس میں مل جاتی ہیں۔

بھوکر ان کے کھانے کیلئے جیا کہ اللہ تعالیٰ

الْقِيَّةُ الَّتِي يَكْفِيهَا الْمِيزَانُ مِنَ الْعَقَابِ  
ضَعِيفَةٌ عَنْ هَذَا فِاتِحَةٍ أَشْتَطَعْتُمْ إِنَّمَا  
أَنْفَسَكُمْ وَأَجْسَادَكُمْ هَمَالًا طَاقَهُ لَكُمْ بِهِ  
وَكُمْ صَبْرٌ كَمْ عَلَيْهِ فَتَعْلَمُوا بِمَا أَخْبَتَ اللَّهُ  
سَبِحَانَهُ وَتَرَكُوا مَا حَرَّةً اللَّهُ لِلْحَوْلِ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّا مَا بَعْدَ الْقِبْرِ أَشَدُّ  
مِنَ الْقِبْرِ يَوْمَ تُشَيَّبُ فِيهِ الْمُبْيَرُ وَلِسَكُرُ فِيهِ  
الْكَبِيرُ وَيَسْقُطُ فِيهِ الْجَنِينُ وَقَدْ هُلِّكَ مُضْعَطٌ  
عَنَّا أَتَرَضَعُتْ وَأَقْدَرَ سَرَا يَوْمًا عَبْوِسًا حَمْطَرِيَاً  
كَانَ شَرٌّ مُسْتَطِيرًا أَمَا أَمَاثُ شَرْقَ لَكَ الْيَوْمَ  
وَفِيْ عَلَيْهِ أَسْتَطَارٌ حَتَّى تَرَعَثَ مِنْهُ الْمَلَكَةُ  
الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ ذُنُوبٌ وَالسَّبِيعُ الشَّدَادُ  
وَالْجَبَالُ، وَالْأَوْقَادُ وَالْأَرْهَافُونُ الْمَهَادُ فَإِذَا  
الشَّقَقُتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَتِنِيَا هِيَةً فَتَسْعَيْهُ  
فَكَانَتْ وَرَادَةً كَالدَّهَانِ وَتَكُونُ الْجَبَالُ سَبِيلًا  
مَهْيَلًا لَعْدَ مَا كَانَتْ صَمَّا صَلَابًا يَقُولُ اللَّهُ  
سَبِحَانَهُ وَيَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيُفِرِغُ مُكْنَفِنَ  
فِي السَّمَوَاتِ رَمَنَ فِي الْأَرْضِ إِلَامَنَ  
شَاءَ اللَّهُ فَكَيْفَ مِنْ عَصَى بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ  
وَالْإِلْسَانُ وَالْيَهُ وَالْجَنْبُ وَالْفُرْجُ وَالْبَطْنُ  
إِنْ لَمْ يَغْفِرْ اللَّهُ وَيَرْحَمْ

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّ مَا بَعْدَ لَكَ  
(الْيَوْمَ) أَشَدُّ وَأَدْهَى عَلَى مَنْ لَمْ يَغْفِرْ اللَّهُ  
لَهُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَاحْذَرْ وَأَنْهَا فَعَرَاهَا  
بَعِيدًا وَحَرَّ هَا شَهِيدًا عَذَابُهَا حَدِيدًا وَ

فرماتا ہے "جس نے پیڑی یاد سے منہ پھر لیا اسکی  
بہت تلکی میں بسر سرگی یہ عذاب قبر ہے۔ وہ کافر نیں  
پر قبر میں نمازوں سے بُرے بُرے اڑد حاصل کر دیتا ہے  
جو ان کا گوشت اور ہمیں یاں نوچ نوچ کر کھاتے ہیں  
یہ اسکی تکرار قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اگر ان میں  
کوئی اڑد حاصل میں پر چھونک مار دے تو اپنک  
غل نہ آگے۔

بندگان خدا جان اور کہ قبر سے فتوس اور زرم  
نازک بدن جسمی سے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے  
اس (غیظہ عذاب) کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں پس  
حتی الامکان اپنے نفس اور احصار پر رحم کرو اور  
انہیں ایسے عذاب میں مبتلا نہ ہونے دو جس کے باش  
کی نعمت میں استطاعت ہے اور نہ جس پر تم صبر کر سکتے  
ہو۔ پس وہی عمل بجالا و جو خدا و نبتعالی کو پسند تو  
اور جو عمل اسکو پسند نہ ہو چھوڑ دو۔ تمام قوت و طاقت  
سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں۔

بندگان خدا بھج لو رہ قبر کے بید کی منزل تبرے  
بھی زیادہ سخت ہے وہ ایسا دن ہو گا کہ اسکی ہونا گی  
کے بچھے بوڑھا ہو جائیں کا اور بوڑھا ہو جو شہر جائے گا  
حل ساقطہ بوجائیں گے اور دودھ پلانے والی عورتیں  
لپٹے پکوں سے غافل ہو جائیں گی۔ لہذا تم اس سخت  
دن سے ڈر جو جیسیں شر کی چنگلار یاں اتر جی ہوں گی  
جان لو کر اس روز کے شر اور خون کا یہ عالم ہو گا کہ  
ملا لگہ بھیں جن کے ذمہ کوئی گناہ نہ سو گا خون زدہ  
ہو جائیں گے۔ ساتوں مفبوط اور سخت آسمان اور زمین  
یہ رُٹھے ہوئے پہاڑ اور بچھی ہوئی زمیں سرکب کا سب

مقام عطا ہدیہ و شہر بہنا صدقہ جدید کا  
یقطر عذاب ابها و کہ جھوٹ سکانہ هاراً لیست  
لِلّٰهِ سَبَّحَانَهُ فِيهَا رَحْمَةٌ وَ لَا يَسْعَ فِيهَا  
دُعْوَةٌ۔

واعلموا عبد اللہ أَنَّ مَعَ هَذَا إِرْجَاهَ اللَّهِ  
الَّتِي وَسَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ لَا تَقْعِدُ عَنِ الْعِبَادَةِ  
جَنَّةٌ عَرَضَهَا لِكُرْحَنِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خَيْرٌ  
لَا يَكُونُ بَعْدَهُ شَيْءٌ أَبْدَأْ أَوْ شَهْرَةٌ لَا تَنْفَدِ  
أَبْدَأْ أَوْ لَذَّةٌ لَا تَنْفَنِي أَبْدَأْ أَوْ مَجْمَعٌ لَا يَتَسْقَرُ قُ  
أَبْدَأْ أَفْوَةٌ قَدْ جَاؤَنِي وَالْجَنَّةُ وَقَادِمِينَ  
إِيمَانِهِمُ الْمُلْهَمُ بِصَحَافَتِ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا  
الْفَاعِلَةَ وَالْمُهَاجَرَةُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ  
أَنِّي أَحَبُّ أَحْمَدَ أَنِّي فِي الْجَنَّةِ نَحِيلٌ۔ قَالَ نَعَمْ  
وَالَّذِي نَفْسِي بَيْنَ هَذِهِنَّ فِيهَا خَيْلًا مِنْ يَافِرٍ  
أَحْمَرٌ عَلَيْهَا يَرْكَبُونَ شَهْرَفٌ بِهِمْ خَلَالٌ  
وَرَقِ الْجَنَّةِ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ أَنِّي  
يُحِبُّنِي الصَّوْتُ لِلْمُحْسِنِ أَنِّي فِي الْجَنَّةِ الصَّوْتُ لِلْمُحْسِنِ  
قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بَيْنَ هَذِهِنَّ فِيهَا خَيْلًا مِنْ  
لَمْعٍ أَحَبُّ ذَلِكَ مِنْهُمْ لِيَسْعِي لِيَمْعِي صَوْتًا  
بِالْتَّبَيِّنِ مَا سَمِعْتُ الْأَذَانَ بِالْمَحْنَى  
قَطْ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَحَبُّ  
أَكْبَلٍ أَنِّي فِي الْجَنَّةِ أَكْبَلٌ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي  
نَفْسِي بَيْنَ هَذِهِنَّ فِيهَا بَجَانِبِ مَنْ يَا قَوْتَ حَمْ  
عَلَيْهَا سَجَالَ الذَّهَبِ قَدْ الْحَفَتْ بِهِمْ خَلَالٌ  
الْدَّيْبَاجِ يَرْكَبُونَ فَتَرَفُ بِهِمْ خَلَالٌ  
وَرَقِ الْجَنَّةِ وَلَتْ فِيهَا صَوْرٌ بِرْ جَالٍ وَ

خالع دل رزان ہوں گی اور آسمان شتن ہو کر رضا  
جا بیگنا اور اسکی حالت تغیر ہو جانے گی اور وہ تیل کی  
طرح سرخ ہو جا بیگنا پھاڑ جو ٹھوں اور سخت تھے  
ٹوٹ توٹ کر باریک ریت بن جائیں کے خدا کے  
پاک فرماتا ہے کہ ”جب صور پھول کا جائے گا تو چوک جم  
آسمان اور زین میں ہے قہا ہو جا بیگنا سوائے اس کے  
کر جس کو خدا چاہے پس اس کا کیا حال ہو گا جس نے  
کان آنکھ زبان، ہاتھ، یا اوں، شرمنگاہ اور سکم سے  
گناہ کیا ہوا اگر خداوند تعالیٰ اس کو معاف نہ کرے تو  
اس پر رحمت نہ کرے

بندگان خدا جان لو کر اس دن کے بعد جو ہو گا وہ  
اس سے بھی زیادہ سخت اور پریشان کن ہو گا جس کو خدا  
نے سماں فر کیا ہوا اس آگ سے ڈرو بکی ہو رائی بہت  
زیادہ ہے اور جبکی حرارت بہت تغیر ہے جیسیں نئے نئے  
غذاب ہیں سروں پر لو ہے کے گز لگائے جائیں گے  
اور پسے کیلئے پیپ میلگی نہ سہ عذاب ختم ہو گا اور نہ کا  
کا ساکن مرے گا یہ ایسا لکھ رہا گا کہ جیسیں رحمت خدا  
مطلق ہو گی اور وہاں کوئی دعاوں کا سامنے والا نہ ہو گا  
بندگان خدا جان لو کر اس کے سامنے ہی ساتھ  
اللہ کی رحمت بر شے پر چھانی ہو گی بندوں کے اقدار  
سے باہر رخت ہو گی جس کا عرض زمین اور آسمانوں کے  
بڑا ہو گا وہاں ایسا خیر ہو گا کہ ابتدہ کبھی شریان  
نہ آیا گا، ایسی خواہیں جو ابتدہ ختم نہ ہوں اور ایسی  
لذتیں جو کبھی فنا نہ ہوں گی اور ایسا اجتماع جو کبھی  
 منتشر نہ ہو گا وہاں ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے  
جوار خداوند رحمن کو پسند کیا ہوا کئے سامنے غلامان

لسنا یہ کیوں مرکب اهل الجنۃ فاذا عجب  
احدہم الصورۃ قائل رب اجعل صورۃ  
مثل هذه الصورۃ فيجعل صورۃ علیها  
فاذ اذا عجبت صورۃ الملائکة قال رب اجعل  
صورۃ فلاذة نه وحيتی مثل هذه الصورۃ  
فيرجع وقد صارت صورۃ زوجته على  
ما استهی وان اهل الجنۃ يزورون الجبار  
سبحانه في كل جمعۃ فيكون اقرب بهم منه  
على منابر من فویر يلوفهم على منابر من  
ياقوت والذین یلوونهم على منابر من مسایک  
نبینیما همکن لات نظر ون الى نور الله جل  
جلاله وننظر الله في وجوههم ماذا اقبلت  
صحابۃ تشییعهم فتمطر عليهم من النعمۃ  
واللذۃ والسرور والبهجهة ما لا يعلمه الا الله  
سبحانه ومع هذا ما هو افضل منه رضوان  
الله الا کبر ما انا بوله بخزف الا ببعض ما خوفنا  
به لكننا محقوقین ان یشتند شوقنا الى ما لا  
غنى لنا عنه ولا بد لنا منه وان استحبتم  
عبد الله ان یشتند خوفكم من ربکم وحیث  
به لهنکم فاعلواه فاذا العید انتکون  
طاعتکه على قدر خوفه وان احسن الناس  
إله طاعة استدھمله خوفاً وانظر محمد صلواتك  
لیف تصلیها فانما الافت امام متبغی لات ان  
تتمها واقت تصلیها لوقتها فانه ليس من  
اما میضلي بقوله فيكون في صلوته وصلوته  
لنفس الا کان اشرد لات علماء ولا ينتفع

سر نکے طبق رئے کھڑے ہوں گے جن میں میرے اد پھول ہوں گے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں آیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا کہ ہاں۔ اسکی قسم جنم کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت شریع یا وقت کے گھوڑے ہوں گے جن پر سوار ہو کر آسودگی کے ساتھ لوگ جنت کے درختوں کے درمیان تفریح کریں ۔۔۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں خوش الحانی کو پسند کرتا ہوں آیا جنت میں ایسی سریعی آوازیں ہوں گی فرمایا کہ ہاں۔ وہ جنم کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیٹنک اللہ اس کے لئے جو اس کو پسند کرتا ہے حکم دیگا اور وہ تیج سے ایسی اچھی آوازیں سینیکا جو اس کے کام کبھی نہ نہیں ہوں گے پھر اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اونٹ کو بہت پسند کرتا ہوں۔ آیا جنت میں اونٹ بھی ہیں فرمایا کر ہاں۔ وہ جنم کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت میں سریع یا وقت کے عملہ قسم کے اونٹ ہیں جن پر اماریاں ہوں گی اور شیم کے تکے لگے ہوں گے ان پر سوار ہو کر لوگ جنت کے درختوں کے درمیان خوشیاں مناتے گزدیں گے ان میں عورتیں اور مردوں گے جو جنت کی سوریوں پر سوار ہوں گے جو کلاغیں کی ایکلیک صورت متعجب کردے گی۔ عرض کیا کہ پروردگار امیری صورت بھی ان صورتیوں کے مثل بنادے یہیں اسکی صورت ویسی بنادی جائے گی پس جب اس کو عورت کی صورت متعجب کر گئی کبھیکا کہ پروردگار میری اس زخم کی صورت اس جیسی بنادے یہیں اسکی رو جو کی صورت جیا کہ اس نے چاہا تھا بنادی جائے گی۔

ذلك صلوٰة هم شَيْئاً  
واعلم ما أَن كل شَيْئٍ من عِلْمٍ يَتَّبع صَلواتٍ  
فمن صَيْحَ الصلوة فهو لغيرها / شَيْئاً  
تضيقاً و ضيقاً من تمام الصلوة / شَيْئاً  
ثلث مرات واستنشق ثلث وأغسل وجهك  
ثُمَّ يَدِكَ اليمين ثم اليسين ثم امسح  
راسك و جيلك فاتح رأيتك برسول الله  
يصح ذلك داعملات الوضوء لنصف الراحل  
شَيْئاً تقب و قت الصلوة فصلها لوقتها  
لا تجعل بها عن الوقت لفراغ وكما توقيتها  
عن الوقت لشغلي فاتح رأيتك برسول  
الله فسله عن وقت الصلوة فقال النبي  
فاتح جبريل فراساني وقت الصلوة فضل  
انظره حين ذات الشمس صلى العصر  
حين غروب الشمس ثم صلى العشاء حيث  
غابت الشمس ثم صلى الصبح فاغتنى بها  
والنحو من مشتبكة كان النبي صلى الله عليه  
والله كذابي مبلات فان استطعت  
ركبة قوة الا بحاله اذن تلترن ما السنۃ المروءة  
وتسلاک الطريق الواضح الذي اخذ وافق  
لطک تقدیم عليه همه عذاء / شهادتك  
وسجودك فان النبي كان اتم الناس  
صلوة واحفظها و كان اذا رأي فلان  
سبحان رب العالمين وبحمد ربي / ثلث مرات  
واذ ارفع صلبه قال سمع الله من حمدك

پتھیق کہ اہل جنت خداوند جبار کے نور کی ہر جمیعہ کو زیارت  
کیا کریں گے اور سبکنی زیادہ خدا سے قربت رکھتے ہوں گے  
اور نور کے نمبروں پر چیزیں گے ان سے کم درجہ والے یا تو  
کے نمبروں پر اور جوان سے کم درجہ ہوں گے زبر جد کے  
نمبروں پر اور جو لوگ ان سے کم درجہ ہوں گے مثلاً کے  
نمبروں پر چیزیں گے اس طرح وہ اللہ جل جلالہ کے نور  
کو دیکھتے رہیں گے اور خدا ان پر نظر رحمت ڈال رہا ہو گا جب  
ایک ابرا کران پر چھا جائیگا اور ان پر ایسی نعمتِ الذات  
سرور و شادمانی کا بینہ بر سایکا جس کا علم سوائے خدا  
کے کسی تو نہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے جو چیزیں سے نفل  
ہے وہ خدا کی خوشخبری ہے یہ سب سے زیادہ ہے۔  
یعنی چیزوں سے خدا نے درایا ہے ان سبکنے درایا بلکہ  
بعض سے ٹوٹا جب یہم کو بہت ڈرنا چاہئے تھا کیونکہ  
ہم میں اس کے برداشت کی تابیت نہیں ہے ہم صرف  
ان چیزوں کا شرق بہت زیادہ ہونا چاہئے جنکی ہیں فروخت  
ہے جن سے ہم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ بندرگان خدا اگر  
تم میں استطاعت ہے کہ خدا کا بہت خوف کر سکتے تو  
تو فروڑا یا ہی کرو کیونکہ بنده خدا کی اطاعت اتنی کرتا ہے  
جتنا سے خوف خدا ہوا اور نیک ترین انسان طاقت خدا  
یں وہی ہوتا ہے جو خدا سے سب سے زیادہ خون کرتا ہے  
اسے محمد اپنی نماز پر غور کر دکھنے کو نہ کر رہتے ہو تم امام جات  
ہو تم پر لازم ہے کہ وقت پر تمام و گماں با ضابطہ ارکان  
و آداب کے ساتھ نماز ادا کرو امام جو جماع کے ساتھ  
نماز پڑتا ہے اسکی کسی غلطی کی وجہ سے ماموں میں کی نمازوں  
یں جو عقش واقع ہوتا ہے اسکا نام بار امام کے سرزنش  
ماموں میں کی نمازوں میں کوئی عقش نہیں ہوتا۔

**الْمُشْرِكُونَ الْمُهْمَدُ مِلَأُهُمْ سَمْوَااتِكَ وَ مَلَائِكَةٍ**  
اَسْرَاصَاتِ وَ مَلَائِكَةٍ مَا شَاءْتَ مِنْ شَيْءٍ فَادْبَحْ  
قَالَ سَبِّحَانَ رَبِّ الْاَعْلَىٰ وَ بَحْمَدَهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ  
اَسْتَغْفِرُ لِلَّهِ الدَّوْلِيْ حَمْدَهُ وَ لَا يَحْمِدُهُ وَ هُوَ بِالْمُنْظَرٍ  
الْاَعْلَىٰ اَنْ يَحْكُمْنَا وَ اِيَّاكَ مَتَّنْ يَحْبِبُهُ اللَّهُ وَ يَرْضِهُ  
وَ اِيَّاكَ عَلَىٰ شَكْرِهِ وَ ذَكْرِهِ وَ حَسْنِ عَبَادَتِهِ  
وَ اِمَاءَ عَرْحَقَهُ وَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اَخْتَاصَ لَنَا فِي  
اَدْنِيَا وَ دِينِنَا وَ اُخْرِ تَنَافِعَنَا يَحْكُمُنَا مِنَ الْمُتَقِيْنَ  
الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَخْنَثُونَ  
فَانَ اسْتَطَعْتُمْ يَا اهْلَ الْمَصْنُوفَ الْيَصِنِيْ فِي  
اَقْوَالِ الْحَمْدِ اَفَالْكَمْدُ وَ اَنْ يَتَوَافَقَ مَسْوَكُمْ عَلَىٰ تَكْمِيمِ  
وَ لَا تَخَالِفَ السَّنْتَكِمْ قَلُوبَكُمْ فَاعْلُوْبَكُمْ  
اللَّهُ وَ اِيَّاهُمْ بِالْعَدْدِ وَ سَلَاتُ بِنَا وَ سَكِيمُ  
الْمَجْمَعِ الْعَلَمِيِّ وَ اِيَّاهُمْ دِعْوَةُ الْكَذَابِ اَبْ اِبْنِ  
هَنْدِ وَ تَالِمُوا وَ اَعْلَمُهُ اَفَهُمْ لَا سُوَاءُ اَمَامُ  
الْهُدَىٰ وَ اِمَامُ الْمَسْدِىٰ وَ دِسْمِيَ الْبَيْنِ وَ دِرْدَقِ  
النَّبِيِّ جَعْلُنَا اللَّهُ وَ اِيَّاهُمْ مَنْ يُحِبُّ وَ يَرْضِي  
لَقَدْ سَمِعْتُ سَوْلَنَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهَ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
يَقُولُ اِنَّ لَا خَافُ عَلَىٰ اَصْنَى مُوسَىٰ وَ كَمْ  
مُشْرِكٌ كَأَمَا الْمُرْمَنْ فِي مَنْعِهِ (اللَّهُ بِاِيمَانِهِ  
وَ اَمَا الْمُشْرِكُ فِي حِنْكِنِيَهُ اللَّهُ بِشَرْكِهِ وَ لِكُلِّنِي  
اَخَافُ عَلَيْكُمْ كُلِّ مَنْافِقِ عَالَمِ الْلَّسَانِ يَقُولُ  
مَا تَعْرِفُونَ وَ يَقُولُ مَا نَنْكِرُونَ وَ قَالَ النَّبِيُّ  
مِنْ سُرْرَتَهُ حَنَاثَةُ وَ سَامَةُ سَيْنَاتَهُ  
فَذَلِكَ الْمَوْصَنْ حَقًا وَ قَدْ، کَانَ يَقُولُ خَصْلَانَ  
لَا تَجْمِعَانِ فِي مَنَافِقِ حُنْنِ شَمَيْتُ وَ لَا فَقَدْ فِي سَيْلَهُ

جان لو کہہ نہ تارا ہر عمل مہماںی نمازوں کے  
کابع ہے جس نے نماز کو ضائع کیا دہ دوسراے اعمال  
کو اور زیادہ ضائع کرے گا۔ اور دفعہ نماز کے اندر  
کا باعث ہے اسے اس کے طریقے سے اس طرح بجالو  
کہ تین مرتبہ پانی منہ میں پھر لکھی کرو۔ تین مرتبہ تک میں  
پانی لو اور پھر اپنے چہرے کو دہر پھر داشناہ تو اور پھر  
بایاں ہاتھ دبوساکے بعد اپنے سر کا اور پریوں کا مسح کرو  
میں نے رسول اللہ کو اسی طرح دفعہ کرتے دیکھا ہے۔  
جان لو کہ دفعہ آدھا ایمان ہے پھر نماز کے وقت کا استھان  
کرو۔ نماز اس کے وقت پر ادا کرو و بدلت کر کے نہ وقت  
سے پہلے پڑھو۔ دردناک سے فارغ ہونے میں تعجیل کرو  
اور نمازوں میں شنوں ہونے میں تاخیر کرو۔ ایک شخص خود  
رسول میں حاضر ہو کر نماز کے وقت سے متعلق سوال کیا  
تو رسول اللہ نے جواب دیا کہ جب تسلیم میرے پاس آئے  
تھے اور نماز کا وقت بتلا یا کہ نماز ہر سو وقت ادا کرو جب  
کہ آفتاب کو زوال ہو جائے یعنی نماز اسو وقت پر ہو  
جیکہ کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ نماز غرب  
اس وقت ادا کرو جیکہ آفتاب غائب ہو جائے پھر نماز  
غشا اس وقت ادا کرو جیکہ شفق غالب ہو جائے اور  
نماز فجرات کے آخری حصے میں اور ستاروں کے غائب  
ہونے سے قبل ادا کرو۔ رسول خدا اسی طرح علی کرتے  
تھے اگر تم میں استھان ہے نماز اس طرح ادا کرو۔  
کوئی قوت نہیں سوائے خدا کے کہ سنت معرفہ کو زخم  
قرار دے رہا سن راستہ سے تسلیم۔ ہبہ تاریخیں یومِ قیامت  
سب سے نقدم رہو۔ پھر تم اپنے رکوع اور سجود پر غور  
کرو کہ رسول خدا کس طرح خوام الناس کی نمازوں کو

وَآعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَفْضَلَ الْعِقَادَ الْوَرَاعَ  
فِي دِينِ اللَّهِ وَالْعَلَى بِطَاعَتِهِ أَعْلَمْنَا اللَّهَ  
وَإِيمَانَ عَلَى شَكَرٍ وَذِكْرٍ وَادَاءً حَقَّهُ  
وَالْعَلَى بِطَاعَتِهِ فَعِيلَكَ بِالْمُقْوَى فِي سَرِّ  
أَمْرِكَ وَعَلَاقَتِهِ وَعَلَى إِمَامٍ كَفَى عَلَيْهَا  
جَعَلَنَا اللَّهَ وَإِيمَانَكَ مِنَ الْمُتَقِينَ إِذْ جَعَلْنَاكَ  
إِسْبَعَ حَصَالِيْ هُنَّ جَوَامِعُ الْإِسْلَامِ أَخْشَى  
اللَّهُ وَلَا تَخْشَى النَّاسُ فِي الْأَنْدَلَبِ وَخَيْرُ الْقَوْلِ  
مَا صَدَقَهُ الْعَمَلُ وَلَا تَقْضِي فِي أَمْرٍ وَاحِدٍ  
بِقَضَائِيْنِ مُخْتَلِفِيْنِ فَيَقْنَأْ قَفْنَ أَمْرِكَ وَيَنْبَغِي  
عَنِ الْحَقِّ وَأَحِبُّ لِعَامَلَهُ سَعْيَتِكَ مَا تَحْبَبُ  
لِنَفْسِكَ وَإِلَيْهِ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ وَأَهْلُ بَيْتِكَ  
وَالْأَنْزَلُ مِنَ الْحِجَةِ عِنْدَ اللَّهِ فَاصْبِرْ أَحْوَالَ عَرْبِكَ  
وَخُضْنَ الْغَرَائِبِ إِلَى الْحَقِّ وَلَا تَخْفَ فِي  
اللَّهِ لَوْمَةَ لَا يَمْهُدُ وَأَنْصَحُ لِمَنْ اسْتَشَارَكَ  
وَاجْعَلْ نَفْسَكَ أَسْوَأَهُ لِقَرِيبِ الْمُسَيْمِينَ  
وَيَعْيَيْهُمْ وَعَلَيْكَ بِالصَّوْمِ وَإِنَّ رَهْبَلَ  
اللَّهِ عَكَفَ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَهْرِ  
رَمَضَانَ وَعَكَفَ الْعَامُ الْهَسِيلُ فِي الْعَشْرِ  
الْأَوْسَطِ مِنْ شَهْرِ مَضْنَانَ فَلَمَّا كَانَ الدَّامُ  
الثَّالِثُ قَضَى وَرَجَعَ اعْتَكَافَهُ فَتَانَمْ  
وَرَسَائِيْ فِي مَنَامِهِ لِيَلِدَةِ الْقَدَرِ فِي  
الْعَشْرِ الْأَوْاخِرِ كَانَهُ يَسْجُدُ فِي مَاءِ وَ  
طَبِينَ فَلَمَّا اسْيَقْظَ وَرَجَعَ مِنْ يَلِتَكَ إِلَى  
إِنَّ وَأَجَهَهُ وَانَّاسُ مَعَهُ مِنْ اصْحَابِهِ ثَيَّمَ  
إِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَلِيَلِدَةِ ثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى اللَّهُ

تام کرتے تھے اور تحفظ فرماتے تھے جب وہ رکعت  
میں جاتے تھے در سبحان رب العظیم و بحمدہ ”  
تین مرتبہ کہتے تھے اور جب سجدہ سے امتحنے تھے ”  
سمع اللہ لمن حمدہ اللہم لک الحمد بلاع  
سمواتِ نک و ملائے اسرافات و ملائے ماشیت  
من شریٰ کہتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تھے  
در سبحان رب الاعلیٰ و بحمدہ ” تین مرتبہ  
کہتے تھے۔

میں اس خدا سے سوال کرتا ہوں جو دیکھتا ہے  
مگر دیکھا ٹی نہیں دیتا اور وہ منظر اعلیٰ پر ہے ہمیں  
اور ہمیں ان بندوں میں قارڈ سے جن کو وہ درست  
رکھتا ہے اور ان سے راضی ہے ہمیں چاہیئے کہ  
اس کے شکرا سکی یادِ حسن عبادات اور ادائے حق  
اور ان تمام چیزوں کو اختیار کریں جنہیں اس نے  
ہمارے لئے ہماری دنیا اور دین میں اور ہماری آمدت  
کیلئے پذیر کیا ہے اور ہمیں ان متین میں قارڈ سے  
جن کیلئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہیں  
اے ابیِ عصرابنی حسب استطاعت کوشش کرو کہ  
تمہارے افعال تمہارے اقوال کی تقدیمت کریں۔  
تمہارا باطن ظاہر کے موافق رہے۔ تمہاری زبانیں  
تمہارے تلوب کی خالف نہ ہوں۔ خدا ہماری اور ہماری  
برائیت کر سے اور جنتِ عظیمی کے ساتھ متمناً رکھ۔  
تمہیں چاہیئے کہ کذا باب ابن ہنده کے پیغام سے پجواد  
اس پر غور و تامل کرو جان لو کہ امام ہبایت و امام  
ہلاکت اور وصی بنی دشمن بنی برادر نہیں ہر سکتے  
خدا نے ہمیں (تمہاری ہدایت کیلئے) مقرر کیا ہے اور

میں اصبح فرائی فوجہ النبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ الطین فلم نیزل یعتکف فی العمر  
الاواخر من شہر رمضان حتیٰ توفیه  
الله و قال النبی مَن صام شہر رمضان  
ثُمَّ صَامَ سَيْنَةً أَيَّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَ  
صَامَ السَّنَةَ جَعَلَ اللَّهُ خَلْقَنَا وَرُسُلَّنَا خَلْقَهُ  
الْمُتَقْنَى وَوَرَدَ الْمُحْلِصِينَ وَجَمِيعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ  
فِي دَارِ الْمَسْضَوَانِ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُمْتَقَابِينَ  
الشاء اللہ۔

(ناسخ، بخاری ج ۱ ص ۲۳)

شرح نبیج البلاذه۔ ج ۲

ابن الحیدر۔

یقین پر ہے کہ کس سے مجتہد کریں اور کس کو خوشنود کریں۔  
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں اپنی امت کے  
لئے دوسرا من سے ڈرتا ہوں اور دوسرے من سے مومن کو تو خدا  
اسکے ایام کی وجہ پرالیگا اور مشرک کو اسکے شرک کی وجہ پر سوا  
کریکا گریں تھے اسے لئے نام منافقین سے خون کرتا ہوں جو  
زبان سے دبھی کہتے ہیں جو تم جانتے ہو اور کرتے وہی ہیں  
جس سے تمہیں نفرت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن وہ ہے  
جو اپنی نیکیوں کو پوشیدہ رکھے اور اپنی برا بیوں کو ظاہر کرنا راستے  
و نیز فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جو منافق یہیں ہیں جسے تمہیں ہوئیں  
یعنی حسن رائے اور سفت و شر لذت کا علم۔

اسے محمد جان لوکہ خدا کے دین میں افضل ترین صفت  
پر بہتر گاری ہے اور اسکی طاعت میں عمل کرنا ہے۔ خدا  
اسکا شکرا دا کرنے میں اسکے ذکر میں اسکا حق ادا کرنے اسکی  
طاعت میں عمل بجا لانے میں ہماری اور تمہاری اعانت کرے  
تمہارے لئے ضروری ہے کہ ظاہر اور باطن میں تقویٰ اختیا  
کرو۔ اور یہ حال میں اس پر باقی رہو۔ خدا ہم کو اور تم کو  
متقین یہی قرار دے۔ میں تمہیں سات باتوں کی صیحت  
کرتا ہوں جو اسلام کیلئے جامیعت رکھتی ہیں۔ خواہے درو  
اور اسکی خوشنودی حاصل کرنے بندوں کا خوف نہ کرو وہ تنہیں  
قول وہ ہے جبکی تصدق اُن عمل کے چوایک ہی امریں دو۔  
محماطف نیعلے نہ کرو کہ یہ اختلاف کا سبب نہ بن جائیں اور  
تم کو حق سے دور کر دیں۔ ظاہر ہایک لئے وہی چاہو  
جو تم اپنے نفس کے لئے چاہتے ہو۔ اور ان کیلئے ان باتوں  
کو نکرو وہ بھجو جو اپنے اور اپنے اہل بیت کیلئے نکرو وہ بمحظ  
ہو۔ اللہ کیلئے اسکی جنت کو لازم فرار دے لو اپنی رعیت  
کے حالات کی اصلاح کرو۔ راہ حق میں سختیاں بھیلو جو

کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کر دی جو تم سے  
مشورہ کا طالب ہوا سے خلصاً مشورہ دیا یعنی فخر کرنا  
مسلمین کیلئے قریب ہوں یادوں کے پیشواینا۔  
تمہیں چاہیئے کہ روز سے برابر کہیں رسول خدا رمضان  
عشرہ اول میں ہموماً اغٹکاف کرتے تھے اور دوسرا سال  
عشرہ دوم میں گھونٹا دوپھر میں اغٹکاف کیا کرتے تھے۔  
اور جب سال سوم شرودع بُننا تھا اغٹکاف کرتے تھے۔  
اور سوتے تھے اور خواب میں عشرہ آخر میں شبِ قدس مدظلہ  
فرماتے تھے گزوہ پانی اور میسی پر جو درہ تھے پھر وہ بینا  
ہو کر رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاتے تھے اپ کے  
ہمراہ آپ کے چند اصحاب بھی رہتے تھے اگر تیوں شب میں بلا  
ہوتی تو رسول خدا نماز فجر ادا کرنے کے بعد میں ان کا چھوڑ  
شی میں آؤ رہ دیکھتا تھا آخر میں اغٹکاف تک نہیں کر  
تھے یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا رَبِّ اللہِ فَرَاتْتَهُ  
کہ جس نے ماہِ رمضان کے روز سے رکھے اس کے بعد شوال  
کے چھوڑ روز سے بھی رکھے وہ گویا سال بھر صائم رہا۔  
خدا ہماری محبت اور دوستی متین اور خلصیں کے  
ساتھ قرار دے اور ہم کو اور تم کو خوش شنودی کے ٹھہریں جمع  
کرے جہاں برا دران ایمانی ایک دوسرے کے سامنے نہ کھت  
پڑ کیلے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

**نوٹ:-** محمد بن الوبھر کی شہادت کے بعد یہ مکتوب معاویہ کے پاس پہنچا گیا جس کو پڑھ کر معاویہ نے ولید بن عقبہ سے کہا کہ میں نے آج تک ایسا جامع اور پراز حکمت بیان نہیں دیکھا۔ پھر اس مکتوب کو بنی ایمہ کے خزانہ میں محفوظ کر دیا جو عمر بن عبد الغزیر کے زمانہ تک مغلظہ رہا جس نے اسکو منتظر عام پر لایا۔

## فرمان بنام مالک بن اشتر

امیر المؤمنین نے الک اشتر حزیرہ و فضیلین کو حاکم مصر بناتے وقت مکتوب ذیل روانہ فرمایا۔

واضح ہو کہ تم ان لوگوں سے جن سے دین کے قائم رکھئے اور کہنے والاروں کی خوت متنے میں مدد لیتا ہوں اور خطہ تاک سرحدوں کی حفاظت کرو اتا ہریں میں نے محمد بن ابو بکر کو مصر کا حاکم بنایا ہے ان پر خوارج نے خروج کیا۔ محمد بن نوجوان ہے اُسے جنگوں کا تجوہ نہیں ہے پس تمیرے پاس چاہو اُتا کہ اس امریں غور کریں۔ اپنی جگہ اپنے اصحاب میں کسی قابل اعتماد اور ناصح آدمی کو نائب بناؤ۔

(شرح نبیح البلاғہ ج ۲)

اما بعد فانك ممن استظهريه على  
اقامة الدين وأقمع به حنوة الاتيمه وَ  
أَسْدِيَه التغيراً المخوف وقد كنتُ وَلَيْثُ  
محمد بن ابو بکر مصر خرج عليه خوارج وكانا  
جِدِّي ثَاكَ عَلَيْهِ بِالْحَرْبِ فَاقْدَمَ عَلَى إِلْتَقْظَ  
فِي أَمْرِ مَصْرٍ وَاسْتَحْلَفَ عَلَى عَلَاتِ أَهْلِ التَّقْةِ  
وَالنَّصِيْحَةِ مِنْ أَصْحَابِكَ

## جواب امیر المؤمنین علیہ السلام

محمد بن ابو بکر نے حضرت کی خدمت میں ایک عرضیہ بھیسا کہ عمر بن عاصی ایک بڑے شکر کے ساتھ مصر کے قریب آگیا ہے۔ بہت سے مصری جواں سکے ہم خیال تھے اس کے گرد جمع ہو گئے ہیں۔ باقی لوگوں میں بزرگی دیکھ رہا ہوں لہذا کہ ادا موال سے میری مدد فراہیتے۔ اس خط کے جواب میں حضرت نے تحریر ذیل ارسال فرمائی۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ متہار ارسلہ خط پر شما جس میں تم نے لکھا ہے را بن عاصی ایک جرار شکر کے ساتھ مصر کے قریب آگیا ہے اور جو لوگ اس کے ہم خیال تھے اس سے جا ملتے۔ ایسے لوگوں کا تھیا ک

اما بعد فقد اتاني رسولات بكمابذك  
تدک، ان ابن عاصي قد نزل اداني مصر في  
جيشه جراس و آن من كان على مثيله لم يه قد  
خرج اليه و حرج من كان على رايته غيره

پاس سے چلے جانا جو اس کے ہم خیال تھے تمہارے پاس رہنے سے بہتر ہے۔ تم نے لکھا ہے کہ تم اپنی طرف والوں میں بزرگی حاصل کر رہے ہو تم بزرگ نہ بنو خواہ وہ لوگ بزرگ ہو جائیں۔ تم قائدِ بند ہو جاؤ اور اپنے دوستوں کو اپنے پاس جمع کر لو اور شکر پیں دیں۔ پھر دوسرے دوسرے اور ان سے جنگ کرنے کے کناد بن بشیر کو نامزد کرو جو اپنے تحریر، خلوص اور شجاعت میں مشہور ہے۔ میں تمہاری مدد کر لیں گے تو لوگوں کو بھیجنے ہی والا ہوں۔ اپنے دشمن کے مقابلہ پر جسے رسول اور اپنی بصیرت کو نافذ کرو اور اپنی نیت پر ان سے مقاٹلہ کرو۔ خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرو۔ اگر دونوں افراد میں تمہاری وجہ قلیل ہے تو مضاف اقتدار نہیں اکثر خداوند عالم قبیل کی انت کرتا ہے اور کثیر کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں نے دونوں فاجر کے خطوط پر سے جو عصیت خدا پر ایک دوسرے کے دوست ہیں اور کہا ہی میں تحدی ہیں۔ حکومت میں ثابت یئتے اور دیتے ہیں، اہل دین سے انکار کرتے ہیں وہ اپنے اخلاق سے فائدہ انکھا رہے ہیں جیسا کہ ان کے پیش رو نے اپنے اپنے اخلاق سے فائدہ انکھا یا لکھا۔ ان کا اگر جنا اور چکنا تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم نے اب تک ان کے خطوط کا جواب نہیں دیا ہے تو ان کی ابیت کے لحاظ سے انہیں دیسا ہی جواب لکھیں گے کہ تم جو چاہو کہہ سکتے ہو۔

من اقامته عذر و ذکرہتِ انک قدس ایت  
مَنْ قَبْلَكَ فَتَلَّهُ فَلَا تَقْتُلْ وَإِنْ فَتَلَّهُ حَمْتَنْ  
قَسْتِكَ وَأَمْدِبَ إِلَى الْقَوْمَ كَنَانَةَ ابْنَ بَشِيرَ  
عَسْكَرَ وَأَمْدِبَ إِلَى الْقَوْمَ كَنَانَةَ ابْنَ بَشِيرَ  
الْمَعْرُوفَ بِالْمَيْسِعَتِهِ وَالْجَرِيَّةِ وَالْبَاسَ وَالْأَنَادَ  
الْيَكَ لِلنَّاسِ عَلَى الْفَسْقَ وَالْمَلْوُلَ فَاصْبِرْ عَلَيْكَ  
وَأَمْقِنْ بِصِيرَتِكَ وَقَاتِلْهُمْ عَلَى نِيَّتِكَ وَجَاهَهُمْ  
مَحْسَبَ اللَّهِ سَبْحَانَهُ وَإِنْ كَانَ فِتْنَتَ أَقْلَلَ الْفَيْتَنَ  
فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعِينُ الظَّالِمِ وَيَعِنِّدُ الْكَثِيرَ وَقَدْ  
قَرَأْتُ كِتَابَ الْفَاجِرِينَ الْمُتَحَابِتِينَ عَلَى الْمُعْصِيَةِ  
وَالْمُطْلَلِ الْمُمْيَّنِ عَلَى الْفَضْلَةِ وَالْمُرْتَشِيَنَ فِي الْحُكْمِ  
وَالْمُنَكَرِيَنَ عَلَى اهْلِ الدِّينِ اسْتَمْتَعْنَا بِمَحْلَاقِهِمْ  
لَمَّا أَسْتَمَعْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ بِمَحْلَاقِهِمْ فَلَا  
لَيَقْرَئُنَّكَ إِذْ عَادُهُمَا بِإِنْهَمَا وَاجْهَمَهَا إِنْ  
لَكْنَتَ لَمْ يَجْعَلْهَا بِعَهْدِهِ نَانَكَ بَنِيدَ  
مَفَاكِلًا مَا شَيْءَتْ - وَالسَّلَامُ -

شیخ احمد بن عبد الحضری نے این علیہ السلام کو ایک شخص تحریر فرمایا جو صحیح اللسانہ میں مرفوم ہے۔

## خطبہ

دنیا کے دہوکے سے بچنے

اے تو دنیا کی طرف زادپین کی طرح نظر  
کرو اس میں نعمت الگیز جریں ہیں کوئی جیز بیکار  
بہیں پیدا کئی بس اس کا ذکر جھوڑ دو اس کے  
رخصم کو دو دو کرنے میں دیرینہ کرد او مرد انہیں باطن  
قرار دو۔ دنیا نے اپنے فرشتہ کی احرات کے لئے شمع جو  
کچھ زست کر رکھی ہے وہ سب اس کی برائیاں  
اور بد نظری ہے خسین نے اپنا آخرت کا حصہ  
حاصل کرنے میں اس سے کامیابی حاصل نہ کی  
جس نے اس سے او گردانی کی پھر انہیں رٹا  
پس پشت جاؤ کیونکہ اس سے جو کچھ حاصل ہوتا  
ہے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاو گئے پس انتظار  
کرو نیت حاصل کرو اور لذت شتم و موجودہ  
لوگوں کی بد انبالی پر غور کرو تو یاد جو پیر دیتا سے  
تھا وہ تھا ہے ہیں اور جو کچھ آنے والے ہے وہ  
نازل ہر چکا سے

ایضاً انس انظر و ای الدنیا نظر  
المراہدین فیہما الحاتین لھافا خلق امر و عشا  
نیلسو ولا اصل سدا فیلغوا وما دنیاہ اللئی  
مزینہ بخلیف من الاخرة التي تجلها سوء الانتظر  
الیحاد ما الحییں الذی ظیغ به من الاخرة  
علی سعیدہ لا یرجح ہا تو قی منها نادیز  
دلایدری ما هوات منها فینظر فاعبر و  
وانظر و احبار ما قد اذیز و حضور  
ما قد خضر نکان ما ھو کھائن میں  
الدشائیم یکین و کائن ما هوات قد فرز

(حستور عالم الحلم)

## خطبہ

(حضرت محمد بن ابو بکر کے لئے)

حضرت امیر المؤمنین نے محمد بن ابو بکر کو مصر کا حاکم تقرر کیا تھا، اس کے ساتھ ہی معاویہ نے عمر بن عاصی کے تحت ایک فوج کیشیز بھیجا جلکیدار محمد نے امیر المؤمنین سے لیک کی درخواست کی۔ حضرت نے تمام مسلمانوں کو مدد  
میں جمع یونے کا حکم دیا اور مدد کی مدد کے لئے جانے خطبہ ذیل ارشاد فرمایا۔  
امابعد فهذا صبح محمد بن ابی بکر اے لوگویہ (عبداللہ بن قیم) محمد بن ابو بکر  
اور تھارے ابی مصیر کے بھائیوں کی جانب سے استثناء  
و اخواناکسر من اهل مصر قد سار اليهم

ابن النبیعہ عدو اللہ وعدو من والکا و دلی  
من عادی اللہ فلذیکرین اهل المضلا لة  
اللہ با طلہم والرکون انی بسید الطاغوت  
انشد اجتماعاً علی با طلہم منکم علی  
حقکم فکانکم بهم وقد بدؤ کم و اخوانکم  
بالغیر فا عجلوا بالمواساة والتصویع عبادہ  
ان مصرا عظیم من الشام خبراء خیراً و  
اھلًا فلا تغلبوا علی صاحر فان بقاء مصوی  
این یکم عنکم و کتب لعن و کم اخر جروا  
الی الجرعة لنتواف هنائک حکلنا غد (۱)  
(استاع اللہ).

و اراد کے لئے یہاں آیا ہے کیونکہ نابغہ کے بیٹے  
نے جو خدا کا دشمن اور خدا کو درست رکھنے والوں  
کا دشمن ہے اور اس شخص کا درست بے جو خدا کو دشمن  
رکھتا ہے ایک شکر جار کے ساتھ مصرا کنافت و تاریخ  
کرنے پر ہو نجاہے بخرا اور نہیں کہ اہل فلات و  
گمراہی اپنے باطل امور میں استوار، پائیدار نہیں  
اور اپنے باطل ارادوں سے بیکل طاغون پر گافر  
رہیں اور تم اپنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق سے باخدا  
رو کے رکھیں کہ یہ لاک و برباد بڑھائیں پس عجلت کرو  
اور بندگان خدا کی نصرت کرو کہ بخاطر ارشاد رسول دہما  
کے رہنے والوں نے بخاطر ایکی مدد کرو مصرا شام سے  
بھی زیادہ عظیم تر ہے پس مصرا برخلاف سے جانے نہ دو  
کیونکہ مصرا کا کہتا ہے پاس باقی رسانا تمہاری عزت کا  
با عزت اور تمہارے دشمن کی ذلت کا مجبوب بے پس قم  
سب دین جانشی کیتے جمعہ جلوہ جاؤ تاکہ سفر کل زمانہ  
ہو سکے

و دصری میں حضرت امیر اونینین مقام جر علی شتر  
یلکے اور ملا خطہ فرمایا کہ مصرا جنے ایک سو آدن بھی  
نہ آئے دی پڑتک انتظار کر کے بہت خوب دی  
درست سرائے داپس ہوئے اور تمام اشراد قہائی  
کو طلب فرمایا ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو بحاج ابراہیم  
میں مرقوم ہے اس خطبہ میں حضرت نے اصحاب کو  
شکایت دشت اعلیٰ کی۔

## خطبہ پر شہادت محمد بن ابو بکر

حضرت کی انتہائی کوششیں پر جب میں شکل سے دو بزار اور ادھر جانے تیار ہوئے جنہیں حضرت نے مالک بن عقب کی سرگردانی میں محمد کی مدد کیلئے روانہ فرمایا۔ فوج اس قدر دری سے روانہ ہوئی کہ کوئی سے نکلتے ہی خبر ملی کہ محمد بن ابو بکر شہید کر دیتے گئے اس خبر سے حضرت بہت غمیدہ اور مخزون ہوئے اور مالک بن عقب کو واپس بلا لیا اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

بعد حدود نئے ہی فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ مصر کو ان فجرا اور اولیا شے خلم و جور نے فتح کر دیا جنہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے رد کا اور اپنی گمراہی کیوجہ اسلام سے بناوت کی ہے آگاہ ہو جاؤ کہ خدن بن ابو بکر شہید ہوئے خدا ان پر اپنی رحمت نازل کرے ہم اکنی مصیبت کو واللہ کیتے برداشت کرتے ہیں۔ خدا کی شرم مجھے معلوم ہے کہ وہ قضاۓ الہی کے منتظر ہے تھے اور اسکی جزا یکیتے ملک دشمن تھے وہ فاجر کے دشمن اور مومن کی صورت کے علا ن تھے۔ خدا کی فتنہ میں اپنے نفس میں کوئی تققیر و کوتا بھی نہیں پاتا جن پر اسے سرزنش کروں اور میں جنک کی سو لاناگیوں سے اپھی طرح واقف ہوں۔ میں جنگ کیطرن پیشی قدمی کرتا ہوں اور اسکی حقیقت اور دراندیشی کے اطوار سے واقف ہوں اور کسی کام کی حقیقت کو صحیح طور پر جاتھتا ہوں۔ صابراۓ کے ساتھ اٹھا کرتا ہوں اور نہیں پکارتا ہوں کہ مدد کریں مگر تم لوگ نیزی بات نہیں سنتے اور میرے حکم کی اطاعت نہیں کرتے یہاں تک کہ تو

محمد اللہ و ائمۃ علیہ ثہم قال۔ اکہ و ان  
بصحر قد افتتحا النقرۃ او لیاء الجھوں والظالمین  
الذین صدّ و عن سبیل اللہ و بنو الاسلام  
عوچا۔ الا و ان محمد بن ابی بصر قد استشهد  
رحمۃ اللہ علیہ و عند اللہ تختسبیہ اما اللہ  
لقد کان ما علیت یتظر القضاۓ و عمل بالجناب  
و سیغض شکل الفاج و نیجت سهمت المومن  
واکف واللہ ما الورم نفسی علی تفصیر و لام  
عین و ایت ملقاساة الحرب بصیراً فی کقدم  
علی الحرب رأی غرف و وجہه و وجہه الخزو  
اچھی را ای امھیب فاستقصیت محکمہ معلناً و اما  
دیکم مُستنیشاً فلما شمعون لی قولاً ولا تقطیعون  
لی امر احتی تصیار الامور ای عواقل المساجد  
وانتم القوکل میدیں رات بکمال التاریخ لا ینقض  
بکمالاً و تاد دعوتکم الی غیاث اخوا منک  
منذ بعض رحیمین لیله نجر جبر تمہرا جمل  
اللائیش و تشاقلتم شا فعل من کانیہ له  
فی لیجہا در کام لای لہ فی الکتاب الآخر

کا اس جام خراب ہو جاتا ہے تم ایسے لوگ ہو کہ نہ  
مہارے ذریعہ کسی خون کا بدال دیا جاسکتا ہے اور نہ  
قصاص۔ میں نے اپنیں اپنے بھائیوں کی مدد کیجانب  
آج سے تقریباً پچاس راتیں پہلے دعوت دی تھی مگر  
تم اس طرح بوجھل اور کامل ہو گئے کہ نہ جہاد کی پرواہ  
رہی اور نہ ثواب کی نکھڑتیں میں سے ایک چھوٹا سا کمزور  
اور ضعیف نکر نکل آیا جیسے اسے موت کی طرف ہنکایا  
جارہا تھا اور وہ اپنی موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا  
تھا۔ افسوس تھم لوگوں پر۔

(شرح نسب البلا فدا ز ابن الحدید)  
و ناسخ ج ۲۔

شیخراج الی منکه جنبین مذابث ضعیف  
کا نایساقون الی الموت و صبر میظر دن فافن کھر

## خطبہ برائے اطاعت احکام

اسے لوگوں اپنے کو رحمت جاہیت سے باز رکھو کہ  
اسلام کا عالم اور وقار سرشنی اور بیہودہ گوئی سے باز رکھتا  
ہے اور مہارے کھلت کو مجتمع کرتا ہے۔ دین خدا کو اپنے  
پر لازم فرار دے تو کیونکہ اس کے سوا سے خدا کو کوئی اور  
دین قبول نہیں اور کلمہ تو حید کا جو دین کے لئے باعث  
قیام ہے اور کفار پر جنت ہے ذکر کرتے رہو جب تک قدراد  
میں کم تھے مشرکین تم سے بغیر کرتے تھے اور تم پر اگندہ تھے  
اسلام نے تھاری بمالغتوں کو تا لیت نلوب سے بد  
دیا اور مہاری کثرت ہو گئی اور آپس میں ملنے جانے لگا  
ایک دوسرے کو دوست رکھنے لگے جب تم مجتمع ہو گئے  
پر اگندہ نہ ہوں اور جب آپس میں دوست ہو گئے

مہ تنا هو ایها الناس وَلَبِيَّنَدْ عَلَمُ  
الاسلامِ وَرَقَاءُ عَنِ التَّبَاغِيِّ رَالْتَهَادِيِّ  
وَلِجَمِيعِ كَلِمَاتِكُمْ وَأَنْزَلَ مَوَادِينَ اللَّهِ الَّذِي لَا يَبْلِغُ  
مِنْ أَجْهَنْ غَيْرُهُ وَكَلِمَةُ الْأَخْرَاصِ الَّتِي هِيَ قَوْمُ الدَّنْ  
وَجَهَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ وَإِذْ كَرِمَهُ فَلَيْلًا  
مُشَرِّكِينَ مُتَبَا عَصِينَ مُتَفَرِّقِينَ نَالَّفَ بِيَنِكُمْ  
الاسلامِ فَلَكُشِّرْ قَتَمْ وَاجْتَمَعْتَمْ وَحَابِدَتْ غَلَا  
لَفَرْ قَوَاعِدَ إِذْ اجْتَمَعْتَمْ وَتَبَا عَصِيَّا بَعْدَ إِذْ  
تَحَابَيْتَمْ وَإِذَا رَأَيْتَمْ النَّاسَ وَبِنِيَّهُمُ الْنَّاَيِّرَةَ  
قَدْ تَدَأْغُوا إِلَى العَشَاثِيِّ وَالْعَبَابِيِّ فَاقْصِدُوا  
لِحَمَّهُمْ وَوَجْهَهُمْ بِالْسَّيِّفِ حَتَّىٰ يَقْرَعُوا

ایک دوسرے سے دشمنی شکر و اگر تم کسی جماعت کو علیحدگی اختیار کرتے دیکھو انہیں سختی کے ساتھ نہیں اور قبائل کی طرف بلاذ اور ان کے سر کا مٹتے جاؤ تاکہ دہ خدا کی طرف بازگشت کریں حتیٰ کہ وہ اللہ، اسکی کتاب اور اس کے بنی کی سنت سے خوبن کرنے لگیں۔ جان لوکہ یہ جاہلیت کی محیثیت شیطان کے دوسروں کے ہے اس سے بازر ہوان کی فقرت کرو۔ فلاخ پاؤ اور رستگار رہو۔ (ناسخ)

اللّٰهُ وَالْكِتَابُ وَسُنْنَتُهُ بَنْبَيِّهِ فَأَمَّا قَالَتْ  
الْجَمِيعَةُ مِنْ خَطْرَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ أَعْنَهَا  
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ تَعْلِمُهُ وَتَنْجُوا.

## خطبہ برائے دفع شورش بصرہ

جب بنی تمیم نے بصرہ میں حکومت ایمر المؤمنین کے خلاف شورش شروع کی دفع شورش کیشے حضرت نے فوج کے روانہ کرنے بہت کوشش کی تب ایمن بن صبیعہ جانے تیار ہوا اس وقت حضرت نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔

آیا یہ باعث تبعیب نہیں کہ ازو کے نوگ میری مدد کریں اور مصروف اسے مدد سے بازر ہیں اور عجب تر ہے کہ کوئی ذکر نہیں کیا تھا جسے بنی تمیم والے بھی مدد سے بازر ہیں اور بصرہ کے بنی تمیم بھی مجھ سے مخالفت کریں اور ہمیں تم میں سے ایک شخص ہی کیوں نہ ہو استعانت پاہتا ہیں کہ اس کو پسے بھیجا ہوں کی جانب ہے بیچھوں تاکہ وہ انہیں رشد و ہدایت کی دعوت دے اگر انہوں نے قبول کریا تو بتیر ہے ورنہ جنگ کی اگر بصرہ کو اسکی مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بہر ہوں اور گونگوں کو خالب کر رہا ہوں جو جواب یہاں نہیں جانتے اور مجھے جواب نہیں تھا ایسا نہیں ہے بلکہ اسیں جان کا خون اور زندہ رہنے کی خواہیں ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ رہنے تھے اور ایسے بپلوں اور بڑیوں

الَّذِينَ مِنَ الْجُنُودِ لَمْ يَنْصُرُنِي أَكُنْ أَنْدَدُ  
لَتَخْذِلَنِي مَصْرُعاً تَجْبَحُ مِنْ ذَلِكَ تَقْاعِدُ تَمْهِيدُ  
الْكُوفَةَ بَيْنَ وَخْلَافَ تَمْهِيدُ الْبَصَرَةَ عَلَىٰ وَأَنَا  
أَسْتَجِيدُ بِطَائِفَةٍ مِنْهَا بِالشَّخْصِ إِلَىٰ إِخْرَانِهَا  
فَيَهُ عَوْهُمَ إِلَى الرِّشَادِ فَإِنَّ أَجَابَتْ وَأَنَا  
مَلِمَنَا بَذَنْتُ وَالْحَرَبُ مَنْحَانِي أَخَاطِبُ صَمَاءَ وَ  
بَكَّا لَأَيْقُّهُنَّ جَوَارِأَ وَلَا يُجِيَّبُونَ بِنَدَاءِ  
كُلِّ هَذَا جُنُبًا عَنِ الْبَاسِ وَحُنْبَنِ الْحَيَاةِ لَقَدْ كَنَا  
ضَعِيفِي سَوْلَ اللَّهِ تَقَدَّسَ فَأَبَا سَانَا وَأَبَنَا سَانَا الْفَقِيلُ  
إِلَى الْآخِرَةِ.

کوسا تو لیکر جگ کرتے تھے ناک آخرت میں اسکی جزا  
پائیں۔ (ناشر)

## خطبہ

### درجن و خسم امیر المؤمنین بر موت مالک اشتر

محمد بن ابو بکر کے شہید ہو جانے پر امیر المؤمنین نے مالک اشتر کو حاکم مصر بن کریمیا اور مالک دا انہر گئے  
مالک اشتر کو سفر مصر کے دوران ہی مقام قلزم پر ماریا کے کارندوں نے زبردیکر کام تام کر دیا۔ جب حضرت امیر المؤمنین  
کو بحر میں بہت ٹکلیں ہوئے اور فرمایا۔

ہم خدا ہی کے نئے ہیں اور اسی طرف پڑ کر  
جانے والے ہیں۔ تمام درج پر درگار عالم ہی کے لئے  
ہے۔ خداوند ایں مالک اشتر کی موت پر تجویز ہے اج کا کام  
ہیں۔ اسکی موت زمانہ کے مصائب سے ہے خدا رحم  
کرے مالک اشتر پر اس نے اپنے عہد کو پورا کیا اسکی  
زندگی کے دن پورے ہو گئے اور وہ پر درگار کے یہیں  
پہنچ گیا۔ اس نے پیغمبر کی جدائی کی شریذ ترین مصیبت  
انسان کے بعد ہیں سے بہر کرادر کوئی میمت نہیں ہو گئی  
پر مصیبت پر اپنے کو صبر کا عادی بنا لیا ہے۔ یکوں کو وہ  
عظیم ترین مصیبت تھی۔

(شرح ابن الحدید ج ۲، ناشر)

اَنَّ اللَّهَ وَإِنَا إِلَيْهِ مُرْجَعُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْتَسِبُهُ عَنِّي  
فَإِنْ مَوْتَهُ مِنْ مَصَابِ الدُّرْدَرِ رَحِيمُ اللَّهُ  
مَا بَلَطَ فَلَقَدْ وَفِي عَهْدِنِي لَا وَقْدَنِي نَخْبَهُ وَ  
لِقَرْبَبَهُ مَعَ رَأْيِنِي وَلَطَنَا النَّفَسُ أَنْ فَصَبَرَ  
عَلَىٰ كُلِّ مُصِيبَةٍ بَعْدَ مُصَابَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ  
الْمُعَيْبَاتِ۔

اس کے بعد حضرت نبی سے نیچے تشریف لے کر راہی دامت برائے ہوئے تھے کہ شیوخ نجع کی ایک  
جماعت آپ سے ملاقی بری اور حضرت نبی فرمایا کہ:  
خدا بحد کرے مالک کا کون جانتا ہے کہ مالک کا

وَلِلَّهِ دُرْدَرِ مَالِكٍ وَمَا يَأْتِ لَوَّانٌ

کیا تھا۔ اگر وہ پہنچا تو ایک بڑا پہنچا  
ہوتا اور اگر جو ہے جتنا تو ایک سخت چنان ہوتا۔ خدا  
کی قسم مالک ہیری موت ایک عالم کو مفہوم اور ایک  
عالم کو سردار کر دے گی۔ مالک جیسے ادمی پر ہی  
روشنے والی سورتیں کارون نامیں ہے۔ آیا پہنچنی  
ایمید کرتا ہے کہ مالک کے جیسا کوئی بوجگا آیا کوئی غصہ  
مالک بیاب موجود ہے۔ آیا جنہے دلی سورتیں اسکے  
بعد کوئی ایسا بچہ پیش کریں گی جو مالک کی مانند ہو۔

صِنْ حَبْلٍ لَكُنْ فِنْدَاً فِي وَكَانَ مِنْ حَجَرٍ  
لَكَانَ صَلَدَاً أَمَّا وَاللَّهِ لِيَهُدَنَ مُؤْتَدِّ  
عَالَمًا وَلَيَخْرُجَ مِنْ عَالَمٍ عَلَى مِثْلِ مَا لَكِ  
فَلَتَبَيِّكِ الْبَوَاكِ وَهُنَّ مَرْجُوْكَلَاكِ وَهُنَّ  
مَوْجُوْكَلَاكِ وَهُنَّ قَاتِمَةُ النَّسَاءِ بِسْمِ  
مِثْلِ مَا لَكِ”

اس وقت قریش کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی اور حضرت نے فرمایا۔

مالک! مالک کیا تھا اگر پہنچا تو بلندترین  
ایسا بلند کر کوئی پہنچے والا اس پر قدم نہ رکھ سکتا  
تھا اور کوئی پرندہ اسکی بلندی پر بہو پکڑ پرداز نہ  
کر سکتا تھا۔ خدا کی قسم کہ اسکی موت اہل غرب کو بہت  
پیاری تھی (یعنی اہل شام کو) اور اہل مشرق کو زیاد  
کی۔ اس کے بعد اب تک اس کے مثل نہیں دیکھوں گا۔

(نامنجع)

مَا لَكِ وَمَا مَالَكُتْ لَوْكَانُ حَبْلَكَانَ  
فِنْدَ أَكَارِيْقَيْنَ حَافِرُ كَلَارِيْقَيْنَ عَلَيْهِ الطَّاعَ  
أَمَّا وَاللَّهِ هَلَالَكَهْ قَدَّ أَغَزَّ أَهْلَ الْمَرْجَبَ وَأَذْلَّ  
أَهْلَ الْمَشْرِقَ وَلَا أَرَى مِثْلَهُ بَعْدَهُ أَبْدَأَ

## حکیمین کے فیصلہ کے بعد

حکیمین نے شرطی مصالحت کے خلوٰن جو فیصلہ کیا تھام تو ایرانی اسلام گواہ ہیں امیر المؤمنین نے  
فرمایا کہ چونکہ حکیمین نے احکام قرآن مجید کی خلاف ورزی کی ہے حاکم شام سے اس وقت تک جگ ضروری ہے  
کہ وہ بیت کرنے یا حکومت سے دست بردار ہو جائے چنانچہ آپ نے تمام حکام صوبہ جات اور سرداران قبائل کے نام  
احکام لیجیے کہ جلد از جلد جگ کیلئے تیار ہو جائیں اور اپنی اپنی انواج لیکر حاضر ہوں مگر دیکھا گیا کوئی فوجی  
چلنے آمادہ نہ کھانا اسی لئے کہ شام کی اشرفیاں حاصل راہ ہو رہی تھیں۔

دوسرے کام جو حاکم شاہ نے کیا یہ تھا امیر المومنین کے مقبوسہ علاقہ میں فوجی دستے بھیگرلوٹ مارا اور قتل و غارت کر دی اب قیام اون کے لئے سرحد قوت کی فضورت تھی جو امیر المومنین کو میسر نہیں ہو رہی تھی جسکی وجہ درز برداز یہ پڑگا میں بڑپتھے ہی جا رہے تھے۔ دوسری افتشہ جو حضرت کے درپیش تھا وہ خوارج کا تھا انہوں نے بھی امیر المومنین کے ملائے والوں کا قتل اور لوٹ و غارت گری کے ایک ہنکار مجاہد کیا تھا۔ اس نے امیر المومنین نے مناسب سمجھا کہ پہلے خوارج کی خبریں اس کے بعد شام کا رخ کریں چنانچہ متنی بھی فوج جمع ہو سکی تھی ساتھ لیکر آپ نہ روان روادنہ ہوئے جہاں تمام خوارج کا اجتماع تھا جنگ ہوئی اور سوائے نومفرورین کے تمام خوارج جو دہاں جست تھے مارے گئے۔

## فرمان بنام عبداللہ ابن عباس حاکم ابصر

زیاد ابن حفصہ نے حضرت کو اطلاع دی کہ حبیت بن راشد خارجی ایک فوجی دستے کے ساتھ مدان آیا تھا جو اس سے مقابلہ ہوا اور انہیں ہوتے ہی اہواز کی جانب فرار ہو گیا۔ اسکی بیان کرنی کیلئے حضرت نے عبد اللہ بن عباس کے نام فرمان ذیل عصیجا:

تم اپنی جانب سے ایک بہادر شریعت اور شہر ہو اور سبحدار آدمی کو دہنرا آدمیوں کے ساتھ مغلن این قیس کے پیچھے روانہ کرو یہ شخص بصیرہ سے نکل کر معقل سے ملنے تک اس لشکر کا امیر رہے اور جب معقل مل جائے تو معقل دونوں لشکروں کا امیر رہے گا۔ اس کے حکم کی تعینیں کی جائے اسکی خلافت نہ کیجائے زیاد بن حفصہ کو حکم دو کریں پاس چلا آئے زیاد بہترین آدمی اور اس کا قبیلہ بہترین قبیلہ ہے۔

(ما بعده فابعث رُجَلًا مِنْ قَبْلَكُ صَلَيْلِيَّا  
شَجَاعًا مُتَرَدِّيًّا فَأَبَى الصَّلَاحِ فِي الْفَلْقِ رَجُلٌ مِنْ  
أَهْلِ الْبَصَرَةِ فَلَيَقِعَ مَعْقُلٌ بْنُ قَيْسٍ فَإِذَا  
خَرَجَ مِنْ أَرْضِ الْبَصَرَةِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ  
حَتَّى يَلْقَى مَعْقُلًا فَإِذَا لَقِيَ مَعْقُلًا فَمَعْقُلٌ  
إِمِيرُ الْفَرِيقَيْنَ فَلَيَسْمَعَ مِنْهُ وَالْيَطْعَةُ وَلَا  
يُخَالِفُهُ وَإِنْ زَادَ بْنُ حَفْصَةَ فَلَيَقِيلَ لَيْسَنا  
فِتْعَمَ الْمُرْعَنْ يَا دُونَهُ الْعَقِيلَ قَبِيلَهُ - وَالسَّلَامُ

## جواب بنام زیاد بن خصہ

زیاد بن خصہ کے مذکورہ بالامکتوب ملنے پر حضرت نے ایک حکم ابن عباس کے نام باری فرمایا اور زیاد بن خصہ کو مندرجہ ذیل جواب ارسال فرمایا۔

تمہارا مکتوب ملامت نے ناجی اور اس کے اصحاب کے سندھن جو لکھا ہے سمجھو گیا جو ان کے قلوب پر ہر لگادی ہے اور شیطان نے ان کے اعمال کو انکی نظریں بینوں کر رکھا ہے وہ متوجه اور سرگردان ہیں پھر بھی گئے کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں تمہارے اور اس کے درمیان جودا قبہ گزارہ بھی مسلم ہوا۔ تمہاری اور تمہارے سابقوں کی کوشش اللہ کے واسطے ہے اور وہی اس کی جزا دے گا۔ ہمنین کے لئے خدا کی جانب سے کم سے کم جزا بھی اس دنیا سے جس پر نہ ان لوگ جان دیتے ہیں کبھی زیادہ بہتر ہے پس تمہارے پاس جو بھی چیز ہے فانی ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے (یعنی آخرت) وہ باقی رہ جائے والی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ "هم اپنے صابریندروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ ضروریں کے" تمہارے دشمن جن سے تم نے مقابلہ کیا ہے ان کا ہدایت سے نکل کر گراہی میں داخل ہونا۔ خلاست میں پھنس جانا۔ حق کو اداکرنا اور قتنہ و فساد میں مبتلا ہو جانا ہی انکی بربادی کی لئے کافی ہے تم انہیں اور ان کی فتنہ پردازی کو نظر انداز کر رہا تھا سرکشی میں سرگردان ہی رہنے والان کے مسلک سن لو اور پیش نظر

اتابعد فقد بلغنى حتا بات وفهمت  
ما ذكرت به الناجى واصحابه الذين  
طبع الله على قلوبهم وذرئ لهم الشيطان  
اعمالهم فهم حيارى يعمهون ومحببون الفعل  
حسناً وضعت ما يبلغ باث وذهبوا لأمر فاما  
أنت وأصحابك فليلة سعيكم وعليهم جراوة  
واليس تواب الله للمؤمنين خير له من الدنيا  
التي يقتل الجاحلون أنفسهم عليهما فما  
عندكم ينفع وما عند الله بآي ونجى يمن  
الذين صبروا وأجرهم يا حسن ملائكة العلوت  
واما عذابكم الذين يقتلونهم فخبيثهم حروهم  
من الهدى إلى الضلال واس تكسهم في  
الضلالة وردهم الحق وخطاهم في البهتان  
فدعهم وما يفتر عنهم ودعهم في طغيانهم  
يعمهون فاسمع بهم والصبر نكانت بهم  
عن قليل بين أسيرو قتيل فاقبل اليها أنت  
واصحابك ما جورين فقد اطعنه وسمعتم  
واحستم البلاء والسلام۔

رکھو کہ وہ بہت جلد قیداً و قتل ہو جائیں گے پس تم  
معہ اپنے سایقتوں کے میرے پاس چلے آؤ تھار کی طرف  
حکم مانند اور صیبت جیلے کا اجر خدا عطا فرمائیگا۔  
(والسلام)

## مکتوب بنام فرزٹہ بن کعب

فرزٹہ نے اخراج دی کہ خوارج کی ایک جماعت کو فہر کی جانب سے اگر فرات کے موافعات میں چند  
نمایزوں کو یہ جانتے ہوئے کہ آپ کے شیعوں سے ہیں مکر سے مکر کے کر دیا اسکر حضرت نے جواب ذیل تحریر فرمایا۔

تم نے جس جماعت کا ذکر کیا ہے کہ وہ تمہارے  
پاس سے ہو کر لگزدی اور ایک مسلمان کو قتل کر دیا اور  
ایک مختلف دشمن کے ان کے پاس پناہ لی میں سمجھ  
گیا۔ یہ دو لوگ ہیں جنہیں شیطان نے مدسوش  
کر دیا ہے اور وہ گراہ سو گئے ہیں یہ ان لوگوں کی طرح  
ہیں جو گان کرتے تھے کہ از ما راشن نہیں ہو گی ایس  
وہ اندر ہے اور بہرے ہو گئے پس ان کے متعلق سنتو درس سمجھو  
کہ اس روز ان کے اعمال کا سب حساب ہو گا تم پسے مل پر  
جھے رہو اور ان سے خراج لیتے رہو کیونکہ بقول تمہارے  
وہ ایک اطاعت گزار آدمی ہے۔

اما بعد فقد فهمت ما ذكرت من أمر  
التصاصية التي مررت بعلتها فقتلت اليميلم  
وابين عند هم المخالف المشرك فإن أولئك  
قوم استهويهم الشيطان فضلوا إما لذين  
حببوا أن لا تكون فتنة فعمراً أو عمروا بشمع  
بيدهم وأربعتهم يوم يحيى شر أفالعهم فالذين  
عملوا حراقب على أخراج حلك فما ذاك كما ذكرت  
في طاغيتك ونعيختك - والسلام

## مکتوب بنام زیاد بن خحدھ

خوارج کی ایک جماعت خوبی بن راشد کی سر کردگی میں سرہ کی طرف چلی گئی اور عبان علی کو پکڑ کر قتل

قتل کرنے لگی تو قفلہ بن کعب حاکم بصرہ نے حضرت کو اطلاع دی اور حضرت نے قرطہ بن کعب کو فرمان بھیجنے کے ساتھ ہی ایک حکم زیادت خصوصی کے نام روائہ فرمایا۔

میں نے تھیں حکم دیا تھا کہ جب تک میرا دروسرا  
حکم تھیں تو پہنچنے تم دیرابی موسیٰ ہی میں ہر سے  
رسنا اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے اطلاع نہ ملی تھی کہ قوم  
کے لوگ (خریت اور اس کے ساتھی) کہہ رکھے ہیں۔  
اب علوم پڑا ہے کہ یہ لوگ مصنفات شہر (بصرہ)  
میں ایک فریضیجا پہنچنے ہیں تم ان کا تعاقب کرو اور  
انہیں قتل کرو اس لئے کہ انہوں نے اپنے شہر میں یہ  
ایک نازاری مسلمان کو قتل کر دیا ہے پس جب تم ان  
سے ملاقی ہو تو انہیں میرے پاس بھیج دوا اور اگر وہ  
نمایاں تو خدا سے استعانت مانگ کر ان سے جنگ  
کرنا۔ ان لوگوں نے حق کو چھوڑ کر خون ناسخ کیا ہے  
اور رہبروں کو خون زردہ کیا ہے۔

اما بعد فقد امر ثلثاً أَنْ قُتِلَ زَيْنُ الدِّينُ دِيرَابِي  
موسىٰ حتیٰ یا ایتک امریٰ و ذلک ابتو لم  
کن علمتُ این توجہه لاقوم و قد بلغتی انہم  
أَنْذَنَ وَأَنْخَوْقَرْيَةَ مِنْ قُرَى السَّوَادِ فَاَتَبَعَ  
اثالِسْ هَدِ وَسَلَ عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ قُدْ قُتْلُوا اَنْجَلَ  
مِنْ اهْلِ السَّوَادِ مُشَلَّمًا مُصْبِلَيًا فَإِذَا نَتَ  
لِجْفَتْ بِهِمْ فَأَنْزَلَهُمْ إِلَى فَاقِيْبِ اَبْوَا فَنَاجَهُمْ  
فَاسْتَعْنَ بِاللهِ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُمْ قُدْ فَاسْرَقُوا  
الْحَتَّ وَسَفَكُوا الدَّمَ الْحَمِيرَ وَأَخْافُوا الْبَيْسِنَ۔

## فرمان بن امام مغلب بن قيس

خریت کی قتل و غارت گری بہت بُرگی جبکی رپورٹ مغلب نے حضرت کو بھیجی اور حضرت نے فرمان فیل  
جاری فرمایا۔

اُس کے دوستوں کی تائید اور شہنشوہن کو ذلیل  
کرنے پر الشد کی حد بجا لایا ہوں۔ خدا مہمیں اور مسلمانوں  
کو جزاۓ خیر دے تھے مصائب کا اچھی طرح مقابلہ کیا  
اور تم پر جو ذمہ داری تھی تم نے پورا حق ادا کیا اب بھی تھی

اما بعد فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَائِيَتِنَا وَلِيَامَهُ وَ  
مُنْدَلَانَ اَعْدَادِ اُفَهَهُ جَنَاحَتِ اللَّهِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا  
فَقَدْ احْنَتَهُمُ الْبَلَاءُ وَقَضَيْتُمْ مَا عَلَيْكُمْ فَاصْلُلُ  
مِنْ اُخْرَى بَعْدِ مَا جَيَّهْتُمْ فَإِنَّهُمْ قُدْ اسْتَقْرَ

کے آدمی دھرمیت، کو تلاش کرو اور یہیں معلوم کرو کہ کس شہر میں ہستو وہاں جاؤ اور اس کو قتل کر دو یا ملک بدر کر دو کیونکہ رہبہشہ مسلمانوں کا دشمن اور حق سے روگردانی کرنے والوں کا درست رہا ہے اور آئندہ ایسا ہی رہے گا۔

فِي بَلِيٍّ مِنَ الْمُدْنَانِ فَسَرَّاهُهُ حَتَّىٰ تُقْتَلَهُ  
وَتَنْفِيهُهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَرِلِّ لِلْمُسْلِمِينَ عَدُوًاٌ وَّ  
لِلْقَاسِطِينَ وَلِيَا مَا بَقَىٰ۔

## مششوہ

فرمان بالا کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین مششوہ ذیل بھی مقول کو بھیجا تاکہ سب کو سُنّادے۔

منجانب علی امیر المؤمنین ان لوگوں کے نام جن کے سامنے پڑپڑا جائے خواہ وہ مسلمان ہوں یا من ہوں یا مارقین سے ہوں یا الصاری و مرتدین سے سلام ہے اس پر جس نے ہدایت کی پیروزی کی اور اللہ اور رسول اسکی کتاب پر اور موت کے بعد اتحاد جانے کے لیے اللہ سے کیا ہوا تھا پورا کیا اور کوئی خیانت نہ کی۔

اما بعد میں ہمیں کتاب خدا اور اس کے بنی کی شدت اور عمل بالحق کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے وعوت دیتا ہوں پس تمہیں سے جو شتمی اپنے ایں و عیال میں واپس چلا جائے، جنگ کے اپنے ہم روک کے اور اس مگراہ اور خاپوئی کے جگجو سے علیحدہ ہو کر خانہ لشیں ہو جائے جو اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے لڑنے آیا ہے اور زمین پر خادم پا کر رہا ہے اُسے جان و مال کی امان ہے اور جو ہم سے لڑنے اور ہماری نافرمانی کرنے میں اسکی متابعت کرے گا اور ہمارے خلاف

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَىٰ رَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا  
مِنْ قِرْءَةٍ عَلَيْهِ كِتَابٌ هُذَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمَارِقِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمُرْتَدِينَ  
سَلَامٌ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدًىٰ رَأَمَنَ بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ وَكِتَابِهِ وَالْبَعْثَةِ بَعْدِ الْمَوْتِ رَاوِقٌ  
بَعْدَ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخَاطِئِينَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ  
إِدْعَوْهُمْ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ نَبِيِّهِ وَإِنَّ  
أَعْمَلُ فِيْكُمْ بِالْحَقِّ وَجَاءَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ  
فَمَنْ سَاجَحَ مِنْكُمْ إِلَىٰ أَقْلَهُ وَكَفَّرَ بِيَنَّهُ وَأَعْتَدَ  
هُذَا الْمَارِقُ الْمَهَالِكُ الْمَحَارِبُ الَّذِي حَارَبَ  
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَسَعَىٰ فِي الْأَرْضِ  
فَسَادَ أَفْلَهُ الْإِمَانَ عَلَىٰ مَا لَهُ وَذَمَّهُ وَمَنْ تَابَعَهُ  
عَلَىٰ حَرِبِنَا وَالْخُوْجَ مِنْ طَاغِتِنَا اسْتَسْأَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَجَعَلَنَا أَبْيَاتِ دِينِنَا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَعِيْرَا  
وَالسَّلَامُ

خود بح کرے گا ہم اس کے خلاف خدا سے مدد طلب کریں گے اور اس کو ہمارے اور اس کے درمیان حکم مقرر کریں گے۔ اللہ ہماری نصرت کیلئے کافی ہے۔

## كتاب النهر وان

### دُعَاءٌ حَضْرَتِ اَمِيرِ الْمُنْبِينَ بِوقْتِ سَفَرِ نَهْرِ وَان

اللَّهُمَّ بِبَيْتِ الْمَعْوُرِ وَالشَّقِيقِ الْمَنْوَعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَالْكِتَابِ الْمَسْتَوِسِ أَسْأَلُكُ الظَّفَرَ عَلَىٰ هُولَاءِ الْقَوْءِ الَّذِينَ بَنَدُوا كَتَابَكَ وَرَأَءُوكَ طَهُورَهُمْ وَفَارَقُوا أُمَّةً أَخْمَدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَعْلَمِكَ خَدَاوَنَا، اسے بیت المعمور کے آسان کی بلند چھپت کے بھرے ہونے سے سندھ کے اور کتاب مسطور کے پروار کا میں تجویز سے سوال کرتا ہوں کہ اس قوم فرشت عطا فرمائھوں نے تیری کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور امت احمدیہ میں تفرقہ ڈال دیا ہے یہ تیرے ساتھ سکبیر کرتے ہیں۔

## خطبہ

### خوارج سے متعلق

میں نے رسول اللہ سے سنا ہے حضرت نے فرمایا  
لما کمیری امت میں سے ایک گروہ نکلے گا وہ قرآن مجید  
پہنچے جن کی قرأت تہذیبی قرأت جیسی نہ ہوگی۔ وہ قرآن  
پڑھیں گے اور لگان کریں گے کہ یہ انہی کے لئے ہے حالانکہ  
یہ ان کو نقصان پہنچائے گا۔ ان کا قرأت پڑھانا ان کے لئے  
سے نیچے ذات سے گا اور یہ توگ دین سے یہ سہارہ جائیں  
گے جیسے تیرکان سے مغل جاتا ہے وہ شکر جو انکے ساتھ ہو گا

اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْهِيْ جَوْمَهُ مِنْ أُمَّتِيْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَتَسْتَكِمَ إِلَى قِرْأَتِهِمْ لِشَيْئٍ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ بِلَا يَحْمَدُونَ قِرْأَتِهِمْ مِمَّا قَوْنَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرِقُ الشَّهَمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْلَيْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ

اگر جان لے کر ان کے بھی کی ربان سے ان سے تعلق کیا کہتے  
نکلے تھے تو انکی مقابلت میں بیقت لیا ہیں گے اس قوم کی  
ایک نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہو گا جن کو ایک  
بازو (یعنی ہمیں سے انگلسوں تک) نہ سو گا اس کے بازو  
پر سر پستان کی طرح گوشت ہو گا اور اس پر سیند بدل ہو گئے  
تم چاہتے ہو کر اہل شام اور صحاوری کے پاس جائیں اور ان  
لوگوں کو یہاں چھوڑ دیں تاکہ وہ تمہارے اموال لوٹ  
لیں اور تمہارے فرزندوں کو قتل کر دیں۔ خدا کی قسم  
میں اس قوم کو اسی طرح جانتا ہوں جیسی کہ وہ ہے۔  
(یعنی جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا) وہ فرور بے گناہ ہوں  
کا خون بھائیں گے اور ان کا مال لے کر چل دیں گے۔

(نامخ)

لَتَكُلُوا مِنَ الْعِلْمِ وَإِيَّاهُ ذَلِكَ أَنْ فِيهِمْ مُّجْلِسٌ  
لَهُ عَضُدٌ لَّيْسَ لَهُ خُدَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مُثْلٌ  
حُكْمَةُ الشَّدِيدِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بِيَضِّنَّ فَتَذَهَّبُونَ  
إِلَى مَعْوِيَّةِ وَاهِلِ الشَّامِ وَتُنْتَرُونَ هُوَكَلَّهُ  
يَخْتَلِفُونَ كَمْ فِي ذَرَاسِ يَكْمِدُوا مَا مَوَالِكُهُ وَاللَّهُ أَنِّي  
لَا أَرْجُو أَنْ يَحْكُمُوا هُوَكَلٌ إِلَيْهِ الْقَوْمُ فَإِنَّهُمْ  
سَفَلُوا الدَّهْمَ الْحَمَّ فَأَنْظَارُهُمْ عَلَى سَرِحِ النَّاسِ  
فَيَهُوا -

## تَهْدِيْدٌ عَفِيفٌ ابْنِ عِيسَى مُنْجِزٌ

نہزاد ان جاتے وقت جب ایک منجم نے ساعت کے بعد ہرنے اور جنگ میں شکست پانے کی خبر دی تو حضرت  
نے منجم کو اس کے علم کے نقش کو سمجھا کر فرمایا:-  
اَمَا وَاللَّهُ لَئِنْ بَلَغْتَ أَنَّكَ تَعْلَمُ بِالْجَمْوُمِ لَا خَلَوْتَكَ السَّبْعَنَ أَفَدَّ أَمْبَقِيتَ وَكَنْخِرَ مُشَكَّ  
الْعَطَاءُ مَا كَانَ لِي مِنْ سُلْطَانٍ -  
خدا کی قسم اگر مجھے یہ اطلاع ملے کہ تو علم بجوم پر عمل کرتا ہے تو مجھے جس دوام کی نزا دوں گا اور میں  
فرماشوار ہوں تو مجھے کوئی عطا نہ کروں گا۔

## خُصَّبَةٌ بَعْدَ جِنَّكَ نَهْرُوْانَ

اس کے بعد اپنے شکرے سے فرمایا:-  
جسی ساعت میں منجم نے جانے کے لئے کہا تو "اگر ہم اس  
لوسیر نافی السَّاعَةِ الَّتِي أَمْرَنَا بِهَا الْمُنْجِزُ

لقال الناس سارفي الشياعه التي أمر بها النجم  
قطف وظهر أما انه ما كان لمحمد بنجم فلما  
لما من بعد لا حتى فتح الله علينا بلاد كسرى و  
تيسرا بها الناس توكلوا على الله وتقوا به فانه  
يكفى من سواه۔

ساعت میں کوچ کرتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے اس  
ساعت میں سفر کیا جس میں سفر کرنے پر بہم نے کامیابی  
اور شرح کا یقین دلایا تھا اسی نے کامیابی ہوئی  
رسول خدا کیلئے کوئی بُتم تھا اور ان کے بعد ہمارے  
لئے کوئی بُتم تھا حتیٰ کہ اللہ نے مالک قصیر و کسری  
پر ہمیں کامیابی عطا فرمائی پس اسے لوگوں خدا کھرو  
کر وہ فرد رکھا ہے کہ سوائے اس کے کوئی  
الدھنیں ہے۔

## خوارج کے معروضہ کا جواب

جب شکر امیر المؤمنین ہر و ان کی جانب دراز ہو گیا دران راہ میں عمر بن حیرث، اشت بن قیز  
شیبی بن ریبی اور جریر بن عبد اللہ نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین اگر اجازت ہے تو ایک دور و زراستہ میں  
یکھ آرام لیکر عاذ خدمت ہوتے ہیں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ۔۔

لهم قد فعamtum و سوّة لکم من مشائخ  
خوا لله مالکه من حاجة تختلفون عليهها ای  
لَا عَلِمْ مَا فی قلوبکم و ممَا بیان لکم تمویدون  
أَنْ تتبَطِّلُوا عَنِ النَّاسِ وَكَانَتِ يَكْمَلُوا التَّحْسِنَاتِ وَ  
قد يسطتم سفر بكم للطعام اذ یتم بكم ضبط فتا  
مُونَ جبیانا کم فیصید و نله فتخلعو نی و بتا  
یعونہ۔

میں جاتا ہوں اس زشت امر کو جس کے تم  
شیوخ مرتکب ہونا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم مجھ سے تمہارا  
تمکفت کسی حاجت کے لئے نہیں میں جاتا ہوں کہ تمہارے  
رمل میں کیا ہے تم نے جوارا دہ کیا ہے میں جلا اس کو  
ظاہر کر دوں گا کہ لوگوں کو مجھ سے باز رکھیں وہاں  
ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔ جب تم خورنق پر  
ہڑو گے اور ستر خوان بھاؤ گے سوساڑتم پر گزرے  
کھا اپنے جوانوں سے کہنا کہ اسکو پڑیں اسوقت میری خلافت  
سے غصے کر کے اسکی بیت کر لینا۔ (ناسخ)

(فوٹ) یہ روز یکشنبہ تھا کہ یہ لوگ حضرت سے تخلف کرنے خورنق میں ہڑو گئے۔ درستی صبح جب ناشستہ پر بیٹھ

تھے ایک سو سالہ نکل آیا۔ عمر بن حریث نے اس کو پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ اسکی بیت کرو کر یہ امیر المؤمنین ہے پس عمر اور اسکے سات ساتھیوں نے اسکی بیت کی اس کے بعد یہ لوگ روانہ ہو کر جمعہ کو نہروان اسوقت پہنچے جیکہ امیر المؤمنین بنہ پر خطبہ ذیل ارشاد فرمادیت تھے۔

## خطبہ مقام نہروان

نہروان پہنچنے کے بعد امیر المؤمنین نے یہ خطبہ ادا کرایا:

اے لوگو رسول خدا نے مجھے ہزار احادیث پہنچائیں جن میں سے ہر حدیث کے ہزار باب تھے۔ اور ہر باب کی ہزار کتبیں تھیں۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ستار کہ اس روز (روز قیامت) تمام لوگ اپنے اپنے اماموں کے ساتھ بلاشے جائیں گے میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت کے روز ایسے اٹھ آدمی اپنے امام کے ساتھ زندہ کئے جائیں گے جو رسول ہو گا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں پھر فرمایا کہ عالمین کے لئے جزا نیک نہیں ہے بلکہ عدالتی دعویٰ میں تھا۔ امام کے ساتھ اسے کھا جائیں گے جو رسول ہو گا اگر عالم روز قیامت ہتھیں تھا۔ اسے امام کے ساتھ اسے کھا جائیں گے جو رسول ہو گا جبکہ تم نے بیت کی ہے گویا کہ میں ہتھیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مدد تھا۔ اسے امام کے جو رسول ہے ہتھیں جہنم کی طرف لیجا رہے۔

پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ کے ساتھ منافقین تھے تو میرے ساتھ بھی منافقین ہیں۔ خدا کی قسم کے شبث اور اسے ابن حریث تمیرے فرزند حسین سے قتال کرو گے مجھے رسول اللہ نے اسی طرح خبری ہے۔

یا ایها الناس ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ اسرارِ الْفَ حدیث فی کل حدیث ایں بابِ کل بابِ الف مفتاح وَ ای سیفِ رسول اللہ یقُولْ یوْمَ یَدْعُوكُلْ اناسُ بِا مَا مَهِمْ فَأَنْتَ أَقِيمَ لَهُمْ بِاللَّهِ لَیَبْعَثُنَّ یوْمَ الْقِیَمَةِ ثَمَانِیَةَ لَفْرَ بِا مَا مَهِمْ وَهُوَ ضَبْ وَلَوْ شَیْئَ اَنْ اَسْتَیْئِهِمْ فَلَعْنَاتُ فَقَالَ لَهُمْ بَشِّ الظَّالِمِينَ بَدْ لَأَلَیَبْعَثُنَّهُمْ اللَّهُ یوْمَ الْقِیَمَةِ مَعَ اَمَامَکَمِ الرَّضِیَّ اَنْظُرْ اَلْتَکَمِ یوْمَ الْقِیَمَةِ مَعَ اَمَامَکَمِ الرَّضِیَّ وَهُوَ لِیوْ قَلْمَدِیِ رَلَنَّ اَرْ شَدْ قَالَ لَئِنْ کَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِہِ وَآلِہِ مَنَّا فَقَوْنَ فَلَنْ بَمَعِیْ مَنَّا فَقَوْنَ اَمَا وَاللَّهُ یا شَبِیْث وَرِیَابِنْ حَرِیَثْ لَقَاتَلَانِ اِبْنِیِ الْحَسِینِ هَلَكَنَا اَخْبَرَنِیِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِہِ وَآلِہِ مَنَّا

(ناسخ)

## خطبہ

سنانی الاخلاق میں جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر نبیہ السلام سے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں ریخطبہ اتنا فرمایا۔

خداوند اپنی تیری ان نعمتوں پر جو ناقابل شمار ہیں اور تیرے اس فضل پر جو ناقابل فراموش ہے تیرا شکرا را کرتا ہوں۔

میں رسول کا بھائی اور ابن علم موسوں اور ان کے دشمنوں کیلئے عذاب کی تلوار ہوں اور ان کی لفت کا ستون ہوں ان کے دشمنوں پر نازل ہوئیوا لاعذاب ہوں گر درش کریں یا سچنیم کی چکی ہوں اور اس کے آئے کماز خیروں کن ہوں۔

میں قابض ارواح موسوں اور عذاب خدا کا نازل کریں یا الہ ہوں جس کو محیر بن روزہ میں کر سکتے۔ میں اسماء کے ساتھ قرآن سے مخصوص ہوں اس پر غالب آنے سے ڈروں کیوں کہ اپنے دین میں گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے «یقیناً اللہ نیکی کریں یا لوں کے ساتھ ہے اور میں صاحبِ قلب ہوں ارشاد باری ہے کہ اللہ صادقین کے ساتھ ہے»؛ وہ صادقین میں ہوں دنیا اور آخرت میں بخیردار کرنے والا (موزن) میں ہوں اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جو آذان (سننے والا کان) ہے تحقیق کرو وہ آذان اور عین میں ہوں۔ اور اللہ فرماتا ہے وہ جو لوگ اٹھتے اور بیٹھتے اور کروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، (رپ ۱۹۱)، میں میرے چھامیرے بھائی اور میرے ابن علم سب اصحاب اعیت

اللّٰهُمَّ لَا تَحْمِلْنَا مَا لَا نَعْلَمُ  
كُلَّ تَحْصِي وَفَضْلَكَ الَّذِي يَنْسَى إِلَيْنَا قَالَ  
إِنَّا نَحْنُ سَوْلُ اللَّهِ وَابْنُ عَمَّهُ وَسَبِيلُ  
نَعْمَتِهِ وَعَمَادُ نَصْرَتِهِ وَبَاسَهُ وَشَدَّدَهُ  
فَإِنَّ حَسِيبَ جَهَنَّمَ الدَّاعِرَةَ وَآخِرَ أَسْهَابِ الطَّاهِنَةِ  
أَتَامُوقِمُ الْبَنِينَ وَالْبَنِاتِ، إِنَّا قَابِضُ الْأَرْضِ  
وَبَاسُ اللَّهِ الَّذِي لَا يَرْدُدُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ  
إِلَيْنَا قَالَ وَإِنَّ مَخْصُوصَ الْقُرْآنِ بِاسْمَاءِ  
الْأَحْمَرِ وَإِنْ تَعْلَمُوا عَلَيْهَا فَتَضَلُّوا إِنِّي دِينِكُمْ  
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «أَلَّذِينَ يَذَكُّرُونَ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ اللَّهَ لِمَعِ الْمُحْسِنِينَ (الرُّوم ۶۹)  
وَإِنَّا ذُو الْقُلُوبِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّ فِي  
ذَلِكَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ» (۱۰) (۱۰) (۱۰)  
ذَلِكَ الصَّادِقِينَ وَإِنَّا لَمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا  
وَلِلآخرَةِ وَقَالَ وَإِذَا نَمَاءَ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
إِنَّا ذَلِكَ الْإِذَا نَمَاءَ وَإِنَّ الْمُحْسِنَونَ  
يَقُولُونَ اللَّهُمَّ وَلَكَ الْمُحْسِنُونَ وَلَنَفْرُوْلَهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ الَّذِينَ يَذَكُّرُونَ اللَّهُ قِيَامًا وَقَعْدًا وَعَلَى  
جِنُوبِهِمْ وَمَنْ هُنَّ اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ وَإِنَّا عَمَّى  
أَخِي وَابْنَ عَمِّي وَاللَّهُ فَالِقُ الْحَبْ وَالنَّوْسِ كَمْ  
يَلْجِ النَّاسُ لَنَا مُحَبَّ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَنَا مُبْغِضٌ  
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَعَلَى الْاَعْرَافِ سَرْجَالٌ»

میں اللہ اذ کو شکافتہ کرنیوالا ہے ہمارے مجموعوں کے لئے جہنم میں داخل ہوتا نہیں ہے اور ہمارے شکنونوں کیلئے جنت میں داخل ہوتا نہیں ہے اور خدا فرماتا ہے "اعرف پر کچھ مردیوں کے جو ایک دوسرے کو ان کے ثانوں سے پہچان لیں گے" (پ ۲۷) میں صہر ہوں چنانچہ اللہ فرماتا ہے "وہ وہی ہے جس نے پانی سے بتر کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور داماد قرار دیا" اور میں اذن رکان چنانچہ اللہ فرماتا ہے "اے ایک یاد رکھنے والا کان یار رکھئے" میں رسول اللہ کو آفات سے بچانے والا تھا۔ خدا فرماتا ہے "دو مرد میں جو حدیثوں کو پہانتے ہیں

یعنی فون کلا بسما هم و انا الصهیر۔ یقول اللہ عز وجل "هو الذي خلق من الماء بشراً أو جعله نبيساً و صهراً" (فرقان ۶۳) و اذا لا ذن يقول اللہ عز وجل "ولقيها اذن واعيه" (المائدہ ۱۰) والسلام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول اللہ عز وجل "وَرَحْلًا سَلِيمًا الْمُحَدِّث" (بحر المعارف)

## جنگ نہروان کے بعد

خوارج کا فتنہ جنگ نہروان کے بعد بظاہر ایک حصہ فوج بیکانہ مگر بہت سے افراد کوڑا اور بصرہ میں پڑھ طور پر اپنی فتنہ اگنر دوں کے پروگرام میں مشغول تھے۔ ایمر المؤمنین اپنے شکر کو شام چلنے اصرار کرتے مگر شکر ہی بہر رفت ایک نہ ایک غدر لشکر کرتے اور جنگ کرنے نہیں چلتے اسکی تفصیل سبھ البلا غیر میں مرقوم ہے۔ جب حادثہ نے صورت حال کا جائزہ دیا اپنیں بڑی تقویت پہنچی اور فوج کے دستے مسلیم ایمر المؤمنین کے تقبوں نہ علاقہ میں تھیا شروع کیا کہ ایمر المؤمنین کے تابعین کو قتل دفارت کریں چنانچہ عین التبریز دہا و ابو شفے دہزار سپاہی یہ بھی گئے ایک فوجی دستے انبار بیٹھا گیا مزید دستے تھے، کہ، مدینہ، اسفل، واقفیہ، بلا وجہیہ و عراق۔ یہ سچے گئے۔ یہ تمام دستے لوٹ مار قتل دغارت داشت زدگی کرتے اور فرار ہو جاتے۔ ایک محاذ قویہ تھا دوسری محاذ خوارج کا تقاضی کے سینوں میں ایمر المؤمنین کے خلاف انتقامی آگ بھڑک رہی تھیا یہ چھوٹے چھوٹے جہنوں کی شکل میں نکلتے اور قتل دلوٹ مار جاتے۔ ان کے تدارک کے لئے ایمر المؤمنین اپنی افواج کو مطلب کرتے مگر کوئی گھر سے باہر نہ نکلتا